# DUE DATE



Late Fine Ordinary books **25 p.** per day, Text Book **Re 1** per day, Over night book **Re 1** per day.

[illegible]

اللہ اکبر

[illegible]

# کراچی کا تاریخی مقدمہ

حصہ اول

## غازیان ملت

جناب مولانا محمد علی صاحب

مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی مہاجر مدنی، ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو امرتسری

پیر غلام مجدد صاحب سندھی، مولانا نثار احمد صاحب کانپوری، جگت گرو شنکر اچاریہ جی شاردا پیٹھ

اور

مولانا شوکت علی صاحب

کے خلاف

عدالت ماتحت کی مفصل کارروائی

مرتبہ

میرزا عبدالقادر بیگ ایم اے ایل ایل بی (علیگ) سکریٹری مجلس خلافت اجمیر

بار اول پانچ ہزار ۱۱۹۹ قیمت مجلد [illegible]

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

علی برادران، اور ان کے معززین اور واجب الاحترام ساتھیوں کا وہ مقدمہ جس کے چرچے تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور جسے ہندوستان اور اس کی آنیوالی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ آخر کار ان توحید پرستوں کی سزاؤں پر ختم ہو گیا۔

یہ روداد جس پر میں یہ چند سطریں بطور دیباچہ کے لکھ رہا ہوں۔ اس عدالتی نمائش کی تفصیل کو ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ جو کہنے کے لئے ایک مقدمہ تھا۔ مگر حقیقت میں وہ حق و باطل کی ایک جنگ تھی۔ جس میں ایک فریق کو شکست اور دوسرے کو فتح حاصل ہوئی۔

میں اس موقع پر یہ بحث کرنی نہیں چاہتا۔ کہ اس مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت نے کسی قسم کی بے ضابطگی کی ہے یا نہیں؟ اور نہ میں ثبوت کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اور اسی طرح اس عجیب و غریب شہادت سے بھی درگذر کرتا ہوں جو عرصہ تک قانون پیشہ حضرات کے لئے تفنن طبع کا باعث رہی ہے۔ اس لئے کہ ان تمام باتوں کو بھائی محمد علیؒ نے اپنے ان بیانات میں جو اس روداد میں درج ہیں، کافی طور پر بیان کر دیا ہے۔ اگر وہ اس فرض کے ادا کرنے سے قاصر بھی رہتے۔ تو ہندوستان کی آبادی کے اس حصہ کو جسے فطرت نے عقل سلیم عطا کرنے میں بخل نہیں کیا ہے۔ کراچی کی "انصاف گاہ" کے ہر ایک طریقۂ کار کے سمجھنے میں کچھ بھی دشواری پیش نہ آتی۔

علی برادران کے ساتھ مولنا حسین احمد صاحب۔ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو،

شنکراچاریہ صاحب، اور پیر غلام مجدد صاحب۔ گورنمنٹ نے اس مقدمہ کے دائر کرنے سے جو فائدہ بھی سمجھا ہو۔ اُسے وہ خود بہتر جانتی ہے مگر ہندوستانی یہ سمجھتے ہیں کہ (۱) گورنمنٹ کا مقصد اس مقدمہ سے یہ تھا کہ فوج اور پولیس کے کانوں تک مذہب کی دعوت نہ پہنچ سکے۔ (۲) خلافت و سوراج کی تحریک کو اُس کے اچھے اور ممتاز خدمت گزاروں کو جدا کر کے نقصان پہنچایا جائے۔ اور (۳) اس سلسلہ میں یہ بھی دیکھا جائے کہ ملک پر ان گرفتاریوں اور سزاؤں کا کیا اثر ہوتا ہے؟۔

اب میں ان میں سے ہر ایک مقصد پر نتائج کی روشنی ڈالکر یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ کو اپنے ان مقاصد میں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

کراچی کے مشہور رزولیوشن کے بعد جہاں تک فوج اور پولیس بلکہ اس سے تعلق تھا۔ ملک ایک معمولی حالت میں تھا۔ لیکن گورنمنٹ نے ازراہ مہربانی ان ہمارے بھائیوں کو گرفتار کر کے سزا دیدی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہندوستان میں لاکھوں آدمیوں نے بلند آہنگی کے ساتھ اس رزولیوشن کو دُہرایا۔ اور اس طرح ملک کے طول و عرض میں اس مقصد کی تبلیغ و اشاعت اس کثرت سے ہوئی کہ اگر اسے کامیاب بنانے کے لئے لاکھوں روپیہ صرف کیا جاتا۔ تب بھی ہمیں اس حد تک کامیابی حاصل ہونی دشوار تھی۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے اُن اشخاص کو گرفتار نہ کر کے جنھوں نے اس رزولیوشن کے قابل اعتراض جملوں کو دُہرایا تھا۔ اپنی بیکسی کا صاف طور پر اقرار کر لیا۔ کیا یہ قانون کی دورنگی حیرت انگیز نہ تھی، کہ ایک ہی ملک میں ایک ہی قانون کے ماتحت ایک طرف تو چند آدمیوں کو ایک جرم کے ارتکاب کی وجہ سے دو دو برس قید کی سزا دیجاتی ہے۔ اور دوسری طرف اُن لاکھوں اشخاص کی جانب سے جو اسی جرم کا ارتکاب کرتے ہیں چشم پوشی کی جاتی ہے۔؟

اس رزولیوشن کے پاس ہونے کے بعد جیسا کہ مجھے معلوم ہے اب شک چند

پولیس اور فوج کے آدمیوں نے استعفا دیا تھا۔ لیکن کراچی کی تجویز پر ہمارے چند بھائیوں کو سزا دینے کے بعد جتنے پولیس اور فوج کے آدمیوں نے گورنمنٹ سے قطع تعلق کیا۔ اُنکی صحیح تعداد پر اگر گورنمنٹ سرسری نظر ڈال لے۔ تو اُس کی فتح یا شکست کا حال خود اُسکے دفتر کے اعداد و شمار زیادہ صحیح طور پر بتا سکیں گے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ خلافت کی تحریک کو بھی اسی طرح ان سزاؤں سے تقویت اور فائدہ پہنچا ہے۔ باوجود بھائی شوکت علی کے روک لئے جانے کے اور باوجود اسکے کہ اُن کے بعد اشاعت و تبلیغ کا کام کسی قدر سست رہا۔ خود ان گرفتاریوں نے جوش ملی قوم کے افراد کے دلوں میں پیدا کر دیا۔ اُس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اب صرف ایک مرکزی آواز جس پھیر کر کوشش کرنے سے زیادہ مسلمانوں کے دلوں کو متاثر کر دیتی ہے جسے ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

گو گورنمنٹ کی دار و گیر اور تشدد آمیز کارروائیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ تاہم انگورہ فنڈ کے اپیل نے مسلمانوں میں بغیر کسی خاص کوشش کے وہ گرم جوشی پیدا کر دی ہے جس کی مثال اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آئی۔ پہلے کبھی ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس گرمی کے ساتھ سلسلہ خلافت میں چندے فراہم نہیں کئے گئے جس طرح اب کئے جا رہے ہیں۔ پہلے کبھی دو مہینوں میں آٹھ لاکھ چندہ جمع نہیں ہوا۔ اور کبھی کسی نے جب سے خلافت کمیٹیاں قائم ہوئی ہیں۔ لاکھ لاکھ اور پچاس پچاس ہزار کے چندے لکھے ہیں۔ درحقیقت اس ساری کامیابی کا راز ہمارے ان بھائیوں کی قید فرنگ میں پنہان ہے۔ گو اس راز تک کوتہ نظروں کی نگاہ نہ پہنچ سکے لیکن ہندوستان کا ہر شخص اس راز کو سمجھتا ہے۔ اور یقین کی آنکھوں سے اسے دیکھتا ہے۔

سوراج کی تحریک پر جو کچھ اس مقدمہ کا اثر ہوا ہے۔ اُس کی توضیح کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ ملک کے ہندو اور مسلمانوں میں

اس مقدمہ نے جو مزید حرکت پیدا کی ہے۔ وہ اس تحریک کے لئے ایک نعمت ہے۔

اب ایک چیز باقی رہتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ان سزاؤں نے ملک میں کوئی خوف پھیلایا ہے یا اُس میں ہمت اور استقلال کی ایک نئی اور شاندار لہر پیدا کر دی ہے۔

اس سوال کا جواب ملک بہت کشادہ پیشانی کے ساتھ دے رہا ہے۔ اگر ہندستان نے واقعی طاقت حاصل کر لی ہے۔ (جیسا کہ ہم سب کا عقیدہ ہے کہ اُس نے حاصل کر لی ہے) تو وہ برابر دیتا رہے گا۔

آج ملک کے بڑے اور چھوٹے جس عظیم الشان تعداد کے ساتھ تشدد کی قربان گاہ کی طرف فوج در فوج بڑھے چلے آرہے ہیں۔ اُنکا حال ہم ہر روز اخباروں میں پڑھ رہے ہیں۔ اور اس سے ہم اور گورنمنٹ دونوں اچھی طرح اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان سزاؤں نے ملک میں خوف پیدا کیا ہے۔ یا اُس کی ہمت افزائی کی ہے؟

اب میں ہر اُس شخص سے جو ان سطور کو پڑھ رہا ہے یہ سوال کر سکتا ہوں کہ کراچی کے مقدمہ میں کس فریق کو فتح اور کسے شکست ہوئی ہے؟

اجمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پہلے دن کی کارروائی

۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء کو کراچی میں مقدمہ شروع ہوا۔ سماعت مقدمہ کے لئے خالق دینا ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ جو وسط شہر میں بندر روڈ پر واقع ہے۔ اس ہال میں پانسو چھ سو آدمیوں کی گنجائش ہے۔ ہال کے احاطہ کے اردگرد خاردار تار لگائے گئے تھے۔ اور چاروں طرف مسلح پولیس اور فوج استادہ تھی۔ اسی طرح بندر روڈ پر پولیس کا پہرہ تھا۔ احاطہ کے اندر ڈیڑھ سو ہندوستانی اور دو سو انگریزی فوج تھی۔ ایک مشین گن بھی ہال کے شمالی جانب لاکر نصب کی گئی تھی۔

صبح سویرے ہی سے سڑک پر لوگوں کا اجتماع شروع ہو گیا تھا لیکن ہال کے اندر جانے والے کم تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ تارکین موالات نے عدالت سے مقاطعہ کر دیا تھا۔ جو لوگ ہال کے اندر تماشہ دیکھنے گئے تھے اکثر وکلاء و بیرسٹر صاحبان علماء و دیگر موالاتی حضرات تھے۔ تارکین موالات میں سے سوائے رپورٹروں اور مشیران قانونی کے کوئی نہ تھا۔

عدالت کے کمرہ میں شمالی جانب وسط میں ایک پلیٹ فارم تھا۔ جس پر بیچ میں مجسٹریٹ صاحب کی میز اور کرسی تھی۔ مجسٹریٹ کی دائیں جانب سررشتہ دار اور مترجم کی میز اور کرسیاں تھیں۔ اور بائیں جانب دو کرسیاں

مختصر نویسوں کی جگہ تھی۔ پلیٹ فارم کے نیچے مجسٹریٹ کے سامنے سرکاری وکیل کی میز کرسی تھی۔ سرکاری وکیل کی دائیں جانب مشیر قانونی اور بائیں جانب اخباری رپورٹروں کے لئے جگہ تھی۔ شمالی گوشہ میں مجسٹریٹ کے بائیں طرف سات کرسیاں ملزمین کے لئے رکھی تھیں۔ اور جنوبی گوشہ میں دائیں طرف رپورٹروں کی میزیں تھیں۔ سرکاری وکیل۔ مشیر قانونی اور اخباری رپورٹروں کی پشت پر تماشائیوں کے لئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔

ملزم لیڈران بند موٹر لاری میں لائے گئے۔ اُن کی موٹر کے آگے ایک موٹر لاری میں مسلح ہندوستانی پولیس تھی اور پیچھے دو موٹر لاریوں میں مسلح فوجی گورے بھرے ہوئے تھے۔ جس وقت اُن کی موٹر سڑک پر پہنچی۔ لوگوں نے اللہ ہو اکبر بلند کئے جس سے ہال کے اندر بیٹھنے والوں کو اُن کی آمد کی خبر ہوئی۔

ٹھیک گیارہ بجے ملزمان خالق دینا ہال کے اندر داخل ہوئے۔ جملہ حاضرین تعظیماً کھڑے ہوئے اور نہایت تپاک سے سلام اور نمسکار کرنے لگے جس کا لیڈران نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا۔ سب سے پہلے مولانا محمد علی صاحب ایک ہاتھ میں قرآن شریف اور دوسرے ہاتھ میں سوان انک روشنائی کی بوتل لئے ہوئے داخل ہوئے۔ اِن کے پیچھے مولانا شوکت علی صاحب ہنستے ہوئے ادھر اور ہاتھ کے اشارے سے مخلص اور مشتاق نگاہوں اور جوشیلے سلاموں کا جواب دیتے ہوئے داخل ہوئے۔ اِن کے پیچھے مولوی حسین احمد صاحب کمال وقار اور متانت کے ساتھ جناب جگت گرو شنکر آچاریا جی کے ساتھ تشریف لائے۔ جگت گرو صاحب نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ عصا ہاتھ میں لئے ہوئے تشریف لائے۔ ان کے بعد ڈاکٹر کچلو اور مولوی نثار احمد صاحب باتیں کرتے مسکراتے اور اشاروں سے سلاموں

کا جواب دیتے ہوئے داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے پیر غلام مجدد صاحب کراتے ہوئے اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہوئے تشریف لائے جملہ ملزمان اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آگے کی چار کرسیوں پر مولنا محمد علی صاحب۔ مولوی حسین احمد صاحب ڈاکٹر کچلو۔ اور سوامی شنکر آچاریہ جی بیٹھے۔ اور پچھلی تین کرسیوں پر مولوی نثار احمد صاحب۔ مولنا شوکت علی صاحب اور پیر غلام مجدد صاحب بیٹھے۔ کمرہ کے اندر ملزمان کے اردگرد بھی مسلح سپاہی کھڑے تھے۔ جبتک تمام لیڈران اپنی اپنی جگہ نہ بیٹھ گئے۔ سب لوگ کھڑے رہے۔

گیارہ بجکر ۵ منٹ پر سٹی مجسٹریٹ صاحب مسٹر۔ ایس۔ ایم۔ ملاقی تشریف لائے اور اپنی مخصوص کرسی پر آکر بیٹھ گئے۔ اُن کی آمد پر ہی اکثر لوگ تعظیماً کھڑے ہوئے۔ سرکار کی طرف سے مقدمہ کی پیروی۔ مسٹر۔ ٹی۔ جی۔ الفنسٹن نے کی جو پبلک پروزیکیوٹر ہیں۔ اُن کی ہدایت کے لئے مسٹر کری سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی۔ سندھ اور مدد کے لئے مسٹر پارس رام تولارام اسسٹنٹ پبلک پروزیکیوٹر موجود تھے۔ ملزمان نے نہ جرح کی اور نہ کسی وکیل کی معرفت مقدمہ کی پیروی کرائی۔

مجسٹریٹ صاحب نے آتے ہی ملزمان کے نام اور ولدیت دریافت کرنی شروع کی جس کا جواب مولنا محمد علی صاحب نے یہ دیا کہ وارنٹ میں نام موجود ہیں دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ دیگر ملزمان نے کوئی جواب نہ دیا البتہ شنکر آچاریہ جی نے کہا کہ ہم لوگ اپنے مذہب کی روسے موجودہ سنیاس کی حالت میں اپنے باپ کا نام نہیں بتا سکتے ہاں گرو کا نام بتا سکتے ہیں۔

اس رسم سے فارغ ہوکر سرکاری وکیل مسٹر الفنسٹن کی استدعا پر مستغیث کو طلب کیا گیا جو بغل میں مصلی دبائے ہوئے حاضر ہوا۔ اور آتے ہی مجسٹریٹ

صاحب کو سلام کر کے بیان دینے کے لئے کھڑا ہوا۔
تماشائیوں کی تعداد ڈیڑھ سو اور دو سو کے درمیان تھی۔

## دستاویز ثبوت نمبر ۱

## گواہ نمبر ۱

بیان مستغیث

مستغیث زماں شاہ ولد محبوب شاہ عمر تخمیناً چالیس سال مسلمان قوم ہاشمی سید منصب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں اس مقدمہ میں مستغیث ہوں۔ میں نے یہ استغاثہ بحکم گورنمنٹ بمبئی اور بحکم ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی دائر کیا ہے۔ ہر دو احکام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی و گورنمنٹ بمبئی ہمراہ استغاثہ منسلک ہیں۔

(دستاویز ثبوت ۲ و ۳)

۷ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کو جس وقت کوئٹہ میل کراچی شہر کے سٹیشن پر پہنچی تو میں وہیں موجود تھا۔ ملزمان نمبر ۱ و ۶ و ۷ (مولانا محمد علی۔ بھارتی کرشنا تیرتھ جی۔ اور مولانا شوکت علی) اس گاڑی سے اُترے۔ اِن تینوں ملزموں کا جلوس نکالا گیا، سب سے پہلے ملزم نمبر ۷ کنیا شالہ میں گئے جو تھل رام کے مسافر خانہ کے قریب واقع ہے۔ ملزم نمبر ۲ (ڈاکٹر سیف الدین کچلو) بھی وہیں مقیم تھے۔ یہ جگہ اِس ہنڈال سے جو کانفرنس کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ نزدیک ہی تھی۔
خلافت کانفرنس ۸، ۹ و ۱۰ جولائی کو ہوئی۔ میں اِس کانفرنس کے

تمام اجلاسوں میں موجود تھا - ۸ جولائی کو کارروائی سہ پہر کے وقت پانچ بجے شروع ہوئی اور
رات کے دس بجے ختم ہوئی - ۸ جولائی کو مسٹر محمد علی ملزم نمبر ۱ نے اپنا خطبہ صدارت بیان کیا اور
اس کے بعد کہا کہ اب سبجکٹ کمیٹی (مجلس مضامین) کا انتخاب ہوگا - اسمیں ہر صوبہ سے پانچ ممبر اور
صوبہ سندھ و بمبی سے دس اور جملہ ممبران مرکزی خلافت کمیٹی شامل ہوں گے -

ملزم نمبر ۷ مرکزی خلافت کمیٹی کے آنریری سکرٹری ہیں میں نے چار آدمی کیناشالہ پر متعینات
کئے تھے - انھوں نے رپورٹ کی کہ ملزمان نمبر ۱ و ۵ و ۷ کانفرنس کے زمانہ میں کیناشالہ ہی میں
مقیم رہے - مجھے اطلاع ملی کہ مجلس مضامین ۹ تاریخ کو صبح کے وقت نو اور گیارہ بجے سے قبل منعقد
ہوئی اور دوسری نشست شام کو ۷ بجے ہوئی - یہ اجلاس کیناشالہ میں ہوا -

میں ۹ جولائی کی شام کو کانفرنس میں موجود تھا اسوقت ریزولیشن نمبر ۴ پاس ہوا - اس
ریزولیشن کا صحیح ترجمہ دستاویز ثبوت نمبر ۲ یعنی حکم گورنمنٹ بمبی میں موجود ہے - ملزم نمبر ۱ نے اس
ریزولیشن کا ترجمہ حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنایا (مولانا محمد علی نے کہا کہ میں اس ریزولیشن کے ترجمہ کو
دیکھنا چاہتا ہوں - یا ترجمہ کو پڑھ کر سنا دیا جائے یا اسکی نقل دیجائے - مجسٹریٹ نے کہا کہ آپ
اسکو اسی وقت دیکھ سکتے ہیں - مولانا محمد علی صاحب نے کہا - بہت اچھا) اور ابتداء میں بیان کیا کہ
یہ ریزولیشن نہایت اہم ہے حاضرین کو سمجھنا چاہیئے کہ یہی کانفرنس کا لب لباب ہے - اس ریزولیشن
کو ملزم نمبر ۲ - مولوی حسین احمد صاحب نے پیش کیا - انسپکٹر لخت حسنین اور سب انسپکٹر شان بہادر
خان نے ملزم نمبر ۲ - کی تقریر کے نوٹ مختصر نویسی کے اصول پر لکھ لیئے -

ملزم ۲ کے بعد ملزم ۳ (پیر غلام مجدد صاحب سرہندی) نے اس ریزولیشن کا ترجمہ
سندھی زبان میں کیا اور تقریر کی - (مولوی حسین احمد صاحب نے فرمایا کہ میں انگریزی نہیں جانتا ہوں
اگر کوئی بات میرے متعلق ہو تو اردو میں کہی جائے ، مجسٹریٹ نے مترجم کی معرفت جواب دیا
کہ آخر میں آپ کو ترجمہ کر کے سنا دیا جائے گا) بسلسلہ بیان انہوں نے "It is unlawful
to remain in the army." کا ترجمہ یہ کیا کہ فوج میں نوکری کرنا حرام ہے

انھوں نے اس ریزولیوشن کے متعلق اردو میں تقریر کی جس کے نوٹ انسپکٹر کرم چند اور سب انسپکٹر عبداحمد نے لئے۔ ملزم عـ۳ نے ملزم عـ۲ کے بعد اردو میں تقریر کی ملزم عـ۵ (مولوی نثار احمد صاحب) نے اس ریزولیوشن کی تائید کی اور انھوں نے بھی اردو میں تقریر کی۔ ملزمان عـ۳ اور ۵ کی تقریروں کے نوٹ مختصر نویسی میں انسپکٹر لخت حسین اور سب انسپکٹر شان بہادر خان نے لئے۔ اس کے بعد ملزم عـ۶ (بھارتی کرشنا تیرتھ جی) نے حاضرین کو خطاب کیا اور انگریزی میں تقریر کی۔ ان کی تقریر کے نوٹ ڈپٹی واس اور بسرمل نے لئے۔

اس کے بعد ملزم عـ۱ نے چند اختتامی کلمات کہے اور حاضرین سے کہا کہ جو لوگ اس ریزولیوشن سے اتفاق رکھتے ہوں کھڑے ہو جائیں چنانچہ جملہ حاضرین کانفرنس کھڑے ہو گئے ملزم عـ۲ بھی موجود تھے۔ اور پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے۔ تمام کانفرنس میں اس ریزولیوشن کے علاوہ کوئی دوسرا ریزولیوشن ایسا نہ تھا جس کے پاس کرانے کے لئے لوگوں سے کھڑے ہونے کی درخواست کی گئی ہو۔ جو وقت یہ ریزولیوشن پاس ہوا ہے تقریباً دو ہزار آدمی موجود تھے جنمیں مسلمان ہندو سکھ۔ پٹھان شکارپوری اور کچھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ علماء بھی موجود تھے۔ مولوی تاج محمد صاحب امروٹ۔ پیر عبداللہ شاہ صاحب اور مولانا عبدالباری صاحب شریک تھے۔ پیر تراب علی شاہ صاحب اور دیگر راشدی پیر صاحبان اپنے ہمراہ مریدوں کو بھی لائے تھے۔ بنگال کے علاوہ تمام صوبجات کے نمایندگان موجود تھے۔ چند طلبا بھی موجود تھے۔ جو غالباً (جامعہ ملیہ اسلامیہ) علی گڈھ کے تھے۔ جب اس ریزولیوشن کی تائید میں تقریریں ہوئیں۔ تو حاضرین میں اشتعال پیدا ہوا۔ اخبارات کے نمایندے بھی موجود تھے۔ جلسہ کی کارروائی اخبار ینو ٹائمس۔ ڈیلی گزٹ اور سندھ آبزرور میں طبع ہوئی۔ جو کراچی سے شائع ہوتے ہیں۔

میں نے متفقہ فتویٰ دیکھا ہے۔ میں اسکی ایک کاپی پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت عـ۲) یہ ماہ اگست میں میرے ہاتھ لگی تھی۔ اس سے قبل ہی مارچ کے مہینے میں مجھ کو اسکی ایک کاپی ملی تھی جو کراچی میں مجھے ایک پٹھان نے دی تھی۔ میں اسکو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت عـ۳)۔

مارچ میں جو کاپیاں ملیں ان میں ملزمان نمبر ۱ و ۵ کا نام درج ہی۔ اگست میں سب انسپکٹر عبدالغفور سے مجھ کو ایک کاپی ملی تھی اسمیں ملزمان نمبر ۲ و ۴ و ۵ کے نام درج ہیں (مستغیث کا بیان ختم ہونے کے بعد مجسٹریٹ نے مترجم سے کہا کہ اس بیان کا اردو ترجمہ ملزمین کو سنادو ترجمہ سننے کے بعد سب نے جرح سے انکار کیا)

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس . ایم . تلاتی
مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت نمبر الف ۲)

# استغاثہ

## بعدالت سٹی مجسٹریٹ صاحب کراچی

منجانب زماں شاہ ولد محبوب شاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ساکن کراچی
مستغیث

بنام

۱- (مولانا) محمد علی (صاحب) رامپوری
۲- مولوی حسین احمد (صاحب) دیوبندی
۳- ڈاکٹر سیف الدین کچلو (صاحب) امرتسری
۴- پیر غلام مجدد (صاحب) مٹیاروی
۵- مولوی نثار احمد (صاحب) کانپوری
۶- بھارتی کرشنا تیرتھ جی عرف ونکٹ رام
۷- (مولانا) شوکت علی (صاحب) رامپوری۔

ملزمان

مستغیث حسب ذیل عرض کرتا ہے:۔

(۱) جہاں تک اس استغاثہ کا تعلق دفعہ ۵۰۵ سے ہے یہ استغاثہ بحکم لوکل گورنمنٹ دائر کیا گیا ہے جیسا کہ حکم مورخہ ۱۳ر اگست ۱۹۲۱ء مع حکم ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی جسکی رو سے مستغیث کو استغاثہ ہذا دائر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے منسلک ہذا ہے۔

(۲) ملزم ع۱ نے ۹ر جولائی ۱۹۲۱ء کو آل انڈیا خلافت کانفرنس میں دو ہزار آدمیوں کے مجمع کے سامنے وہ ریزولیوشن پیش کیا جو حکم گورنمنٹ بمبئی منسلک ہذا میں پورا مذکور ہے اس کانفرنس میں کئی علماء بھی موجود تھے۔ حاضرین میں غالب عنصر مسلمانوں کا تھا۔

(۳) اس ریزولیوشن میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ "یہ جلسہ صاف اعلان کرتا ہے کہ حالات موجودہ میں مسلمانوں کے لیئے مذہب کی رو سے برطانوی فوج میں ملازم رہنا بھرتی ہونا یا دوسروں کو بھرتی کرنا قطعاً حرام ہے اور جملہ مسلمانان کا عموماً اور علماء کا خصوصاً فرض ہے کہ ان مذہبی احکام کو مسلمان فوجیوں تک پہنچائیں"

(۴) ملزم ع۱ نے ریزولیوشن پیش کرتے وقت کہا کہ یہ ایک نہایت اہم ریزولیوشن ہے حاضرین کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ اس کانفرنس کا لب لباب ہے۔

(۵) ملزم ع۲ نے اس ریزولیوشن کی تحریک کی اور اس پر تقریر کی۔ ملزم ع۳ نے اس ریزولیوشن کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا اور تائید میں تقریر کی۔ ملزم ع۴ نے اس ریزولیوشن کی تائید میں تقریر کی۔ ملزمان ع۵ و ع۶ نے بھی اسکی تائید میں تقریریں کیں۔

(۶) تقریریں ختم ہونے کے بعد ملزم ع۱ نے پھر اس ریزولیوشن کی اہمیت پر زور دیا اور جو لوگ اس سے اتفاق رکھتے تھے ان سے کہا کہ کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ جملہ حاضرین کھڑے ہو گئے جنمیں ملزم ع۷ بھی تھے۔ اس کے بعد ملزم ع۱ نے لوگوں کو جوش دلایا۔

(۷) ملزم ع۷ کانفرنس میں شریک تھے۔ جس وقت اس ریزولیوشن کی تحریک ہوئی اور اسکی تائید میں تقریریں ہوئیں، تو وہ پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے۔ انھوں نے اس ریزولیوشن کے

موافق رائے دے کر اور کھڑے ہو کر بھی اس سے اتفاق ظاہر کیا۔

(۸) ملزم ۳ نے دیگر طریقوں سے بھی یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ سپاہیوں کو فرائض کی بجا آوری اور وفاداری سے ہٹانے کی کوشش کرنے میں ایک مجرمانہ سازش میں شریک اور مشغول تھے۔

(۹) ملزمان جرائم زیر دفعہ ۱۲۰ ب مع دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور وہ جرائم زیر دفعات ۱۵۳ الف و ۵۰۵ مع ۱۱۴ اور ۵۰۵ مع ۱۱۷ دفعات زیر تعزیرات ہند کے بھی مرتکب ہیں۔

لہٰذا مستغیث مستدعی ہے کہ ملزمان سے بموجب قانون بازپرس کی جائے۔"

(دستخط) زمان شاہ

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

کراچی مورخہ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت ع ب ۲)

## حکم گورنمنٹ بمبئی

بموجب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۹۸ء گورنر بااجلاس ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ ملزمان ذیل کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند سنہ ۱۸۶۰ء استغاثہ دائر کریں۔

(۱) (مولانا) محمد علی (صاحب) رامپوری۔

(۲) مولوی حسین احمد (صاحب) دیوبندی۔

(۳) ڈاکٹر سیف الدین کچلو (صاحب) امرتسری۔

(۴) پیر غلام مجدد (صاحب) ٹیاروی

(۵) مولوی نثار احمد (صاحب) کانپوری۔

(۶) بھارتی کرشنا تیرتھ جی عرف ونکٹ رام

(۷) (مولانا) شوکت علی (صاحب) رامپوری۔

اس وجہ سے کہ انھوں نے آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کراچی بتاریخ ۸ و ۹ و ۱۰ ار جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کے موقعہ پر حسب ذیل ریزولیوشن نمبر ۶ بتحریک و تائید کرکے پاس کیا۔

"آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ جلسہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا اور حکومت انگورہ کو تہہ دل سے انکی شاندار فتوحات اور بقائے حکومت اسلامیہ کے لیئے سرفروشانہ کوششوں کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہے۔ اور رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد غیر حکومتوں کی تمام افواج کو سلطنت ٹرکی کے ہر گوشہ سے خارج کر دینے میں کامیاب ہوں (آمین) اس کے ساتھ یہ جلسہ اس امر کا صاف اعلان کرتا ہے کہ ہر مسلمان پر انگریزی فوج میں اسوقت نوکر رہنا بھرتی ہونا یا اسمیں دوسروں کو بھرتی کرانا شرعاً قطعی حرام ہے اور مسلمانوں کا بالعموم اور علماء کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ اس باب میں شریعت کے احکام صحیح کے مسلمانوں تک پہنچا دیں۔ علاوہ ازیں یہ جلسہ اس امر کا بھی اعلان کرتا ہے کہ اگر انگریزی حکومت، حکومت انگورا کے خلاف بالواسطہ یا بلاواسطہ علانیہ یا خفیہ طور پر کوئی جنگی کارروائی کرے گی تو مسلمانان ہندوستان مجبور ہوں گے کہ کانگریس کو اپنی معیت میں لے کر قانون شکنی شروع کر دیں اور آیندہ کانگریس کے سالانہ جلسہ میں جو احمد آباد میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ ہندوستان میں ہندوستان کی کامل آزادی اور ہندوستان میں جمہوری حکومت کا اعلان کر دیں"

پونہ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت ۳۷) کراچی مورخہ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

بموجب حکم گورنمنٹ بمبئی مورخہ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۲۱ء جس کی رو سے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ

پولیس کراچی یا اس کے مقرر کردہ کسی پولیس افسر کو (مولانا) محمد علی (صاحب) رامپوری و دیگر چھ اشخاص کے خلاف جن کے نام حکم مذکور میں درج ہیں زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی بذریعہ ہذا اس کام کے لئے مسٹر زماں شاہ ولد محبوب شاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مقرر کرتے ہیں کہ وہ گورنمنٹ بمبئی کی اجازت کے بموجب سات اشخاص مذکور کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کے روبرو زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کریں۔

۲۔ حکم گورنمنٹ مذکورہ بالا منسلک ہذا ہے۔

(دستخط) ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کراچی

---

## گواہ نمبر (۲)

(دستاویز ثبوت ع۶)

محمد بخش ولد الٰہی بخش۔ عمر تقریباً تیس سال مذہب اسلام قوم شیخ۔ ڈپٹی کلکٹر ساکن بالا نے باقرار صالح بیان کیا:۔

میں ۹ جولائی کی خلافت کانفرنس کے شام کے جلسہ میں موجود تھا۔ ریزولیشن نمبر ۵ و نمبر ۶ اوس جلسہ میں پیش کئے گئے۔ صحیح ترجمہ ریزولیشن نمبر ۶ کا گورنمنٹ کے حکم میں موجود ہے (دستاویز ثبوت ع۔ب) وہ ریزولیشن حاضرین کے سامنے ملزم ع۱ محمد علی نے پڑھا۔ اس ریزولیشن کو ملزم ع۲ حسین احمد نے تجویز کیا۔ بعد ملزم ع۲ کی تقریر کے نمبر ۴ نے سندھی میں ترجمہ کیا اور اسکی تائید میں تقریر کی۔ ملزم ع۳ ڈاکٹر کچلو نے اوس کے بعد تقریر کی اور ملزم ع۶ نے اوس کے بعد تقریر کی۔

اوس کے بعد ملزم نمبر۱ نے پھر اس ریزولیشن کے متعلق تقریر کی اور حاضرین سے کہا کہ اگر وہ اس سے اتفاق رکھتے ہوں تو کھڑے ہو جائیں۔ جتنے لوگ وہاں تھے سب کھڑے ہو گئے

میں نے ملزم ۵ شوکت علی کو پلیٹ فارم پر دیکھا۔ وہ بھی اس ریزولیوشن کی تائید میں کھڑے ہوئے تھے۔ میں یہاں کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں موجود تھا۔ حاضرین سے کسی دوسرے رزولیوشن کی تائید کھڑے ہو کر نہیں کرائی گئی۔ جس وقت یہ رزولیوشن پاس ہوا تقریباً تین ہزار آدمی موجود تھے۔ ان میں مسلمان زیادہ تھے۔ اس وقت کانفرنس کے موقعہ پر علما بھی موجود تھے۔ اس رزولیوشن کی تائید میں جتنی تقریریں ہوئیں ان سے حاضرین میں جوش پیدا ہوا۔ (اس بیان کا بھی اردو ترجمہ ملزمین کو سنایا گیا لیکن کسی نے جرح نہیں کی)

دستخط۔ ایس۔ ایم۔ تلاتی۔

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

## گواہ نمبر (۳)

(دستاویز ثبوت نمبر ۷)

کیشولال ولد مادہو داس عمر تقریباً تیس سال۔ مذہب ہندو۔ قوم گوسائی۔ ہیڈ کانسٹیبل پولیس کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ :-

میں آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی کے موقعہ پر گزشتہ جولائی میں کراچی میں تھا۔ ملزمان نمبر ۱ نمبر ۳ اور نمبر ۵ کنیا شالہ میں مقیم تھے۔ ۸ جولائی ۲۱ء کی صبح کو میں کنیا شالہ پر تعینات تھا۔ میری تعیناتی ۷ تاریخ کی رات کے دس بجے سے ۸ تاریخ کے ایک بجے دن تک رہی۔ ۸ جولائی کو صبح ساڑھے آٹھ بجے میں نے ملزم نمبر ۱ اور ۵ کو کنیا شالہ سے باہر جاتے ہوئے دیکھا اور وہ دونوں گیارہ بجے واپس آئے۔ میں نے پھر ملزم ۱ ، ۳ اور ۵ کو کنیا شالہ سے باہر جاتے ہوئے دیکھا میں ایک بجے سہ پہر کو چلا گیا تھا اور پھر تین بجے واپس آیا۔ میں نے تین بجے سہ پہر کو ملزم نمبر ۱ نمبر ۳ اور نمبر ۵ کو واپس آتے ہوئے دیکھا۔ پھر میں نے انکو ساڑھے چار بجے سہ پہر کو جاتے ہوئے دیکھا۔

۸ جولائی کو رات کے ۹ بجے اپنی تعیناتی پوری کرکے میں چلا گیا تھا۔ میں ۹ تاریخ کو بھی صبح سات بجے سے دس بجے تک کنیا شالہ پر مامور تھا۔ اور میں نے ملزمان نمبر ا و ۲ کو ایک طرف جاتے دیکھا اور پانچ منٹ بعد ملزم ۳ بھی گاڑی میں چلے گئے۔ اور میں نے ان کو نو بجے صبح کو واپس آتے ہوئے دیکھا۔ (اس جگہ گواہ کو لقمہ دیا گیا۔ پہلے اس نے صرف یہ کہا تھا کہ محمد علی صاحب و ڈاکٹر کچلو باہر گئے اور کوئی نہیں گیا لیکن مجسٹریٹ صاحب کے سوالات کے جواب میں اس نے کہا کہ محمد علی صاحب اور ڈاکٹر کچلو ایک گاڑی میں گئے اور دوسری گاڑی میں مولانا شوکت علی صاحب۔ مجسٹریٹ نے دریافت کیا کہ شوکت علی کتنی دیر کے بعد گئے گواہ نے جواب دیا کہ کوئی پانچ منٹ بعد) ملزمان نمبر ۳ و نمبر ۲ ایک گاڑی میں آئے اور ملزم نمبر ا دوسری گاڑی میں۔ اکثر لوگ پاٹ شالہ میں ملزمان سے ملنے کے لیئے ان کے آنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی آئے۔ میں پھر دو بجے سہ پہر کو واپس آیا اور سوا دو بجے میں نے ان کو پنڈال سے کنیا شالہ کو واپس آتے دیکھا۔ اوس روز میری تعیناتی دو بجے سہ پہر سے رات کے ۹ بجے تک تھی۔ اوس روز شام کو چھ بجے میں نے بہت سے لوگوں کو کنیا شالہ میں آتے ہوئے دیکھا۔ وہ لوگ تقریباً ساڑھے آٹھ بجے رات کو واپس گئے۔ میں نے ساڑھے آٹھ بجے یا پورے نو بجے ان تینوں ملزموں کو کنیا شالہ سے جاتے ہوئے دیکھا

(اس گواہ کا بیان ہندی میں ہوا جس کا اردو ترجمہ ملزمان کو سنایا گیا لیکن کسی نے کوئی جرح نہیں کی) +

۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء — دستخط - ایس - ایم تلاقی

گواہ نمبر (۳۱)

(دستاویز ثبوت نمبر ۵)

[illegible] عمر تخمیناً ۴۰ سال ہندو مذہب قوم کایستھ ہیڈ کانسٹبل خفیہ

پولیس کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ :-
"میں گزشتہ جولائی میں کراچی میں تھا۔ ملزم ۱، ۳، ۴ خلافت کانفرنس میں آئے تھے اور کیناشالہ میں مقیم تھے۔ ۹ر جولائی کو میں کیناشالہ پر ساڑھے آٹھ بجے صبح سے بارہ بجے دوپہر تک تعینات تھا۔ ساڑھے نو بجے صبح کو میں نے دیکھا کہ ملزم نمبر ۳ ایک گاڑی میں واپس آئے اور ملزم نمبر ۱۔ اوس کے پیچھے دوسری گاڑی میں آئے۔ میں نے اور بہت سے نمایندوں کو ساڑھے نو بجے اور گیارہ بجے صبح کے درمیان آتے دیکھا۔ ان میں ملزم نمبر ۲ بھائی کرشنا بھی تھے۔ شام کو میں نے ملزم نمبر ۲ کی آواز سنی اس لیے کہ وہ زور سے بولتے ہیں اور دوسروں کی آواز صاف نہ تھی۔ ۹ر تاریخ کو کیناشالہ کے جلسہ سے نمایندے دن کو گیارہ بجے کے بعد چلے گئے۔ میں نے ملزمان نمبر ۱، ۳، ۷ کو بھی دن کو سوا گیارہ بجے کانفرنس پنڈال کی طرف جاتے دیکھا۔ میں رات کو بارہ بجے تعیناتی پر واپس آیا اور ملزمان کو ڈیڑھ بجے رات کو کیناشالہ میں واپس آتے ہوئے دیکھا۔"

(بیان اردو میں ہوا۔ کوئی جرح نہیں کی گئی)

دستخط۔ ایس۔ ایم۔ تلاقی۔

مورخہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۲۱ء

---

## گواہ نمبر (۵)

(دستاویز ثبوت ۹)

محمد عثمان غنی ولد محمد اسمٰعیل عمر ۲۸ سال۔ مذہب اسلام۔ ذات شیخ منصب ہیڈ کانسٹبل سی، آئی۔ ڈی۔ کراچی۔ ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ :-

"گزشتہ ماہ جولائی میں خلافت کانفرنس کے موقعہ پر میں کراچی میں موجود تھا۔ ملزمان نمبر ۱، ۳، ۷ کیناشالہ میں مقیم تھے۔ دوران انعقاد کانفرنس میں وہ وہیں مقیم رہے۔

۹ جولائی کو صبح ۷ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک میں کیناشالہ پر تعینات تھا۔

۹ جولائی کو ساڑھے آٹھ بجے صبح ملزمان نمبر ۱-۳-۷ (مولانا محمد علی۔ ڈاکٹر کچلو۔ مولانا شوکت علی) کو میں نے باہر جاتے ہوئے دیکھا۔ ملزمان نمبر ۱ اور ۳ باہم ایک گاڑی میں گئے اور ملزم ۷ دوسری گاڑی میں۔

میں نے ۹½ بجے صبح ان کو واپس آتے دیکھا۔ اسوقت ملزمان نمبر ۳ و ۷ ایک گاڑی میں تھے اور ملزم نمبر ۱ دوسری گاڑی میں۔ اس صبح کو میں نے بہت سے لوگوں کو کیناشالہ میں آتے دیکھا۔ ملزم نمبر ۶ ڈنکٹ رام بھی انمیں تھے۔ تمام دیگر اشخاص سوا گیارہ اور ساڑھے گیارہ بجے دن کے درمیان واپس چلے گئے۔

جلسہ گیارہ بجے تک رہا میں کچھ نہ سن سکا کہ جلسہ میں کیا کہا گیا مگر میں نے ملزم نمبر ۷ کی آواز سنی۔

میں نے ملزمان نمبر ۱-۳-۷ کو ہی سوا گیارہ بجے صبح کو باہر جاتے دیکھا میں اپنے کام پر ۶ بجے شام کو واپس آیا اور ۸½ بجے شب کو میں نے ملزمان نمبر ۱-۳-۷ کو کیناشالا سے باہر جاتے دیکھا۔ (پہلے اس ملزم نے کہا تھا کہ میں نے کسی کو آتے جاتے نہیں دیکھا لیکن مجسٹریٹ صاحب کے آنکھیں دکھانے اور لقمہ دینے سے اس نے کہا کہ ۸½ بجے میں نے نمبر ۱-۳-۷ ملزمان کو جاتے دیکھا۔ مولانا محمد علی نے اعتراض بھی کیا کہ ابھی تو اس نے کہا تھا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا اب کہتا ہے دیکھا۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ اپنی غلطی درست کرسکتا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب نے کہا کہ اس کا پہلا بیان بھی لکھ لیا ہے یا نہیں۔ مجسٹریٹ نے کہا جو کچھ یہ کہتا ہے میں لکھ لیتا ہوں۔ مولانا محمد علی صاحب نے کہا کہ ابھی اس نے کہا تھا کہ میں نے کسی کو جاتے نہیں دیکھا۔ پھر کہا کہ صرف نمبر ۱-۳-۷ کو جاتے دیکھا۔ اب کہتا ہے اور لوگ بھی گئے۔ آپ نے یہ سب اسی طرح لکھ لیا ہے؟ مجسٹریٹ نے کہا مگر یہ خود ہی اپنی غلطی درست کر رہا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب نے کہا

"مگر" کہاں سے آیا۔ آپ خود ہی تو لقمہ دے رہے ہیں اور جو چاہتے ہیں لکھ لیتے ہیں مجسٹریٹ نے کہا مجھے گواہ سے سوالات کرنے کا حق ہے (سلسلہ بیان) ان تین ملزمان کے سوا ۸ بجے اور کوئی شخص باہر نہیں گیا۔

ملزمان کی روانگی کے کچھ عرصہ بعد اور لوگ بھی کینیا شالہ سے چلے گئے۔ میں نے انکو کینیا شالہ میں آتے نہیں دیکھا۔ میں نے ملزم نمبر ۲ کی آواز جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سنی"

(بیان اردو میں ہوا۔ کوئی جرح نہیں کی گئی)

دستخط۔ ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء

## گواہ نمبر (۶)

(دستاویز ثبوت ۱۰)

عبدالغفور ولد لعل خان۔ عمر قریب ۴۸ سال۔ مذہب اسلام۔ ذات پٹھان منصب سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ کراچی۔ ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:

" ۹ جولائی کی صبح کو میں کینیا شالہ پر مامور تھا۔ ہیڈ کانسٹبل فتح بہا در اور ہیڈ کانسٹبل عثمان غنی بھی وہاں تعینات تھے انھوں نے مجھ سے کہا کہ یہاں مجلس مضامین (سبجکٹ کمیٹی) ہو رہی ہے میں نے ملزم نمبر ۲ کی آواز سنی۔ میں وہاں ۱۰ سے سوا گیارہ بجے تک رہا۔ میں وہاں دوبارہ ۱/۲ ۲ بجے پھر گیا اسوقت ہیڈ کانسٹبلان کیشولال اور عثمان غنی اپنا فرض انجام دے رہے تھے انھوں نے کہا کہ لوگ کینیا شالا میں جمع ہو گئے ہیں اور وہاں جلسہ ہو رہا ہے۔

میں نے متفقہ فتویٰ دیکھا ہے مجھے اسکی کاپی اگست ۱۹۲۱ء میں ملی تھی جو میں نے مسٹر زماں شاہ کو دیدی تھی۔ مجھے ایک پٹھان نے یہ کاپی دی تھی اور مجھ سے کہا تھا کہ میں پولیس کی نوکری کر رہا ہوں مناسب ہے کہ علماء کے فتوے کو پڑھوں۔ میں نے اسکو پڑھا اور

مسٹر نساں شاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو دے دیا۔ مجھے یہ کتاب کراچی میں ملی۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

دستخط ایس ایم تلاقی      مورخہ ۲۶۔ ستمبر ۱۹۲۱ء

## (دستاویز ثبوت نمبر ۴)

نقل مطابق اصل

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

# متفقہ فتوے

## مرتبہ جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند

جسپر تمام ہندوستان کے علمی و مذہبی حلقوں سے چار سو چھبیس (۴۲۶) حضرات

علمائے کرام کے دستخط ثبت ہیں

## موافق فیصلہ اراکین جمعیۃ علمائے ہند

. . . . . . . . . . . .

(نوٹ) یہ دستاویز نمبر ۳ کے بعد ہونی چاہیئے تھی لیکن کتابت کے سلسلہ مین غلطی ہو جانے سے اس جگہ درج کی گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسائل مفصلہ ذیل میں۔

نمبر ۱۔ موالات کا کیا مفہوم ہے اور شرعاً اعدائے دین و اسلام سے کس قسم کی موالات حرام اور ترک موالات واجب ہی۔ اور جو شخص مسئلہ سے واقف ہونیکے بعد موالات رکھے اسکا شرعاً کیا حکم ہے؟

نمبر ۲۔ کیا گورنمنٹ ہند کی کونسلوں کی ممبری، پیشہ وکالت و مختار کاری وغیرہ، سرکاری یا نیم سرکاری کالجوں۔ اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ یا بچوں کو تعلیم دلانا۔ گورنمنٹ سے تعلیمی مدد (گرانٹ ایڈ) لینا۔ آنریری مجسٹریٹی و خطابات عطیہ گورنمنٹ قبول و منظور کرنا بھی موالات میں داخل ہیں؟

نمبر ۳۔ گورنمنٹ کی فوجی اور غیر فوجی ملازمتیں جن سے نظام حکومت استوار و محکم رہتا ہو۔ کیا حالت موجودہ میں مسلمانوں پر حرام ہیں؟

نمبر ۴۔ انگریزی مال کا استعمال جس سے انگریزی قوم کو قوت حاصل ہوتی ہی۔ کیا حالت موجودہ میں ممنوع ہے؟

نمبر ۵۔ کیا غیر مسلم جو دشمنی پر آمادہ نہو۔ اُس سے تمدنی اتحاد اور اُس سے کسی معاملہ میں استعانت شرعاً جائز ہے؟

نمبر ۶۔ کیا غیر مسلم کے مشورہ نیک کو کسی دینی مقصود کے حصول کیلئے قبول کرنا اور اُس پر عمل کرنا جو بظاہر ایک غیر مسلم کی اتباع و پیروی سمجھی جاتی ہے شرعاً جائز ہے؟

ہر سوال کا جواب نمبروار نہایت واضح اور مختصر لیکن مدلل ہونا چاہیئے۔ بینوا توجروا۔

## الجواب ہو الموفق للصواب

جواب نمبر ۱۔ لفظ موالات محاورۂ عرب و اصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و مناصرہ (یا ہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے۔ تمام کتب تفاسیر میں اسکی تشریح و توضیح موجود ہے اور اعدائے

دین سے موالات باعتبار دونوں معنی کے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دشمنان اسلام سے مطلقاً موالات رکھنے سے منع فرمایا ہے ظاہراً یا باطناً، بالاجرت ہو یا بلا اُجرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظَاھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورہ ممتحنہ) ترجمہ جن کافروں نے دین کے معاملہ میں تم سے قتال کیا تم کو اپنے ممالک سے بے دخل کر دیا۔ اور تمہارے اخراج دبے دخل کرنے میں مدد دی۔ اُن سے دوستی اور باہمی امداد کرنے سے خدا تم کو روکتا ہے۔ اور جو لوگ ایسے کفار سے موالات رکھیں وہ سب ظالم ہیں'' جو مسلمان باوجود واقفیت اس مسئلہ کے اُنسے موالات رکھے سخت گنہگار اور بالفاظ قرآن کریم ظالم ہوگا۔ اللہ جل جلالہ سورہ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔ ترجمہ اے مسلمانو یہود و نصاریٰ (دشمنان دین) کو دوست اور مددگار نہ بناؤ۔ وہ لوگ تو آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔ تم میں کا جو شخص اُنکو دوست اور مددگار بنائے گا اُسی زمرہ میں محسوب ہوگا۔ کیونکہ اللہ پاک قوم ظالم کو نور ہدایت نہیں بخشتا ہے'' موالات کفار کے متعلق شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ کا ایک بہت بڑا مفصل فتوےٰ ہے۔ جس کے بعض فقرات یہ ہیں۔ دو درباب موالات کفار آنچہ فقہار نوشتہ اند تفصیلے میخواہد در شرح عین العلم واحیار العلوم مطالعہ فرمودہ باشند حاصلش آنکہ موالات بمعنی دوستی اگر من جہتہ الدین باٖنہا متحقق شود بالاجماع کفر ست وباعتبار دنیا اگر اختیاری این شخص است پس حرام ست بمعنی اَنَّ تَعَاطِیْ اَسْبَابِھَا حَرَامٌ۔

واما حکم موالات بمعنی معاونت ومناصرۃ مبنی است بر اصلی مقرر وھُوَ اَنَّ الْاِعَانَۃَ عَلَی الْکُفْرِ وَالْمَعْصِیَۃِ مَعْصِیَۃٌ اتفاقاً۔ لقولہ تعالیٰ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ واین معاونت گاہے باجرت میباشد وآن را در عرف چاکری میگویند وگاہے بے اجرت مے باشد آنرا امداد وکمک میگویند وحکم ہر دو قسم واحد ہست۔ یعنی اگر کفار خواہند کہ با مسلمانے قتال کنند یا ملکے

یا بلدے از اہل اسلام تصرف نمایند نوکری آنہا حرام و مدد و کمک نیز حرام بلکہ کبیرہ است و اگر باہم قتال کنند یا برائے جمع مال و بند و بست ملکی کہ از سابق در تصرف خود دارند مسلمان را نوکر گیرند نظر بظاہر شرع اباحت است قیاسا علی سائر الاجارات مثل الخیاطة والتجارة وغیرھا کیف وقد ثبت عن الاکابر انہم اجروا انفسہم من المشرکین۔ لیکن عند التعمق این ہم خالی از حرمت نباشد خصوصاً درین زمان زیرا کہ چاکری اینہا بسیار و شناسان را چیلے موجب مفاسد دینی میگردد و اقل مفاسد مداہنت است و نہ انکار برافاعیل منکرہ ایشان و مناصحت خیرخواہی ایشان و تکثیر سواد و تقویت شوکت و تعظیم مفرط ایشان و خداوند و صاحب و قبلہ گفتن و انظہار محبت مفرط اینہا الی غیر ذالک۔

**جواب نمبر ۲**۔ یہ ساری چیزیں موالات میں داخل ہیں کیونکہ ان امور سے ظاہراً حکومت کیساتھ محبت پیدا ہوتی ہے اور باطناً امداد بھی اسلئے بنا بر حکم ترک موالات ان سب امور سے علیحدگی واجب اور حکم ترک موالات کے علاوہ دیگر مفاسد کی بنا پر بھی ان سب کا ترک کرنا مسلمانوں پر واجب۔ اس اجمال کی مجملاً تفصیل یہ ہے۔

## ترک کونسل کے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) کونسل قانونی ہو یا استنظامی۔ اسکا مقصد نظام حکومت کا استحکام و انصرام ہے جو کھلم کھلا حکومت کی معاونت ہے۔

(ب) کونسل میں اکثر غیر شرعی قانون وضع کیے جاتے ہیں۔ جن کی تحریک یا تائید یا اُس پر سکوت باوجود قدرت مخالفت کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ مگر مسلم ممبران کونسل یہ سب کچھ کرتے ہیں جسکے شواہد واقعات ماضیہ اور خود موجودہ قوانین کا نفاذ ہے

(ج) کونسل میں قوم انگریزی بھی ہوتی ہے جو ظالم و دشمن دین ہے اور ایسی قوم کیساتھ اعزازی

نشست شرعاً حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
(سورۂ انعام) ترجمہ پس یاد آنے کے بعد ظالمون کے ساتھ ملکر نہ بیٹھ +

(د) کونسل میں ممبران کے لئے حکومت کی وفاداری وطاعت شعاری وبہی خواہی کی قسم کھانا بھی ضروری ہے اور حالت موجودہ میں اپنی خوشی اور اختیار سے حکومت کی وفاداری وطاعت شعاری وبہی خواہی مسلمانوں پر حرام ہے۔ اس لئے وفاداری کی قسم شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

## پیشہ قانون کے حرام ہونیکے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) قانون پیشہ صحاب حکومت کے نصف نظام یعنی شعبۂ انتظامی کو قائم رکھنے والے ہیں۔ اور اُس کے قوانین کو عملاً نافذ کراتے ہیں جو حکومت کی بہت بڑی مدد ہے جس کی حرمت ثابت ہوچکی ہے +

(ب) حکومت کے اکثر قوانین دیوانی وفوجداری خلاف قوانین شرع ہیں۔ جنکی ترویج اور اُس پر عمل کرانا قانون پیشہ صحاب کا خاص کام ہے جو سراسر معصیۃ ہے +

(ج) ہر قانون پیشہ اکثر اوقات قصداً محض التزام پیشہ کی وجہ سے مظلومون کے خلاف اور ظالمون کی موافقت میں کام کرتے ہیں جو سراسر ظلم اور تائید معصیۃ ہے۔

(د) مقدمہ کو قانونی دائرے میں لانیکے لئے قصداً جھوٹ بولنے کی تعلیم وترغیب جو ایک سخت جرم ہے۔ اکثر وکلا محض اس پیشہ کی وجہ سے حکم خدا چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہیں اور مداہنت کرتے ہیں۔

## سرکاری یا نیم سرکاری مدرسوں کالجوں اسکولوں میں ترک تعلیم وتعلم کے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) اس تعلیم سے مقصود حکومت کی ملازمت یا قانونی پیشہ کرنا ہی جو داخل سوالات محرمہ ہے

(ب) علاوہ مفسدہ مذکورہ مروجہ تعلیم و تربیت مستلزم دیگر مفاسد غلبہ حب دنیا حب جاہ
ہوا پرستی احکام شرعیہ سے بے اعتنائی و لاپرواہی وغیرہا ہے۔ اور یہ سب چیزیں حرام ہیں پس
باصول اسباب المعصیۃ معصیۃ اس تعلیم و تعلم سے علیحدگی واجب +

(ج) اسکولوں کالجوں کی تعلیم موجب ترک فرض عین ہے اسلئے کہ علم دین بقدر ضرورت کا
جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے مروجہ تعلیم کے ہوتے ہوئے عادۃً غیر ممکن ہے +

(د) مدارس اسلامیہ عربیہ میں جو کہ زیر اثر حکومت ہیں (خواہ کل اخراجات حکومت کے ہوں
یا حکومت کی تھوڑی امداد ہو۔ خواہ محض اخلاقی ہی ہو علاوہ مفاسد مذکورہ ایک خاص مفسدہ
یہ ہے کہ طلب و تحصیل علم دین محض دنیا کیلئے ہوتی ہے جو شرعاً حرام ہے۔ اسی طرح ایسے مدرسے کے
مدرسین کی ملازمت بھی کہ یہ خود معصیۃ علی المعصیۃ ہے نعوذ باللہ منہا۔

## قبول امداد (گرانٹ یا ایڈ) کے حرام ہونیکی متعدد وجوہ

(الف) یہ معاملہ اسباب موالات سے ہے جو حالت موجودہ میں حرام ہے۔

(ب) تعلیم کا اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے جس سے مفاسد مذکورۂ سابق پیدا ہوتے ہیں
اس لئے باصول المفضی الی المعصیۃ معصیۃ یہ قبول امداد حرام ہے۔

(ج) شدت غلظت جو دشمنان اسلام کے ساتھ رکھنا واجب ہے۔ وہ قبول امداد سے باقی
نہیں رہتی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ الخ
(سورہ براءۃ) ترجمہ اے نبی! کفار اور منافقین سے ساتھ جہاد اور انپر سختی کرو +
بعض مشرکین کی ہدایا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کا واپس کرنا اسی پر محمول ہے جیسا کہ فتاوی عالمگیریہ میں مصرح ہے

## آنریری مجسٹریٹی و عزازی عہدے بوجوہ ذیل حرام ہیں

(الف) ان عہدوں سے گورنمنٹ ہند کی مدد ہوتی ہے جو شرعاً حرام ہے۔

(ب) اس سے گورنمنٹ ہند کے قوانین (جو بالکل مخالف شرع ہیں) کے مطابق فیصلہ کرنا ہوتا ہے جو شرعاً حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی غیر شرعی فیصلہ کرنے والے ظالم ہیں ۔

(ج) ان عہدوں کی وجہ سے بسا اوقات مداہنت فی الدین کرنی پڑتی ہے۔

# خطابات گورنمنٹ کے رکھنا بوجوہ ذیل حرام ہیں

(الف) خطابات اسباب و ذرائع موالات محرمہ ہیں۔ اسلئے ان کا رکھنا موالات کے حکم میں داخل ہے۔

(ب) اصحاب خطابات کو حکام (دشمنان دین) سے میل جول انکی تعظیم و تکریم ضرور کرنی پڑتی ہے جو حرام ہے۔

(ج) اصحاب خطابات اعدائے دین سے عزت وجاہ کے طالب ہوتے ہیں جو شرعاً مذموم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۝ (سورۃ نساء) یعنی کیا لوگ کفار کے نزدیک عزت چاہتے ہیں حالانکہ کل عزت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

(د) خطاب یافتہ خواہ کتنے ہی روزہ و نماز کا پابند ہو۔ شدت علی المعاندین اسمیں باقی نہیں رہتی جو ایک دینی فرض ہے جیسا کہ گزرا۔

**جواب نمبر ۳** گورنمنٹ کی جملہ ملازمتیں جنسے اسکی اعانت ہوتی ہے حرام ہیں۔ بالخصوص پولیس اور فوجی ملازمت۔ یہ بدترین معصیت ہے کیونکہ انکو اپنے مسلمان بھائیوں پر گولیاں چلانی پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیْھَا ۔الآیہ (سورۃ النساء) یعنی جو شخص کسی مسلمان کو عمداً (جان بوجھکر) قتل کرے گا وہ جہنم میں ہمیشہ عذاب دیا جائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من حمل السلاح علینا فلیس منا ۔ مبسوط امام سرخسی جلد عاشر میں ہے ۔ کہ اگر کافر بادشاہ پر کسی دوسرے کافر بادشاہ نے حملہ کیا ہو تو

ایسی صورت میں مسلم رعایا کا اپنے کافر بادشاہ کی طرف سے قتال کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے شرک و کفر کی شوکت و عظمت ہوگی جس کی اعانت حرام ہے۔ انتہی۔

جواب نمبر ۴۔ بیشک دشمنان اسلام (انگریزی قوم) کے مال خریدنا۔ یا اُنکے ہاتھ بیچنا جس سے اُنکو قوت حاصل ہو ممنوع و ناجائز ہے۔ فقہائے کرام حربی اقوام کے ہاتھ اسلحہ کی بیع کو ناجائز کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حکم اسلحہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ جن اشیاء سے دشمنوں کو قوت حاصل ہو۔ اُن سب کی بیع ناجائز ہے۔ مثل لوہا وغیرہ۔ پس بنظر تعلیل مذکور انگریزی مال کا مقاطعہ ایک دینی و مذہبی امر ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں ہمارے دشمن کو جو قوت تجارت سے حاصل ہوتی ہے وہ اُس قوت سے کہیں زیادہ ہے جو نفس بیع حدید سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر جن چیزوں سے احتراز متعذر ہو اور دیگر مقاصد ملی ہیں بغیر اُنکے چارہ کار نہ ہو تو اُن کا استعمال بقدر ضرورت جائز ہے باصول من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونہما اور الضرورات تبیح المحذورات

جواب نمبر ۵۔ بیشک ایسے غیر مسلم سے جو مسلمانوں سے برسرپیکار نہو۔ ملکی و تمدنی ربط و اتحاد شرعاً جائز ہے۔ اُنکے ساتھ عدل و انصاف درست اور بر و احسان مناسب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۔ ترجمہ حق تعالیٰ تم کو ایسے کافروں کے ساتھ بھلائی اور انصاف کرنیسے منع نہیں کرتا جنھوں نے تمھارے ساتھ مذہبی لڑائی نہیں لڑی اور تمکو تمھارے گھروں سے نہیں نکالا۔ بیشک خدا تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے لیکن فرط جوش اتحاد میں مسلمانوں کو کوئی ایسا امر نہیں کرنا چاہیئے جو غیر مشروع ہو۔ ورنہ ایسا اتحاد جس سے دیگر مفاسد پیدا ہوں ناجائز ہے۔ ان امور میں فقہ کا ایک قاعدہ کلیہ ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے ٭

درء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح۔ اذا تعارضت مصلحۃ و مفسدۃ تقدم دفع المفسدۃ غالباً لان اعتناء الشرع بالمنہیات اشد من اعتنائہ بالمامورات (الاشباہ والنظائر)

مصلحتوں کی رعایت کے اعتبار سے مفاسد کا دفع کرنا اولیٰ ہے اور جب کوئی مصلحت اور مفسدہ متعارض ہو تو اکثر شرع مفسدہ کو ترجیح ہوتی ہے۔ اسلئے منہیات سے روکنے کیطرف شرع کی توجہ زیادہ ہے۔ باعتبار توجہ بالمامورات کے۔ اور ایسے غیر مسلم سے مذہبی امور میں مدد لینا شرعاً جائز ہے۔ کتب فقہ کے ابواب قسمت غنائم میں مسئلہ بصراحت مذکور ہے۔ و نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں یہود کے مقابلے میں بعض دیگر یہود سے مدد لی غزوہ حنین میں صفوان بن امیہ مشرک سے مدد لی والتفصیل فی فتح القدیر وغیرہ۔

**جواب نمبر ۶** کسی غیر مسلم کا مشورہ بشرطیکہ جو اغراض و مصالح شریعت کے منافی نہو قبول کرنا اور اسپر عمل کرنا جائز ہے۔ اور یہ درحقیقت خدا و رسول کے احکام کی پیروی ہے۔ فقہائے کرام نے بوقت جہاد دشمنوں پر حملہ کرنے میں مشرکین کی رہنمائی کو جائز لکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے۔ جہاں پائے لیلے۔ اسمیں کوئی تخصیص نہیں ہے ہاں مشرکانہ خواہشات کا اتباع ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ مگر یہ واضح رہے کہ بحق مسلم کسی غیر مسلم کی سیادت کلی ہو یا جزئی ہرگز جائز نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

والتفصیل فی التفسیرات الاحمدیہ للملاجیون وغیرہا فقط واللہ اعلم بالصواب۔

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ ناظم جمعیۃ علمائے بہار

محمد سلامت اللہ انصاری فرنگی محل لکھنوی ۹ ربیع الاول

الجواب صحیح فقیر محمد عبدالقدیر قادری بدایونی

خلیل الرحمن سہارنپوری

احقر مظہر الدین غفرلہ

احمد علی جوالاپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نشر و تعمیل احکام شرعیہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے جسکو فاضل مجیب نے خوب انجام دیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء فقط فقیر عبدالماجد القادری البدایونی ناظم انجمن علمائے صوبہ متحدہ

الجواب صحیح محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب حق صریح لا ریب فیہ سید محمد ال نبی غفرلہ فرخ آباد و فتح گڑھ

الجواب صحیح عبدالحلیم الصدیقی بھوپالی

الجواب صحیح محمد داؤد غزنوی امرتسری

الجواب صحیح احقر محمد صدیق عفا اللہ عنہ نجیب آبادی

الجواب حق
مسئلہ الکفایۃ کا دونوں جواب ہر پہلو
سے ہے بنا ہوا حق
محمد عبد المجید حیدرآبادی

الجواب صحیح
محی الدین عفا اللہ عنہ اجمیری

الجواب صحیح
بندہ غلام قادر مہتمم مدرسہ
حسن آباد ریاست بہاولپور

الجواب صحیح
محمد حفیظ اللہ عفی عنہ
لدھیانوی

الجواب حق
محبوب الٰہی سند ... ہال
ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

الجواب صحیح
احقر محمد عبد الرحیم ... دہلی

الجواب صحیح
خادم الدین القویم محمد معین
سند یافتہ دار العلوم دیوبند

قد اصاب من اجاب
خادم العلماء سلطان محمود
گجراتی مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح
بندہ محمد عزیز عفی عنہ بقلم خود
مرادآباد

الجواب صحیح
بندہ محمد عبد العزیز عفا اللہ عنہ
گوجرانوالہ

الجواب صحیح
محمد رئیس الدین دہلوی

الجواب صحیح
عبد السلام بقلم خود (غفرلہ)
از قصبہ نرولی ضلع مرادآباد

الجواب صحیح والمجیب نجیح
عبد التواب علی گڈھی

الجواب صحیح
ابو محمد احمد عفی عنہ مسجد صوفی
لاہور

الجواب صحیح
احقر محمد احسن کان اللہ لہ
مدرس مدرسہ فیض عام
سیوہارہ

الجواب صحیح
سید محمد ادریس
عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
احقر الزمن سید احمد حسن
عفی عنہ شاہی امام عیدگاہ دہلی

الجواب صحیح
نسیم احمد عفا اللہ عنہ امام
مسجد سنہری دہلی

صح الجواب
فقیر عبد اللہ سندھی عفی عنہ
ضلع حیدرآباد سندھ

الجواب صحیح
رونق علی عفی عنہ مدرس
مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی

الجواب صحیح
ابو احمد محمد اسحاق شہر
بھاگلپور

الجواب صحیح
محمد ایوب بقلم خود
پانی پتی

الجواب صحیح
فقیر محمدی غلام ابراہیم
نقشبندی مجددی یزدانی گنوری

الجواب صحیح
عبد الجبار عفی عنہ میرٹھی ...

مدرسہ حضرت میاں صاحب
مرحوم پھاٹک حبش خان دہلی

الجواب صحیح
محمد ابراہیم بھاگلپوری

الجواب حق محکم
محمد یامین خطیب دیوبند

الجواب صحیح
ظہور محمد عفی عنہ مدرس مدرسہ
رحمانیہ رڑکی

الجواب صحیح
محمد اشفاق تھانہ بھوانی
واعظ انجمن ہدایت الاسلام دہلی

الجواب صحیح
عاجز محمد عبد القیوم عرف
منظور احمد عفی عنہ

الجواب صحیح
عبد الجلیل بقلم خود ممبر اشاعۃ
اسلام لاہور

الجواب صحیح
سید محمد داؤد توحید نصیرآباد
ضلع اجمیر

الجواب صحیح
محمد عمر مونگیری

واللہ در المجیب
نثار احمد عفا اللہ عنہ خلف
مولانا احمد حسن صاحب مرحوم
کان پوری

صح الجواب
محمد عبد الکافی عفی عنہ
الہ آبادی

الجواب صحیح
محمد خدا بخش مظفر پوری

الجواب صحیح
عقیل الرحمن ندوی

المجیب مصیب
محمد فرزند علی مدرس اول
مدرسہ خیرہ سہسرام

من اجاب فقد اصاب
جمیل احمد اسرائیلی منتظم
مدرسہ عربیہ سراج العلوم
سنبھل ضلع مراد آباد

فقد اصاب من اجاب
ابو الفتح محمد عبد الشکور
البہاری

کل جوابات صحیح بموجب
اصول شریعت صحیح و درست

---

ہیں۔ خداوند تعالیٰ سب برادران
اسلام کو توفیق عمل عطا فرمائے
غلام محمد ہوشیارپوری

الجواب صحیح
بندہ محمد ابراہیم عفی عنہ بلیاوی
مدرس دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح
محمد عماد الدین شیرکوٹی
مقیم دیوبند

الجواب صحیح
عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی
دار العلوم دیوبند ۱۰ ربیع الاول
سنہ ۳۹ھ

الجواب صحیح
حبیب الرحمن دیوبندی
عثمانی

الجواب صحیح
حسین احمد غفرلہ مدرس حرم
محترم نبوی علی صاحبہا
الصلوٰۃ والسلام
مقیم دیوبند

المجیب مصیب
ابو المحامد نثار احمد القادری

---

عفا اللہ عنہ کرتپوری

ذلک کذلک
محمد اعزاز علی غفرلہ مدرس
دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح
عبد الوحید عفی عنہ

موالاۃ کی نصوص تمام نصوص سے حرام
ہے اور مزید تفصیل اسکی
حافظ ابن تیمیہؒ کے رسالہ
اقتضاء الصراط المستقیم میں
موجود ہے
محمد انور عفا اللہ عنہ
معلم دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح
فقیر اصغر حسین عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
محمد رسول خان عفا اللہ عنہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا
یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا
عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِیْ
صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ

---

عبد الرحمن کان اللہ لہ ولوالدیہ
ولجمیع المومنین صدر مدرس
مدرسہ عالیہ عربیہ امروہہ

الجواب صحیح
محمد سعد اللہ عفا اللہ عنہ
کرتپوری

الجواب صواب
محمد ادریس عفا اللہ عنہ
معین المدرسین مدرسہ
عالیہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح
احمد شبیر عفی عنہ مدرس
دیوبند

الجواب صحیح
محفوظ علی عفی عنہ
معین المدرسین مدرسہ دیوبند
بشیر احمد غفرلہ ساکن
سیوہارہ ضلع بجنور

اصاب من اجاب
ابو المکارم محمد حفظ الرحمن
سیوہاروی

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا
[illegible]

أَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ۔
اس قسم کے یعنی ترک موالات کے بارہ میں متعدد جگہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اس وقت جو عیسائی قوم اسلام کا مقابلہ کر رہی ہے اسمیں کفر اور تقابل کی دونوں حیثیتیں موجود ہیں۔ لہذا مسلمانوں کا شرعی حیثیت سے فرض ہے کہ ترک موالات کریں اور ہر ایسی تدبیر جس سے دشمن کو تقویت پہنچے اس سے اجتناب اور اسکا دفعیہ ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

احقر سید محمد غفرلہ
مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ امروہہ خلف فاضل علامہ حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب محدث امروہی قدس سرہ

موالات کفار کے ساتھ

قطعاً حرام ہے نصوص قرآنیہ اسپر شاہد ہیں۔ علماء نے ہمیشہ اسکی تعلیم کی اور قرآن کریم اسکی تعلیم کرتا ہے موالات کے شعبے جس قدر ہیں وہ سب حرام ہیں۔
خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ

قال اللہ تبارک وتعالی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
محمد یسین عفی عنہ مدرس اول مدرسہ اشاعت العلوم سرائے خام بریلی

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
محمد عبد الرحمن غفرلہ مدرس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی
احقر عبد الغفور غفرلہ سیوہاری
احقر الزمن احمد حسن غفرلہ

الجواب صواب
فخر الدین احمد غفرلہ مدرس مدرسہ مسجد شاہی مراد آباد

حامد حسن بقلم خود
مدرس مدرسہ اسلامیہ نہٹور ضلع بجنور

بیشک یہی ہونا لازم ہے
احقر عبد اللہ مقیم مدرسہ رحمانیہ مراد آباد

الجواب حق
ابو العلی محمد شاہ خان باشندہ سرائے ترین سنبھل

الجواب صحیح
حمد اللہ عفی عنہ پانی پتی

الجواب حق والحق احق ان یتبع
بندہ محمد حیات غفرلہ مدرس شاہی مسجد مراد آباد

عبد الجلیل عفی عنہ خلف جناب مولوی حکیم ابراہیم خانصاحب مرحوم بانس بریلی

محمد ہدایت علی عفی عنہ

محمد ظہور علی عفی عنہ مدرس مدرسہ مفتاح العلوم قصبہ بچھرایوں ضلع مراد آباد

الجواب صحیح
عزیز گل غفرلہ کاکاخیل

ترک موالات کا سلسلہ ایسا سودمند ہوگیا ہے کہ اب اس میں مزید تحریر و تقریر کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ اور حیلہ جو نفوس تو خدائی قدرت کے احکام کو انبیاء علیہم السلام سے سنکر تادیر بلا شبہہ ہی کرتے رہے مسلمان اپنے مذہب کے احکام کرکے ترک موالات پر عمل فرمائیں۔ فاعدوا لهم ما استطعتم پر نظر فرماکر یہ غور فرمائیں کہ اس وقت بجز ترک موالات کے دشمنان دین کے ساتھ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اپنی دیسی اشیاء کو رواج دینے میں علاوہ اس کے کہ دشمنوں کا نقصان ہے اپنے ملک کا کس قدر نفع ہے مسلمان اسوقت قوت اسلامی سے کام لیں۔

| الجواب صحیح | وساوس میں مبتلا نہ ہون واللہ ہو الموفق |
| --- | --- |
| احمد سعید غفرلہ ناظم جمعیۃ علمائے ہند | بندہ محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ۔ صدر جمعیۃ علمائے مرادآباد |

## اول مرتبہ طبع ہونیکے بعد مطبوعہ فتوے علمائے کرام کی خدمتمین بھیجا گیا اور جسقدر دستخط حاصل ہوئے وہ طبع ثانی مین بڑہا دئے گئے جو درج ذیل ہین

الحمد للہ ولی المومنین۔ والصلوۃ والسلام علی النبی الامین۔ محمد افضل النبیین من رسولہ فہو من المصلحین۔ ومن تبول عنہ فہو من الظالمین وعلی الہ الطیبین وصحبہ الطاہرین واولیا امتہ الصالحین وعلماء ملتہ العاملین وعلی من والاھم اجمعین کفار کے ساتھ موالات اور محبت والفت کے تعلقات غیر مشروع اور محظور وممنوع ہیں۔ جو اُنسے دوستی قائم رکھے وہ آثم وعاصی ہے مولیٰ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الایۃ حضرت ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل۔

آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے تو دیکھکر کسی سے دوستی کرو۔ اُن کی مجالست بغیر ضرورت شرعیہ درست نہیں۔ اُنکے ساتھ مواکلت ناجائز ہے

خود مولوی احمد رضا خانصاحب فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں۔

اور اس باب میں یہان نصارے کا حکم بہ نسبت ہنود کے بھی سخت تر ہے کہ وجوہ کثیرہ مذکورہ مین دونون شریک۔ اور نصارے مین یہ امر زائد کہ یہاں انکی سلطنت ہونیکے باعث مذہبی نفرت کی کمی میں تبدیل دین یا کم از کم ضعف ایمان کا اندیشہ بہ نسبت ہنود کہیں زیادہ ہے فمن الجمل التمسک ھھنا بما فی العصر الاول اذ کانوا اذلاء مقہورین تحت ایدینا فکان فی تقریبہم منا تقریبہم الی الاسلام والان قد انعکس الامر۔

پیشہ وکالت وغیرہ تمام وہ امور جن مین کذب وزور ودیگر خلاف شرع باتون کا ارتکاب ہوتا ہے کفار کی تعظیم وتوقیر کرنی ہوتی ہے۔ مداہنت برتی جاتی ہے حرام ہیں وہ اسکول وکالج جن میں مسلمان طلبہ کے اخلاق پر بُرا اثر پڑے مخالف شریعت امور کی پابندی

الحقیر عفا اللہ عنہ۔ کراچی

الجواب صحیح
فقیر دین محمد وفائی سندھی

الجواب صحیح
العبد الاثیم عبد الرحیم سندھی

الجواب صحیح
بندہ محمد ولد میاں عثمان
مدرس سندھ

الجواب صحیح
الحقیر محمد عثمان غفرلہ بلوچ
کراچی

الجواب صحیح
بندہ غلام محمد مجددی
عفی عنہ سندھ

الجواب صحیح
خلیل الرحمن غفرلہ رڑکی

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
محمد غزنوی۔ رڑکی

لاشک فی صحۃ ہذہ الاجوبۃ
محمد اعظم چاٹگامی

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
محمد حسن خان عفی عنہ مدرس
مدرسہ رحمانیہ رڑکی

الاجوبۃ صحیحۃ
محمد ظہور کرتپوری

المجیب مصیب
محمد نعمت اللہ عفی عنہ مدرس
مدرسہ سبحانیہ الہ آباد

الجواب صحیح
عبد الرحیم رامپوری مدرسہ
رحمانیہ رڑکی

میں نے اس رسالہ کو بعض
احباب سے پڑھوا کر اول سے آخر
تک سنا جواب باصواب ہے
حق تعالیٰ مجیب کو جزائے خیر
عطا فرمائے اور جملہ اہل اسلام
کو عمل کی توفیق دے آمین
کتبہ منیر الدین احمد عفی عنہ
مدرس مدرسہ سبحانیہ الہ آباد

المجیب مصیب
ضیاء الدین احمد غفرلہ مدرس
مدرسہ سبحانیہ الہ آباد

میں نے اس رسالہ کو از اول
تا آخر بغور دیکھا بے اختیار
زبان سے للہ در المجیب نکلا
محمد حکیم بخش عفی عنہ الہ آبادی

الجواب صحیح والمجیب مصیب
محمد عبد الرحمن عفی عنہ مدرس
مدرسہ سبحانیہ الہ آباد

المجیب مصیب
مسیح الدین عفی عنہ

الجواب صحیح والمجیب مصیب
محمد صدیق عفی عنہ سہسرامی

الجواب صحیح
عبد السمیع عفی عنہ مدرس
دار العلوم دیوبند

الجواب صواب
عطا محمد بغوی مبلغ دار العلوم
دیوبند

اصاب من اجاب
محمد علی حیدرآبادی

قد اصاب من اجاب
عبد اللطیف عفی عنہ سہسرامی

مجیب دل نے جو کچھ لکھا ہے
نہایت معقول اور مبرہن
اور اطمینان بخش ہے جس کے
بعض جوانب کی تفصیل و
تشریح میں نے اس مضمون
میں کی ہے جو جمعیۃ علماء ہند کے
اجلاس دہلی میں پڑھا گیا تھا

کتبہ شبیر احمد عثمانی
عفا اللہ عنہ

الجواب صواب
یعقوب الرحمن عثمانی دیوبندی

اجاد من اجاب
محمد طیب عفا اللہ عنہ دیوبندی

الجواب ہو الصواب
محمد شفیع عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح
احقر الزمان گل محمد خان
مدرس دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح
محمد مسیح غفرلہ دار العلوم دیوبند

میں نے متفقہ فتوے کو
بغور دیکھا جوابات نہایت صحیح
اور درست ہیں
سید خوب اللہ محمدی غفرلہ الہ آبادی

للہ در المجیب حیث اجاب
واتی بما ہو حق بلا ریب
ان شاء اللہ تعالیٰ کما ہو منقول
فی ہذا الباب علی ما علیہ
مشائخنا الکرام۔ منہم شیخنا
شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ

جمعیۃ العلماء من اجماع الامۃ۔ کتبہ محمد رحمت اللہ غفرلہ مہتمم مدرسہ اشرفیہ راندیر ضلع سورت

لا تجتمع امتی علی الضلالۃ کے بموجب فیصلہ جمعیۃ علماء بھی قابل احتجاج ہے۔

عبدہ فقیر محمد عبد السلام غفرلہ مدرس مدرسہ محمدیہ راندیر

المجیب بہذا التفصیل والتحقیق ھو الجواب

عبد اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر

الجواب حسن جید

احقر ابو الحفیظ عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ اشرفیہ راندیر

الجواب صحیح

ظہور الحسن عفی عنہ مدرس مدرسہ محمدیہ راندیر

ما اجاب المجیب العلام واجمع علیہ العلماء الاعلام فھو حق بلا کلام

احقر الزمن السید مہدی حسن

غفرلہ نزیل راندیر

اصاب من اجاب

ترک موالات فرض ہے ہر مسلمان پر واسطے تقویت دین اسلام کے نہ واسطے دیگر اغراض کے +

شہاب الدین عفی عنہ مدرس راندیر ربیع الآخر سنہ ۱۳۳۹ھ

قد اصاب من اجاب واللہ اعلم بالصواب

محمد حسین عفی عنہ سورتی

الجواب صحیح

محی الدین احمد مدرس مدرسہ گلاؤٹھی ضلع بلند شہر نزیل راندیر

بمقتضائے اصول اسلام کافر بلکہ فاسق سے بھی ترک موالات ضروری ہے خصوصاً دشمنان اسلام سے ایسے تعلقات جس سے ان کو نفع پہنچے ترک کرنا واجب ہے تاکہ اعانت غیر اسلام نہ ہو۔

محمد سمیع اللہ القریشی کان اللہ لہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقعی یہ بالکل صحیح ہے کہ (۱) موالات محرمہ میں ان تمام امور کی حرمت داخل ہے کہ جس سے کفار محاربین اعداء اسلام کو قوت پہنچتی ہو اور ان کی شوکت و عزت کے باعث ہوں یا انکی دوستی و محبت کے موجب ہوں یا انکی وفاداری کو ظاہر کرنیوالے ہوں خواہ وہ امور معاملات ہوں یا دیگر تعلقات کیونکہ شرعاً موالات کا مفہوم یا کی امداد اور دوستی و محبت ہے جیسا کہ تفسیر کبیر و دیگر کتب تفاسیر سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) یہ تمام امور گورنمنٹ ہند کی موالات میں داخل ہیں کیونکہ ان میں سے اکثر خود موجودہ گورنمنٹ ہند کے قیام کو مدد پہنچاتے ہیں اور اسکی شوکت و عزت کے باعث ہوتے ہیں اور بعض موجودہ گورنمنٹ ہند کے کسی شعبہ کے قیام کو مدد پہنچاتے ہیں جو خود گورنمنٹ کے قیام کی امداد کی طرف منجر ہے اور بعض دوستی و محبت کے موجب ہیں اور موجودہ گورنمنٹ ہند کے ساتھ وفاداری کو ظاہر کرتے ہیں اور بعض میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ علامہ مجیب کے جوابات اسکی تفصیل کرتے ہیں اور جو لوگ موجودہ گورنمنٹ ہند کے نظام سے باخبر ہیں ان پر یہ امر مخفی نہیں ہے۔

(۳) حرام ہیں کیونکہ موالات میں داخل ہیں اور محاربین سے موالات حرام ہے۔

(۴) ممنوع ہے کیونکہ تقویت محاربین کا سبب ہونے کی وجہ سے موالات کے مفہوم میں داخل ہے۔

(۵) جائز ہے۔ عدم جواز کی کوئی وجہ شرعی معقول نہیں ہے جبکہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار سے عیادت کی اور بعض دینی امور میں انکی امداد کو قبول

نوابا از محققین حنفیہ ہے استعانت بالکفار کو جائز رکھا ہے

(۲) غیر مسلم کے مشورہ نیک کا کسی دینی مقصود کے حصول کے لیے قبول کرنا اور اسپر عمل کرنا جائز ہے جبکہ خلاف شرع نہ ہو اگرچہ بظاہر پیروی غیر مسلم کی معلوم ہوتی ہو لیکن اگر اتباع بھی غیر مسلم کی ہو تو اگر اس مشورہ کے موافق عمل شرعاً ناجائز ہے تو اس کے مشورہ کے موافق عمل کرنا درست نہ ہوگا۔ اور اگر شرعاً ناروا نہیں ہے تو اس کے مشورہ کے موافق عمل کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ دوسرا امر ہے کہ غیر مسلم کو مقتدا بنانے کا وبال ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد شفیع حجت اللہ الانصاری۔ فرنگی محل لکھنؤ الانصاری الفرنگی محلی عفرلہ اللہ الولی (مہر)

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب

ھذا الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب

حررہ الفقیر محمد ایوب عفی عنہ

صح الجواب واللہ اعلم

محمد عبدالقادر عفا عنہ

اصاب من اجاد واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ العبد الاواہ الراجی رحمۃ اللہ ورضاہ محمد برکت اللہ عفا عنہ اللکھنوی الفرنگی محلی

الجواب لاریب فیہ واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد عنایت اللہ عفا اللہ عنہ

ھو المصوب

موالات بمحاورہ عرب محبت کو کہتے ہیں لیکن اس میں اعانت وہمدردی اور امانت و استعانت بھی داخل ہے چنانچہ تفسیر کشاف میں بتفسیر لا تتخذوا الیھود والنصاریٰ اولیاء بعضھم اولیاء بعض لا تتخذوھم اولیاء تنصرونھم وتستنصرونھم وتواخونھم وتصافونھم وتعاشروھم معاشرۃ المؤمنین ۔

اس تفسیر نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ ہر قسم کے موالات جس میں امداد و اعتماد وغیرہ بھی شامل ہیں حرام کر دی۔

مدارس کے لیے عطیات اور ایڈ لینا بھی حسب تفسیر مذکور موالات میں داخل ہے۔

خطابات و اعزازی مناصب حکومت قبول کرنا جو جنگل کافر حربی ہے یہ بھی موالات میں داخل ہے اور علامت نفاق ہے قرآن شریف میں منافقین کے متعلق آیات ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا اور انگریزی مجسٹریٹی وغیرہ کا قبول ہونا بھی حرام ہے کیونکہ اس سے حکومت کے قوانین کے موافق حکم دینا ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظلمون کی بنا پر حرام ہے۔

حکومت کے فوجی اور غیر فوجی عہدے بھی قبول کرنا حرام ہے (دیکھو فتاویٰ عزیزی صفحہ ۱۱۸) انہیں ملازمت سخت گناہ اور باعث سخت عذاب خداوندی ہے اسلئے کہ اعلاء امداد کفار حربی کے مسلمانوں کے قتال کا اندیشہ قوی ہے ومن یقتل مؤمنا متعمداً فجزاءہ جھنم خالدا فیھا (سورہ نساء)

باقی صورتیں نمبر ۴ سے ۶ جیسا کہ فتاویٰ میں پہلے لکھا ہے جائز ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک توفیق دے۔ اور وہ اعدائے دین کفار حربی کی اعانت و موالات سے اجتناب کریں ربنا فاعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا

حررہ محمد عبدالہادی

الجواب صحیح
محمد بخش گل ولایتی غفرلہ
بقلم خود (مراد آباد)

الجواب حق
ملایت احمد عفی عنہ سنبھل

الجواب صحیح
محمد نصیر الدین غفرلہ

الجواب صحیح
محمد منظور خان مدرس مدرسہ
اسلامیہ سنبھل کٹرہ موسیٰ خان

الجواب صحیح
محمد ناصر غفرلہ

اصاب من اجاب
بشیر احمد اسرائیلی بقلم خود
سنبھل

الجواب صحیح
محمد نصیر احمد خان مدرس مدرسہ
اسلامیہ سنبھل

الجواب صواب
سید محمد ابراہیم عفی عنہ مدرس
مدرسہ سراج العلوم سنبھل

الجواب صحیح
محمود حسین سنبھلی عفی عنہ

---

ترک موالات اعداء
اسلام مجیب از نصوص ثابت
کردہ ۔ عامل شدن برین
مسئلہ منصوصہ بر ہر مسلم
فرض است ۔
ابو الحامد محمد عبد الواحد سنبھلی غفرلہ

موالات کفار دشمنان
دین حرام ہے اور موالات کو
تمام ذرائع و وسائل واجب الترک
ہیں ۔ قال اللہ تعالیٰ
یا ایھا الذین امنوا لا
تتخذوا عدوی و
عدوکم اولیاء
و قال اللہ تعالیٰ و لا
تعاونوا علی الاثم
و العدوان ۔ اور کسی
کافر کو امام و پیشوا بنانا اور
بحیثیت کفر اسکی تعظیم و تکریم
کفر ہے ۔ فی الاشباہ
و التحاکم بتبجیل الکافر کفر
کتبہ شبیر حسین عفی عنہ
سنبھلی مدرس مدرسہ سراج العلوم
(سنبھل)

---

الجواب صحیح
محمد سلیمان القادری الچشتی
(پھلواری شریف)

الجواب حق والحق احق
بالاتباع
محمد نور الحسن غفرلہ اللہ لہ

لاریب فی ما اجاب
المجیب
تمنا العمادی المجیبی الفلواروی
غفرلہ (پھلواروی)

پھلواری شریف کے
صاحب سجادہ کا معمول رہا ہے
کہ فتاویٰ پر دستخط کرنے سے
پرہیز کرتے رہیں اس لئے
جب سے اس خانقاہ کی جانشینی
مجھے ملی ہے میں بھی دستخط
نہیں کرتا ہوں ۔ اس کے ساتھ
ہی میں ظاہر کر دیتا ہوں کہ
مسلمانوں کو نا مسلمانوں کے
ساتھ محبت اور باہمی امداد
ممنوع ہے ۔
محمد بدر الدین عفی عنہ
(پھلواری شریف)

---

المجیب مصیب
محمد محی الدین زینبی قادری
پھلواروی غفرلہ الباری

الجواب صحیح
حسین (میاں) پھلواری

الجواب صحیح
سلیمان ندوی

الجواب صحیح
بندہ مفتاح الدین غفرلہ
مدرس اول مدرسہ مصباح العلوم
بریلی

الجواب صحیح
عبد الرحیم غفرلہ مدرس مدرسہ
اشاعۃ العلوم بریلی

الجواب صواب
بندہ محمد سرور بریلوی

الجواب صحیح
محمود غفرلہ بریلی

لقد اجاد من اجاب
اسحٰق بن عبد اللہ میرٹھی

ذلک الکتاب لا ریب فیہ
ابو محمد مختار احمد
امروہوی عفی عنہ

الجواب صحیح
ابوالمجد سردار عفی عنہ

الجواب صحیح
شفیق احمد عفی عنہ بریلی

قد اصاب من اجاب
محمد اشفاق الحسن عفی عنہ
شہر [illegible] منزل بریلی

الجواب صحیح
محمد الحسن صدیقی بریلوی

الجواب صواب وعندہ [illegible]

الجواب [illegible]
احقر الزمان محمد عبدالرحمٰن [illegible]

الجواب حق
رفیق الاطبا رفیع احمد بریلوی

الجواب صواب
جمیل احمد بہاری

میں باعتبار [illegible] کے علماء کے حکم کو صحیح اور درست
جانتا ہوں۔
عبدالمجید غفرلہ

الجواب صحیح
محمد عبدالمتین عفی عنہ بنارسی
(ملا فاضل)

---

الجواب حق
محمد عبدالمجید کان اللہ لہٗ
(ملا فاضل) بنارس

الجواب صحیح
حکیم عبدالمجید تعلیم خود مدرس
مدرسہ عربیہ سعیدیہ بنارس

الجواب صحیح
حکیم احمد اللہ عفی عنہ البنارسی

الجواب صحیح
محمد منیر [illegible] مدرس مدرسہ
عربیہ [illegible] بنارس

الجواب صحیح لاریب فیہ
ابو [illegible] محمد [illegible] غفر الرحمٰن
غفرلہ المنان مدرس اول مدرسہ
عربیہ مسجد عالمگیری بنارس

الجواب صحیح
احقر العباد ابو النعیم محمد عبدالحکیم
غفر اللہ ذنوبہ البنارسی

الجواب صحیح
محمود ابو مسعود البنارسی

الجواب صحیح
(مولوی) حکیم محمد حسین خان
عفی عنہ صدر خلافت کمیٹی بنارس

---

الجواب صحیح
ابوالحسن محمد سخاوت علی عفی عنہ
بنارسی

الجواب صحیح
حکیم محمد حیات اللہ البنارسی

الجواب صحیح
محمد حیات بنارسی غفرلہ

نعم الجواب
محمد امانت اللہ البنارسی

الجواب صحیح بلا ارتیاب
محمد رحمت اللہ غفرلہ بنارسی

الجواب صحیح
محمد عبدالسمیع عفی عنہ البنارسی

اصاب من اجاب
نذیر الدین احمد البنارسی

ما اجاب المجیب فہو
صحیح
احقر عبدالوہاب غفرلہ ذنوبہ
مدرس اول مہتمم مدرس مدرسہ
امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح
عبدالغنی عفی عنہ
دربھنگہ

---

الجواب صحیح
عبدالحفیظ مدرس مدرسہ امدادیہ
دربھنگہ

الجواب صحیح
عبدالودود مدرس مدرسہ
امدادیہ دربھنگہ

لقد اصاب من اجاب
ابو یحییٰ ذکی الرب محمد زکریا
عفی عنہ مدرس مدرسہ امدادیہ

الجواب مصیب
بندہ سراج الدین عفی عنہ
مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح
ابوالفتح عبدالاحد عفی عنہ
دربھنگوی مدرس مدرسہ
امدادیہ دربھنگہ

الجواب صحیح
ابوالظفر محمد ابراہیم عفی عنہ
انجمن اسلامیہ دربھنگہ

الجواب صواب
احقر عبدالرحیم غفرلہ مدرس
مدرسہ امدادیہ
دربھنگہ

الجواب صحیح
خیر الدین احمد عفی عنہ مدرسہ
خیر العلم سرسہ ضلع حصار

الجواب صحیح
فضل الدین غفرلہٗ خیر پور

الجواب صحیح
(حاجی مولوی) محمد اسمعیل عفی
امام جامع مسجد سرسہ

الجواب صحیح
ابو المنظور محمد علیم الدین نحوی
تحصیل سرسہ ضلع حصار

قال اللہ تبارک و تعالیٰ
ولا تعاونوا علی الاثم
والعدوان
خواجہ محمد یعقوب عفی عنہ
منگالی ضلع حصار

الجواب صحیح
غوث محمد عفی عنہ مدرس
مدرسہ بہاری ضلع حصار

الجواب صحیح
نعیم الدین رنگوی عفی عنہ

الجواب صحیح
احمد دین غفرلہٗ

الجواب صحیح
نذیر محمد عفی عنہ

قال الحافظ ابن کثیر
ثم قال تعالیٰ قد بدت
البغضاء من افواههم
وما تخفی صدورهم
اکبر ای قد لاح علی صفحات
وجوههم وفلتات
السنتهم من العداوة
مع ما هم مشتملون
علیه فی صدورهم
من البغضاء للاسلام
واهله ما لا یخفی مثله
علی لبیب عاقل وفی
فتح البیان ها انتم
اولاء الخاطئون فی
موالاتهم تحبونهم
ولا یحبونکم لما قد
استحکم فی صدورهم
من الغیظ والحسد
تؤمنون بالکتاب
کله ای لا یحبونکم
والحال انکم تؤمنون
بکتاب اللہ سبحانہ
التی من جملتها کتابهم
فما بالکم تحبونهم
ولا یؤمنون بکتابکم
انتهی
احمد بخش جالندھری مدرس
مدرسہ دینیات حصار

الاجوبۃ کلها صحیح
والحق احق ان یتبع
[illegible]
الشیخ علی بن احمد فی تفسیره
المسمی تیسیر الرحمن
قال الرحمن له العظمة
والشان یا ایها الذین
امنوا مقتضی ایمانکم
حفظ تعظیم دینکم
ولا تحفظوا فی موالاة
غیره من ذکر لا تتخذوا
الذین اتخذوا دینکم
الذی هو راس مال
کمالاتکم الذی به
انتظام معاشکم و
معادکم وهو مناط
سعادتکم الابدیة
وسبب قربکم من ربکم
ومواصلته هزوا ای
شیئا مستخفا وبالغوا
فی الاستخفاف به حتی
لعبوا بقول اهله لعبا
من الذین اوتوا الکتب
من قبلکم انتهی
العبد الضعیف ابو اسحاق
محمد [illegible] عفی عنہ
ملک پور ضلع کرنال مدرس
مدرسہ عربی انجمن دینیات حصار

هذا هو الحق
فقیر معین الدین اجمیری
کان اللہ لہ

المجیب مصیب
وحید حسین عفی عنہ

اصاب من اجاب
محمد سعید عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد حسین عفی عنہ صدر المدرسین
دار العلوم معینیہ عثمانیہ
(اجمیر شریف)

الجواب صحیح
عبد القادر عفی عنہ مدرس
دار العلوم حنفیہ صوفیہ اجمیر

الجواب صحیح والمجیب مصیب
فقیر محمد حسن غفر اللہ لہ مدرس
مدرسہ حنفیہ صوفیہ معنی کنز
اجمیر شریف

واقعی کفار کی اعانت
امداد کرنا اور وہ کام کرنا
جس سے انکی اعانت اور مدد
ہو شرعاً حرام ہے واللہ اعلم
مشتاق احمد مدرس دار العلوم
معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ عفی عنہ
مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ

الجواب صحیح
فضل الٰہی کان اللہ لہ
مدرس مدرسہ حنفیہ صوفیہ
اجمیر شریف

الجواب صحیح
ابو الفضل العباس طہرہ اللہ
من للانس حالا رجاس شیخ

المحدث دار العلوم حنفیہ
صوفیہ اجمیر شریف

الجواب صحیح
حامد حسین عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد یونس منتظم دار العلوم
معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف

کفار محاربین سے موالات
اور تعلقات ظاہرہ یعنی انکی
فوجوں میں داخل ہونا ان کو
ان کے فائدے کے مشورے
دینا نیز وہ ملازمتیں جن
سے ان کو مدد پہنچے ان سے
دوستی میں روپیہ اور خطاب
لینا ان کے سکولوں میں
تعلیم پانا۔ اسلام کے ساتھ
دشمنی اور قطعی حرام ہے۔
امتیاز احمد انصاری
مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ
درگاہ معلی اجمیر شریف

الجواب صحیح
محمد عبد المجید عفی عنہ مدرس
دار العلوم معینیہ عثمانیہ

الجواب صحیح
محمد نور الدین اجمیری عفا عنہ الباری

الجواب صواب
محمد عبد الحق عفی عنہ مدرس
دار العلوم حنفیہ صوفیہ
اجمیر شریف

الجواب حق والمجیب محق
محمد عزیز فریدی حبیبی
اودے پور

الجواب صحیح
اسد علی عرف سیف علی شاہ
قادری چشتی صابری مقیم
اودے پور میواڑ

اعدائے اسلام کی اعانت
قطعاً حرام ہے۔ اس لئے
وہ اسباب کہ جن سے مخالفین
اسلام کو تقویت پہنچتی ہو
ان کا ترک کرنا ہر ایماندار
کے لئے واجب ہے۔ مطابق
قولہ تعالیٰ ولا تعاونوا
علی الاثم والعدوان
محمد عبد الغفور عفا اللہ عنہ
مدرس مدرسہ حمیدیہ اسلامیہ

ناگور شریف۔ مارواڑ

الجواب حق
سید غلام رسول کان اللہ لہ
مدرس اول مدرسہ اسلامیہ
حامدیہ باسنی متصل ناگور
مارواڑ

الجواب صحیح
العبد عبد الکریم خان باسنی
پرگنہ ناگور۔ مارواڑ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی
اَوْلِیَاءَ
محمد انوار الحق سرہندی مقیم
جے پور

الجواب صحیح
محمد عبد الرحمن جے پور

میں بحالت موجودہ حکم
خداوندی وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ
مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ
کی تہدید پر نظر کرتے ہوئے
دل سے اپنے علمائے کرام کے
ساتھ متفق ہوں۔
رستم علیخان بقلم خود جے پور

الجواب صحیح
عبدالستار عفی عنہ
سیج پور

الجواب صحیح
کمترین شمس الدین عفی عنہ

الجواب صحیح
خادم الفقراء محمد بخش غفرلہ

قد صح الجواب
کفش بردار علمائے کرام محمد اللہ
عفی عنہ امام جامع مسجد
سیج پور

موالات مع الکفار کی
حرمت ادلہ اربعہ سے ثابت ہے
اور مزید تفصیل اسکی کتب
فقہ کتاب السیر میں موجود ہے
لابد من المراجعۃ
الیہا فمن شاء فلیرجع
عبداللطیف عفا اللہ عنہ
مدرس مدرسہ مظاہر العلوم
سہارنپور

مضمون مذکور سے مجھے
بھی اتفاق ہے۔
عبدالوحید عفی عنہ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم

بندہ بھی اس تحریر سے متفق ہے
عنایت الٰہی غفرلہ مدرس
مظاہر العلوم ۔ سہارنپور

حجج شرعیہ اربعہ و براہین دینیہ
و قیاسات عقلیہ و عموم
بلوے و ضرورت زمانہ کی رو
سے حرمت موالات مع الکفار
روز روشن کی طرح واضح ہے
اسعد اللہ رامپوری
مدرس مظاہر العلوم و ناظم انجمن
ہدایت الرشید

واقعی ترک موالات کا
مسئلہ بالکل صاف ہے اسکے
ذیل میں حتی الوسع جتنے منافع
کفار سے پیدا ہوتے ہیں غنیمت
ہے۔ اور ہر مسلمان کو اسکی
کوشش کرنی چاہیے۔
محمد زکریا عفی عنہ
مدرس مدرسہ مظاہر العلوم
سہارن پور

حرمت موالاۃ بالمشرکین
نصوص قطعیہ سے ثابت ہے
اسلامی غیرت اور مشرکین
کی تعدی و ظلم کا تقاضا یہی
ہے کہ مشرکین کے ساتھ
ہر ایسے معاملہ کو جس میں
ان کا کسی قسم کا فائدہ ہو
بالکلیہ ترک کر دیں۔
بندہ عبدالرحمن عفی عنہ
مدرس مدرسہ مظاہر العلوم
سہارن پور

بیشک موالات مع الکفار
قطعاً حرام ہے اسلامی حمیت
اور غیرت اسکی مقتضی ہے کہ
مخالفین اسلام سے ایسے معاملات
بالکلیہ ترک کر دیے جائیں
جن میں ان کو کسی قسم کا فائدہ ہو
بندہ منظور احمد عفی عنہ
خادم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

الجواب صحیح
بندہ حیدر علی عفی عنہ
خادم جمعیۃ الطلبہ مدرسہ
مظاہر العلوم سہارنپور

الجواب صحیح
ومن شذ شذ فی النار
عبدالقادر عفی عنہ

ھذا ھو الحق
عبدالرحمن اورنگ آبادی

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عرف گلاب شاہ
عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد عبدالرحمن چاٹگامی

الجواب صحیح
بندہ شاہ مرتضیٰ علی
ڈھاکوی

الجواب صحیح
عبدالکریم عفی عنہ

المجیب مصیب
غازی الدین پشاوری
عفی عنہ

الجواب صحیح
بندہ محمد دانی غفرلہ الکانی
کملوی

من اجاب فقد اصاب
بندہ فضل الرحمن غفرلہ کملوی

الجواب صحیح
فدوی نور النبی
چاٹگامی

الجواب صحیح
محمد ابوالحسن چاٹگامی غفرلہٗ

الجواب صحیح
عبدالحمید عفی عنہ پنجابی

الجواب صحیح
شمیر الدین چاٹگامی غفرلہٗ

الجواب صحیح
بندہ محمد اسمٰعیل چاٹگامی غفرلہٗ

اعدائے اسلام سے موالات کرنا قطعی حرام ہے لہذا اس کی تعمیل اور دیگر احکام شرعیہ کی تعمیل ضروری ہے اور اسی صورت میں ترقی اسلام متصور۔ احادیث نبویہ اور نصوص قطعیہ اس پر شاہد۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ بالعون والنصر (جلالین)، واللہ اعلم
کریم بخش سنبھلی غفرلہٗ صدر مدرس مدرسہ دارالعلوم مئو اعظم گڑھ

خلافت کذالک ونحن علی ذلک
ابوالقاسم علی بن عبدالرحمن القدسی۔

قد صح الجواب بفضل اللہ الملک الوھاب
محمد عبدالعزیز غفرلہٗ مدرس مدرسہ دارالعلوم مئو۔ اعظم گڑھ

الجواب صحیح
محمد احمد مئوی غفرلہٗ

قد صح الجواب
ابوالعرفان محمد نعمان مئوی

الجواب صحیح والمجیب نجیح وخلافہ قبیح
محمد عبدالعزیز رکن جمعیۃ الخلافۃ مئو

ذلک الجواب لا ریب فیہ
ابوالحسن محمد صابر عفی عنہ مدرس مدرسہ دارالعلوم مئو۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح
محمد ضمیر عفی عنہ

الجواب ھو الصواب
محمد بشیر اللہ امام جامع مسجد شاہی و صدر جمعیۃ الخلافۃ مئو

الجواب ھو الصواب
محمد امانت اللہ غفرلہٗ

ما قال المجیب العلام فھو حق
محمد عبدالرحمن غفرلہٗ

الجواب صحیح
محمد سعد اللہ غفر اللہ مئوی

الجواب صحیح
محمد سلیم غفرلہٗ

الجواب صحیح
بشیر احمد غفرلہٗ

اعدائے اسلام کے مقابلے میں مسلمانوں کو اپنے مقدور اور وسعت کے مطابق سامان حرب تیار کرنا ضروری ہے۔ بقولہ تعالیٰ۔ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ۔ پس حالات حاضرہ کے لحاظ سے بجز ترک موالات کے اہل اسلام کے پاس اور کوئی سامان حرب نہیں ہے اسی پر عمل کرنے سے مسلمان اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اور وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ کے مصداق ہو سکتے ہیں اور اسی میں انصر اخاک ظالماً او مظلوماً اور

الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا راز مضمر ہے اور اسی کے ذریعہ سے وصیت نبویہ اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب کا نفاذ ہو سکتا ہے اور اسی کے امتثال سے آیہ کریمہ وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا اور حدیث لا تبدؤا الیہود والنصاریٰ بالسلام واذا لقیتم احدھم فی الطریق فاضطروہ الی اضیقہ رواہ مسلم وغیر ذلک من الآیات والاحادیث التی وردت فی ہذا الباب پر عمل ہو سکتا ہے الحاصل ترک موالات کی تجویز حالات موجودہ پر نظر رکھتے ہوئے موافق امرھم شوریٰ بینھم کے کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اکثر مسلمانوں کو اس کے متعلق شرح صدر حاصل ہے لہذا ترک

موافقت کے جملہ شعبوں پر عمل
کرنا مسلمانوں کا فرض ہے جس کی
تفصیل فاضل مجیب نے
وضاحت کے ساتھ مدلل
بیان فرمائی ہے۔
کتبہ احمد مدرس مدرسہ اسلامیہ
رامپور

الجواب صحیح
ضیاء الحق سندیپی غفرلہٗ

الجواب صحیح
مطیع الرحمٰن سندیپی عفی عنہ

الجواب صحیح
عبدالخالق سندیپی مدرس
مدرسہ رشیدیہ احمد شد

المجیب مصیب
بندہٗ ابوالخیر محمد صدیق عفی عنہ

جواب موافق کتاب
فدوی محمد خورشید الرحمٰن صمانہ
المنان مدرس مدرسہ اسلامیہ کٹھگر

الجواب صحیح
محمد اسلم عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد اسمٰعیل سندیپی عفی عنہ

لما نظرت فی ہذا الفتوےٰ
وجدتہ صحیحا
احمد غفر اللہ لہٗ

الجواب صحیح
محمد عبدالحکیم مدرس اعلیٰ مدرسہ
سندیپ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
محمد عبدالملک خاں کان اللہ لہٗ
ناظم انجمن علمائے سندیپ

جواب باصواب
احمد اللہ غفرلہٗ سندیپی

الجواب صحیح
محمد سفیان عفی عنہ سندیپی
ہذا ہو الجواب [illegible] منہ

نور الصدق وضوء الصواب
محمد مخلص الرحمٰن غفرلہ المنان

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
عبدالرزاق عفی عنہ مدرس مدرسہ
اسلامیہ کاٹ گر سندیپ

نعم الجواب
احمد مختار
پوری سندیپی

نواکھالوی ۱۸

....

حبذا الجواب
محمد اشرف اللہ غفرلہ مدرس
مدرسہ اسلامیہ کاٹ گر سندیپ

الجواب صحیح
محمد ضیاء الحق امام جامع مسجد
سندیپ ضلع نواکھالی

الجواب صحیح
نور محمد سندیپی عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد الرحمٰن عفی عنہ

الجواب صحیح
سعید احمد عفی عنہ

قد وضح الحق
ابوالفیضان ظہیر الدین احمد
غفرلہٗ

ہذا الجواب صحیح
نذیر احمد غفرلہ الصمد

الجواب حق
نور محمد قادری حنفی اسلام آبادی

الجواب صحیح
محمد ولی اللہ غفرلہ سندیپ

المجیب مصیب
محمد عبداللہ سندیپی غفرلہٗ

الجواب صحیح والمنکر قبیح
سید نور الحق سندیپی

الجواب صحیح
احمد عفی عنہ سندیپی

الجواب صحیح
مقبول احمد عفی عنہ

الجواب حق
عبدالخالق عفی عنہ

الجواب صواب
محمد عبدالغنی عفی عنہ

الجواب حق والحق احق
ان یتبع
محمد فیض اللہ سندیپی
عظیم پوری

الجواب حق
ابوالفتح محمد حبیب اللہ عفی عنہ

الجواب صحیح
احقر قاری عبدالمالک عفی عنہ

الجواب صحیح
احقر الورٰی غلام الخالق
عفی عنہ شہباز پوری

الجواب صحیح
احقر الناس محمد عمر عفی عنہ

هذا الجواب الصحیح الموافق
للکتاب
محمد بشیر الحق غفر المنان
شہباز پوری

الجواب صحیح مطابق بالکتاب
فقیر حقیر نور احمد غفر لہ الصمد
بدری

الجواب صحیح
احقر العباد عبد الباری غفر لہٗ

الجواب صحیح
فدوی عبد اللہ عفی عنہ سندیپی

الجواب صحیح جواب
فدوی نور احمد عفی عنہ کانگر
سندیپ

جواب صحیح
فدوی عبد العزیز عفی عنہ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
محمد امید علی عفی عنہ سندیپی

الجواب صحیح
محمد عبد العزیز سندیپی

الجواب صحیح
احقر العباد مقبول احمد غفر لہٗ
شہباز پوری

---

الجواب صحیح
عبد الغنی غفر اللہ ذنوبہ
شہباز پوری

الجواب صحیح
احقر العباد نذیر احمد غفر لہٗ
شہباز پوری

الجواب صحیح صریح
شبیر علیخان غفر لہ الرحمٰن
اسلامپور ڈاکخانہ عطا سرائے
پٹنہ

اصاب من اجاب
فقیر محمد عبد القادر غفر لہٗ
اسلامپور

قد صح الجواب
وہ مشرکین جن سے صلح
ہوگئی ہو اُن کو عمل میں شریک
کرنا اور اُن کے ساتھ ملکر کام
کرنا اس شرط پر جائز ہے کہ اُن
کی خاطر کسی دینی کام میں نقصان
نہ ہو یا کسی جائز عند الشرع
فعل کو انکی خاطر ترک نہ کرے
اور اُن کی ایسی شوکت نہ
بڑھائے جس سے مسلمانوں کو

---

اُن کا تابع ہو جانا پڑے ۔
سخاوت حسین فضل حقانی
کاکو ضلع گیا

قد اصاب من اجاب
محمد رفیق غفر اللہ ذنوبہ
اسلامپوری

الجواب صحیح
عبد المجید سنبھلی عفی عنہ
مدرس مدرسہ سراج العلوم
کافروں اور مرتدوں سے
میں بہت بیزار ہوں۔
ابو ذر عفی عنہ

ذالک کذالک
ذکاوت حسین مدرس امام
جامع مسجد سنبھل

ھذا الجواب حق
سید محمد غفر اللہ لہ ولوالدیہ

الجواب صحیح
عبد اللہ الملقب بہ قطب
جودھپور

جواب صحیح ہے
راحت علی کان اللہ لہ جودھپوری

---

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
ابو عمر محمد اسمٰعیل بلند شہری
جودھپوری۔ مدرس مدرسہ
اسلامیہ حنفیہ۔ محقق کوائف
روئے زمین۔

اس فتوے کے کل جواب
صحیح ہیں۔
حکیم ابو الفتح قاضی ظہور احمد
مہتمم مدرسہ اسلامیہ حنفیہ
جودھپور چشتی سلیمانی محقق
کوائف الارض والسمٰوٰت

جواب مجیب باصواب است
فقیر غلام جان متوطن بنوں
موضع صدر خاں

الجواب حق
(مولوی) محمد لطف اللہ غفر لہٗ
غلام خلافت

الجواب صحیح
محمد علیم غفر لہ الکریم ساکن ہنگو ضلع
ضلع بنوں

الجواب صحیح
محسن شاہ غفر لہٗ

الجواب صحیح
ولی محمد بنجابی۔ معروف بہ
مولانا ردم

اصاب من اجاب
ابو اشرف قاضی کبیر احمد
وفقہ اللہ التزود وبعد المنقلب
بہ قلب اول میر قوی

المجیب مصیب
محمد حسن ساکن بکہیر وت ضلع
بنوں

الجواب صحیح
غلام ربی بقلم خود

الجواب صحیح والمجیب مصیب
ترک الموالاۃ مع المحاربین
شاہی ای واجب
حررہ بندہ جمال شاہ ساکن
اباخیل۔ ضلع بنوں

جاننے والے جانتے ہیں
کہ یہ جماعت یعنی جمعیۃ علمائے
ہند اس آیۂ مقدسہ کی اولئک
حزب اللہ الا ان حزب اللہ
ہم المفلحون کی مصداق ہے
تا ادانی باجماعت یارباش

رونق ہنگامۂ احرار باش
حرز جان کن گفتۂ خیر البشر
ہست شیطان از جماعت دور تر
نصوص قرآنیہ پر نظر کرتے ہوئے
بعمت ترک موالات سے انکار
کرنے والا معانذہ سے خالی نہ
ہوگا۔ واللہ اعلم

احقر الجب نیاز محمد عفا اللہ عنہ
ساکن نادر خیل ضلع بنوں

ترک موالات منصوص علیہ
فرض ولازم است۔
رمولوی امیر زمان غفرلہ

الجواب صحیح
مسکین محمد طالب الدین غفرلہ
بنوں

ترک الموالاۃ مع الذین
قاتلوکم فی الدین فرض
بالاتفاق۔
خاکسار نور الحق ساکن شہباخیل

ترک الموالاۃ مع الذین
قاتلوکم فی الدین الا
واجب۔
مولوی غلام یحیی موضع

چکنڈوان میراخیل۔
الحق حق فترک الموالاۃ
مع المحاربین واجب
مسکین بندہ سید اکبر عفا اللہ عنہ

المجیب مصیب
نور محمد
ساکن تترخیل گلیجان

الجواب حق
مولوی محمد یوسف غفرلہ

الجواب صحیح
غلام فقیر نقیب خلافت

الجواب صحیح
عبد الواحد بقلم خود۔ موضع
کوٹی سادات

جواب بشرح صدر مذکور صحیح
ہے
محمد کامل غفرلہ

لا شک فی ما نص علیہ
صاحب الرسالۃ جزاہ
اللہ خیر الجزاء
راجی فضل جبار قاضی عبد الغفار
ضلع بنوں۔ بازار احمد خان

محمد حسن۔ کراچی

ترک الموالاۃ المنصوص
علیہا فی القرآن المجید
فرض واجب رحمہم اللہ علینا
وعلی صاحب الرسالۃ
ملتجی رحمت نقیب خلافت
محمد ہست غفرلہ ساکن قریہ
اسمعیل خانی ضلع بنوں

الجواب صحیح
دوست محمد واعظ غفرلہ
ساکن اسمعیل خانی

ھو الصواب
نور محمد غفرلہ بنوں

الجواب صحیح
فیض محمد عفی عنہ ساکن
عیک خیل ضلع بنوں

ترک الموالاۃ مع المحاربین
واجب
عبد اللہ غفرلہ ساکن زنگیخیل

الجواب حق
الراقم فدوی میرباز۔ ساکن
واخیل ضلع بنوں

الجواب صحیح
غلام جیلانی سندخیل ضلع بنوں

قوت المولاۃ مع المحاربین
واجب
احقر العباد مولوی حکیم شیرداد
غفرلہ۔ عبک خیل

الجواب صحیح
گل اعظم عفی عنہ ساکن تل جھن
خیل۔ ضلع بنوں

الجواب صحیح
بحسب قدرت بلا مروت
شاعر ملا رضا خاں غفرلہ ساکن
گورکی سید خیل

مسئلہ ترک موالات
اب ایسا نہیں رہا کہ کوئی
سمجھدار اس کے حق ہونے
میں شبہ کرے سوائے اس شخص
کے جسکے دلمیں مرض نفاق
ہو۔ اعاذنا اللہ منہ ۔
ابو حامد عبد الحق کان اللہ لہ
ہوا پاڑہ سلہٹ

## سندھی کا ترجمہ
ہر ایک شخص پر بقدر استطاعت
دشمنان دین کیساتھ ترک موالات
فرض قطعی ہے۔

عبد ابو تراب رشد اللہ
جھنڈہ والا عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد اسمعیل عفی عنہ مدرس
مدرسہ دار الرشاد درگاہ پیر جھنڈہ

من اجاب فقد اصاب
ومن انکر فقد اخطأ
الراجی ابو الفیاض نور محمد
عفا اللہ عنہ امام مسجد شاہ
ابو تراب مرحوم ۔ سلہٹ

الجواب حق لاریب فیہ
عبد المصور محمد اسحق غفرلہ
باروت خانہ سلہٹ

الجواب صحیح
عبد الہادی عفی عنہ
شاہجہانپوری۔ نزیل دہلی

الجواب صحیح
اوتر الزمن بندہ محمد محسن عفی عنہ
ووتدی۔ گجراتی۔ نزیل دہلی

الجواب حق فہو احق
بالاتباع
خاکسار محمد فیض الرحمن غفرلہ
مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

ترک موالات بامخالفین
اسلام نہایت مفید وضروری
ہے۔
ابو الفوائد عبد القادر عفی عنہ
درگاہ شریف

الجواب صحیح
محمد نور الحق غفرلہ
دار الرشاد درگاہ پیر جھنڈہ ا
ضلع حیدرآباد

علی بخش الحسنی سندھی
از گگد بڑا

الجواب صحیح
انظار حسین عفی عنہ مدرس
مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح
محمد یوسف عفی عنہ مدرس
مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح
احقر العباد محمد عبد الحلیم انصاری
پانی پتی۔ غفرلہ

الجواب صحیح
خاکسار محمد ابراہیم غفرلہ
شاہجہانپوری

الجواب صحیح
عبد اللہ عفی عنہ مدرس
مدرسہ دار الرشاد درگاہ
پیر جھنڈا

الجواب صحیح
فقیر محمد حسن سرہندی
عفی عنہ

ہذا ھو الحق
علی محمد عفی عنہ مصیری

قد جاء الحق
محمد عثمان صباغ میرپوری

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ عفی عنہ مدرس
مدرسہ حسینیہ دہلی۔

الجواب صحیح
محمد شفیع عفی عنہ مدرس مدرسہ
مولوی عبد الرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب صحیح
عبد الغنی غفرلہ دہلوی

الجواب صحیح
ناظر اللہ مدرس مدرسہ مولوی
عبد الرب صاحب مرحوم
.. ..

هذا الحق حق
محمد عثمان میمن دیوہلوی عفی عنہ

الحق احق ان یتبع
العبد
محمد نور نور اللہ منور الایمان آمین

قل ای وربی انہ لحق
فقیر محمد حسن عفی عنہ ٹھٹھوی

قد اصاب فیما اجاب
العبد محمد عاقل العاقلی
لاڑکانہ سندھ

ابو الفیض غلام عمر عفا عنہ
رب البشر ساکن صوبہ جتوئی
لاڑکانہ سندھ

بندہ غلام نور عفی عنہ
مدرس مدرسہ قاسم العلوم
گھوٹکی

ھذا ھو الحق والحق
احق ان تتبع
حافظ محمد کامل لاڑکانہ سندھ
مسکین مولوی محمد امین
(سندھی)

اذا جاء الحق زھق الباطل
ان الباطل کان زھوقا

---

ھذا الحق من لم یقتلہ ولم
یعمل علیہ فھو عند اللہ
مردود من المجھول۔
الفقیر میر محمد نور سنگے حنفی
(سندھی)

ھذا ھو الحق المبین
ابو الحبیب ٹھل شاہ ٹھلانی
(سندھی)

الجواب صحیح
عبد الواحد مدرس مینا ضلع
(لاڑکانہ سندھ)

قد اصاب من اجاب
محمد عمر سندھ خیر پور ناتن شاہ
(لاڑکانہ سندھ)

قد اصاب فیما اجاب
فقیر سید عبد الغنی معروف
عبد النبی عفی عنہ جیکب آباد سندھ
ابو المصلح محمد عبد الخالق
المورائی۔

الجواب صحیح
مولوی عبد الواحد مدرس مدرسہ
اسلامیہ مینا علاقہ قنبر
لاڑکانہ سندھ

---

المجیب مصیب
بندہ اسد اللہ الحسینی
(السندھی)

الجواب ھو الصواب
خادم حسین عفا اللہ
عنہ
جیکب آباد سندھ

قد اصاب فیما اجاب
مولوی محمد اسمٰعیل ساکن
(گھوٹکی)

مکتوبہا لصباۃ فھو حری
بالقبول
نور محمد المدرس ثانی مدرسہ
قاسم العلوم گھوٹکی

ذلک الکتاب لاریب فیہ
فتح علی مدرس مدرسہ
دار الفیوض ہاشمیہ سجاول

۷۸۶
تو محمود البخش پروردگار
طفیل محمد و چار یار
ثانی مدرس قومی مدرسہ
اسلامیہ محمودیہ
(شکارپور سندھ)

---

ھذا ھو الحق
سید تراب علی راشدی
لاڑکانہ سندھ

حکومت برطانیہ چوں
ظاہراً معاند اسلام و
معاون مخرجین اہل ایمان
است پس لامحالہ موالات
کنندہ با حکومت مذکور ظلمیت
کیش و در زمرۂ ھم الظلمون
داخل است بنا بر علیہ
ترک موالات با آنہا حسب
ارشاد او سبحانہ وتعالی
واجب است چہ جائیکہ جائز
گفتہ آید۔ ولی فیہ بحث
یظھر بعد الجبران شاء
اللہ تعالی۔
قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ
عبدہ غلام محمد عفا اللہ عنہ

قد ھفوا شکر ربی تعالی
وجبل مثانۃ سعیھم د
ایدھم اما الذین
خالفوہم فی ھذا الرای
فسیعلم الذین ظلموا

ای منقلب ینقلبون)
بصیرالدین صدیقی
الابری الناس انهم
یصلون الوتر کل لیلة
ویقرؤن فیه القنوت
ویقولون ونخلع ونترك
من یفجرك) فرهم بعد
مولاتهم ایاهم
کالذین یقولون
(نشهد انك لرسول

والله یعلم انك لرسوله
والله یشهد ان
المنافقین لکاذبون)
خادم القوم والوطن بالطریق
محمد حسن الصدیقی
اصابوا فیما اجابوا واتباع
السواد الاعظم واجب
محمد معین الدین الصدیقی کان الله له
الجواب صحیح
مولوی صاحبدنہ متوطن فی

بلدة القرن شکارپور ضلع
سکھر
الجواب صحیح
عبدالعزیز ساکن بہکڑا
ضلع میانوالی
الجواب صحیح
فقیر عبدالکریم ساکن قریہ
سیال تعلقہ شہدادکوٹ
ضلع اپر سندھ
..

الجواب صحیح
محمد صادق ساکن ایڈیٹر ابراہیم
تعلقہ پنو عاقل ضلع سکھر
الجواب صحیح
محمد عمر سرہندی بخاری سندھ
هذا الصواب
محمد عثمان سندہی لاسی - آرے
موالات با یہود ونصارے در
شرع شریف حرام است -
حکیم الدین شمس آبادی ندوی

# تمت

کل دستخط ۴۷۰ ہو گئے

## جملہ اہل اسلام کی خدمت میں!

مسلمانو! اسوقت اسلام آہ غریب اسلام کی عزت - اور خلیفۃ المسلمین آہ بے بس خلیفۃ المسلمین کے ناموس کی حفاظت تمہارے اہم ترین فرائض میں سے ہے اگر تمکو خدا تعالیٰ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقدس احکام جان ومال سے زیادہ محبوب ہیں - اگر تمکو قیامت کے ہولناک دن میں خدائے جبار کے سامنے پیشی ہونیکا یقین ہے - اگر تمکو حضور شافع محشر کی شفاعت کی آرزو اور طمع ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہو - جمعیۃ علمائے ہند کا متفقہ فتوائے تمہارے سامنے ہے - اُسپر عمل کرو - اور مسلمانوں سے عمل کراؤ - آسمانی آواز تم کو دین کیخدمت کیلئے بلاتی ہے مبارک ہیں وہ سعید روحیں جو خدا کے احکام کے سامنے گردن جھکائیں -

خاکسار محمد کفایت اللہ غفرلہ نائب صدر

جمعیۃ علمائے ہند دہلی

بغرض تقسیم فی صدی ۱۲؍ روپیہ　　　　قیمت فی جلد ۲؍

## گواہ نمبر (۷)

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۱)

لعت حسنین ولد تصدق حسین عمر ۳۴ سال۔ مذہب اسلام۔ ذات سید منصب انسپکٹر سی۔آئی۔ڈی الہ آباد۔ ساکن الہ آباد نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

"میں گزشتہ جولائی میں خلافت کانفرنس کے موقعہ پر بحیثیت خفیہ نویس کراچی میں موجود تھا۔ میں فن مختصر نویسی سے واقف ہوں۔ میں ۸ جولائی کو کانفرنس کے جلسہ میں موجود تھا۔ اس روز ملزم نمبر ۱ صدر تھے اور انھوں نے تقریر صدارت کی تھی۔ اپنی تقریر کے بعد ملزم نمبر ۱ سبجکٹ کمیٹی کے متعلق بولے جسکو میں نے مختصر نویسی کے قاعدہ سے لکھ لیا۔ ملزم نمبر ۱ نے اس کے متعلق اردو میں تقریر کی۔ میں نے ملزم نمبر ۱ کی تقریر صحیح اردو میں لکھ لی جو انھوں نے مجلس مضامین کے متعلق کی تھی۔ ملزم نمبر ۱ نے واقعی یہی کہا تھا۔ جو میں نے یہاں لکھا ہے۔ میں (دستاویز ثبوت نمبر ۱۲) پیش کرتا ہوں۔

میں ۹ جولائی کی شام کو بھی موجود تھا جبکہ کانفرنس میں تجویز نمبر ۶ پیش کی گئی تھی تجویز نمبر ۶ ملزم نمبر ۱ نے کانفرنس میں پڑھی تھی انھوں نے نہایت اختصار کے ساتھ چند کلمات کہے تھے جو دو یا تین سطروں میں لکھ لئے گئے ہیں میں نے کلمات افتتاحیہ کے بعد تجویز کے الفاظ مختصر نویسی کے اصول پر لکھے تھے۔ ملزم نمبر ۱ نے اردو میں تقریر کی میں نے فن مختصر نویسی کا اردو میں ترجمہ کیا ہے واقعی ملزم نمبر ۱ نے وہی کہا جو میں نے اسمیں لکھا ہے۔ میں (دستاویز ثبوت نمبر ۱۳) پیش کرتا ہوں۔

اُن کے بعد ملزم نمبر ۲ نے تجویز پر تقریر کی۔ انھوں نے اردو میں تقریر کی اور اسکو میں نے مختصر نویسی کے اصول پر لکھ لیا۔

میں اپنی یادداشت کو صحیح تحریر میں لے آیا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۱۴) پیش کرتا ہوں۔ واقعی انھوں نے وہی کہا جو میں نے لکھا ہے۔ اس کے بعد ملزم نمبر ۳ نے سندھی اور ڈاکٹر کچلو

ملزم نمبر ۴ نے اردو میں تقریر کی میں نے انکی اردو مختصر نویسی میں لکھ لی۔ میں اپنے نوٹ کو صحیح تحریر میں لے آیا ہوں۔ جو (دستاویز نمبر ۱۵) میں شامل ہیں۔ واقعی انھوں نے وہی کہا تھا جو میں نے لکھا ہے۔ ملزم نمبر ۵ نے اردو میں تقریر کی جو میں نے مختصر نویسی میں لکھ لی۔ میں نے اس کی صحیح ترجمانی کی ہے میں دستاویز ثبوت نمبر ۱۶ پیش کرتا ہوں۔ ملزم نمبر ۵ نے واقعی وہی کہا تھا جو میں نے لکھا ہے۔

اس کے بعد ملزم نمبر ۶ نے انگریزی میں تقریر کی۔ اسکے بعد ملزم نمبر ۱ نے اختتامی تقریر اردو میں کی۔ میں نے اسکو بھی مختصر نویسی میں لکھ لیا۔ میں نے دستاویز ثبوت نمبر ۱۷ میں اسکی صحیح ترجمانی کی ہے۔ ملزم نمبر ۱ نے وہی کہا تھا جو میں نے لکھا ہے۔ میں نے مختصر نوٹ تیار کئے ہیں۔ اور انکو یہاں لایا ہوں۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاقی

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء

نقل رپورٹ سی۔ آئی۔ ڈی،

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۲)

اقتباس از خطبہ صدارت مسٹر محمد علی واقعہ ۸ جولائی ۱۹۲۱ء آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی

## متعلق سبجکٹ کمیٹی

اب انتخاب ہوگا سبجکٹ کمیٹی کا کہ جو چند ریزولیوشن آپکے سامنے کل اور پرسوں پیش ہونگے آپکے سامنے تیار کریگی۔ اسمیں خلافت کانفرنس کی جو سنٹرل کمیٹی کے ممبر ہیں وہ سب ممبر ہیں اور اس کے علاوہ ہر ایک صوبہ میں جتنی خلافت کمیٹیاں ہیں وہ پانچ پانچ ممبر منظور کریں۔ صوبہ سرحدی۔ صوبہ پنجاب۔ صوبہ آگرہ۔ صوبہ اودھ۔ صوبہ دہلی اجمیر مارواڑ۔ صوبہ بہار۔

صوبہ اڑیسہ۔ صوبہ بنگال۔ صوبہ آسام۔ صوبہ ممالک متوسط۔ صوبہ برار۔ صوبہ برما۔ صوبہ بمبئی و سندھ۔ صوبہ مدراس وبنگلور آندھرا۔ ان سب میں سے پانچ پانچ آدمیوں کو منتخب کرنا ہوگا اور صوبہ بمبئی و سندھ کے لیئے دس آدمی۔

دستخط لخت حسنین
انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی (رپورٹر)
۲۵ ستمبر ۱۹۲۱ء

نقل رپورٹ سی۔ آئی۔ ڈی

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۳)

آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی ۹ جولائی ۱۹۲۱ء

ریزولیوشن نمبر ۶

پریذیڈنٹ :۔ اب ایک نہایت نازک موقعہ پر ایک نہایت اہم تحریک آپکے سامنے پیش کیجاتی ہے جسکو سمجھنا چاہیئے کہ اس کانفرنس کا لب لباب ہے۔ تحریک حسب ذیل ہے :۔

(پریسیڈنٹ نے حسب ذیل ریزولیوشن پڑھکر سنایا)

ریزولیوشن نمبر ۶ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا یہ جلسہ غازی مصطفیٰ کمال پاشا اور حکومت انگورا کا تہ دل سے انکی شاندار فتوحات اور بقائے حکومت اسلامیہ کے لیئے سرفروشانہ کوششوں کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہو اور رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد غیر حکومتوں کی تمام افواج کو سلطنت ٹرکی کے ہر گوشہ سے خارج کر دینے میں کامیاب ہوں (آمین) اس کے ساتھ یہ جلسہ اس امر کا صاف اعلان کرتا ہے کہ ہر مسلمان پر انگریزی فوج میں اسوقت نوکر رہنا۔ بھرتی ہونا یا اس میں دوسروں کا بھرتی کرانا شرعاً قطعی حرام ہے اور مسلمانوں کا بالعموم اور علما۔ کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ اس باب میں شریعت کے احکام فوج کے

مسلمانوں تک پہنچاویں۔ علاوہ ازیں یہ جلسہ اس امر کا بھی اعلان کرتا ہے کہ اگر انگریزی حکومت حکومت انگورا کے خلاف بالواسطہ یا بلاواسطہ علانیہ یا خفیہ طور پر کوئی جنگی کارروائی کرے گی تو مسلمانان ہندوستان مجبور ہوں گے کہ کانگریس کو اپنی معیت میں لے کر قانون شکنی یعنی civil disobedience شروع کردیں اور آیندہ کانگریس کے سالانہ جلسہ میں جو احمد آباد میں منعقد ہونا قرار پایا ہے ہندوستان کو ہندوستان کی کامل آزادی اور ہندوستان میں جمہوری حکومت کا اعلان کردیں "

اس ریزولیوشن کو مولانا حسین احمد صاحب کہ جو شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم کے محب صادق تھے اور جو مالٹا اور مصر میں قید تھے پیش کرینگے۔

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۴)

بتائید ریزولیوشن نمبر ۶۔ تقریر جناب مولٰنا حسین احمد صاحب

( نقل رپورٹ سی۔آئی۔ڈی )

حضرات! اس مقصد کے لئے مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے۔ اس تجویز کے پیش کرنے کے لئے مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق میں مختصر الفاظ میں کچھ قرآن اور حدیث کے احکام آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قبل اسکے کہ اسکو میں صراحتاً آپکے سامنے عرض کروں اتنا عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف تمام مسلمانان عالم کے درمیان کس قسم کا رابطہ اور تعلق بیان کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے (عربی ..........) "مسلمان کہیں ہوں کسی رنگت کے ہوں کسی نسل سے ہوں، مشرق کے رہنے والے ہوں، گورے رنگ کے ہوں یا کالے رنگ کے ہوں، کسی قسم کی زبان رکھتے ہوں۔ انمیں کسی قسم کا کوئی اختلاف ایسا نہیں ہے جسکی وجہ سے ایک مسلمان دوسرے سے غافل ہوسکے۔ یا یہ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کسی ایسی حالت میں چھوڑ سکے جسمیں اسپر یا اسکی کسی عزت پر یا مال پر صدمہ پہنچتا ہو۔

غرض یہ ہو کہ یعنی یہ آیت صاف طور سے دلالت کرتی ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں ایک دوسرے میں ایسا تعلق اور ارتباط ہونا چاہیئے جیسا کہ ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے ہوتا ہے۔ اس آیت کا جو کہ حکما نازل فرمائی گئی ہے اس سے مقصد کیا ہے؟ آیا فقط خبر دینا مقصود ہے یا کسی حکم کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ جن لوگوں صاحبان نے زبان عربی کی طرف تھوڑی سی بھی توجہ کی ہوگی اور عادت عرب سے واقف ہونگے وہ اس سے بخوبی واقف ہیں کہ بھائیوں کے درمیان عرب میں ایک نشان اور ایک ایسا علاقہ رکھا جاتا ہے کہ جسکی وجہ سے بھائیوں کی ایک خصوصیت ظاہر ہوتی ہے کہ جیسی دوسری قرابت میں نہیں ہوتی تھی اسواسطے شاعر کہتا ہے (عربی کا ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے بھائی کو مضبوط پکڑنا چاہیئے۔ کیونکہ جس کے پاس بھائی نہیں ہے اسکی ایسی حالت ہے جیسے کوئی جنگ میں بغیر ہتیار کے جائے۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن سے تمام مسلمانوں میں مددگاری کے واسطے اور خیرخواہی کے واسطے اور ہر قسم کی خبرگیری کے لیئے ایک ایسی برادری قائم کردی ہے اور ساتنی محبت ہوتی ہے جو کہ ایک باپ اور ایک ماں کی چند اولاد کے اندر ہوتی ہے۔ قرآن اس مضمون کو دوسرے الفاظ میں بھی خاص طور سے بیان پیش کرتا ہے۔ عربی ...... مسلمان مرد اور عورت آپس میں ایک دوسرے کے یار اور مددگار ہیں۔ جناب رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اس مضمون کا بہت سی احادیث میں صاف طور سے ذکر فرماتے ہیں کہیں فرمایا جاتا ہے (عربی ........) یعنی مسلمان تمام سب کے سب روئے زمین پر کہیں ہوں مگر سب کے سب ایک جسم کے اعضا کی طرح ہیں جیسے کہ آنکھ میں اگر درد ہوتا ہے تو اور باقی جسم میں بھی تکلیف ہوتی ہے اور اگر سیر میں درد ہوتا ہے تو سر میں۔ تمام جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی اس طرح سے مسلمانوں کی حالت آپس میں ہونی چاہیئے۔ یعنی فرماتے ہیں (عربی ......) یک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اسکو رسوا نہ کرو۔ غرض یہ ہو کہ اسلام نے

تمام مسلمانوں میں ایک ایسا رشتہ اور رابطہ قائم کر دیا ہے کہ جسکی وجہ سے ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حق ہے۔ غرض یہ ہے کہ اسلام نے اور قرآن اور حدیث نے مسلمانوں کے درمیان ایک ایسا رابطہ اور اتحاد قائم کر دیا ہے کہ جسکی وجہ سے تمام مسلمانوں پر خواہ کہیں کے ہوں ہر ایک مسلمان کے حقوق کی بہت قوت کے ساتھ اعانت کرنا ضروری ہے۔ جبکہ یہ بات مختلف احادیث اور آیات میں نہایت قوت کے ساتھ میں بیان کر دی ہے تو اب ہم کو اس بات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ آج مسلمانوں کو روئے زمین پر کیا کرنا چاہیئے۔ اور جس حالت میں کہ اسلام دوسری جگہوں میں پھنسا ہوا ہے۔ خلافت جس حالت میں پھنسی ہوئی ہے جو علمائے اسلام اور مذہب اسلام کی حالت آئے دن ہو رہی ہے اسکے متعلق کیا حکم ہونا چاہیئے۔ اسکو بھی قرآن ہی سے دریافت کرنا چاہیئے۔ قرآن کہتا ہے (عربی ...... ) اے مسلمانوں تمہارے ساتھ جو لوگ قتال کرتے ہیں جو لوگ تمہارے ملک پر ہجوم کرتے ہیں۔ جو لوگ تمہاری عظمت۔ تمہارے ملک، تمہاری دولت اور تمہاری عزت کو برباد کرنا چاہتے ہیں اور جو لوگ تمہارے مذہب کو دنیا سے ملیامیٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے ساتھ تم لوگ مقابلہ کرو اور ان کے ساتھ مقابلہ کرو۔ یہ ایک حکم شرعی طور سے فرمایا جاتا ہے۔ اور فرض کر دیا جاتا ہے۔ کہ اگر مخالفین اسلام ہجوم کریں۔ شہرہائے اسلام پر تو فرض ہے تمام مسلمانوں پر کہ ان کا مقابلہ کریں اسمیں کوئی خصوصیت کسی خاص قوم کی نہیں کی گئی ہے جسکی وجہ سے فقہائے اسلام فرماتے ہیں کہ اگر کسی جانب پر اسلامی شہروں میں سے ہجوم ہو تو تمام مسلمانوں پر بتدریج فرض ہو جاتا ہے اول اس شہر کے رہنے والے پر فرض عین ہو جاتا ہے کہ وہ کفار کا مقابلہ کریں اور دفع کریں اور اگر وہ یا سستی کریں تو اس شہر کے اردگرد کے رہنے والوں پر یہ حکم فرض ہو جاتا ہے۔ اگر وہ بھی سستی کریں گے تو ان کے اردگرد کے رہنے والوں پر فرض ہو جائے گا۔ اسی طرح سے بتدریج آہستہ آہستہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں پر

یہ حکم فرض ہو جائے گا۔ اور جب یہ حکم واقع ہو جائے گا کہ تمام سب کے سب اپنی جان سے اور مال سے اور روپیہ پیسہ سامان کا مقابلہ کریں۔ اس بنا پر انکی ضرورت ہوئی کہ شہرہائے اسلام ہندوئے ممالک پر جو ملک کہ بادشاہ اسلام کے قبضہ میں تھے انکی اوپر ہجوم کیا گیا تو اسکی وجہ سے خواہ کہیں کے مسلمان ہوں خواہ ہندوستان کے مسلمان ہوں یا چین کے مسلمان ہوں یا بخارا کے مسلمان ہوں سب کے اوپر فرض ہے کہ انکی مدد کریں اور کافروں کو ان کے شہروں سے نکالیں فقط یہی نہیں بلکہ دوسری جگہ یہ بھی فرمایا گیا ہو (عربی......) کہ مخالفین اسلام تم سے مجتمع ہو کر اکٹھے ہو کر مقابلہ کرتے ہوں۔ تم سے لڑائی کرتے ہوں تمہارے ملک کو اور عزت اور دین کو برباد کرنا چاہتے ہوں تو اس طرح سے تم سبھوں پر فرض ہے کہ سب کے سب ملکر اون سے مقابلہ کرو۔ اور لڑائی کرو ان دونوں آیتوں کے مفہوم پر غور فرمائیے اس کے معانی کو ملاحظہ کیجئے ان دونوں آیتوں کا خلاصہ خاص طور سے یہ نکلتا ہے کہ تمام مسلمانان عالم پر ایسی حالت میں جبکہ اتحادی ملکر کے اور یورپین قومیں ملکر جبکہ اسلامی دولت کو برباد کرنا چاہتے ہوں اور طرح طرح کے مظالم کرتے ہوئے ایسی صورتیں اختیار کرتے ہوں عمل کی کہ جسکی وجہ سے اسلام کی دولت ہی فقط زایل نہ ہو بلکہ اسلام دنیا سے مٹ جاوے تو اسوقت میں آپ خود جان سکتے ہیں کہ ان دونوں آیتوں سے کیا مفہوم ہوتا ہے اور کیا آپ کے ذمہ حکم شرعی عاید ہوتا ہے۔ حکم شرعی یہ ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص پر ہر مسلمان پر فرض ہے اسوقت میں کہ مجتمع قوت کے ساتھ میں ان کا مقابلہ کیا جاوے پھر جبکہ یہ فرض تھا کہ ان کا مقابلہ کیا جاوے اور ایسی صورت میں اگر مسلمان کسی قسم کی سستی کریں یا کاہلی کریں تو اس سے آپ جان سکتے ہیں کہ وہ کس قدر اعلیٰ درجہ کے گنہگار ہونگے کیونکہ فرض کا ترک حرام ہے جو گناہ بڑے بڑے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا گناہ کبیرہ ہے ایسی صورت میں جبکہ کسل کرنا سستی کرنا گناہ کبیرہ تھا۔ تو اب جو مخالفین اسلام ہیں انکی مدد کرنا کسی قسم کی کس طرح سے جایز ہوگی؟ اسی واسطے قرآن شریف میں بہت سی آیتیں

میں اسکی خاص طور سے مخالفت کی گئی ہے۔ کہیں فرماتے ہیں کہ "تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" بھلائی اور اتقا اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہوں اور ظلم اور تعدی پر ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔ جو لوگ کہ اتحادیوں کی مدد کرتے ہیں چاہے وہ پیسے سے مدد کریں۔ چاہے وہ جان سے مدد کریں جس طرح مدد کریں گے وہ اسی جز میں داخل ہوں گے وہ کونسی جز ہے یعنی "تعاونوا علی الاثم والعدوان" جبکہ یہ بات معلوم ہے کہ آج یورپ یہ چاہ رہا ہے۔ اتحادی یہ چاہ رہے ہیں کہ کوئی حکومت اسلامی روئے زمین پر باقی نہ رہے سب سے بڑی قوت اسلامی یہ سلطنت روم تھی جس کا بادشاہ وہ خلیفہ اسلام کہا جاتا تھا۔ وہ ہر طرح سے حمایت اسلام کی کرتا تھا جبکہ اس کے برباد کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے تو اب جو شخص اتحادیوں کا ساتھ کسی بات میں بھی دے گا۔ چاہے وہ فوج میں بھرتی کرائے یا خود فوج میں داخل ہو کر جائے یا وہ اپنے عمل سے کلام سے اپنی تقریر سے اپنی تحریر سے ساتھ دیگا۔ وہ حقیقتہً مخالف اسلام ہے اور اسلام کی جڑ کھودنے والا ہے۔ جناب رسول اسی قسم کی صورتوں میں فرماتے ہیں (عربی ..... ) "جس شخص نے ہم پر یعنی مسلمانوں پر ہتھیار کو اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے" جو لوگ کہ فوج میں بھرتی ہو کر اس طرز پر اتحادیوں کی اور مخالفین اسلام کی مدد کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ آیا وہ مسلمان باقی رہ سکیں گے یا نہیں؟ میں اس کے متعلق واقعات کو جو کہ بہت کچھ واقع ہو چکے ہیں دکھلانا نہیں چاہتا۔ فقط ایک واقعہ آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جس کا مجھ سے ایک آسٹریلین مسلمان نے ذکر کیا تھا۔ اور نہایت وثوق کے ساتھ میں ذکر کرتا تھا اور اس نے ایک عیسائی آسٹریلین سے جو کہ دردانیال پر خود موجود تھا۔ اس سے یہ نقل کیا ہے چونکہ یہ واقعہ ایک عیسائی کے بیان سے ہے عیسائی جو کہ مخالف تھا اسلام کا وہ خود اس واقعہ کا ذکر کرتا ہے اس لیئے ایک قابل عبرت واقعہ ضرور ہوگا اور لوگوں کو اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ آج ہم مخالفین اسلام کی مدد کر کے کیا اسلام کو

باقی رہ سکیں گے یا نہیں۔ یہ آسٹریلین مسلمان کہتا ہو کہ جس وقت میں لڑائی جنگ کے بعد آسٹریلین فوجیں واپس آئی ہیں میں آسٹریلیا میں موجود تھا۔ ایک قہوہ خانہ میں ایک ہوٹل میں ان کا اجتماع ہوا۔ وہ آپس میں باتیں کرنے لگے۔ تو ایک واقعہ انھوں نے ذکر کیا۔ اُس سے ایک بات خاص اور بھی معلوم ہو جائے گی کہ ہندوستانیوں نے اس جنگ میں اپنے لئے کیا حصہ لیا۔ اور کیسی سرخروئی یا سیاہ رُو کمائی ہے۔ آسٹریلین عیسائی بیان کرتا ہے کہ میں بھی خندق میں موجود تھا۔ اور میرے ساتھ خندق میں چند ہندوستانی سپاہی تھے۔ جنمیں دو مسلمان تھے اور میں دیکھتا تھا کہ دو تین روز سے آپس میں جھگڑا ہوتا تھا اور باتیں ہوتی تھیں میں سمجھتا نہ تھا۔ مگر اندازہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک ان میں سے یہ چاہتا تھا کہ ہتیار چھوڑ کر ترکوں سے جا ملے مسلمان ہونے کی وجہ سے۔ اور دوسرا اس کا ساتھی یہ چاہتا تھا کہ ایسا نہ کیا جائے۔ اور اسکو روکتا تھا۔ ایک یا دو روز یہ جھگڑا ہوتا رہا۔ آخر میں ایک شخص ان میں سے ہتیار چھوڑ کر وہیں پھینک کر کے ترکوں کی خندق کی طرف بھاگا۔ وہ چند قدم آگے بڑھا ہو گا کہ اس کے دوسرے ساتھی نے شور مچایا۔ اور دوسرے سپاہیوں سے کہا کہ یہ ترکوں سے ملنے جاتا ہے۔ تم اس کے اوپر گولی پھینکو۔ گولی ماری گئی وہ بیچ میں پہنچا تھا کہ اوس کے گولی لگی۔ اور وہ مر گیا۔ اب اس واقعہ کو سننے وہ آسٹریلین کہتا ہے کہ بیچ میں جہاں وہ آدمی گرا تھا کوئی آدمی نہ جا سکتا تھا۔ اسلئے کہ اگر ترکوں میں سے کوئی آدمی پہنچے تو ہم گولی مارتے اور اگر ہم میں سے کوئی آدمی پہنچے تو وہ گولی مارتے۔ پھر گرمی کا وقت تھا اگر کوئی میت کوئی مردہ وہاں پر باقی رہتا تو چند گھنٹے کے بعد اس کا جسم کالا پڑ جاتا تھا اور بدبو واقع ہو جاتی۔ مگر واقعہ یہ ہوتا ہی کہ رات کو ہم دیکھتے ہیں کہ اسکی لاش کے پاس ایک شمع روشن ہے ایک چراغ جل رہا ہی۔ ہم نے Light کے ذریعہ سے پورے طور پر دیکھنا چاہا۔ کہ کوئی آدمی اس کے پاس آیا ہو یا کسی نے چراغ دکھایا ہو۔ کوئی شخص معلوم نہیں ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ رات تنی میدان جنگ میں Light اس طرح ست

ڈالی جاتی ہے کہ اسمیں کسی قسم کی پوشیدگی باقی نہیں رہتی بلکہ معمولی طور پر جنگ میں ہر وقت میں رات کو یہ روشنی روشن کی جاتی ہے وہ کہتا ہے کہ دو تین روز تک وہ روشنی وہاں پڑی رہی مگر پھر رات کو ہم دیکھتے تھے کہ ایک شمع وہاں موجود ہے۔ یہ کوئی واقعہ نیا نہیں ہے بلکہ بخاری شریف جن حضرات نے پڑھی ہے ان کو معلوم ہوگا کہ بعض حضرات جو شہید ہوئے تھے ان کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا ہے۔ اور انکی لاش کے قریب روشنی ایک مدت تک پائی گئی ہے اس کے بعد کہتے ہیں کہ جب دو تین روز کے بعد میں اجازت مردوں کے اٹھانے کی ہوئی تو اسوقت جب اسکی لاش اٹھائی گئی تو اسکی لاش میں نہ رنگت میں کوئی فرق واقع ہوا تھا گویا کہ ابھی وہ شخص مرا تھا۔ نہ اس کے جسم میں کوئی بدبو پیدا ہوئی نہ اسکی کسی چیز میں اور کوئی تغیر پیدا ہوا۔

یہ تو اس شخص کی حالت ہوئی مگر وہ کہتا ہے کہ جس نے گولی مروائی تھی دوسرے ساتھی کی حالت یہ ہوئی کہ چند گھنٹوں کے بعد ایک گولی اسکی پیشانی پر لگی۔ تو اسکی ہڈی جبڑے کی اس طرح سے آگے نکل آئی جیسے کہ سور کا منہ ہوتا ہے۔ رنگت سیاہ ہوگئی۔ وہ کہتا ہے کہ جس شخص نے گولی ماری تھی اس شخص کے گولی لگی۔ پیشانی پر اور جبڑے کی ہڈی اس طرح سے آگے نکل آئی کہ منہ نہایت لمبا ہوگیا اور صورت نہایت جلد سیاہ ہوگئی۔ بالکل سور کی سی صورت ہوگئی یہ بیان کسی مسلمان کا خاص کر نہیں ہے عیسائی بیان کرتا ہے اور وہ کہتا ہے اسمیں کہ ہمارے مذہب کے حقانیت کی یہ دلائل ظاہر موجود ہیں۔ اور فقط اس واقعہ کو آپ کے سامنے دردانیال میں پیش کرتا ہوں۔ ایسے واقعات بہت سے ہیں۔ عراق اور دردانیال میں اور بصرہ میں فوجوں کے سامنے پیش آئے ہیں۔ مگر ایک واقعہ آپکے سامنے پیش کرکے یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دیکھئے آپ ان عیسائیوں کی۔ ان کافروں کی جن دشمنان خدا اور رسول ؐ کی مدد کرنے کے لیئے تیار ہوتے ہیں۔ خواہ آپ کے دفتر میں نام لکھا ہیں جہاں دشمنوں کا نام لکھا ہے اور جو کہ دشمنوں کا دفتر ہے

یعنی غلام سبھا کا دفتر خواہ آپ ہمیں چندہ دیں۔ خواہ ہمیں فوجیں بھرتی کرائیں تھوڑی
مدد ہو یا بہت ہو۔ تو دیکھیے جناب رسولؐ فرماتے ہیں کہ (عربی) ........ آیت یعنی
جس نے کسی قوم کی جماعت کو بڑھا دیا یعنی وہ اس جماعت میں شریک نہیں تھا حقیقتاً
نہ انکی مدد کرنا چاہتا تھا۔ مگر تماشہ دیکھنے کے واسطے یا کسی وجہ سے اس جماعت میں
آکر بیٹھ گیا ہے تو وہ اس جماعت میں سے ہوگا۔ جب آپ نے دشمنان خدا اور رسولؐ
کے دفتر میں اپنا نام بڑھایا۔ تو انکی جماعت کو بڑھا دیا۔ جب آپ نے فوج میں کسی کو بھرتی
کرا دیا یا یہ کہ خود بھرتی ہوئے اگرچہ آپکے دل میں ایمان تھا اور آپ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہتے تھے۔ مگر خیال کیجیے کہ اس وجہ سے آپنے دشمنان اسلام کو تقویت دی۔ آپ کا
کیا حال ہوگا۔ قرآن کہتا ہے کہ (عربی) ....... جو کسی مسلمان کو قتل کریگا
جان بوجھکر قصداً تو اسکی جزا کیا ہے تو جہنم ہمیشہ رہیگا اس میں اور اللہ کا
غصہ ہوگا اسپر اور اللہ کی لعنت ہوگی اسپر اور اللہ تعالی نے اسکے واسطے بہت سخت
عذاب تیار رکھا ہے۔ پھر کیا کسی مسلمان کو یہ بات جائز ہے کہ وہ ایسی فوجوں میں
بھرتی ہو۔ جسکے اندر علانیہ طور پر مسلمانوں سے مقابلہ کا حکم دیا جاتا ہو۔ کیا آپ فوجوں
میں بھرتی ہوکر اپنے آپ کو کہہ سکتے ہیں کہ جسوقت میں گورنمنٹ کسی مسلمان قوم کے مقابلہ
میں بھیجے۔ کہ ہم وہاں نہیں جائینگے۔ بہت سے لوگوں نے مصر میں کہا عراق میں
کہا اور انکار کیا جانے سے تو ان کے گولی مار دی گئی۔ مجھ سے خود [illegible] پاشا نے
مالٹا میں ذکر کیا جسوقت میں حضرت مولانا شیخ الہند [illegible] دو باتیں
جو اس نے بیان کیں تو وہ بہت افسوس نہایت الم اور درد ظاہر کرتے تھے اہل ہندپر
وہ کہتے تھے کہ اہل ہند سے ہم کو نہایت زیادہ شکایت ہے ہم نے ہند پر چڑھائی
نہیں کی تھی۔ ہم نے ہندوستان کے مسلمانوں یا ہندوؤں کو کبھی کسی قسم کا نقصان نہیں
پہنچایا تھا۔ ہم نے ان کے ملک نہیں چھینے تھے انکی دولت عزت اور آبرو کو برباد نہیں کیا تھا

بلکہ اس کے ماسوا ہمارے علائق قلوب اور دین کے ان کے ساتھ مترتب تھے۔ ہم ہندوستانی لوگ ایک مذہب میں ایک نسل کے اور ایک براعظم کے رہنے والے ہیں ہم کو بہت کچھ اتحادات تھے۔ ہم کو اس بات کی امید تھی کہ جس وقت میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ تمام مشرق مغربی برائیوں سے آزاد ہو جائے ہماری اصلی غرض یہی تھی کہ ہم مسلمانوں کو آزاد کرائیں۔ تو ان کا فرض منصبی تھا کہ وہ ہماری مدد کرتے مگر مدد تو در کنار انھوں نے سکوت بھی اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے ہمارے مقابلے میں فوج کشی کی وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مسلمان لوگوں کو جو اسیر ہو کر ہمارے سامنے آئے۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ تم بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہو اور ہم بھی کہتے ہیں تو پھر کیوں تم نے ہمارے اوپر بندوقیں اٹھائیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ اگر ہم بندوقیں نہ اٹھاتے تو ہمارے گلے کاٹے جاتے۔ گلے کی طرف انھوں نے اشارہ کیا یہ کس وجہ سے ہے کہ اگر مسلمان کو بھرتی کر کے لیجاویں اور مسلمان یہ کہیں کہ ہم اپنے بھائیوں کے ساتھ میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو ان کے گولی ماری جاتی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کے گولی ماری گئی۔ حضرات میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ جبکہ آپ کسی قسم کی کوئی مدد دشمنان اسلام کی کرتے ہیں تو آیا آپ کو اس بات کی امید ہے کہ آپکا خاتمہ ایمان پر ہو سکیگا؟ اور کیا آپ کو امید ہے کہ جناب رسول ؐ کی شفاعت سے قیامت کے دن آپ کامیاب ہو سکیں گے۔ کیا آپ کو امید ہے کہ جناب باری سبحانہ تعالیٰ کے سامنے کل کو سرخروئی کسی قسم کی حاصل ہو جائے گی۔ میں اس مضمون کو مختصر طور پر عرض کرنے کے بعد میں ایک خاص مضمون کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور میں عنقریب اس بیان کو ختم کر دونگا۔ زیادہ طویل بیان نہیں کرنا چاہتا۔ وہ یہ ہے کہ ان دونوں آیتوں سے یعنی (عربی آیت پڑھی) جیسا کہ مشرکین جمع ہو کر اور ایک اتحادی اور اجتماعی قوت سے تمہارے ساتھ میں مقابلہ اور لڑائی کرتے ہیں اور جنگ کرتے ہیں اسی طرح سے تم پر اے مسلمانو! فرض ہے کہ خواہ چین کے ہو۔ خواہ ہندوستان کے ہو۔ خواہ

عرب کے ہو، عراق کے ہو، روم کے ہو، سب کے اجتماعی صورت سے ان کا مقابلہ کرو۔ آج حالت یہ ہے کہ امریکہ کے عیسائی، انگلینڈ کے عیسائی، فرانس کے عیسائی، اٹلی کے عیسائی اور دوسری جگہوں کے عیسائی مجتمع ہوئے اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ اس جنگ میں جو کچھ ہوا وہ آپ حضرات نے بہت اچھی طرح سے سنا۔ پھر ایسی صورت میں کیا فرض ہو گا۔ مسلمانان ہند کا اور دوسری جگہ کے مسلمانوں کا۔ وہ ہی فرض ہو گا جو قرآن ابھی بلند آواز سے کہہ رہا ہے کہ تم مجتمع ہو کر ان کے ساتھ مقابلہ اور لڑائی اور جنگ کرو۔ اور اسلام کو فتحیاب کرنے کی ہر طرح سے صورت کی جائے۔ اگر اس سے مسلمان غافل رہے تو بیشک انھوں نے ایک بہت بڑا انتقام اپنے لیئے کمایا ہے۔ جو کہ آخرت میں ان کے لیئے کسی طرح سے سرخروئی کا ذریعہ نہیں ہو سکے گا۔ اسلیئے یہ بات ضروری ہے کہ پورے طریقہ سے مقابلہ کیا جائے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہ خیال کیا جائے کہ ہر شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف دیجاوے گی۔ کیونکہ عربی آیت (پڑھی) بلکہ یہ بات ضروری ہو گی کہ ہر شخص اپنی طاقت کے موافق مقابلہ کرے گا۔ جیسا کہ ترکوں پر ضروری ہے کہ وہ اپنی طاقت کے موافق مقابلہ کریں۔ اسی طرح سے ہندوستان والوں پر ضروری ہے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق مقابلہ کریں۔ اسی سیلیئے یہ صورت ابتدا سے اختیار کی گئی ہے کہ نہایت ہی امن اور شائستگی کے ساتھ ہندوستان میں قانون کی حد کے اندر مقابلہ کیا جاوے۔ اور اس کے لیئے صورتیں پیدا کی جاویں چنانچہ اب تک جو کچھ سعی کی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے وہ اس بات کی تھی کہ قانون کی حد کے اندر رہ کر نہایت امن اور شائستگی سے مقابلہ کیا گیا۔ اور اسکی صورتیں تجویز کی گئیں جو کہ آپ حضرات نے مختلف جلسوں میں سُن لی ہونگی۔

مگر آج یہ صورت پیش آگئی ہے کہ خوف کیا جاتا ہے اور اعلانات انگلینڈ سے سنا جاتا ہے کہ وہ انگورا گورنمنٹ کو جو ایک اکیلی گورنمنٹ مسلمانوں کی باقی رہ گئی ہے اور اسکے

ہاتھ میں کسی قدر قوت ہی جسکو ایک مدت سے یونان ہر طرح ستے پیس رہا ہی جسمیں یونانیوں کے مظالم اس درجہ کو اور اس حد تک پہنچ گئے ہیں جسکو وحشیوں کی قومیں بھی کسی طرح سے روا نہیں رکھ سکتی ہیں آجیں برطانیہ اور اس کی متحدہ دولتیں کسی قسم کی احتجاج کی آوازیں بلند نہیں کرتی ہیں۔ مگر آج اس کے سوا یہی خوف کیا جاتا ہے کہ وہ انگورا گورنمنٹ کو اعلان جنگ دینا چاہتی ہے پھر کیا اس صورت میں مسلمانوں کا فرض یہی ہوگا کہ جیسا پہلے سے معاملہ کرتے چلے آئے اسی طرح سے معاملہ کرتے رہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ قرآن کے حکم کے موافق تو لازم تھا کہ وہ پورے طور سے جنگ کرتے مگر جب کہ انکے اندر قوت نہیں ہے اسوجہ سے اس درجہ میں ایسا کرنا لازم ہوگا کہ وہ امن اور شائستگی کے ساتھ میں امن کو نہ توڑیں مگر یہ لازم ہے کہ جس طرح سے اب تک قانون کی پابندی کی گئی ہے اسی طرح پابندی نہ کی جاوے بلکہ قانون شکنی کے جو قواعد ہیں اس کے مطابق مقابلہ کیا جاوے اور یہ جنگ بھی اسی طرح پر امن اور شائستگی کے ساتھ میں رہے گی۔ فقط اسی معاملہ میں مقابلہ میں زیادتی کی جائے کہ وہ قانون کی حد میں نہ رہیں بلکہ حد سے بھی باہر ہوجاویں اسلیئے میں ان آیات اور ان احادیث کے موافق جوکہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں میں اس مضمون کی جو ابھی پڑھا گیا ہے تحریک کرتا ہوں کہ ضروری ہے مسلمانوں پر کہ تمام فوجوں کو اور تمام لوگوں کو اس بات سے روکیں کہ وہ اتحادیوں کی کسی قسم کی مدد نہ کریں اور اگر انگورا گورنمنٹ پر برطانی فوجیں حملہ کریں تو وہ قانون شکنی کے ساتھ نہایت امن اور شائستگی کیساتھ مقابلہ کریں اور جس قدر قوت صرف ہو سکے اسکو صرف کریں۔ اسلیئے میں اپنے اس بیان کو ختم کرتا ہوں (اللہ اکبر)

لخت حسنین انسپکٹر
سی۔ آئی۔ ڈی

(دستاویز نمبر ۵)

# تقریر ڈاکٹر کچلو بتائید ریزولیوشن نمبر ۶

## (نقل رپورٹ سی۔آئی۔ڈی)

بھائیو! میرے محترم بھائی جناب صدر نے آپ سے کہا تھا کہ یہ تجویز جو آپکے سامنے پیش کی جا رہی ہے نہایت ہی اہم ہے آپکو چاہیے کہ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور سوچ سمجھ کر رائے دیں ایسا نہ ہو کہ پنڈال کے باہر جا کر کسی انگریزی افسر کو دیکھ کر یا کسی اور پولیس افسر کو دیکھ کر آپ ڈر جائیں۔ اور اس ارادہ کو اور اس تہیہ کو بھول جائیں جو آپ اس ہال کے اندر کر کے باہر جائیں۔ یہ تجویز غالباً انہیں الفاظ میں ایک اور جگہ کرناٹک کے ضلع میں کوکاک میں میرے محترم بھائی آپکے صدر نے پیش کی تھی اور مجھے اسکی تائید کا فخر حاصل ہوا تھا۔ آج پھر آل انڈیا خلافت کانفرنس کے پنڈال سے یہ تجویز تمام دنیا کے لیئے پیش کی جاتی ہے۔ اس بات کے ظاہر کرنے کے لیئے کہ ہندوستان کے مسلمان اور ان کے ساتھ ان کے دوست ان کے حلیف ان کے ۲۲ کروڑ ہندو تیار ہیں اس بات کے لئے کہ اگر انگریزی گورنمنٹ اگر لائیڈ جارج اور اس کے ہم نوا اور ہم خیال Minister انگلستان اس بات کا خیال تک بھی اپنے ذہن میں کریں کہ وہ ترکوں کی سلطنت کو برباد کر سکتے ہیں وہ انگورہ کی گورنمنٹ کو تباہ کر سکتے ہیں تو یہ ۷ کروڑ مسلمان اور ان کے ساتھ ۲۲ کروڑ ہندو دسمبر میں اپنی National Congress کے سامنے تمام دنیا کے سامنے اس بات کا اعلان کریں گے کہ ہمکو ایسا بادشاہ منظور نہیں ہے ایسی حکومت منظور نہیں (انشاء اللہ) ہم اپنی Republic کا جھنڈا کھڑا کرینگے۔ (اللہ اکبر) میرے بھائی (پریزیڈنٹ) نے سچ کہا کہ یہ تجویز کوئی معمولی

تجویز نہیں ہی اسپر عمل پیرا ہونے کے لیئے بہادری کی ضرورت ہے اور وہ بھی ٹھنڈی بہادری کی۔ میں آپسے درخواست کروں گا کہ آپ سوچ سمجھ کر رائے دیجئے۔ جب سے خلافت کی تحریک شروع ہوئی ہے آپ حضرات کو معلوم ہے کہ آپ خود اس میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ ہم نے تمام ممکن ذرائع سے انگلستان کی گورنمنٹ کو مطلع کرنے کی کوشش کی ان کو بتادیا Deputation کے ذریعہ سے اخبارات کے ذریعہ سے۔ تجویزوں کے ذریعہ سے۔ لیکچروں کے ذریعہ سے۔ وعظ کے ذریعہ سے جو ممکن طاقت میں ہماری تدبیریں ہوسکتی تھیں ان سب تدابیر سے ہم نے بتلانے کی کوشش کی کہ بھائی یہ مسلمانوں کا مذہبی مسئلہ ہے۔ مسلمان بظاہر مردہ ہیں۔ مسلمانوں کے پاس حکومت نہیں ہی وہ جاتی رہی۔ ثروت نہیں ہی طاقت نہیں ہی قوت نہیں ہے قوت کا سامان نہیں ہی۔ لیکن بھائی اس گری ہوئی قوم کو اگر کوئی چیز بیدار کرسکتی ہی تو وہ ایک ہی کہ جب اس قوم کے لئے کربلا کا زمانہ آتا ہے اور وہ مذہبی رنگ اختیار کرتی ہی تو اس مردہ اور نیم مردہ قوم کے اندر ایک نئی روح پیدا ہوتی ہی جو نہ صرف اسکو بیدار کرتی ہی بلکہ تمام دنیا کو بیدار کرنے کے لیئے تیار ہو جاتی ہی۔ ہم نے سمجھایا ان کی خوشامد کی ہاتھ جوڑے لیکن بھائی! انگریز یہ کب ماننے والے تھے۔ لائڈ جارج صاحب تو کسی اور فکر میں تھے وہ Crusade کا خواب دیکھ رہے تھے وہ Gladstone کی پالیسی پر پیروی کرنے کی فکر میں تھے وہ اپنے ہوائی جہاز کے توپ بندوق اور بم کے گولوں کے بھروسہ پر اطمینان سے یہ challenge دے رہے تھے۔ تمام دنیا کے اسلام کو اور نہ صرف اسلام کو بلکہ تمام مشرقی تہذیب کو کہ اے مشرقی تہذیب کے مردہ انسانو! اگر تم میں کچھ طاقت ہی تو آؤ ہم کھلم کھلا تمہارا مقابلہ کرنے کے لیئے تیار ہیں لیکن تم نہتے ہم اور ہم جانتے ہیں کہ تم ہمارا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ یہ گھمنڈ تھا ان کو لیکن لائڈ جارج اور ان کے

جھنڈا اور ہم خیال یہ سب حضرات بھول گئے تھے۔ وہ زمانہ ان کو یاد نہیں رہا تھا جبکہ وحشیانہ یا نیم وحشیانہ (Semi - Civilised) زندگی بسر کرتے تھے۔ پہاڑوں میں یورپ کے اندر۔ اور ان کو تہذیب سکھانے کے لئے مشرق سے ایک آواز اٹھی تھی اس نقطۂ مشرق سے۔ اور اس نے جاکر آج جو ان کی اصلی حالت ہے اس کا اصلی بنیادی پتھر قائم کیا تھا ان کے یہاں جاکر۔ اگر ان کو گھمنڈ ہے اپنی جسمانی طاقت پر یا تمام ہوائی جہازوں پر یا تمام تباہی کے ساز و سامان پر تو بھائی ہم ان کو آج سکھانے کے لئے ایک نئی بات۔ اور اسی پرانی بات کو دہرانے کے لیئے اسی پرانے سبق کو یاد کرانے کے لئے آج پھر اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے دنیائے اسلام کے مسلمانوں نے ہندوستان کے ہندو اور سکھوں اور سب نے آج اپنے آپ کو پالیا ہے۔ اپنی روح کو پالیا ہے۔ اپنی گزشتہ تہذیب کو پالیا ہے اپنے خدا کو پالیا ہے اور اس (پنڈال) کے سایہ کے نیچے آج پھر ان کو وہی سبق سکھانے کے لیئے دنیا میں آرہے ہیں (اللہ اکبر)

بھائیو! ہماری عرضداشتوں پر انھوں نے کچھ توجہ نہیں کی۔ پھر ہمنے جو موقعہ پر بار بار وہرا کر ان کو کہا کہ بھائی نہ چھیڑ ہم خود پریشان ہیں ہم خود نادم ہو رہے ہیں ہم خود گنہگار ہیں ہم اپنے گناہوں کی یاد میں خود ڈوب رہے ہیں ہم جس وقت اللہ کے حضور میں جاتے ہیں اور اپنے محمدؐ کا نام ہماری زبان پر آتا ہے تو اسوقت سچ کہتا ہوں کہ ہمارے مسلمانوں کے دل کی اسوقت یہ کیفیت ہوتی ہو کہ ہم مکار ہیں دغاباز ہیں بے ایمان ہیں اپنی تہذیب کو خود اپنے ہاتھوں سے غارت کرنے والے ہیں۔ ان مقامات مقدسہ کو اس جزیرۃ العرب کو اور اس خلیفۃ المسلمین کو تباہ کرنے والے ہم خود ہیں۔ ارے ہم تو خود گنہگار اپنی حالت پہ پریشان ہیں ہمکو مت چھیڑو اسپر بھی وہ نہیں مانتے لیکن آج میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم مسلمانوں کو تو ضرور معلوم ہو گیا کہ ان گزشتہ گناہوں کا کفارہ اور اس سے بچنے کی کوئی ترکیب اگر ہو سکتی ہو تو وہ یہ ہے کہ ان ظالموں کو

جنکو ہم نے روپیہ دے کر اور اپنے بھائی بھیجکر تلوار کے ذریعہ سے ہندوستان کی حکومت کو
قائم کرنے کے لئے ہم نے تمام کوششیں کیں ان ظالموں کو اب ہم سکھا دیں کہ وہ ہندوستانی
جنھوں نے دھوکہ میں آکر تمہاری خاطر سے تلوار اٹھائی اور تم کو روپیہ دیا آج وہ تمکو پہچان گئے
ہیں وہ آپ کو خوب جانتے ہیں۔ جان گئے ہیں۔ تمہارے دھوکے میں نہیں آنے کے اب
تم خواہ لارڈ ریڈنگ کو بھیجو یا کسی اور لارڈ کو بھیجو وہ کسی کی باتوں میں نہیں آنے کے۔ اب وہ صاف
صاف کھلم کھلا اعلان کرتے ہیں جنگ کا تمام دنیا کے سامنے کہ تم اگر دسمبر کے اندر اندر ہمارے
اس الٹی میٹم کو منظور نہیں کرتے تو ہم مردانہ وار میدان میں آکر تم سے کہیں گے کہ تم اپنا بوریا بدھنا
اٹھاکر سات سمندر پار ہو جاؤ (Hear Hear Allahoakbar)
میں سمجھتا ہوں بھائیو! یہی ہے اصلی جزو اس کا باقی تو سب باتیں ہیں اسمیں لکھا ہے بہت کچھ
کہ فوجوں میں مت جاؤ نوکری حرام ہے ارے وہ آج سے نہیں وہ بہت عرصہ سے حرام ہے
میں تو سمجھتا ہوں کہ ایسی نوکری فوجی نوکری ایسی غلامی کہ جو ہم کو سکھائے کہ اس چند روپے
کے لئے تم اپنے ملک کے برخلاف اپنی قوم کے برخلاف اپنے دھرم کے برخلاف جاجاکر خونریزی
کرو۔ تمام دنیا سے دشمنی پیدا کرو۔ اپنے آپ کو غلام بناؤ اور غلام بنتے ہوئے دوسروں
کو بھی غلامی کی زنجیروں کے اندر جکڑ دو ایسی نوکری تو میں کہتا ہوں آج سے نہیں اس روز
سے جب سے کہ نوکری ہمارے دیس میں پیدا ہوئی اسی روز سے حرام تھی لیکن آج ہم پھر
اعلان کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے کم از کم کہ اے مسلمانو! فوجیو! تم یہ سمجھ لو کہ ہمارے
علمائے ہند شرعی احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے فتویٰ دے چکے وہ اپنی تقریروں میں بیان
کر چکے کہ آج خلافت کمیٹی اس بابت اعلان کرتی ہے کہ اے مسلمانوں کم از کم تم سمجھ لو کہ ہمارے
اوپر یہ نوکری سرکاری فوجی بالکل حرام ہوگئی لیکن یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک معمولی جزو ہے
اس ریزولیوشن کا۔ مگر وہ آخری جزو جو آپکے سامنے ہے اسکے لئے اپنے کو تیار کرلو تو
میں آپ سے کہتا ہوں کہ پھر تو آپ کی نوکری کا سوال نہیں رہا (Civil disobedience)

کیسے کا سوال ضرور باقی رہتا ہے لیکن بھائیو ایک بات کو ضرور یاد رکھو۔ جہاں ہم اتنے بڑے بڑے اعلان کرتے ہیں جہاں ہم اتنے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ تمام دنیا کے سامنے ہم ریزولیوشن بذریعہ تار بھیجتے ہیں اسی کے ساتھ چند فرائض ہم پر بھی عاید ہوتے ہیں۔ یاد رکھو یہ وقت ہے ہندوؤں کے لئے اور مسلمانوں کے لئے یہ وقت ہے یہ موقع ہے اپنے ملک اور دھرم کی آزادی کا آج اگر ہم چوک گئے۔ آج اگر ہم پیچھے رہے آج وہ قربانی اور ایثار کا مادہ جو ابھرتی ہوئی قوموں کے اندر ضروری ہے جو ترقی کرنے والی قوم کے اندر ہونا ضروری ہے اگر اس ایثار اور قربانی کے مادہ میں کچھ کمی ہمارے اندر پیدا ہو گئی تو یاد رکھو اے ہندو مسلمانو یاد رکھو اس بات کو میرے سندھی بھائیو! پیرو اور ان کے مریدو یاد رکھو آج نہیں کل تک نہیں بلکہ نسلاً بعد نسلاً اگر آج تم چوک گئے۔ تو غلام ابن غلام بن کر رہو گے۔ آزاد ہونے کا موقعہ تمہیں پھر نہیں ملے گا تمہاری آزادی کا موقعہ آج ہے شاہجہنگ کے زمانہ میں بھی تھا خیر وہ تو ایک قصہ ماضی تھا اسکو جانے دیجیے لیکن آج پھر ہے ہاں وہ کس طریقہ سے ہے میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ بہادری کا دعوے کرتے ہیں اور جب کبھی ان پر مقدمہ چلایا جاتا ہے تو سب سے پہلے ہاتھ جوڑ کر تیار ہوتے ہیں معافی مانگنے کے لیے تو بھائی تم پہلے ہی سوچ لو۔ کاہے کے جھگڑے میں پڑتے ہو۔ اگر ملک اور قوم کو بدنام کرنا ہے تو بہتر ہے۔ ورنہ تم الگ رہو اور جہاں تک مدد دے سکتے ہو، روپیہ پیسہ سے اسمیں شامل ہو جاؤ۔ لیکن اس سے بڑھ کر باتیں مت کرو یاد رکھو اس تحریک کے معنی یہ ہیں کہ تم خواہ کتنے بڑے مالدار کیوں نہ ہو ضعیف یا کم سن ہو بچہ بوڑھا عورت مرد جو کوئی بھی اپنے آپ کو ہندوستانی کہے اسکو سمجھ لینا چاہئے کہ اس تحریک کے یہ معنی ہیں کہ یہ تمہارے بڑے بڑے مکان یہ تمہاری جائدادیں یہ تمہارے بچے اور بیوی یہ کچھ چیز نہیں ہیں ممکن ہے کہ تمہیں ہمیشہ کے لیئے ساری دنیوی چیزوں سے جدا ہونا پڑے اور محض اس خیال سے کہ تمہارے بچے آئندہ

جاکر آزاد ہوں گے اور تم اس آزادی پر اپنے آپ کو قربان کر رہے ہو تمہیں اس کے لیئے قربان ہونا پڑے گا۔ اسکو سمجھ لو اچھی طرح سے تمہیں جیل کے اندر بھی جانا پڑے گا۔ مارشل لا بھی ممکن ہے کہ یہاں ہو جائے فوجیں بھی آجائیں پولس والے بھی پکڑیں تمکو ہتکڑیاں بیڑیاں بھی لگائیں سب کچھ ہو جائے دنیا بھر کی ذلت اور بے عزتی جو ہو سکتی ہو وہ سب کچھ ہو جائے لیکن اگر تم اسکو خوشی سے برداشت کرنے کے لیئے تیار ہو اور کانگریس اور خلافت کے حکم کے ماتحت برداشت کرنے کے لیئے تیار ہو مرنے کے لیئے ہاں اسوقت تیار ہو مارنے کے لیئے تیار نہیں ہو تو سمجھ لو کہ فتح تمہاری ہے اور دسمبر تک میں سمجھتا ہوں کہ ملک تمہارا ہی سوراج تمہارا ہے۔ خلافت تمہاری ہے (اللہ اکبر) لیکن بھائیو اگر کسی کے دھوکہ میں آکر بہت سے ایسے دوست ہمارے ہیں جو بہت سی ترکیبوں سے تمہارے اندر آکر ہماری انجمنوں میں شامل ہو کر ہمارے بھائی بنکر اس فکر میں رہتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے اس تحریک کے اندر نفاق کو لاکر آپسمیں بھائیوں کو لڑا کر الگ کر کے اپنا الو سیدھا کریں تاکہ سرکار کے یہاں سے خطاب مل جائے جاگیر جیسے پھر زمینداری ملجائے اور ایسی قسم کی عزت ہو جائے ایسے لوگ بھی تم میں ہیں جو کمزور دل کے ہیں ان کو چھوڑکر (یہاں پر کچھ الفاظ پڑھنے میں نہیں آئے) جو خود ناکارہ ہیں لیکن محض (Criticise) کرنا نکتہ چینی کرنا چاہتے ہیں ان کو چھوڑکر اور جو لوگ محض فائدہ کی وجہ سے اندھے بن رہے ہیں ان کو چھوڑکر میں پھر بھی سمجھتا ہوں کہ اسوقت بہت سے آدمی ایسے ہیں جو ایمانداری کے ساتھ اپنے دھرم پر مذہب پر خلافت پر ایمان پر اللہ پر قربان ہونے کے لیئے تیار ہیں ان لوگوں سے اپنی اپیل کرتا ہوں جنکو نام کی خواہش نہیں جنکو عزت کی خواہش نہیں جو اپنے جان و مال اپنی تمام آبرو کو قربان کرنے کے لیئے تیار ہیں اس ابدی آبرو کے حاصل کرنے کے لیئے جس کا اس تحریک کے اندر راز مضمر ہے۔ بھائیو! میں سمجھتا ہوں کہ میرے بعد اور بھی بہت سے Speakers ہیں جو اس تحریک کے متعلق اپنے خیالات کو آپ کی

خدمت میں آپکے سامنے پیش کریں گے۔ میں آپ کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا لیکن آخری مرتبہ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ دسمبر تک آپ تیاری کر لیجئے میں جانتا ہوں کہ اسوقت گورمنٹ کی بری حالت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اسوقت وہ اس فکر میں ہے کہ جس طرح ہو سکے دہوکہ دے کر نرمی سے پیار سے خوش کر کے خوشامد سے اپنی مطلب براری کرلے ایک چال تو تھی ان کی بھی تو بالکل زبردست لیکن الٹی پڑ گئی وہ بات یہ ہے کہ ہمارے دونوں بھائی (شوکت علی محمد علی) بڑے موٹے تازے تھے یہ برداشت کر سکتے تھے۔ اس چال کو اس واسطے ان پر کوئی کارگر نہیں ہوئی اب معلوم نہیں کہ وہاں وائسرائے بہادر اور ان کے تمام سوچ بچار کرنے والے ساتھی اسوقت شملہ کے پہاڑوں میں کیا سوچتے ہوں گے۔ جو کچھ بھی ہو خیر (اسجگہ مقرر نے پھر پریذیڈنٹ کی جانب اشارہ کر کے کہا کہ) بھائی کہتے ہیں کہ بستر باندھنے کی فکر میں ہوں گے (ہنسی) ٹاٹ کہاں سے لائیں گے۔ خیر جو کچھ ہو سوال یہ ہے کہ اسوقت جو کچھ ترکیبیں وہ سوچتے ہوں وہ ان کو مبارک۔ آپ اپنے گھر کی ترکیبیں سوچ لیجئے اور سوچ سمجھ کر اور سوچ بچار کے بعد آپ تیار ہو جائیے اس بات کے لئے جو ریزولیوشن آج آپ پاس کریں خود اس پر عمل پیرا ہو کر تمام دنیا کے سامنے مثال قائم کر کے آپ دکھا دیں کہ ہندوستانی جیسے ایک مہینہ کے اندر ایک کروڑ سے زیادہ روپے جمع کر سکتے ہیں۔ ہندوستانی جو ایک مہینے کے اندر ایک کروڑ ممبر بنا سکتے ہیں کانگریس کے لیئے وہ تین مہینے کے اندر اپنی خلافت اور اپنے مذہب اور دیش کو آزاد کرا سکتے ہیں تمام باہری حکومت کے اثر سے۔ (اللہ اکبر) *

دستاویز ثبوت نمبر ۱۶

بتائید ریزولیوشن نمبر ۶۔ تقریر مولوی نثار احمد صاحب!

## نقل رپورٹ سی آئی ڈی

جناب صدر و حاضرین جلسہ! یہ تحریک اور تجویز جسکے لیئے علمائے کرام اور میرے اور آپ کے بڑے سیاست دان اور مدبرین تقریریں فرما چکے ہیں۔ اب اس کے اوپر کچھ عرض کرنے کی کوئی حاجت اور ضرورت باقی نہیں ہے۔ مگر حکم کی تعمیل کے لیئے کھڑا ہو گیا۔

مسلمانو! فوجی ملازمت کو حرام بتلایا گیا ہے۔ ہم کو اور آپ کو معلوم ہے کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ کہ جس گورنمنٹ کی زیادتیوں ظلم اور عہد شکنیوں نے ہی نہیں بلکہ اخلاق اور ایمان کے بگاڑنے کی جو جو تدبیریں کہ ان کے ہاتھ میں ہیں وہ سب کی سب عمل میں لاتی ہے ایسی گورنمنٹ کے ساتھ تعلق رکھنا بھائیو شرعاً جائز نہیں حرام مطلق ہے بالخصوص فوجی ملازمت۔ اس فوجی ملازمت کا منشا کیا ہے کہ ایسی ظلم کرنے والی قوم اور ایسی عہد شکنی کرنے والی جماعت اور وہ جماعت جسکو یدطولیٰ ہو دنیا کے اخلاق دنیا کے دہرم اور ایمان کے بگاڑنے کا انکی فوجی ملازمت (عربی پڑھی ۔۔۔۔۔) گویا ان برے امور کی معاونت اور ان برے امور کی عزت کرنا ہے۔ ایسی جماعت کی فوج میں داخل ہونا یا خود داخل نہ ہونا لوگوں کا ترغیب دینا یا ترغیب ہی نہ دینا بلکہ لوگوں کو جاتا ہوا ترغیب دیتا ہوا دیکھ کر چپ رہنا۔ یہ بھائیو سب کا سب شرعاً حرام ہے جن بھائیوں نے سنا انھوں نے یہ شریعت کا مسئلہ معلوم فرما لیا۔ جنہوں نے نہ سنا ہو ان کو اور آپ کو چاہیئے ان کے کانوں تک یہ خبر پہنچا دیں۔ آج نہیں اس وجہ سے نہیں کہ ہماری گورنمنٹ انگورا کے مقابلے پر کھڑی ہوئی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ ان کی اگلی برائیاں ان کے اگلے ظلم زیادتیوں۔ ان کے خلاف وعدوں اور عہد شکنیوں

نے اس فوجی ملازمت کو حرام کر دیا ہے۔ اب ہندوستانیوں کے لئے اور، بالخصوص مسلمانوں کے لئے بھائیو اس کا تخیل اس کا خواب بھی اچھا نہیں معلوم ہوتا چہ جائیکہ نوکری میں داخل ہونا۔ اسکے علاوہ اب آپ سُن لیجئے قرآن کی آیت آپ کے سامنے پہلے پڑھی جا چکی ہے میں پھر اسکو سناتا ہوں۔ چنانچہ آیت پڑھی ............

اللہ والو دینی بھائیو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ اگر آج ہم اور آپ اس فوج میں داخل ہو کر کعبہ کے ڈہانے والوں کا ساتھ دیں گے اگر آج ہم اور آپ دوسروں کو ترغیب دے کر کہ وہ داخل ہوں تو ہم کیا کریں گے کہ مدینہ کی عزت پہ بار لائیں گے۔ تو اللہ والو دینی بھائیو کس منہ سے ہم رسول اکرمؐ کے سامنے قیامت میں حاضری دینگے۔ مسلمانو ہم کو اور آپکو ہرگز جائز نہیں اور یہ جتنی اور جو کچھ خرابیاں جو کچھ مصیبتیں ہمارے اور آپ کے اوپر پڑی ہیں یہ سب انہیں خلاف شریعت امور کے ارتکاب پر پڑی ہیں اور سب سے بڑا جرم شرعی یہ ہے کہ ہم اور آپ مسلمانوں کے مقابلہ میں فوج میں داخل ہو کر جاتے ہیں۔ آج ہمارے اس طرز عمل نے ہمکو ایسا ذلیل اور رسوا کیا کہ غیر ممالک والے اپنے پاس بٹھانا بھی گوارا نہیں کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ تم وہ ہندوستانی ہو کہ بارہ بارہ روپے میں ایمان اور دھرم بیچکر خود غلام بنتے ہو۔ اور دوسروں کو غلام بناتے ہو۔ دوسروں کے غلام بنانے میں کوشش کرتے ہو۔ ایسی نوبت ہے اور ہم ذلیل اور خوار ہو چکے ہیں۔ میں اس ریزولیوشن کی دل سے تائید کرتا ہوں اور آپ لوگوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ سب حضرات اس پر کاربند ہوں گے۔ (اللہ اکبر)
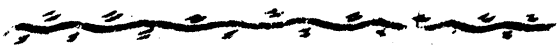
(دستاویز ثبوت نمبر ۱۷)

# نقل رپورٹ سی۔ آئی۔ ڈی

مولانا محمد علی ........ واقعہ ۹ جولائی بوقت شب!

جلسہ آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی میں رزولیوشن نمبر ۶ تحریک تائید کی تقریریں ہونے کے بعد مسٹر محمد علی پریسیڈنٹ نے کہا کہ یہ تحریک جو نہایت اہم ہے جو بڑی ذمہ واری کی تحریک ہے جس پر ہمارا آیندہ طرز عمل منحصر ہے وہ آپ کے سامنے پیش کردی گئی اردو میں گفتگو ہوئی۔ سندھی میں گفتگو ہوئی۔ انگریزی میں گفتگو ہوئی۔ قرآن و احادیث کے حوالے دیئے گئے۔ دہرم شاستر کے حوالے دیئے گئے اسپر کافی بحث ہو چکی ہے اب میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ اسکو منظور کرنا چاہتے ہیں تو اسکو کھڑے ہو کر منظور کریں چنانچہ لوگوں نے کھڑے ہو کر اور ہر طرح کے نعرے لگا کر تحریک کو منظور کیا۔

کسی نے اختلاف نہیں ظاہر کیا۔ اس کے بعد پریسیڈنٹ نے کہا کہ پیشتر اسکے کہ میں کہوں کہ یہ تحریک منظور ہوئی میں کہتا ہوں کہ اسکی اہم ذمہ واری کو منظور کرتے جب تک آپ تمام اپنی قوت کو صرف نہ کردیں اپنے ملک و مذہب کے بچانے میں اسوقت تک آپ سوراج کو حاصل نہیں کرسکتے۔ نیز سرکاری نوکریوں کے چھوڑنے کے لئے آپ کو طیار رہنا چاہیئے۔ اسلیئے کہ سوراج ہونے سے پہلے کانگرس احمد آباد کی آئے اس سے پہلے اگر گورنمنٹ اپنے رویہ کو نہ بدلے تو اُس کے پہلے دن تمام باتوں کو کرنا ہے۔ سندھ کے لوگوں کو سونے کا وقت نہیں ملے گا۔

اب وقت اس کا ہے کہ ہر ایک جماعت پوری محنت سے پوری کوشش سے کام کرے۔ تاکہ مذہب و ملک دونوں کا بھلا ہو۔ خداوند کریم ہم کو توفیق دے۔

## گواہ نمبر (۸)

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۸)

شان بہادر ولد خان بہادر عمر تقریباً ۳۰ سال۔ مذہب مسلمان۔ ذات پٹھان منصب سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ ساکن الہ آباد سے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں کراچی خلافت کانفرنس میں جو گزشتہ جولائی میں ہوئی تھی مختصر نویس کی حیثیت سے موجود تھا میں اردو کا فن مختصر نویسی جانتا ہوں۔ میں ۸۔ جولائی کو کانفرنس میں موجود تھا۔ ملزم نمبر ۱ نے پہلے تقریر کی میں نے انکی تقریر قلمبند نہیں کی بلکہ انسپکٹر بخت حسین نے کی میں ۹۔ تاریخ کی شام کو بھی موجود تھا۔ ملزم نمبر ۱ نے تجویز نمبر ۶ پڑھ کر سنائی تھی میں نے اس تحریک کو قلم بند کر لیا تھا اور ان کی افتتاحی تقریر کے الفاظ بھی میں نے تحریر کر لیے تھے۔ میں نے اردو میں اونکو صحیح طور پر نقل کر لیا ہے۔ واقعی ملزم نمبر ا۔ نے وہی کہا تھا جو میں نے تحریر کیا ہے میں اسکو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۱۹) (مولانا محمد علی صاحب نے کہا کہ مولوی نثار احمد صاحب جانا چاہتے ہیں مجسٹریٹ نے کہا میں چند ہی منٹ میں کارروائی بند کرتا ہوں) اس کے بعد ملزم نمبر ۲ نے تجویز نمبر ۶ کی تحریک کی اور اردو میں تقریر کی جو میں نے مختصر نویسی میں لکھ لی میں نے اسکی صحیح نقل اتار لی ہے ملزم نمبر ۲۔ نے جو کچھ کہا تھا وہی میں نے قلم بند کیا۔ میں اسکو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۲۰) ڈاکٹر کچلو نے ان کے بعد تقریر کی۔ اس تجویز پر سندھی اور انگریزی دونوں زبانوں میں تقریریں ہوئیں میں نے ملزم نمبر ۳ کی تقریر قلم بند کی تھی جو اردو میں تھی۔ میں نے اردو مختصر نویسی کی نقل صحیح طور پر اتار لی ہے۔ جو کچھ ملزم نمبر ۳ نے کہا تھا وہی میں نے لکھا ہے میں اسے پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۲۱) ملزم نمبر ۵ نے ملزم نمبر ۳ کے بعد تقریر کی۔ انہوں نے بھی اردو میں تقریر کی ان کی تقریر بھی میں نے مختصر نویسی کے طریقہ پر قلم بند کی اور اس کی

صحیح نقل بھی اردو میں تیار کرلی ہی۔ جو کچھ ملزم نمبر ۵۔ نے کہا تھا وہی میں نے تحریر کیا تھا
میں اسکو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۲۲) تقریروں کے ختم ہونے کے بعد
ملزم نمبر ۱ نے تجویز نمبر ۲ کانفرنس کے سامنے پیش کی۔ وہ اردو میں بولے جو کچھ
انھوں نے کہا میں نے مختصر نویسی کے طریقہ پر تحریر نہیں کیا۔ میں اپنے مختصر نویسی کے
نوٹ یہاں لایا ہوں۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

دستخط ایس۔ ایم تلاقی
۲۶ رستمبر ۲۱ء

(نوٹ (۱) اس گواہ نے بھی وہی دستاویزات پیش کیں جو انسپکٹر لخت حسنین کر چکے تھے۔
(۲) اسوقت عدالت کی کارروائی لنچ کے لیئے بند کی گئی۔

گواہ نمبر ۹

(دستاویز ثبوت نمبر ۲۳)

لنچ کے بعد ۳ بجے پھر کارروائی شروع ہوئی اور ڈبلو۔ آر۔ برنس۔ عمر تقریباً
پچاس سال۔ مذہب عیسائی پرسبیٹیرین چرچ اخبار نویس ساکن کراچی نے باقرار صالح
بیان کیا کہ :۔

"میں ڈیلی گزٹ" کا اسسٹنٹ ایڈیٹر ہوں۔ ہمارا رپورٹر مسٹر ٹیک چند سیر میدانی
خلافت کانفرنس میں ۹ رجولائی کو موجود تھا۔ اس نے ۹ رجولائی کی شام کو کانفرنس کی
کارروائی کی یادداشت مجھے دی اس یادداشت سے میں نے ۹ رجولائی کی کارروائی
اپنے اخبار میں شائع کی۔
میں ۱۱ رجولائی کا ایک ڈیلی گزٹ کا پرچہ جسمیں ۹ رجولائی کی کارروائی چھپی ہی پیش

کرتا ہوں ۔ (دستاویز ثبوت نمبر ۲۴) اس اخبار کے چوتھے صفحہ پر وہ مضمون ہے جسکا تعلق تجویز نمبر ۷ سے ہے۔

میں اس یادداشت کو پیش کرتا ہوں جو مسٹر ٹیک چند میرے رپورٹر نے سات صفحوں میں تیار کی ہے۔ (دستاویز ثبوت نمبر ۲۵) اس کا ایک صفحہ گم ہوگیا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کھوئے ہوئے صفحہ کا کیا ہوا۔ جو کچھ میرے اخبار میں اس واقعہ کے متعلق شائع ہوا ہے وہ مسٹر ٹیک چند کی یادداشت کی صحیح ترجمانی ہے۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی

مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء
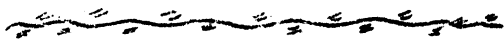
## گواہ نمبر ۱۰

(دستاویز ثبوت نمبر ۲۶)

کرم چند ولد رام بدل عمر قریباً ۳۲ سال۔ مذہب ہندو کھتری انسپکٹر خفیہ پولیس ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں گزشتہ جولائی میں خلافت کانفرنس کے جلسوں میں حاضر تھا۔ ۸ جولائی کو ملزم نمبر ۱ نے خطبۂ صدارت پڑھا تھا اپنے خطبہ کے ختم ہونے پر انہوں نے کہا کہ کل صبح کو مجلس مضامین منعقد ہوگی انھوں نے کہا مجلس مضامین میں مرکزی خلافت کمیٹی کے تمام ممبران اور ۵ ممبر ہر صوبہ سے لیئے جائیں سوائے سندھ کے جس سے دس ممبر لیئے جائینگے۔

میں ۹ جولائی کی شام کو جبکہ تجویز نمبر ۶ پاس ہوئی تھی حاضر تھا تجویز کا سرکاری اعلان میں صحیح ترجمہ ہوا ہے جو دستاویز ثبوت نمبر ۲ میں درج ہے۔

تجویز ملزم نمبر ا نے جلسہ میں پڑھ کر سنائی تھی۔ ملزم نمبر ۴ نے تجویز کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا تھا ان کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جس پر تجویز لکھی تھی اور وہ سندھی میں ترجمہ کرتے جاتے تھے۔ ملزم نمبر ۴ نے بھی تجویز پر سندھی میں تقریر کی تھی۔ میں نے اسکی یادداشت لکھی ہے تمام ملزمان نے سوائے ملزم نمبر ۷ کے اس پر تقریر کی تھی۔ ملزم نمبر ا نے تجویز کو رائے لینے کے لیئے پیش کیا انھوں نے جو لوگ اس سے اتفاق کرتے تھے ان سے کھڑے ہونے کے لیئے کہا۔ اور سب کھڑے ہو گئے۔ ملزم نمبر ۷ بھی وہاں تھے اور وہ بھی کھڑے ہوئے وہ پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے۔

۱۰ ارجولائی کو میں شام کی ڈاک سے نوشہر و فیروز کے لیئے روانہ ہوا۔ ملزمان نمبر ۳ و ۷ بھی اسی گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ جس میں ملزم نمبر ۷ نوشہر و فیروز پر اتر گئے اور ملزم نمبر ۳ سکر چلے گئے۔ ۱۱ ارجولائی کو نوشہر و فیروز میں کانفرنس تھی۔ ملزم نمبر ۷ نے اس کانفرنس میں انگریزی صبح اور انگریزی شام کو تقریر کی۔ ان کی تقریر اردو میں تھی جس کا ترجمہ صبح کو شیخ عبد المجید نے فقرہ بہ فقرہ سندھی میں کیا۔ اور شام کو ڈاکٹر چوتھرام نے اس کا مطلب سندھی میں حاضرین کے سامنے بیان کیا میں نے ملزم نمبر ۷ کی تقریر کے نوٹ لکھ لیئے۔ میرے پاس شام کی تقریر کے نوٹ موجود ہیں۔ میں اردو بخوبی جانتا ہوں۔ میں اپنے نوٹ اور ان کی صاف نقل پیش کرتا ہوں ( دستاویز ثبوت نمبر ۲۷ )

( کوئی جرح نہیں کی گئی )

( دستخط ) ایس۔ ایم تلاتی

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت نمبر ۲۷)

# نقل رپورٹ سی۔ آئی۔ ڈی

## تقریر مولنا شوکت علی صاحب جو انھوں نے اردو میں کی اور جس کا ترجمہ فقرہ بہ فقرہ عبدالمجید کرتا رہا۔

میرے پیارے ہندو مسلمان بھائیو! میں دیکھتا ہوں کہ جو لفظ آپ کے چیرمین نے فرمائے ہیں اس سے آپ شرمندہ ہیں کہ پہلی کانفرنس آپ کے ضلع کی ہے اور آدمی بہت کم ہیں۔ اور انتظام معمولی مجھ کو اس کا ذرا رنج اور فکر نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو کوئی بڑا کام ہوتا ہے تو اسکی ابتدا اس سے بھی بہت کمزور ہوتی ہے مجھ کو یقین ہے اور میرا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ آپ کا یہ چھوٹا جلسہ ایسی روح پھونکیگا کہ اگر خدا کو منظور ہے (انشاء اللہ تعالیٰ) جس وقت لڑائی کا وقت آیا تو یہاں کے لوگ اور آپ کے پڑوس کے لوگ اس لڑائی میں کسی سے کم جان و مال کی قربانی میں نہیں ہیں گے۔ آج خلافت کی تحریک سے تمام ہندوستان تمام ایشیا۔ تمام مسلمانوں کے ملک۔ تمام یورپ کے ملک ہل رہے ہیں اور کئی بادشاہوں کے تخت الٹ جائیں گے، (اللہ اکبر) یہ تحریک جب شروع ہوئی اس کا نام انجمن خدام کعبہ تھا اور چھ ممبر تھے۔ آج خدا نے ان چھ سچے بہادر سپاہیوں کی برکت سے وہ قوت بخشی ہے کہ کئی کروڑ انسان اس خلافت کے کام میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔ ہمارے ہندوستان کی سب قوموں کی بڑی بھاری کانگریس جسمیں سب قومیں ہندو مسلمان یہودی، پارسی شریک ہیں۔ شروع میں جب قایم ہوئی بہت تھوڑے آدمی تھے۔ اور آج۔ خاصکر خود مسلمان انگریز کے دھوکہ میں آکر کہ یہ ہماری نیک خواہی کرینگے ان کے فریب میں آکر اس کی تباہی کی کوشش کی آج اس انگریز کو اس گورنمنٹ کو رضی کرنے کا انعام ہم کو ملگیا (عبدالمجید نے سرکار بولا۔ سرکار مت کہو یہ سرکار نہیں ہے) یعنی خلافت کی بربادی۔ آج

ہر ایک مسلمان ملازم چاہے کوئی عہدہ کا ہو۔ اس سے خدا کا نام لیکر پوچھو کہ تمہارا سب سے
بڑا دشمن کون ہی تو اس انگریز کے سوا دہ دوسرا نام نہیں لیگا۔ بھائیو وقت تھا مسلمان
اور مسلمانوں کی قوم کانگریس کے خلاف کوشش کر رہی تھی۔ آج کانگریس والوں سے
پوچھو کیا مسلمان سب سے زیادہ ممبر نہیں ہیں۔ میرا اس کہنے سے مطلب یہ ہی کہ آپ کی
چھوٹی جماعت کے آگے جو مشکلات ڈالی جاتی ہیں اس سے مت گھبراؤ۔ آسمان کا
تھوکا سنہ پر گرتا ہے۔ میں برا کہنا نہیں چاہتا جو آج ہمارے برخلاف ہیں وہ
انگریز سے منہ موڑ کر ہمارے ساتھ شامل ہوں گے۔ بھائیو! خدا پر بھروسہ کرو ہمت
کرو اور چھوٹے سے دلمیں خدا پر بھروسہ کرو۔ کہ جب تک خلافت کا سوال۔ سوراج
کا سوال پنجاب کا سوال انصاف کے ساتھ فیصلہ نہ ہوا تو ہم نہ چین سے بیٹھیں گے
نہ سرکار کو بیٹھنے دیں گے۔ بھائیو! سن لو۔ ظاہرہ میں بہت بڑی معلوم ہوتی ہی اس
انگلستان کی سرکار نے جب سے خدا حق اور سچائی کو چھوڑا اسکو گھن لگ گیا ہے اور
ساری دنیا کی سرکاریں اسکے برخلاف ہوگئی ہیں اسکو گھر میں چین نہیں اس نے امریکہ
سے اتنا قرض لیا کہ اسکی بوٹی بوٹی قرضدار ہی۔ تمام امریکہ اٹلی فرانس جرمن روس تک
اس سرکار کا حال معلوم ہو گیا۔ کہ دنیا میں اس سے زیادہ خود غرض سرکار کوئی نہیں
اس کے خود ملک کے اندر Labour Party والے بغاوت کے نزدیک
ہیں۔ لاکھوں آدمی بغیر مزدوری کے مارے مارے پھرتے ہیں اور کارخانے بند ہیں
آئرلینڈ میں بغاوت ہو رہی ہے اور Republic قائم کرلی ہی۔ ترک
بہادر قوم ان کے خون کی پیاسی قوم موجود ہے۔ کیونکہ اس کے اوپر بیجا ظلم کئے
گئے ہیں۔ ایران والے بھی ان کو پہچان گئے ہیں اور انکی تباہی کے خواہاں ہیں۔
مصر کے لوگ بغاوت کر چکے۔ بغاوت کا جھنڈا کھڑا ہو گیا۔ مجھ کو معلوم ہی عراق
فلسطین اور دوسری جگہوں کے آدمی کہہ رہے ہیں کہ اگر ہندوستان کے غلام سپاہی

ان کو اگر قتل نہ کریں تو ایک مہینے میں ان کو نکال دیں۔ افغانستان کے رہنے والے
ان کے پرانے دوست ان کو خوب جان گئے ہیں اور ابھی تک صلح نہیں ہوئی جب
بڑی عالمگیر جنگ لگی تو ہندوستان کے ہندو مسلمانوں نے مدد دے کر انکو مصیبت
سے بچایا جو کچھ انعام ہندوستان کو ملا سب کو معلوم ہے مردوں کو کہ پاؤں پر چلنے
کے واسطے خدا نے دئے تھے ان کو الٹا کر کے چلایا گیا۔ ہمارے چھوٹے بچوں کو
چوتڑوں پر بیت مارے۔ اور جب بیہوش ہوئے تو پانی ڈال کر اور ہوش میں لاکر
پھر بیت مارے تاکہ سزا پوری ہو۔ ہندوستان کی عورتوں اور استریوں کو جن کے
لیئے ہندوستان جان اور مال قربان کرتا ہے۔ انکی بے عزتی کی گئی۔ ان کے منہ
میں تھوکا گیا۔ بھائیو! ان تمام باتوں پر بھی صبر کیا گیا کہ خلافت کے متعلق وعدے
پورے کرو۔ پنجاب کا انصاف کرو۔ سوراج دو مگر انہوں نے کچھ نہیں کیا سوائے
اس کے کہ ہم کو تنگ کیا جاتا ہے جیل میں بھیجا جاتا ہے اور گلے گھونٹے جاتے ہیں
پس ہم لوگ شرافت کا کام پورا کریں گے۔ کانگریس نے فیصلہ کر دیا کہ پرانے گناہوں
سے توبہ کریں۔ پنجاب اور خلافت کا انصاف دیں۔ یا ہندوستان میں نہیں رہنے پائینگے
ہمارے ہندوستان کے سب ہندو مسلمان سبکو انکے ساتھ Noncooperation
کرنا چاہیئے یعنی ہم لوگوں سے گورنمنٹ کو کسی قسم کی مدد نہ ملے یعنی یا تو مجبور ہوکر توبہ
کرے اور ہمارا کہنا مانے۔ بس بھائیوں میں تم سے تین باتیں کہنے آیا ہوں صاف
صاف ہیں :۔

نمبر (۱) اگر تم چاہتے ہو کہ اس لڑائی میں ہندوستان ہندو مسلمان کامیاب
ہوں تو ایسا اتحاد کرو جیسے ایک ماں کے دو بیٹے۔ اور میں کہتا ہوں کہ منہ سے
ہندو مسلمان وعدہ کرتے ہیں مگر صرف وعدہ سے کام نہیں ہوتا۔ عملی کام کرنا چاہیئے۔
اس گورنمنٹ کو جانتے ہیں کہ صرف ایک چیز ہے کہ جب تک ہندو مسلمان لڑتے رہینگے۔

تو یہ بات ان کو چین اور آرام سے رکھیگی۔ بھائیو جھگڑے کے واسطے سمجھ لو بڑے بڑے
مولوی پنڈت سردار اور زمیندار چھوٹے ہیں جو کوشش کریں گے ہندو مسلمانوں کو
ایک دوسرے کے برخلاف اکسانے کے واسطے اور تم سب کو بہت بڑا فکر ہے
کرانے والی بقر عید پر فساد کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ بھائیو میں تو یہاں تک سمجھتا
ہوں کہ تم یاد رکھو کہ دشمن لڑانے کے واسطے کوشش کریں گے۔ ہندوں کے مندر میں
گئو ماس۔ اور مسجد میں سور کا گوشت اس واسطے کہ ہندوں کو کہا جائے کہ مسلمانوں نے
پھینکا ہے اور مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہندوں نے کیا ہے تو میں نے بھائیوں سے
جو یہاں جمع ہیں میں ان کو کہتا ہوں کہ خدا کا دیا ہوا پانی سب گندگی کو پاک کر دیتا ہے
اور ایک دوسرے کے برخلاف جوش نہ کرنا۔ بھائیو! خدا اور رسول کا واسطہ دے کر
میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ بہتیر اشتعال دیا جائے تم کو ہندو گالیاں دیں اپنی
پاک جانوں کے واسطے صبر کرنا اور کچھ نہ کرنا اور ہندو بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اگر
مسلمان پاگل ہو کر تم کو نقصان پہنچائیں۔ تمہارے سامنے گئو ہتیا کریں صبر کرو
چھ مہینے صبر کرو جیسے تم نے ڈیڑھ سو سال صبر کیا ہے۔ جس دن خدا نے ہندوستان
کو سوراج نصیب کیا تو ہندو بھائیوں کو کہتا ہوں کہ تمام ہندوستان کے سرداروں نے
اس بات کا ارادہ کر لیا ہے کہ ہندوستان کو سوراج مل گیا تو پہلا قانون پارلیمنٹ
میں پیش کیا جائے گا کہ ایک کروڑ کی بکریاں ملک میں لے کر بھیجدی جائیں۔ تاکہ
گئو ہتیا بند ہو جائے۔ بھائیو ہندو مسلمانوں کا خلافت کا ساتھ دے رہے
ہیں وہ آپ کے ساتھ ساتھ جیل خانہ جا رہے ہیں۔ اس واسطے جو کبھی نازیبا باتیں جو
تمہارے جوش کے واسطے پیش کی جائیں تو صبر کرو اور ہندو بھائی بھی صبر کریں
یہ گئو ہتیا بند ہونے کا یقین خدا سے جب طاقت ملے گی تو مسلمان بھائی دھو کا نہیں
دینگے۔ پہلی بات ہندو مسلمانوں کی سچی دوستی ہے ***

نمبر ۲ - دوسری بات یہ ہے کہ ہندوستان میں نیا مرض نامردی کا پیدا ہو گیا ہے
جو میری والدہ شریفہ نے فرمایا ہے ........ مردوں کی عزت رہیگی تب تک جبتک
مردانگی ہے اور عورتوں میں جبتک پاکیزگی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان میں ہندو
مسلمان عورتوں میں یہ صفت ہے کہ اپنی جان و مال قربان کرینگی مگر عزت کو نہیں جانے دینگی
اور مردانگی کے واسطے گورنمنٹ نے ایک اسکول قائم کیا ہے اگر مردانگی چاہتے ہو تو جیلخانہ
میں آؤ خدا پر بھروسہ رکھکر ہر ایک ہندو مسلمان جیل میں جانے کے واسطے تیار ہو جائے
تو یہ نامردی کی بیماری چلی جائے گی۔ یہ دوسری بات ہے۔
نمبر ۳ - کوئی بڑا کام دنیا میں تکلیف اور قربانی کے سوا نہیں ہوتا۔ یہ تین باتیں
میں کہہ چکا۔ آج تم سمجھ لو کہ تمہاری کوشش رائیگاں نہیں گئی وہ کارآمد ہوئی ہے جو سرکار
کی نیند بھول گئی ہے اگر اسی دنیا میں ۲۴ گز زمین یا کوڑے یا کچھ ہو تو انسان
کی نیند کو حرام کر چھوڑتے ہیں۔ بھائیو تم فکر کرو یہ امان سبھا کہو یا یہ ایمان سبھا کہو اسکا
قائم ہونا یہ بات اچھی طرح ثابت کرتا ہے کہ سرکار میں اتنی طاقت نہیں کہ ہمارے سامنے
ہو سکے اور اسواسطے ہمارے بھائیوں کی مدد کے واسطے کہتے ہیں خان بہادروں اور
رائے بہادروں کے پاس جاکر کہتے ہیں کہ مدد دو اور غلام سبھا بناؤ جو کہ غلام ہیں وہ نامرد
ہیں ان کی مدد کیا کرینگے۔ غلام سبھا والے بھی بہت ہیں کہ ہمارے کو کہتے ہیں کہ وہ
ہمارے ساتھ ہیں اور خواہ مخواہ سرکار کے ڈر سے نام لکھواتے ہیں۔ مجھ کو یقین ہے
کہ جب کلکٹر حیدرآباد نے پیر جھنڈے والے کو خط لکھا کہ غلام سبھا بنائیں تو اسکو
اتنا افسوس ہوا کہ اسکی خاموشی کا یہ فائدہ ملا کہ جو اتنا کمزور سمجھا گیا اسواسطے عملی جواب دیا
کہ اتنے دن خاموش تھا کل خلافت کانفرنس میں شامل ہوا اور اعلان کیا جو مسلمان خلافت
میں شریک نہیں وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ کہتے ہندو مسلمان بھائی بھائی ہیں میں کہتا ہوں
کہ دشمن صرف ایک ہی وہ دشمن انگریز یا انگریزی سرکار ہے وہ ہمارے بھائی جو زمیندار ہیں

یا خطاب یافتہ ہیں یا نوکری میں ہیں اور کمزور ہیں ان کو کہتا ہوں کہ اپنی قوت اور طاقت کو
کمزور نہ ہونے دو اور اپنے پاس رکھو تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کام آئے بھائی بھائی
میں لڑنے کا وقت نہیں چاہیے تمہارے ایک دوسرے کے خلاف ہو میں اتنا کہتا ہوں
اور مہاتما گاندھی نے بار بار فرمایا ہے کہ اگر ہمارا ہندوستانی گولی مارنے آئے اور ہاتھ ڈالے
تو اسکو کہو کہ میں تیرا بھائی اور ملک کے واسطے لڑ رہے ہیں اگر نہ ملنے تو اسکو کچھ مت کہو اور اپنی
قوت کو دشمن کے برخلاف لڑنے کے واسطے رکھو۔ اور بھائی کے برخلاف نہ صرف کریں۔ کیونکہ
اسکو دوسرے دشمن نے بھیجا ہو اور سرکاری ملازمت والوں کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نوکری میں
چور قاتل ڈاکو کو پکڑ دو میں اپنی طرف سے کہوں گا کہ اسوقت ............ کر لیویں بس
جو مجھے کہنا تھا وہ کہہ چکا اور جو کچھ کہنا ہوگا شام کو کہوں گا۔ خدا ہندو مسلمانوں کو طاقت دے
کہ ہمارے ساتھ شریک ہوں کیونکہ کام بڑا ہے اور مسلمانوں کو سرکار کو مدد دینا حرام ہے
اور اپنے ملک کو آزاد کرنے کے واسطے جان و مال قربان کریں۔ ایک اور بات کہتا ہوں
ملک نے فیصلہ کیا ہے ہندوستان کے چار نعرے ہیں۔ جس میں سب شریک ہو سکتے
ہیں کوئی مذہب کی دست اندازی نہیں نمبر(۱) اللہ اکبر نمبر(۲) بندے ماترم نمبر(۳)
ہندو مسلمانوں کی جے نمبر(۴) ست سری اکال جو بولے گا سو ہوے گا نہال ۔۔

(نوٹ) گواہ نمبر ۹ کے بیان کے مطابق اس جگہ وہ تقریر ہونی چاہیئے جو مولنا
شوکت علی صاحب نے نوشیرو فیروز میں شام کے وقت کی اور جس کا خلاصہ ڈاکٹر چوتھرام نے
سندھی میں بیان کیا لیکن یہ تقریر شیخ عبدالمجید صاحب نے فقرہ بفقرہ ترجمہ کی ہے جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ صبح کے وقت کی گئی ہے۔ تاہم چونکہ عدالت کی مسل میں یہی تقریر منسلک
ہے اسلئے اسکو درج کیا گیا ہے۔

---

اسوقت ۳ بجکر ۴۰ منٹ گزرے تھے لیکن وکیل سرکار نے کہا کہ آج اتنے

ہی گواہ طلب کیے گئے تھے۔ آج خلاف اسیران کا بیان جلد ختم ہوگیا باقی گواہ کل کی تاریخ میں طلب کیے گئے ہیں اسلئے عدالت برخاست کیجائے۔ لیکن عدالت برخاست ہونے سے پہلے مولانا محمد علی صاحب نے کہا کہ ہم کو اپنا بیان تیار کرنا ہے اسلئے ہم سب کو ایک ہی جگہ رکھا جائے۔ تاکہ ہم ایکدوسرے سے مدد لے سکیں۔ آجکل ہم کو صرف دو گھنٹے کے لیے ملنے کی اجازت ہے جو قطعًا ناکافی ہے۔ علاوہ ازیں ہم کو اپنے بیان میں یہ دکھانا ہے کہ اسوقت اسلامی شریعت کے احکام کیا ہیں۔ اسلیئے ہمارے مذہبی پیشوا اور مشیر مولانا عبدالباری صاحب و مولانا ابوالکلام صاحب کو بھی آزادی کے ساتھ ہم سے ملنے کی اجازت دیجائے۔ یہ حضرات ہمارے قانونی مشیر ہیں۔

مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ معاملہ جیل سپرنٹنڈنٹ کے اختیار میں ہے۔ لیکن مولانا محمد علی صاحب نے کہا کہ میں نے جیل سپرنٹنڈنٹ سے ذکر کیا تو وہ مجبوری کا عذر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو میں نے لکھا تو انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وقت گزر رہا ہے۔ ہمکو بیان دینے میں سہولت بہم پہنچانا آپکا کام ہے (مسکرا کر کہا) کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے آپ چاہیں تو جیل کا گارد بیں دوگنہ سہ گنہ بلکہ چہار گنہ سپاہیوں کا اضافہ کردیں۔ لیکن آپسمیں مشورہ کے لیئے ملنے جلنے کی اجازت دیدیں۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ میں مجبور ہوں میں کچھ نہیں کرسکتا یہ معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے میں صرف عدالت میں آپ کو سہولت بہم پہنچا سکتا ہوں۔

اس کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے کہا کہ والنٹیئر میری گرفتاری کے وقت کچھ کاغذات میرے بکس میں سے لئے گئے تھے انمیں سے بعض کی مجھ کو اپنے بیان کے لیئے ضرورت ہے وہ مجھ کو دئے جائیں باقی بیگم صاحبہ محمد علی کو بھیجدیے جائیں مجسٹریٹ نے ایک لفافہ اپنے بکس سے نکالا اور ایک کاغذ کو پڑھ کر کہا کہ ۴۳ کاغذات بیگم صاحبہ محمد علی کو بھیجدیئے گئے ہیں۔ گیارہ شملہ روانہ کئے گئے ہیں چھ اس عدالت کی مسل کے لیئے

موجود ہیں۔ ان چھ میں سے ایک تو بلگام ڈسٹرکٹ کانفرنس کا ریزولیوشن لکھا ہوا ہے اور باقیوں میں سے کچھ تار ہیں جو مہاتما گاندھی اور مہادیو دیسائی وغیرہ کو بھیجے گئے ہیں ایک کاغذ میں علی برادران کی معافی کے متعلق مہاتما گاندھی اور لارڈ ریڈنگ کا بیان ہے یہ سب کاغذات مسل میں شامل کرنے کے بعد آپ کو دکھائے جا سکتے ہیں۔

مولانا محمد علی صاحب نے کہا مجھ کو تو بلگام کانفرنس کے ریزولیوشن ہی کی ضرورت تھی۔ چلتے وقت پھر مولانا محمد علی صاحب نے کہا کہ حضرات علماء کو جتنے جلد ہو سکے مجھ سے ملنے کی اجازت دلائی جائے۔

مجسٹریٹ نے کہا میرے خیال میں مناسب حکام کے ذریعہ اس کا مناسب انتظام ہو جائے گا لیکن رات کے ۱۲ بجے تو لوگ آپ سے کسی طرح نہیں مل سکتے۔

مولانا محمد علی صاحب نے کہا یہ وقت میرے آرام کا ہے اس وقت تو میں سرکاری وکیل کی مداخلت کو بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ (ہنسی)

اسکے بعد عدالت برخاست ہوئی اور کہا گیا کہ دوسرے روز پھر گیارہ بجے سے کارروائی شروع ہوگی۔ ہر چہار سمت سے اللہ اکبر کے پرجوش نعرے بلند ہونے لگے اور اسیران بند موٹر لاری میں بیٹھ کر مسلح پولیس اور پولیس سے دوگنی مسلح انگریزی فوج کی حفاظت میں جیل کی طرف روانہ ہوئے۔

# دوسرے دن کی کارروائی

دوسرے روز ۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء کو گیارہ بجکر دس منٹ پر مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی اور حسب معمول سرکاری اقتدار اور قوت کی نمائش کی گئی۔ اس روز عدالت میں تماشائیوں کی تعداد کل سے کم تھی۔ تارکین موالات نے برابر عدالت سے مقاطعہ جاری رکھا لیڈران کی نظر میں یہ تمام کارروائی ایک تماشہ تھی اور وہ اپنی صفائی کی فکر کرنے کی بجائے اس سے ایک قسم کا لطف اٹھا رہے تھے۔

سب سے پہلے عدالت نے وکیل سرکار کی استدعا پر مغربی کمان کے ایک فوجی افسر کرنل گوائر کو شہادت کے لئے طلب کر کے کارروائی شروع کی +

## گواہ ۱۱

(دستاویز ثبوت ۲۸)

کرنل۔ ڈی۔ ای۔ گوائر عمر تقریباً ۴۲ سال مذہب عیسائی چرچ آف انگلینڈ۔ منصب فوجی کرنل ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

"میں ایک فارم پیش کرتا ہوں جس کے مطابق سپاہیوں کو فوج میں بھرتی کیا جاتا ہے (دستاویز ثبوت ۲۹)

میں دوسرا فارم بھی پیش کرتا ہوں جس کے مطابق سپاہی دوران جنگ میں بھرتی کیے گئے تھے ہندوستانی فوج کے تمام جنگی سپاہی دونو فارم میں سے کسی ایک کے ماتحت بھرتی کئے جاتے ہیں ہر ایک ہندوستانی فوجی سپاہی کے لئے لازم ہے کہ وہ دوران جنگ میں اور چھ ماہ بعد تک خدمات انجام دے +

جنگ ختم ہونے کی تاریخ یکم ستمبر ۱۹۲۱ء مقرر کی گئی ہے فارم (۲۹) کے

مطابق جو سپاہی بھرتی ہوا ہے اسکو کم از کم ۴ سال تک خدمت کرنی ہوگی۔ جو سپاہی اس فارم (۲۹) کے ماتحت بھرتی ہوا ہے وہ ۴ سے ۵ یا دس سال تک ملازمت کرنے کا عہد کرسکتا ہے۔ کوئی سپاہی میعاد موعودہ سے پہلے ملازمت ترک نہیں کرسکتا۔ میعاد مقررہ کے بعد بھی وہ دو سال تک ملازمت میں رکھا جاسکتا ہے بشرطیکہ ہر دو شرائط مذکورہ آرٹیکل ۱۵۳ پوری ہو جائیں۔ ۱۴۲ کا ضمنی نوٹ ۲ صرف محفوظ فوج کے متعلق ہے۔ اگر کسی رسالہ کی تعداد مقررہ میں کمی واقع ہوتی ہے تو اسی رسالہ کے آدمیوں کو بھرتی کرنے کی غرض سے بھیجا جاتا ہے جو اسی رجمنٹ کے سپاہی ہوتے ہیں۔ انکا فرض ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی ترغیب دیں عموماً اسی طرح پلٹنوں کی پوری تعداد قائم رکھی جاتی ہے۔ اگر یہ سپاہی لوگوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی ترغیب نہ دیں تو پلٹنوں کی پوری تعداد قایم رہنی محال ہے +

میں مغربی کمان کے جنرل اسٹاف میں کرنل کے عہدہ پر مامور ہوں۔ مجھے مغربی کمان کی پلٹنوں سے یہ اشتہارات دستیاب ہوئے ہیں جن میں سپاہیوں کو فوج میں ملازم رہنے سے منع کیا گیا ہے میں تین اشتہار دستاویز ثبوت (۳۱ الف۔ ب۔ ج) پیش کرتا ہوں۔ میں انکو اسی حالت میں پیش کرتا ہوں جس طرح یہ مجھکو ملے تھے مجھکو ان تین اشتہاروں کے علاوہ اور بھی اشتہار ملے تھے یہ اشتہارات مجھکو چھ یا سات پلٹنوں سے وصول ہوئے ہیں +

(کوئی جرح نہیں کی گئی) (دستخط) ایس۔ ایم۔ کلاتی۔
۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

**نوٹ**۔ مولانا محمد علی صاحب نے بھرتی کا فارم اور اشتہار دونوں طلب کرکے پڑھے۔ اشتہار کو پڑھنے سے پہلے چوما اور آنکھوں سے لگایا +

(دستاویز ثبوت ملاحظہ الف)

## نقل مطابق اصل
## تمام ہندوستان کے عالموں کا شرعی فتویٰ

(۱) سرکاری کونسلوں میں ممبر بننا ناجائز ہے۔

(۲) انگریزی عدالتوں میں وکالت کرنا ناجائز ہے۔

(۳) سرکاری یا نیم سرکاری مدرسوں میں پڑھنا ناجائز ہے۔

(۴) آنریری مجسٹریٹی اور اعزازی عہدے اور گورنمنٹ کے دئیے ہوئے خطابات رکھنا ناجائز ہے

(۵) گورنمنٹ کی تمام نوکریاں جن سے سرکار کی مدد ہوتی ہے حرام ہیں خاصکر پولیس اور فوج کی نوکری کرنا بہت سخت گناہ ہے کیونکہ ان کو اپنے بھائیوں پر گولیاں چلانی پڑتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جھنم خالدا فیھا (قرآن شریف)
ترجمہ۔ جو شخص کسی مسلمان کو عمداً قتل کریگا وہ جہنم میں ہمیشہ عذاب دیا جائے گا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من حمل السلاح علینا فلیس منا
ترجمہ۔ جس نے مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ مسلمانی سے خارج ہو گیا۔

---

اس فتوے پر حضرات مولانا ابو الکلام صاحب آزاد مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی مولانا آزاد سبحانی صاحب کانپوری۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ مولانا عبد الباری صاحب لکھنوی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند اور ہندوستان کے دوسرے بڑے بڑے عالموں کی مہر ہے اصل فتویٰ جمعیت العلماء ہند دہلی سے مل سکتا ہے۔

---

نوٹ مہاتما گاندھی اور دوسرے ہندوستان کے بڑے بڑے ہندو مسلمان لیڈر بھی یہی اعلان کر چکے ہیں۔

المشتہر ناظم عمومی دار الاشاعت ہند دہلی (دستوری پریس لاہور)

(دستاویز ثبوت ۳۲)

## گواہ ۱۲

چیرام ولد اندر عمرہ ۴ سال مذہب ہندو قوم اہیر منصب صوبیدار میجر ۹۸ انفنٹری ساکن بڑودہ نے باقرار صالح بیان کیا کہ

میں اپنی رجمنٹ کی ڈاک سنسر کرتا ہوں۔ یہ طریقہ آغاز جنگ کے بعد سے رائج ہے۔ مجھے ۲ و ۳ اگست کو ایک ہی قسم کے بارہ لفافہ وصول ہوئے ان میں سے میں نے ایک کو کھولا اس میں سے ایک اشتہار نکلا جو اسی اشتہار کی مانند ہے جو دستاویز ۳۱ کے حوالہ سے مسل کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ میں نے دوسرے لفافہ نہیں کھولے۔ میں فوراً ۱۲ لفافہ لیکر کمانڈنگ افسر کے پاس گیا انہوں نے ان میں سے ایک کو پڑھکر سب کو جیب میں رکھ لیا یہ لفافہ میری رجمنٹ کے مسلمان افسروں کے نام بھیجے گئے تھے۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم تلاقی۔

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت ۳۳)

## گواہ ۱۳

عزیز الدین ولد شرف الدین عمرہ ۳۶ سال مذہب اسلام قوم جاٹ منصب صوبیدار انفنٹری ساکن حال جہلم نے باقرار صالح بیان کیا کہ

میری رجمنٹ کا صوبیدار میجر پہلی جولائی سے دو ماہ کی رخصت پر گیا تھا میں نے اس کی جگہ صوبیدار میجری کا کام کیا۔ ان دو ماہ میں ہندوستانی فوج کے ملازمین

کی ڈاک کا میں سینسر تہا۔ وئل پرچہ اسی قسم کے جیسا کہ مجھکو ایک دکھایا گیا ہے (۳۱)
میری رجمنٹ کی ڈاک میں قریب ۲۰ جولائی کے پہنچے مجھے دو اشتہار مع
لفافوں کے ملے سیجھے جولائی کے آخری ہفتہ میں یا اسی زمانہ میں آٹھ اور ملے۔
میرے پاس ایک پرچہ جس طرح وصول ہوا تھا اسی طرح موجود ہے میں اسکو
مع اصل لفافہ (دستاویز ثبوت ۳۴) پیش کرتا ہوں۔ میں نے تمام لفافہ کمانڈنگ
افسر کو دیدے۔ یہ دس لفافہ رجمنٹ کے مسلمان افسران کے نام آئے تھے
ان افسروں میں سے دو پنشن لیکر رجمنٹ چھوڑ چکے تھے +

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔
۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت ۳۵)

## گواہ ۱۴

محمد حسین ولد درویش علی۔ عمر قریب ۵۴ سال مذہب اسلام قوم ہزارا منصب
صوبیدار۔ ۱۰۶ پانیر ساکن حال کوئٹہ نے باقرار صالح بیان کیا کہ +

## بیان ابتدائی

کچھ عرصہ کے لئے میری کمپنی ۲/۱ پانیرسے لاہور میں ملحق کر دی گئی تھی اس زمانہ میں
۱۰۶ پانیر عراق میں تھی +
گذشتہ سال ستمبر میں میری کمپنی کوئٹہ ڈپو میں واپس تعینات کی گئی تھی +
آخری ہفتہ اگست ۱۹۲۱ء میں کوئٹہ میں میرے پاس ایک اشتہار مثل ۱۳۱
کے پہنچا +

میں اسکو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۳۶) قریب ایک ماہ ہوا مجھے یہ پرچہ ملا تھا۔ اس کے ایک ہفتہ بعد جب میں کام پر تھا اس قسم کے ۴ یا ۵ لفافہ میں نے ڈاک میں دیکھے۔ ان میں سے ایک جمعدار کے نام تھا جو رجمنٹ میں تھا۔ دوسرے ان لوگوں کے نام تھے جو برطرف کر دئیے گئے۔ جس جمعدار کے نام ایک لفافہ آیا تھا اس نے پڑھکر بھیج دیا۔ باقی چار دفتر میں لے گئے اور صوبیدار میجر کو دیے جس نے کمانڈنگ افسر کو دے۔

دوسرے لفافوں میں یہی اسی قسم کے پرچے تھے۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی

۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت ۳۷)

## گواہ ۱۵

ٹیکم داس ولد کھیم چند عمر ۲۷ سال۔ مذہب ہندو۔ قوم لوہانہ۔ اخبار نویس ساکن کراچی نے بیان کیا کہ:-

میں نیو ٹائمز کا ایڈیٹر ہوں۔ میرے رپورٹر مسٹر مونوانی اور بنداسانی نے گذشتہ جولائی میں خلافت کانفرنس کے جلسوں میں شرکت کی تھی۔ ۹ جولائی کی شام کو مسٹر بنداسانی کانفرنس میں موجود تھے۔ انہوں نے مجھکو اس شام کی کارروائی کی رپورٹ دی تھی میں نے اپنے اخبار کے ۱۹ جولائی کے نمبر میں انکے نوٹس سے تیار کردہ کارروائی شائع کی تھی۔ نیز میں ۱۱ جولائی کے نیو ٹائمز کی ایک کاپی پیش کرتا ہوں کارروائی کی رپورٹ صفحہ ۴ میں درج ہے (دستاویز ثبوت ۳۸)

۱۰ر جولائی کو میں نے پھر تجاویز منظور شدہ کانفرنس کی مستند رپورٹ شائع کی میں اس نمبر کی ایک کاپی پیش کرتا ہوں جس کے صفحہ ۹ پر ساتویں تجویز موجود ہے۔ (دستاویز ثبوت ۳۹) مجھکو اطلاع دی گئی تہی کہ ترجمہ تجاویز جو میرے اخبار میں ۱۱ر جولائی کو شائع ہوا تہا وہ صحیح نہ تہا اسوجہ سے میں نے مسٹر محمد خاں سے درخواست کی کہ تجاویز کا صحیح ترجمہ کردیں چنانچہ انھوں نے ترجمہ کرکے مجھکو دیا جو میرے اخبار کے ۱۸ر جولائی کے نمبر میں شائع ہوا۔ ترجمہ تجاویز جو ۱۲ر جولائی کے نمبر میں چہپا تھا ممکن ہے کہ وہ بہی غلط ہو۔ مسٹر محمد خاں خلافت کمیٹی کے سکرٹری ہیں۔ میرے رپورٹروں کے لئے ہوئے نوٹ موجود نہیں ہیں اور نہ ایسے نوٹ ایک مہینے سے زیادہ میعاد تک رکھے جاتے ہیں (گواہ نے رخصت ہوتے ہوئے مولنا محمد علی صاحب سے مصافحہ کیا)

(جرح سے انکار کیا گیا)

ایس۔ ایم۔ تلاتی۔
۲۷ر ستمبر ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت ۴۰)

## گواہ ۱۶

پی۔ اے۔ کیلی۔ عمر ۴۱ سال۔ مذہب عیسائی رومن کیتھولک ساکن بمبئی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

مرکزی خلافت کمیٹی واقع بمبئی کے دفتر کی تلاشی کا وارنٹ مجھے ملا تھا۔ ۲ر ستمبر کو بوقت ۲ بجے دوپہر کے میں دفتر میں گیا تہا۔ اسوقت مسٹر عبدالغنی سپرنٹنڈنٹ دفتر ہذا وہاں موجود تھے۔ بموجب وارنٹ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی کاپی متعلقہ متوی

کی دفتر میں ابتک موجود ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایک کاپی بھی اب دفتر میں موجود نہیں ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ آپ کے یہاں کچھ کاپیاں آئی تھیں یا نہیں جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہاں چند کاپیاں آئی تھیں۔ مجھے یقین تھا کہ کم از کم ایک کاپی انکے پاس ضرور ہوگی۔ اس لیئے کہ ایک رسالہ مرکزی خلافت کمیٹی نے شایع کیا تھا جس میں یہ فتویٰ پورا درج تھا۔ یہ رسالہ جولائی یا اگست ۱۹۲۱ء میں طبع ہوا تھا۔ اور غالباً یہ آخر جولائی یا شروع اگست میں شایع ہوا تھا۔ میں نے مسٹر عبد الغنی سے سوال کیا کہ آپ کے پاس کوئی رجسٹر ہے جس میں فتویٰ کی وصولیابی درج ہو۔ اسپر انہوں نے ایک رجسٹر دکھایا۔ (مترجم نے جو ترجمہ کیا اسکا یہ مطلب تھا کہ کتنی کاپیاں تقسیم کرنے کے لئے آئی تھیں۔ اسپر مولانا محمد علی صاحب نے اعتراض کیا اور کہا کہ گواہ نے "تقسیم ہونے کے لئے" نہیں کہا ہے۔ مجسٹریٹ صاحب نے مولانا محمد علی صاحب سے کہا کہ جس وقت آپ کوئی استدعا کریں تو مہربانی کر کے کھڑے ہو جایا کریں اور مترجم سے کہا کہ وہ صحیح ترجمہ بیان کریں۔ مولانا محمد علی صاحب نے کھڑے ہو کر عدالت سے کہا گواہ کو ہدایت کی جائے کہ ذرا بلند آواز سے بولیں)

جو رجسٹر انہوں نے دکھایا تھا۔ میں یہاں پیش کرتا ہوں انہوں نے کہا تھا کہ اسکو خلافت لٹریچر کا اسٹاک رجسٹر کہتے ہیں (دستاویز ثبوت ۱۸۴) مسٹر عبد الغنی نے اس رجسٹر میں متفقہ فتویٰ کے متعلق اندراج دکھلایا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فروری ۲۱ء میں دوسو چالیس کاپیاں متفقہ فتوے کی انکے پاس آئی تھیں اس رجسٹر کے لحاظ سے یہ فتویٰ ماہ مارچ اپریل اور مئی میں تقسیم ہو گیا تھا۔ پھر میں نے مسٹر عبد الغنی سے مسٹر شوکت علی کا مرکزی خلافت کمیٹی کے سکریٹری ہونے کا تحریری ثبوت طلب کیا اس کے ثبوت کے لئے انہوں نے وہ کتاب کارروائی پیش کی جس میں مسٹر شوکت علی کے سکریٹری ہونے کے متعلق اندراج تھا میں نے یہ صفحات ضبط کر لئے میں انکو

عدالت میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۴۲) پھر میں نے اس تجویز کو طلب کیا
جس کی رو سے ڈاکٹر کچلو اور مسٹر محمد علی مرکزی خلافت کمیٹی کے ممبر مقرر کیے گئے تھے
اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ کتاب مسٹر معظم علی دہلی لے گئے ہیں پھر میں نے ایک
پولیس کو مطبع میں بھیجا تاکہ وہ معلوم کریں کہ متفقہ فتویٰ کی وہ کاپی جو مرکزی خلافت کمیٹی نے
اسکو بھیجی تھی موجود ہے یا نہیں اس نے واپس آکر کہا کہ وہ کاپی موجود ہے۔ پھر میں نے
اپنے افسر کو مطبع بھیجا کہ وہ پرنٹر سے کہے کہ کاغذات لیکر میرے دفتر میں حاضر ہو
چنانچہ اس نے میرے دفتر میں کاغذات پیش کیے۔ پرنٹر کا نام محمد احمد ہے۔ محمد احمد
نے جو کاغذات مجھکو دیے میں یہاں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۴۳)
میں نے شوکت علی کو ۱۶ ستمبر کی صبح کو دفتر خلافت میں گرفتار کیا تھا۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاٹی۔
۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

---
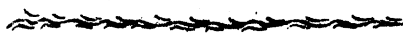
(دستاویز ثبوت ۴۴)

## گواہ ۱۷

ٹیکم چند ولد ہیمنداس عمر تخمیناً ۲۹ سال مذہب ہندو ذات عامل مدرس نیو ہائی
اسکول کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

دستاویز ثبوت ۴۵ میرے لکھے ہوئے نوٹ ہیں۔ یہ نوٹ خلافت کانفرنس کی
کارروائی کے ہیں۔ یہ نوٹ نہ تو اصل ہیں جو میں نے کانفرنس میں لکھتے تھے اور نہ
اصل کی نقل ہیں بلکہ ان کو میں نے کچھ تو اصل سے اور کچھ سندھ ٹائمس اخبار سے لیکر تیار
کیا تھا یہ نوٹ میں نے دس تاریخ کی رات اور گیارہ کی صبح کو تیار کرکے ڈپٹی کلکٹر

سے ایڈیٹر کے حوالہ کر دیتے تھے۔ اسوقت میرا خیال تھا کہ یہ کارروائی کانفرنس کی تقریباً صحیح رپورٹ ہے (گواہ نے از خود کہا) البتہ مجھے تجاویز کی صحت کے متعلق یقین نہ تھا کیونکہ ان کو میں نے نیوٹ اس کی رپورٹ کی بنا پر تیار کیا تھا۔
(اس جگہ سرکاری وکیل نے گواہ سے سوالات کیے جو جرح کی حد تک پہنچ گئے اور گواہ سے یہ کہلانا چاہا کہ اس کے خیال میں تجاویز درست تھیں لیکن گواہ نے ہر سوال کے جواب میں یہی کہا کہ مجھکو صحت کا یقین نہ تھا۔ مولٰنا محمد علی صاحب نے عدالت کو متوجہ کیا کہ سرکاری وکیل کا کام جرح کرنا نہیں ہے بلکہ یہ تو میرا کام ہے مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ سرکاری وکیل جرح نہیں کر رہے ہیں بلکہ ایک ہی سوال کو بار بار دہرا رہے ہیں)
آخر میں وکیل سرکار نے سوال کیا کہ جس وقت تم نے یہ نوٹ دئے تو تمکو یقین تھا یا نہیں کہ رزولیوشن کا ترجمہ تم نے صحیح کر کے دیا ہے۔ گواہ نے جواب دیا کہ مجھکو نہ صحت کا یقین تھا نہ عدم صحت کا۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔
۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت ۴۵)

## گواہ ۱۸

محمود شاہ ولد نواب شاہ عمر تخمیناً ۴۴ سال مذہب مسلمان ذات سید منصب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تعلقہ رکن میرپور خاص نے باقرار صالح بیان کیا۔
مسٹر محمد علی نے جو کچھ سبجکٹ کمیٹی کے متعلق کہا تھا اس کی جو رپورٹ لکھی گئی

سے نے کی ہے اس رپورٹ کا یعنی دستاویز ثبوت ۱۲ کا انگریزی میں میں نے صحیح ترجمہ کر لیا ہے وہ میں یہاں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۴۶) میں نے دستاویز ثبوت ۳۰ کا بھی صحیح ترجمہ کر لیا ہے یہ کاغذ مسٹر محمد علی کی تقریر ہے جو انہوں نے ریزولیوشن ۶ کو پیش کرتے ہوئے کی تھی یہ ترجمہ میں یہاں پیش کرتا ہوں۔ (دستاویز ثبوت ۴۷) تقریر مولوی حسین احمد صاحب جو انہوں نے ریزولیوشن ۶ پر کی اسکا بھی ترجمہ انگریزی میں کیا ہے میں یہ ترجمہ پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۴۸)

میں نے تقریر ملزم ۳ ڈاکٹر کچلو کی تقریر کا بھی ترجمہ کر لیا ہے جو انہوں نے اس ریزولیوشن کی تائید میں کی تھی۔ میں یہ ترجمہ بھی پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۴۹)

میں نے دستاویز ثبوت ۱۶ کا بھی صحیح ترجمہ کر لیا ہے جو ملزم ۵ کی تقریر ہے۔ انگریزی ترجمہ پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۵۰)

میں نے دستاویز ثبوت ۱۷ کا بھی صحیح ترجمہ کر لیا ہے جو افتتاحی تقریر ملزم ۱ کی ہے۔ یہ ترجمہ میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۵۱)

میں نے سب انسپکٹر خان بہادر کے تیار کردہ نوٹوں کا بھی صحیح ترجمہ کر لیا ہے جو تجویز ۷ کے متعلق ہیں اور ملزم ۱ کی افتتاحی تقریر یعنی دستاویز ثبوت ۱۹ پر مشتمل ہیں میں یہ ترجمہ پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۵۲)

ملزم ۲ کی تقریر کا بھی میں نے صحیح ترجمہ کر لیا ہے اور وہ میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۵۳)

ملزم ۳ کی تقریر کا بھی میں نے صحیح ترجمہ کر لیا ہے اور وہ میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۵۴)

ملزم ۵ کی تقریر کا بھی میں نے صحیح ترجمہ کر لیا ہے اور وہ میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۵۵)

ملزم ۷ کی تقریر بمقام نوشہرہ یعنی ۲۵ کا بھی میں نے صحیح ترجمہ کر لیا ہے اور وہ میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۵۶)

یہ پرچہ جو ابھی مجھے دکھایا گیا ہے متعلق دستاویز ثبوت ۳۲ اس کا بھی میں نے صحیح

ترجمہ کر لیا ہے اردو میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۵۸)

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔
۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت ۵۸)

## گواہ ۱۹

نراین ولد گنیش جوشی۔ عمر ۳۱ سال۔ مذہب ہندو۔ قوم برہمن۔ منصب انسپکٹر پولیس خفیہ ساکن پونہ نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں بلگام خلافت کانفرنس میں موجود تھا جو گوکاک میں بتاریخ ۱۹ جون ۱۹۲۱ء منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں فقط ایک تجویز پاس ہوئی۔ اور ملزم ۱ نے وہ تجویز پیش کی۔ یہ تجویز ملزم ۱ نے حاضرین کو اُردو اور انگریزی میں پڑھکر سنائی۔ میں مرہٹی مختصر نویسی جانتا ہوں۔ میں نے تجویز کو مرہٹی مختصر نویسی کے طریقہ پر لکھا۔ مختصر نویسی والی یادداشت کو میں نے ندواجی خط میں صحیح طور پر اُتار لیا ہے (دستاویز ثبوت ۵۹) مرہٹی یادداشت کا بھی میں نے انگریزی میں صحیح ترجمہ کر لیا ہے اور اسکو میں یہاں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۶۰) ملزم ۱ کی پیش کردہ تجویز کا بھی میں انگریزی میں ترجمہ پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۶۱)

یہ یادداشت بھی اس کتاب میں ہے جس میں مختصر نویسی کے نوٹ لکھے ہیں۔

ملزم ۱ نے اس تجویز کی تائید کی تھی تقریباً پندرہ سو آدمی کانفرنس میں تھے جن میں ۵۰ فی صدی مسلمان اور ۵۰ فی صدی ہندو تھے۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت ۱۳)

# ترجمہ تقریر مولنا محمد علی صاحب بموقعہ بلگام ڈسٹرکٹ خلافت کانفرنس بمقام گوکاک بتاریخ ۱۹؍ جون ۱۹۲۱ء

(اس تقریر کے نوٹ مختصر نویس نے مرہٹی زبان میں لیے تھے جسکا انگریزی ترجمہ عدالت کے حوالہ کیا ہے۔ ذیل میں اس انگریزی ترجمہ کا اردو ترجمہ درج کیا جاتا ہے)

"اس تمام کانفرنس میں صرف ایک ریزولیوشن پیش کیا جائے گا۔ ابتک کوئی کانفرنس ایسی نہیں ہوئی جس میں دس پندرہ ریزولیوشن پاس نہ ہوئے ہوں لیکن جب ہم کو کام ہی کرنا ٹھیرا تو اس قسم کا ریزولیوشن پاس ہونا چاہئے۔ اس کانفرنس کے لیے ایک ریزولیوشن تیار کیا گیا ہے۔ یہ ریزولیوشن آپ کے سامنے اردو اور انگریزی میں پڑھوں گا۔ میں اس پر کوئی تقریر نہیں کرونگا۔ مہربانی کرکے آپ اسے سن لیں اگر آپ کو اس سے اتفاق ہو اور آپ اس کے مطابق عمل کرنے کے لیے تیار ہوں تو مہربانی کرکے اپنے ہاتھ اٹھا دیں"

(ریزولیوشن جو اردو میں پڑھا گیا)

"یہ بلگام ڈسٹرکٹ خلافت کانفرنس اس بات کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتی ہے کہ مسلمانوں کے لیے برطانوی فوج میں ملازم رہنا۔ بھرتی ہونا یا جنگ کے لیے بھرتی میں مدد دینا گناہ ہے۔ اگر حکومت برطانیہ نے انگورا کی اسلامی حکومت کے خلاف اعلان جنگ کیا تو ہمارا فرض ہوگا کہ کانگریس کی معیت میں قانون شکنی کریں اور دسمبر میں آئندہ اجلاس کانگریس منعقدہ احمد آباد کے موقعہ پر ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دیں"

(ریزولیوشن جو انگریزی میں پڑھا گیا)

"بلگام ڈسٹرکٹ کی یہ خلافت کانفرنس اس امر کا صاف اظہار کر دینا نہایت ضروری

خیال کرتی ہے کہ اسلامی شریعت کی رو سے برطانوی فوج میں ملازم رہنا حرام ہے اور بھرتی میں کسی قسم کی مدد دینا ناجائز ہے اور اگر حکومت برطانیہ عظمیٰ علانیہ و بارہ جنگ شروع کرے تو کانگریس کی معیت میں قانون شکنی شروع کر دیں۔ پھر احمد آباد میں دسمبر کے مہینے میں ہندوستان کی مکمل آزادی اور جمہوریۂ ہند کی ابتدا کا اعلان کر دیں میں کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا۔ آپ کو اختیار ہے اللہ کی اطاعت میں جو چاہیں کریں۔

(دستخط) قائم مقام انسپکٹر پولیس پونہ

۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء کو شامل مسل کی گئی۔

(دستاویز ثبوت ۱۲ م)

## گواہ نمبر ۲۰

بھولارام ولد اتم چند قسوال۔ مذہب ہندو۔ قوم مارواڑی۔ منصب سب انسپکٹر خفیہ پولیس ساکن پونہ نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

میں بلگام ڈسٹرکٹ خلافت کانفرنس منعقدہ گوکگ میں ۱۹ جون ۱۹۲۱ء کو موجود تھا۔ کانفرنس کے سامنے صرف ایک تحریک پیش ہوئی تھی۔ ملزم ملا نے تجویز کو پڑھ کر سنایا تھا۔ اردو اور انگریزی دونوں میں میں نے تجویز کو قلمبند کر لیا تھا۔ میں مرہٹی مختصر نویسی جانتا ہوں۔ اس تجویز کو میں نے مرہٹی مختصر نویسی میں لکھ لیا تھا۔ میں نے اپنی مختصر نویسی کی یادداشت کو رواجی خط میں اتار لیا ہے جسکو میں یہاں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۱۳ م) اسی کا غذ پر انگریزی کا صحیح ترجمہ بھی موجود ہے وہ بھی پیش کرتا ہوں۔ (دستاویز ثبوت ۱۴ م)

ملزم ملا نے اس تجویز کو کانفرنس میں پیش کیا تھا اور ملزم ۲ نے اس کی تائید کی

تہی۔ تقریباً پندرہ سو آدمی کانفرنس میں تھے"

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلانی۔

۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

(نوٹ) دستاویز ثبوت ۱۴۱ میں یہی ریزولیوشن ہے جو دستاویز ثبوت ۲ میں درج ہو چکا ہے +

(دستاویز ثبوت ۱۹)

## گواہ ۲۱
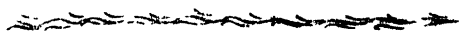
وٹھل ولد رام چند موزمدار عمر تخمیناً ۳۵ سال مذہب ہندو ذات برہمن منصب سب انسپکٹر خفیہ پولیس ساکن پونہ نے باقرار صالح بیان کیا کہ +

۱۷ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کو ملزمان ۱ و ۲ اور ۵ پونہ آئے تھے اسی دن شام کو گاندھی میدان میں ایک جلسہ ہوا تھا جس میں میں شریک تھا میں مرہٹی اور انگریزی زبان میں مختصر نویسی جانتا ہوں اس جلسہ میں ملزم ۵ نے تقریر کی تھی۔ تقریر نہایت مختصر تھی جلسے کے بعد میں نے اس تقریر کی یادداشت مختصر نویسی کے طریقہ پر لی تھی اصلی انگریزی الفاظ انگریزی ہی میں لکھ لئے تھے مختصر نویسی کی یادداشت وہاں خاص صحیح طور پر اتار لی تھی (مولانا محمد علی صاحب نے اس تقریر کے نوٹ مختصر نویسی میں دیکھے اور عدالت کو مخاطب کرکے کہا کہ انھوں نے تقریر اردو میں کی تھی اور نوٹس دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گواہ نے مرہٹی زبان میں مختصر نویسی کے اصول پر اسکو قلمبند کیا ہے مجھے تعجب ہے کہ وہ کس طرح فوراً مرہٹی میں ترجمہ کرکے قلمبند کر سکا میں عدالت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں +

مجسٹریٹ نے کہا آپ گواہ سے جرح میں یہ دریافت کر سکتے ہیں) اور جلسہ کے

آدھ گھنٹہ بعد میں نے اسکو لکھ لیا تھا وہ میں بیان میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۶۶)

اسی تقریر کا میں نے انگریزی میں بھی ترجمہ کر لیا تھا۔ وہ بھی پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۶۶ا)

پونہ میں کئی فوجیں رہتی ہیں اس جلسہ میں تین چار ہزار آدمی تھے جن میں سے پچاس فیصدی مسلمان تھے میں یہ نہیں بتلا سکتا کہ وہاں کوئی فوجی سپاہی موجود تھا یا نہیں۔ میں یہاں اپنی مختصر نویسی کی یادداشت لایا ہوں اگر معائنہ کی ضرورت ہو تو موجود ہے +

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی
۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت ۶۷)

## تقریر مولنا شوکت علی صاحب بمقام پونہ بوقت شام بتاریخ ۷ جون ۱۹۲۱ء

(یہ تقریر مختصر نویس نے مرہٹی میں نوٹ کی تھی۔ اسکا انگریزی ترجمہ اس نے عدالت کے حوالہ کیا چنانچہ ذیل میں اُس ہی انگریزی کا اُردو ترجمہ درج ہے)

شوکت علی صاحب نے فرمایا: جب تک ہمارے پاس روپیہ جمع نہ ہو جائیگا میں گورنمنٹ اور پبلک دونو کو دق کرتا رہوں گا۔ بیزواڈہ کا پروگرام پورا ہو جائیگا۔ مجلس ترک موالات نے خلافت کے متعلق فیصلہ کر لیا ہے۔ جب تک ہندو اور مسلمان اسکو پورا نہیں کرینگے ہم گورنمنٹ کو ذمہ دار ٹھیرائینگے۔ اسوقت ہم قانون شکنی شروع کر دینگے۔ جو چندہ ہندو مسلمانوں سے روپیہ لیکر جمع کیا جائے گا اسکا نام "موقوف شدہ سپاہیوں کا چندہ" رکھا جائیگا اور جو فوجی سپاہی ملازمت ترک کرینگے انکو اس روپیہ سے تنخواہ دیجائیگی +

(دستخط) اسسٹنٹ انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ پونہ
۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء کو شامل مثل کی گئی۔

گواہ نمبر۲۱ کی شہادت کے بعد وکیل سرکار نے کہا کہ آج صرف ایک گواہ اور باقی ہے جس کا نام موٹوانی ہے لیکن چونکہ یہ گواہ غلطی سے بلالیا گیا ہے اس لئے اس کی شہادت کی ضرورت نہیں ہے۔ مسٹر موٹوانی کو بلاکر دریافت کیا گیا کہ تم خلافت کانفرنس میں ۹ر جولائی کو موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں دن کے وقت تھا شب کو نہیں تھا وکیل سرکار نے مزید سوالات نہیں کیے۔

مولنا محمد علی صاحب نے مجسٹریٹ سے گواہوں کے بیانات اور کانفرنس کی تقریروں کے ترجمہ کی نقلیں طلب کیں۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ قیمت ادا کرنے پر آپکو مل سکتی ہیں۔ مولنا محمد علی صاحب نے کہا جہانتک مجھے معلوم ہے ملزمین کو نقلیں مفت دیجاتی ہیں مجسٹریٹ نے اس کی تردید کی اس پر مولنا محمد علی صاحب نے ایک کارکن خلافت سے کہا کہ قیمت دیکر نقلیں حاصل کریں۔

آخر میں مولنا محمد علی صاحب نے عدالت کی یاد دہانی کی کہ مولنا عبدالباری صاحب و مولنا ابو الکلام صاحب کو ابھی تک ہم سے ملنے کی اجازت نہیں ملی ہے۔

اس کے بعد دو بجے عدالت برخاست کی گئی اور لیڈران حسب معمول بند موٹر میں بیٹھکر مسلح پولیس اور فوج کی حفاظت میں اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ جیلخانہ واپس جانے کے لئے رخصت ہوگئے۔

# تیسرے دن کی کارروائی

تیسرے روز ۲۸ ستمبر کو دوپہر ۱۲ بجے سے مقدمہ کا آغاز ہوا۔ اس روز گذشتہ دو دن سے حاضرین کی تعداد زیادہ تھی طلباء کثرت سے آئے تھے اور مجمع دو تین سو کے درمیان تھا۔ پولیس وغیرہ کے انتظام میں بھی غیر معمولی احتیاط برتی گئی تھی ۔

حاضرین سے نہایت تاکید کے ساتھ کہا گیا تھا کہ جس وقت مجسٹریٹ صاحب آئیں سب کھڑے ہوں جو بیٹھا رہے گا باہر نکالدیا جائے گا۔ جو لوگ جبریہ تعظیم کرنی نہیں چاہتے تھے وہ دیر میں آئے باقی نے حکم کی تعمیل کی۔ عدالت سے باہر حسب معمول کثیر مجمع تھا جس وقت لیڈران کی موٹر آئی اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے۔ لیڈران بارہ بجے سے ۵ منٹ قبل کمرہ عدالت میں داخل ہوئے انکا وہی احترام کیا گیا جو روز کیا جاتا تھا۔ مجسٹریٹ صاحب ٹھیک بارہ بجے تشریف لائے اور آتے ہی کارروائی مقدمہ شروع کی ۔

---

(دستاویز ثبوت ۱۶۵)

## گواہ ۲۲
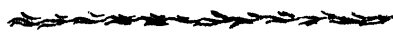
عبدالکریم ولد غیاث الدین عمر تقریباً ۳۰ سال مذہب اسلام قوم سید منصب انسپکٹر سی آئی۔ ڈی۔ ساکن مدراس نے باقرار صالح بیان کیا کہ :۔

جب میں نے مسٹر محمد علی کو گرفتار کیا تھا تو میں مدراس میں ڈپٹی انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی تھا۔ یہ گرفتاری والٹیر ریلوے سٹیشن کے باہر اسوقت عمل میں آئی جبکہ مسٹر محمد علی جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ ۱۴ ماہ حال کا ہے۔ گرفتاری

کے بعد مسٹر محمد علی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس پہنچا دیا گیا جو ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انکو حوالات میں بھیجدیا جیل خانہ جاتے وقت مسٹر محمد علی نے درخواست کی کہ میرا اسباب بھی میرے ملازم کے ہاتھ جیل خانہ بھجوا دیا جائے انکا ملازم ریل کے درجہ میں انکے اسباب کی نگرانی کر رہا تھا۔ اسی درجہ میں ملزم معہ مسٹر گاندھی اور مولنا آزاد سبحانی کے ساتھ آئے تھے۔ اسوقت گاڑی پلیٹ فارم ہی تھی جہاں وہ حسب معمول آدھ گھنٹہ تک ٹھیرتی ہے۔ مسٹر محمد علی کا ملازم اسباب کو لیکر تھانہ میں آیا جو ریلوے سٹیشن کے قریب ہی ہے اور جہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈپٹی انسپکٹر جنرل اور میں موجود تھے ملازم سے کہا گیا کہ جتنے کاغذات ملزم ملک کے اسباب میں ہیں وہ سب دکہائے۔ ملازم نے یہ سب کاغذات دکھائے۔ میں نے متعدد کاغذات کی طرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی توجہ منعطف کرائی جن میں دو کاغذات میں بلگام کانفرنس کی پاس شدہ تجویز بھی تھی۔ ملازم سے کہا گیا کہ ان کاغذات کو تھیلہ میں رکھکر مسٹر محمد علی کے پاس جیل خانہ لیجائے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جیل سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت کی کہ تا حکم ثانی جملہ کاغذات اپنے قبضہ میں رکھیں اور ملزم ملک کے روبرو ان کاغذات کی فہرست تیار کر کے انکو ضبط کرلیں اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کے پاس بھیجدیں +

وکیل سرکار نے کہا کہ بس اب ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی شہادت لونگا تاکہ وہ اس بات کی تصدیق کریں کہ یہ وہی مہریں ہیں جو انھوں نے لگائی تھیں۔ میں گواہ سے بھر شناخت کراؤنگا نیز میرا خیال ہے کہ یہ کاغذات آپکے (عدالت کے) حوالہ کر دئے گئے ہیں +

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۱ء

(نوٹ) چند جملے اس شہادت میں مجسٹریٹ نے قلمبند نہیں کیے تھے انکا اضافہ کر دیا گیا ہے +

(دستاویز ثبوت ۶۹)

## گواہ ۲۳

ڈبلیو ڈبلیو سمارٹ عمر تقریباً ۵۴ سال مذہبی عیسائی چرچ آف انگلینڈ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

جس پولیس افسر نے مجھکو وارنٹ گرفتاری ملزم ۱ واپس کیا اس نے مجھکو ایک سربمہر لفافہ بھی دیا اور کہا کہ اسپروالسٹر کے جیل میں مہریں لگائی گئی تھیں۔ یہ مہریں صحیح سلامت تھیں میں اس لفافہ کو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۷۰) میں نے اس لفافہ کو اپنے سامنے کھلوا کر کاغذات کا فہرست سے مقابلہ کیا جس پر ملزم ۱ کے دستخط تھے اور جو مدراس سے وصول ہوئی تھی۔ جب ملزم ۱ میرے روبرو پیش ہوئے تو انہوں نے بعض کاغذات کے متعلق کہا کہ انکو میری بیگم کے پاس بھیجدیا جائے۔ انہوں نے فہرست پر اپنے دستخطوں کو تسلیم کیا اور میں نے اس امر کو قلمبند کریں۔ کچھ کاغذات تو میں نے بیگم صاحبہ محمد علی کے پتہ پر بھیجدیے جو فہرست میں درج تھا اور کچھ حسب فہرست شملہ سی۔ آئی۔ ڈی کو روانہ کر دیے باقی کاغذات میں نے خود اپنے ہاتھ سے مجسٹریٹ صاحب عدالت ہذا کو دیے میں نے یہ کاغذات ایک مہر شدہ لفافہ میں دے۔ یہ لفافہ جو مجھکو دکھایا گیا ہے وہی ہے (دستاویز ثبوت ۷۱) لفافہ کے اندر جو کاغذات ہیں فہرست کے مطابق درست ہیں۔ ان ہی کاغذات میں گوکک ریزولیوشن کی انگریزی نقل ہے جس کی پشت پر اردو لکھی ہوئی ہے ایک اور کاغذ بھی اسکے ساتھ منسلک ہے میں ان کاغذات کو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۷۲ و ۷۳) ان کاغذات کی ایک فہرست ہے جس پر ملزم ۱ کے دستخط ہیں جو انہوں نے تسلیم کرلیے ہیں میں اسکو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۷۴)

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلانی۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

انسپکٹر عبدالکریم گواہ ۲۲ کو دوبارہ طلب کیا گیا اور اسکو دو کاغذات جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے داخل کیے تھے دکھائے گئے اس نے باقرار صالح بیان کیا کہ یہی وہ کاغذات ہیں جن پر گوگک ریزولیوشن لکھا ہوا ہے جو والنٹیر میں مسٹر محمد علی کے اسباب میں سے تھے۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔

۲۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

نوٹ۔ یہ گواہی مسل میں دستاویز ثبوت ۶۸ میں شامل ہے۔

---

(دستاویز ثبوت ۶۷)

## گواہ ۲۴

ہریرام ولد متھورام عمر تقریباً ۴۱ سال مذہب ہندو ذات لوہانہ رپورٹر سندھ ٹائمس ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ۔

میں ۹ جولائی ۱۹۲۱ء کی شام کو خلافت کانفرنس کی کارروائی کے وقت موجود تھا میں نے اس کارروائی کے نوٹ لیے تھے اور مسٹر جیوانی ایڈیٹر کو دیئے تھے۔ میں نے یہ نوٹ انگریزی میں لیے تھے۔ مجھے اپنے نوٹوں کے بالکل صحیح ہونے کا یقین نہ تھا کیونکہ میں اردو اچھی طرح نہیں جانتا ہوں۔ جہاں تک میں اردو سمجھ سکا میں نے نوٹ لکھے میری مادری زبان سندھی ہے سندھی میں صرف ایک تقریر ہوئی جسکو میں نے دو تین سطروں میں صحیح لکھ لیا۔ ریزولیوشن کا جس وقت سندھی میں ترجمہ کیا گیا تو میں نے اسکو صحیح صحیح سمجھ لیا۔ میں نے ریزولیوشن اسوقت لکھ لیا تھا جبکہ وہ پہلی مرتبہ اردو میں پڑھا گیا لیکن جب وہ دوبارہ سندھی

میں ترجمہ ہوا تو میں نے مقابلہ نہیں کیا۔ میں انگریزی سمجھتا ہوں۔ انگریزی میں تقریریں ہوئیں انکا صحیح خلاصہ میں نے لکھ لیا میں نے اپنے نوٹوں کو مسٹر جیسوانی کو دینے سے قبل جملوں کو درست کرنے کے خیال سے نظرثانی کی۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاٹی
۲۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت ۶۶)

## گواہ ۲۵

زرین ولد ہرمزجی عمر تقریباً ۲۹ سال مذہب پارسی۔ ڈپٹی جیلر ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

مسٹر محمد علی کو جیل خانہ میں ایک کمرہ علیحدہ دیا گیا ہے انہوں نے چند خطوط انگریزی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کو لکھے ہیں۔ یہ خطوط میری موجودگی میں لکھے گئے تھے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ خطوط مجھکو واپس کر دئے ہیں اور ان میں سے میں دو خط پیش کرتا ہوں جو ملزم نے میرے سامنے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کراچی کو لکھے (دستاویز ثبوت ۷۷ و ۷۸) مسٹر محمد علی نے ایک خط میرے سامنے اُردو میں بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا جو میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۷۹) میں دو تار بھی پیش کرتا ہوں جو میرے سامنے لکھے گئے (دستاویز ثبوت ۸۰ و ۸۱) ان تاروں کی نقلیں بھیجدی گئی ہیں۔ میں نے ان کا عدادات پر دستخط کر دیے ہیں۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاٹی۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

گواہ ۲۵ کا بیان سننے کے بعد مولنٰنا محمد علی صاحب نے کہا کہ میں اُردو کا خط دیکھنا چاہتا ہوں۔ خط کو دیکھکر انہوں نے کہا کہ یہ تو میں نے اپنی والدہ کو لکھا ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو نہیں لکھا۔ اسکو روانہ کر دیا گیا ہے یا نہیں۔

سرکاری وکیل نے کہا کہ دو ایک گواہ اور باقی ہیں ان کی شہادت غیر ضروری ہے مولنٰنا محمد علی صاحب نے عدالت سے کہا کہ میں دستاویزات ثبوت کی نقلیں حاصل کرنی چاہتا ہوں مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ آپ درخواست دیں۔

اس کے بعد مجسٹریٹ نے مولنٰنا محمد علی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کو کچھ کہنا ہے۔ مولنٰنا محمد علی صاحب نے اپنا تقریری بیان دینا شروع کیا۔

---
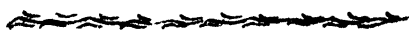
(دستاویز ثبوت ۵۹)

## خط جو مولنٰنا محمد علی صاحب نے جیل سے اپنی والدہ محترمہ کو لکھا تھا

۱۷ محرم الحرام
مطابق ۲۰ ستمبر

لا غالب الا اللہ

جیل خانہ کراچی
وقت ۱۰½ بجے صبح

پیاری بوا! خداوند کریم آپ کو زندہ اور سلامت رکھے اور تمام دلی مراد بر لائے آمین۔ ۱۸ ستمبر کی صبح کو ۴ بجے جیلر آئے اور کہا کہ آپ تیار ہو جائیے آپ کو کسی دوسری جگہ لیجائیں گے۔ میں پہلے ہی سمجھ رہا تھا۔ کوٹھری کا دروازہ کھلوا کر وضو وغیرہ کیا۔ اور نماز فجر ادا کی پھر بستر پر لیٹ گیا کوئی سوا پانچ بجے جیلر کے دفتر میں لایا گیا وہاں ضلع کا مجسٹریٹ کگنسن نامی۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل ریلوے خفیہ پولیس کنگھم نامی اور سپرنٹنڈنٹ جیل میجر بال گیسٹ نامی موجود تھے۔ مجسٹریٹ نے مجھسے کہا کہ اب تم پر ایک مستقل جرم کا الزام لگایا گیا ہے اس لیے میں ضمانت طلبی کی کارروائی بند کیے دیتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ طریقہ تو غالباً صحیح نہیں ہے۔ قانون میں صاف درج

ہے کہ ملزم کی حاضری کے بعد تفتیش شروع کردی جائے۔ بند کرنے کا اختیار آپ کو نہیں ہے اگر ہو تو مجھے قانون کا حوالہ دیجئے حوالہ تو نہ دے سکا مگر کہا کہ میں اپنے اختیار سے اب یہ تمام کارروائی بند کرتا ہوں۔ اوسپر میں نے کہا کہ میں آپ کے ضلع میں نہ پہلے کبھی تھا نہ اب رہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ مدراس جا رہا تھا راستہ میں سے آپ نے روک لیا اور وجہ یہ بتائی کہ تم یہاں فتنہ و فساد برپا کروگے حالانکہ میں چند منٹ ہی بعد اپنی گاڑی میں سوار ہوکر مدراس جانے کو تھا اس الزام کی بنا پر بھی مجھپر سمن نکالا جانا چاہیئے تھا مگر آپ نے اس بہانہ سے وارنٹ جاری کیا کہ اگر میں گرفتار نہ کیا جاتا تو مجھے فتنہ و فساد سے باز رکھنے کی کوئی اور تدبیر نہ تھی اور اب آپ یہ تمام کارروائی کالعدم کیے دیتے ہیں۔ نہ کہ آپ جانتے تھے کہ
مچلکے
نہ میں آپکے ضلع میں رہنا چاہتا تھا نہ فساد برپا کرنے کی نیت رکھتا تھا نہ اس سے پہلے کبھی اور فساد برپا کر چکا تھا نہ اس کی اسوقت فرصت بھی تھی لیکن آپ کی گورنمنٹ چاہتی تھی کہ میں گرفتار کرلیا جاؤں کیونکہ میرے لئے کراچی سے وارنٹ نکل چکا تھا مگر اب تک وہ ایسٹر نہ پہونچا تھا بلا اوس وارنٹ کے میں گرفتار نہ کیا جاسکتا تھا اسلئے اوس کے آنے تک یہ بہانہ ڈھونڈا گیا کہ میں فساد برپا کرنے والا تھا اور اوس کی روک تھام بلا میری گرفتاری کے ناممکن تھی اس لئے گرفتاری کا وارنٹ آپ نے نکالا اور بلا مچلکے لینے کی نیت کے مچلکے طلب کیے ہیں ایک حرف بھی تلخ و ترش کہنا نہیں چاہتا مگر آپ خود غور کیجے کہ آپ ضلع کے مجسٹریٹ ہیں نہایت اہم اور فوری ضرورتوں کے لئے جنکا صاف صاف اظہار اور تعین اوسی قانون نے کر دیا ہے آپ کو گرفتار کرلینے کا اختیار دیا گیا ہے مگر بلا اوس اہم اور فوری ضرورت کے اور بالکل ایک دوسری غرض سے آپ نے

مجھے گرفتار کر لیا۔ آپ کو ۔۔۔۔ ہے کہ آپ اِس قانون کے محافظ ہیں۔ اور لوگوں
کو قانون شکنی کی سزا دینا آپکا ۔۔۔ ہے اور پھر آپ خود ہی اُس قانون کو توڑتے
ہیں۔ میں نے اپنے مشیر قانونی مسٹر سندر ۔۔ سکریٹری کانگریس سے ملنا چاہا
مگر کہا گیا کہ وہ کیسے مشیر قانونی ہو سکتے ہیں۔ اُنہوں نے تو وکالت کانگریس کے
حکم سے چھوڑ دی۔ میں نے کہا کہ آپ سے تو ۲ ار تبہ پہلے ہی کو کہہ چکا ہوں کہ آپ کی
عدالت میں مقدمہ کی پیروی کرنا ہمارا شیوہ و دستور نہیں ہے۔ لیکن قانونی مشورہ
میں جس شخص سے لینا چاہتا ہوں۔ اُس سے لینے کا مجاز ہوں۔ اور وکالت کرنے
والے وکیل کی ضرورت نہیں۔ میں نے خود تو کبھی بھی وکالت نہیں کی لیکن کچھ نہ
کچھ صلاحیت قانونی مشورہ دینے کی میں بھی رکھتا ہوں۔ اور بارہا میں نے لوگوں کو
قانونی مشورہ دیا ہے۔ اِس پر جواب دیا کہ وقت نہیں ہے۔ تمہاری گاڑی
یہاں سے چھ بجے روانہ ہو جائے گی محمد حسین ۔۔۔ بھی ملنے کی اور اُن
کو کراچی آنے کی ہدایت دینے کی اجازت نہیں دی۔ ۔۔۔ تو اتمام حجت تھا
ورنہ میرا وکیل خدا اور میری خدمت کے لئے اُس کے دیئے ہوئے ہاتھ
پاؤں کافی ہیں۔

میرے کاغذات جو کپڑوں کے صندوق میں تھے۔ ہمراہ بھیج دیئے
گئے ہیں۔ یہاں آ کر میں نے لکھدیا ہے۔ کہ وہ امجدی کے نام لنگرخانہ کے پتہ
سے رامپور بھیجدیئے جائیں۔ چونکہ معمولی کاغذات متفرق محمد حسین ۔۔۔ کے
بھرے ہوئے ہیں خلافت اور سوراج فنڈ کی رسیدیں۔ اور اُن کا حساب
کتاب ہے۔ اِس لئے خیال تو نہیں ہے۔ کہ کسی کو اُن کے واپس کرنے
کا حکم ہی نہیں ہے۔ دوسرے اُن کے روکنے کا کوئی ۔۔۔
تاہم میں نے لکھدیا ہے۔ کہ اگر دیکھ لئے جائیں ۔۔۔

بھی بنوادی ہے۔ کوئی پچاس کا غذات ہیں۔ وہ ابھی تو رکھوالیجیگا۔ امجدی یا معظم کو دلوا دیجیگا۔ موٹر میں سوار ہو کر میں کوئی چھ بجے اسٹیشن پر آیا۔ چند لوگ جنکو بھنک پہنچ گئی تھی۔ دو رویہ کھڑے تھے۔ اُن میں جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ کے بھی میرے دو شاگرد عبدالحکیم اور عبدالقیوم دو پنجابی بھائی تھے، فی امان اللہ کہتا ہوا رخصت ہوا۔ اُنہوں نے نصر من اللہ فتح قریب کا نعرہ بلند کیا۔ اسپیشل میں دو کمرے فرسٹ کلاس کے تھے اور گاڑی تیسرے درجہ کی تھی۔ ایک فرسٹ میں میں اور انگریز انسپکٹر۔ مسلح پولس اور اُس کا سارجنٹ اور ایک مسلح کانسٹبل اور دوسری میں ایک اور مسلح کانسٹبل اور پونہ کا انسپکٹر آرکٹکر جو کراچی کا وارنٹ لایا تھا۔ اور ریلوے کے اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کپتان کرلیس تھے۔ آخرالذکر شوکت کے واسطے بریلی کے شناسا نکلے۔ راستہ بھر باتیں ہوتی رہیں۔ بیحد شریف اور لئیق انسان ہے۔ میرے پیر میں ایک چھالے کا ذرا سا زخم ہو کر اچھا ہو گیا تھا۔ مگر جیل میں دوا نہ لگنے سے پھر ہرا ہو چلا تھا۔ آخر دن وہاں کے ڈاکٹر نے صاف کر کے پٹی باندھ دی تھی۔ خود ہی اُس کو دیکھکر کھروا اسٹیشن روڈ کو تار دیا۔ جہاں اُس کا صدر مقام تھا۔ اور ڈاکٹر کو بلا کر زخم کو صاف کرا کے پٹی بندھوادی اور کئی پٹیاں وغیرہ ساتھ کرادیں۔ اللہ کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کھروا روڈ پر کپتان کرلیس اتر گئے۔ وہاں سے گوموہ تک بہار کے ریلوے پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کا ساتھ ہوا۔ بیچارہ گھبرایا ہوا تھا۔ کھر گیوہ اسٹیشن پہ بیوسے ہی کے [illegible] زموں کا کچھ ہجوم تھا اور وہ اللہ اکبر بندے ماترم۔ گاندھی جی سے اور ہم دونوں کی جے پکار رہے تھے۔ گھبرا کر پولس والوں کو ساتھ کے تیسرے درجہ کی گاڑی میں سے تھے۔ اور

ہر سٹیشن پر اتر کر پہرا دیتے تھے۔ سنگینیں چڑھانے کا حکم دیا۔ گاڑی
کے پٹ بھی بند کروا دیئے۔ اور اس طرح بو کھلا کر گاڑی کو چلوا دیا کہ دو
کانسٹبل اور ایک ہیڈ کانسٹبل بھی بیچارے اسٹیشن پر ہی چھوٹ گئے
ساتھ جو انگریز پولس والے تھے۔ اول تو وہ سمجھے کہ گاڑی شنٹ کر رہی
ہے۔ لیکن جب ایک دو میل سے زیادہ چلی گئی۔ تو گھبرا کر انہوں نے زنجیر
کھینچا گاڑی روکی جب سپرنٹنڈنٹ آیا تو ان پر الٹا چلایا کہ میری بلا اجازت
گاڑی کیوں روکی بیچارے اجازت کس طرح لیتے سپرنٹنڈنٹ صاحب
تو علیحدہ گاڑی میں تشریف رکھتے تھے پھر کہا کہ تم نے بڑا غضب کیا
کہ اس جگہ روک لیا ہے یہاں تو ریلوے فیکٹری ہے تیس ہزار مسلمان
رہتے ہیں لیکن تیس ہزار مسلمان اطمینان سے فیکٹری ہی میں رہے
تین چار جو باہر آئے السلام علیکم کر کے چپ چاپ بیٹھ گئے اور جب دو
سپاہی جو چھوٹ گئے تھے ہانپتے ہوئے بلکہ گرتے پڑتے اور پریشان حال
واپس آئے تو فی امان اللہ کہکر ان غریب مسلمانوں نے سب مجھے رخصت
کیا۔ گومہ علے الصبح پہونچے۔ وہاں سے دوسرے شخص کا سامنا ہوا
کیا سرام وغیرہ سے ہوتے ہوئے مغلسرائے آئے وہاں بہار کا
دوسرا سپرنٹنڈنٹ بھی دیکھا اور آگے یا شاید وہیں ممالک متحدہ کا پولیس
سپرنٹنڈنٹ ساتھ ہوا ریل کے بڑے افسر کی گاڑی ساتھ تھی ایسٹ انڈین
ریلوے کا افسر گومہ سے دہلی تک آیا۔

ہر جگہ کھانے کا تار ریفرشمنٹ روم کو پہلے سے دیدیا جاتا تھا اور
اس کی تاکید ہوتی تھی کہ چربی کا پکا ہوا نہو بلکہ گھی یا مکھن کا ہو تاکہ سور کی چربی
سے محفوظ رہ سکوں۔ ہر وقت کی نماز کسی نہ کسی اسٹیشن پر اتر کر پڑھی

ممالک متحدہ سے یہ طریقہ شروع ہوا کہ گاڑی کسی بڑے اسٹیشن پر نہ ٹھہرے
چنانچہ الہ آباد کانپور علی گڈھ دہلی اور اسی طرح سندھ میں حیدر آباد وغیرہ
مقامات سے یا تو ایک اسٹیشن ادہر انجن پانی پی لیتا تھا یا ایک اسٹیشن ادہر
بقول شاعر ہو وطن سے بھی ہوے دور دور ہم آے۔ اسٹیشن کی اطلاع کسی کو نہ
تھی۔ ریلوے والے چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں پر واقف ہو گئے یوں تو خدا
کے کرم سے اور ہندوستانی بھائیوں کی محبت کے باعث ہم پر منوں پھول
برسائے جا چکے ہیں مگر ممالک متحدہ کے ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر جہاں
گاڑی رکی بھی نہیں اسٹیشن ماسٹر اور کلرک ہرے جھنڈے دکھانے کھڑے
تھے۔ جب میری گاڑی سامنے آئی تو ایک نے جھنڈے کے نیچے سے
پھول نکالکر اوچھالے۔ عمر بھر یہ پھول یاد رہیں گے۔ جہاں کہیں بھی گاڑی پہنچتی
تھی مجھے دیکھکر تھوڑے یا بہت آدمی جمع ہو جاتے تھے مگر خوشی کے ساتھ
رخصت کرتے تھے۔ پنجاب کے ایک اسٹیشن پر تو ایک ہندو بھائی نے جو ریل کے
ملازم تھے اصرار سے دودھ پلایا دودھ شکر میں اپنا کٹورہ دہو رہا تھا کہ مسلمان
بھائی نے جو وہیں کھڑے تھے کٹورہ ہاتھ سے لے لیا میں سمجھا کہ وہ خود یہ خدمت
کرنا چاہتے ہیں مگر وہ اوسش بنا کر پی گئے۔ اکثر جگہ ریفرشمنٹ کے خانساماوں
نے بڑی محبت سے کھانا کھلایا۔ ایک جگہ تو میرے چاول کھانے سے عذر
کرنے پر خانساماں گھر سے جلد جلد چپاتیاں پکوا لایا۔ غازی آباد پر مدراس کی پولس کے
لوگ اوتر گئے اور چلتے وقت بڑی محبت سے سب نے رخصت کیا۔

انگریز انسپکٹر اور سارجنٹ سبھی بھلے لوگ تھے۔ غازی آباد پر دہلی پولس
کا ایک انگریز انسپکٹر اور ایک سارجنٹ اور مسلح سپاہی ساتھ ہوئے اور دہلی
یہاں تک لائے۔ اونکے ساتھ بھی اچھی کٹی اور رخصت کیوقت سب نے بڑی محبت سے

رخصت کیا۔ ذَالِکَ فَضلُ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ
تمام راستہ اچھی طرح کٹا۔ دہلی سے بھٹنڈہ بھٹنڈہ سے سماسٹہ اور وہاں
سے کراچی یہ راستہ رہا۔ اکثر حصہ اوجڑ اور غیر آباد ہے سماسٹہ سے نکل کر
سارے راستہ میں پہلے اور آخری شناساگی صورت ایک اسٹیشن پر نظر
آئی یہ بھی ایک ہمارے جامعہ ملیہ اسلامیہ کا ایک شاگرد تھا جو مبلغ کا کام کر رہا تھا
نصر من اللہ وفتح قریب کہکر اس غریب نے بھی رخصت کیا۔ بیشک الا
ان نصر اللہ قریب۔ راستہ میں خوب فرصت تھی اور ریل میں ہی سورہ اعراف
کی تلاوت ہوگئی ہے اب حفظ کا پھر موقع ملا ہے سارے راستہ درود
شریف کی تسبیحاں پڑھتا اور یہ شعر دوہراتا ہوا آیا ہوں

صبا تو جا کے یہ کہیو میرے سلام کے بعد تمہارے نام کی رٹ ہی خدا کے نام کے بعد

اوس محبوب الٰہی (ربانی امت) کی یاد میں مست ہوں جسکے لئے قرآن میں آیا ہے:
عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ۵ (دشوار
گذرتا ہے اوس پر جو تمکو تکلیف دہ ہو تمہاری بہتری کی اوس کو حرص ہے اور
مومنوں پر مہربانی اور رحم کرنے والا ہے) بس خدا کے نام کے بعد اوس نام
کی رٹ ہے اور بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است اسمہ سے دعا ہے اوس
کے نام پر اگر اس گنہگار کو نام عطا ہوا ہے تو اب اوس نام کی لاج بھی رکھ لے
اور صبر و استقلال عطا فرمائے۔

اب رخصت ہوتا ہوں۔ آج صرف یہی خط لکھا ہے نہ معلوم فرصت بھی
ملتی ہے یا نہیں۔ اس لئے امجدی کو مولانا عبدالباری صاحب کو اور سب
عزیزوں اور دوستوں کو دیکھنے کے لئے بھجوا دیجیئگا یا اسکی نقلیں کرا کے
بجھوا دیجئے گا قمر صاحب کو پیار منی اور بائی بی کو پیار اور سب بچوں کو پیار سبکو

سلام و دعا۔ شوکت کچلو وغیرہ سے نہ معلوم کب ملاقات ہو والٹیر سے ۲۲۵۲ میل کا سفر پورے تین دن رات میں ختم کرکے یہاں پہونچا ہوں۔

(دستاویز ثبوت ۸۲)

## بیان تقریری رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب

## باصطلاح عدالت ملزم ۱

## بعدالت سٹی مجسٹریٹ کراچی مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۱ عیسوی

تارک موالات ہونے کی وجہ سے میں نے اس عدالت کی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا ہے۔ صرف اس مقدمہ کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا ہوں جسکا اسوقت تک انکشاف ہوتا رہا ہے اس عرصہ میں جو کچھ شہادت پیش ہوئی ہے اس کو بھی میں نے سہولت سے گزرنے دیا اور آپ ہی کے قوانین شہادت کے مطابق جو کچھ میں اس شہادت کے قابل تسلیم یا مشتبہ ہونیکے متعلق پیش کرسکتا تھا اس کی طرف بھی اشارہ تک نہیں کیا ہے میں نے گواہوں کے بیان پر جرح کرکے مقدمہ کی کارروائی میں مداخلت نہیں کی۔ بلکہ اپنے اس حق کو بھی اپنے دوست وکیل سرکار کو ادا کرنے کی اجازت دیدی جو تسلی بخش جواب نہ ملنے کی صورت میں اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اس کو ادا کرتے رہے ترک موالات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم کسی مقدمہ کی کارروائی میں صرف اتنا حصہ لے سکتے ہیں۔ کہ واقعات کے متعلق بیان پیش کردیں جسکا مقصد اپنی صفائی پیش کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی آگاہی مقصود ہے۔ جو صحیح طور پر پورے پورے واقعات سے آگاہ نہ ہونیکی وجہ سے شاید

الجھن میں پڑ جائیں۔ جہاں تک اس مقدمہ کا تعلق ہے مجھکو بیان دینے کی بھی ضرورت نہ تھی صرف میں اسلئے بیان پیش کر دیتا ہوں۔ کہ ان بیشمار گواہوں کی پیچیدہ شہادت کا خاتمہ کر دوں جنکو بلانے کی غرض تو یہ تھی کہ ایک واضح اور بین امر کا ثبوت بہم پہنچا دیں لیکن انہوں نے اس واضح امر کو کامیابی کیساتھ مبہم بنا دیا ہے میں اپنے بھائی اور دیگر احباب کے ہمراہ کراچی آیا تھا اور کنیا شالا ہی میں ٹھیرا تھا۔ جہاں اور بھی دس بیس آدمی مقیم تھے۔ جب تک میں وہاں رہا۔ ہزاروں آدمی آتے تھے اور جاتے تھے۔ اکثر تو دن میں آیا کرتے لیکن بعض اوقات رات کو بھی لوگ آتے تھے جس سے مجھکو اور میرے بھائی کو تکلیف ہوتی تھی۔ لیکن اس بہشتی آرام کو حاصل کرنے کے لئے جو مجھکو اب میسر ہے۔ اس قسم کی تکالیف برداشت کر لینا کوئی بات نہ تھی چونکہ میری قیام گاہ کوئی جیلخانہ نہ تھی۔ اسلئے میں نہایت صفائی سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں کنیا شالا سے باہر بھی جاتا تھا اور وہاں واپس بھی آتا تھا کبھی تو میرے بھائی میرے ساتھ ہوتے تھے اکثر وہ نہیں بھی ہوتے تھے۔ شاذ و نادر میرے دوست ڈاکٹر کچلو کا ساتھ میسر ہوتا تھا کیونکہ وہ خود اپنے صوبہ اور مقامی حالات کے سلجھانے میں مصروف تھے۔

میں اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ میں رات کو ڈیڑھ بجے کبھی واپس نہیں آیا جیساکہ ایک غریب گواہ نے بیان کیا ہے۔ اور جسکی وجہ شاید یہ ہے کہ اسکی تعیناتی رات کے بارہ بجے سے شروع ہوتی تھی اور کچھ کارگزاری دکھانی ضرور تھی اس وقت سناٹے کے عالم میں اتفاق سے میں اپنے بھائی کے ساتھ سازش کے حقیقی معنوں میں سازش کیا کرتا تھا۔ یعنی یہ کہ میرے بھائی نہایت زور سے خرلاٹے بھرتے ہوتے تھے۔ اور میں بھی ضرور اسی حالت میں ہوتا ہوں گا اگرچہ میرے سانس باہم متفق نہ ہوتے ہوں گے جو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۰ الف کے لئے ضروری ہے

جس سازش کے کرنے میں ہم منہمک تھے وہ دن دہاڑے کھلے میدان میں ہوا کرتی تھی میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے گذشتہ خلافت کانفرنس منعقدہ کراچی کی صدارت کی تھی اور میں نے گوکگ جماعۃ بلغاء کی کانفرنس کیطرح یہاں بھی وہ قرارداد مرتب کی تھی جو حکومت انگورا کے خلاف برطانوی جنگی نقل وحرکت کے امکان سے تعلق رکھتی تھی میں نے یہ قرارداد جلسہ میں پڑھکر سنائی۔ اور میں نے محرک قرارداد کا تعارف کرایا جنکو میں آج اپنے ہمراہ اسیران میں دیکھکر خوش ہوں یعنی میرے محترم بزرگ اور آقا مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی میں نے جلسہ کی کارروائی بند کرنے سے پہلے اس قرارداد کے متعلق کچھ اختتامی جملے کہے اور جو لوگ اس سے واقف تھے اُن سے درخواست کی کہ کھڑے ہو کر اس قرارداد کی تائید کریں جو در حقیقت خدا کے ساتھ ایک عہد تھا۔ لیکن گواہوں کا یکے بعد دیگرے یہ کہنا کہ صرف یہی ایک قرارداد تھی جو کھڑے ہو کر پاس کی گئی محض کذب ہے کم از کم دو اور قراردادیں اسی طرح پاس کی گئی ہیں جنکی رپورٹ اخبارات میں بھی موجود ہے میں سوائے اس کے کہ سرکاری گواہوں کی مقدس روایات پر قرار کننی مقصود ہوں اس جھوٹ کا مقصد اور کچھ نہیں سمجھ سکتا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو گورنمنٹ کو جان بوجھکر اس قرارداد اور نیز قرارداد منظور شدہ گوکگ کانفرنس کا مفہوم غلط سمجھایا گیا ہے۔ اور یا خود گورنمنٹ کا منشا یہی ہے کہ اس تجویز کے اس حصے پر جس کا تعلق فوج سے ہے خواہ مخواہ جھوٹا زور دیا جائے تاکہ وائسرائے کی عہد شکنی کو بجا اور درست قرار دیا جا سکے جو انہوں نے ہمارے خلاف مقدمہ چلائے جانے کے متعلق کیا تھا۔ بہر حال یہ انکا کام ہے اور سوائے شکریہ کے مجھے کچھ کہنا نہیں ہے کیونکہ آخر کار میدان میں آگر گورنمنٹ نے اسلام کو چیلنج دیدیا ہے کہ اسلام اپنی حفاظت میں جو چاہے کرلے

گوکنگ اور کراچی کانفرنسوں کے وقت ہر شخص پر یہ امر روشن تہا کہ محافظ اسلام اور خلافت اسلامیہ کے خلاف جس کو حکومت برطانیہ تباہ کرنے اور دوسروں سے تباہ کرانے میں ہر امکانی کوشش کر چکی تھی دوبارہ جنگی کارروائی شروع کر دینے میں محض ایک اشارہ کی دیر تھی ہندوستانی مسلمان جو حکومت کو بار بار متنبہ کر چکے تھے اسوقت نہایت سرعت سے صبر کو ہاتھ سے کہو رہے تھے اور یہ خطرہ تہا کہ خلافت کو بچانے اور حکومت سے مذہبی احکام منوانے کے لئے ہمارے جوشیلے مسلمان بھائی جو خود سر تو نہیں لیکن شاید بیفائدہ قوت سے کام لیکر کہیں ہندوستان کے امن میں خلل انداز نہ ہو جائیں ہمنے اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا جو خدا اور اس کے بندوں سے تعلق رکھتی ہے اور ہمنے مسلمانوں کی منتشر توجہ کو ایک نتیجہ خیز سمت کیطرف منعطف کرا دیا۔

مجسٹریٹ۔ میں سننے کے لئے بالکل تیار ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ صرف مقدمہ کے متعلق اپنا بیان دیدیں۔ مقدمہ کے بعد آپ کو آزادی ہوگی کہ تقریر کریں جسکو سننے کی مجھکو ضرورت نہیں "

مولٰنا محمد علی۔ میرے خیال میں میں آپ کو زیادہ دیر تک تکلیف نہ دونگا میں صرف وہی شہادت بہم پہنچانا چاہتا ہوں جو آپ کے کام آئے تقریر کرنے کی مجھکو ضرورت نہیں۔ باقی میں مشکور ہوں آپ کی اجازت سے بعد میں فائدہ اٹھاؤنگا مسکرا کر کہا کہ آپ ہمکو جلاوطن کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کیا ۵ منٹ بھی ہماری بات سننی گوارا نہیں کر سکتے ؟"

ہم نے حکومت کو دو باتوں کے متعلق آگاہ کیا۔ اول یہ کہ ہم کانگریس کی معیت میں قانون شکنی کی ابتدا کریں گے اور دوم یہ کہ انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس دسمبر میں ہندوستان کی آزادی اور انعقاد جمہوریہ ہند کا

اعلان کریں گے۔ لیکن یہ دونوں امور برطانیہ کی جانب سے خفیہ یا علانیہ بلاواسطہ یا بواسطہ یونان اسلام کی بقیہ قوت کے خلاف دوبارہ جنگی کارروائی شروع کرنے پر مشروط تھے۔

ملک کے ہر اخبار نے خواہ وہ موالاتیوں کا ہو یا تارکین موالات کا جمہوریہ ہند کے مسئلہ پر خوب بحث کی لیکن مجھے یاد نہیں کہ کسی نے ہندوستانی فوج کے مسئلہ پر بھی پبلک میں بحث کی ہو کیونکہ خود دونوں قراردادوں کے الفاظ سے عیاں ہے کہ یہ مسئلہ محض ضمناً داخل کیا گیا تھا۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان کے پانسو معتدر علماء نے کئی مہینے پہلے ترک موالات سے متعلق نہایت صریح اور واضح فتوے صادر فرما دیا تھا جو کانسل کی ممبری وکالت سرکاری اور امدادی مدارس میں تعلیم خطابات واعزاز اور سیز سرکاری ملازمت خواہ فوجی ہو یا سول ان سب مسائل پر حاوی تھا۔ اگر یہ کہا جاتا کہ گوکک اور کراچی میں صرف اس غرض سے کانفرنس منعقد کی گئی تھی کہ غریب خطاب یافتگان سے ان خطابات کو چھوڑنے کی درخواست کرے جو انہوں نے عزت کو بیچکر حاصل کئے تھے اور جنکو وہ سینہ سے لگائے ہوئے تھے (ہنسی) . . . . . . . . . . . . . . . .

. . . تو شاید اس سعی سے زیادہ مضحکہ خیز نہ ہوتا جو اتنے عرصہ کے بعد وفادار فوج کی وفاداری میں مداخلت کرنے کی سازش دریافت کرنے کے لئے کیجا رہی ہے میرا کہنا یہ ہے کہ زیادہ مضحکہ خیز نہ ہوتا کیونکہ جہاں مجھکو ان خطاب یافتگان سے مایوسی ہے وہاں اپنی وفادار فوج سے پوری امید ہے ہماری مجوزہ گرفتاری کے متعلق گورنمنٹ نے جو آخری اعلان شائع کیا ہے اس میں بھی فوجیوں کو تعریف کے ذلت آمیز الفاظ سے یاد کئے بغیر نہیں چھوڑا ہے اور جس

حد تک وہ اس تعریف کے مستحق ہیں وہ انکی مذہبی پستی اور ابتری کی بھی حد ہے
جہاں ان جیسی ایک مذہبی جماعت کو ایک لا مذہب حکومت نے پہنچا دیا ہے
اگر یہ تعریف بجا اور درست ہے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ ہمارے کرم کا
نتیجہ ہے اور اس انتہائی غفلت اور لاپروائی کا پھل ہے جو ہم نے اپنے ان غریب
فوجی بھائیوں کیطرف برتی ہے جواب ہماری ضرورت کیوقت ہمکو سزا دینے
کے لئے تیار ہیں لیکن اب ہم اپنے ان بھولے اور سیدھے سادے بھائیوں
کیطرف سے غافل نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ مجھکو ان اشتہاروں کے وجود کا بالکل
علم نہ تھا جو فوجی مسلمان افسروں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ ان مسلمان فوجیوں کو
افسر کے لقب سے خطاب کرنا بھی ستم ظریفی ہے۔ تاہم مجھے یہ معلوم کرکے مسرت
ہوئی ہے کہ آخر کار خدا یہ پیغام جمعیۃ العلماء ہند نے ہندوستانی فوج تک پہنچا دیا
ہے (اسجگہ معظم علی صاحب نے کان میں کچھ کہا) میں اپنی غلطی کو درست کرنا چاہتا ہوں
کیونکہ مجھکو ابھی اطلاع ملی ہے کہ جمعیۃ العلماء نے فوج کے نام اس قسم کے اشتہارات
کے اجراء سے انکار کیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ وہ اس جعل سازی کو بہت
جلد واقعہ کرکے دکھا دیں گے۔

اب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ۱۸۵۷ء میں جبکہ اس ملک میں غدر ہوا تھا
تو اس میں ہندوستانی فوج نے حصہ لیا تھا اور یہ مذہبی مسئلہ کی بنا پر تھا اسوقت
ملکہ وکٹوریہ نے سب سے پہلے عنان حکومت ہاتھ میں لی اور لوگوں کو اطمینان
دلانے کے لئے ایک اعلان شایع کیا۔ اس اعلان میں ایک عجیب بات یہ تھی
کہ خسروان انگلستان کے خطابات میں سے "دین پناہ" کا نمایاں خطاب بھی تھا
اور اس زمانہ کے وزیر اعظم کو جو موجودہ وزیر اعظم کیطرح چالاک تھے یہ امید تھی
کہ اس نمایاں خطاب کا ترجمہ جب ہندوستانی زبانوں میں ہوگا تو اس کے مفہوم

میں تمام مذاہب کی حفاظت شامل ہوگی لیکن ملکی زبان والوں سے انکو آگاہ
کردیا کہ اس خطاب سے ہندوستانی یہ سمجھیں گے کہ ملکہ معظمہ ہندوستان
کے تمام مذاہب کی مخالفت میں اپنے مذہب کی خاص حمایت و معاونت
کریں گی اس لئے لارڈ ڈربی نے ارادہ کیا کہ اس خطاب کو حذف کردیں لیکن
جسوقت انہوں نے خود ملکہ معظمہ کی مرضی دریافت کی تو ملکہ نے اس کی تحریف
سے قطعاً انکار کیا۔

ملکہ کے کہنے سے لارڈ ڈربی نے خود اعلان کا مسودہ تیار کیا اور اس میں
پہلا پیراگراف درج کیا جس میں ہندوستانیوں کے متعلق ملکہ کی ذمہ داریوں
کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ "ہم ان ذمہ داریوں کو خدا کے فضل و کرم سے
نہایت ایمانداری اور دیانتداری سے پورا کریں گے" اس پیراگراف میں ہمارے
مذہب کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے اور اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:
"عیسائی مذہب کی صداقت پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے اور شکریہ کیساتھ
اس اطمینان کو قبول کرتے ہوئے جو مذہب کیوجہ سے حاصل ہے ہم اعلان
کرتے ہیں کہ ہم کو اپنا مذہبی اعتقاد اپنی رعایا پر عائد کرنے کا نہ حق ہے اور نہ ہم
اس کی خواہش ہے" پھر بھی ڈھائی روز سے میرے دوست وکیل سرکار جو
مقتدر مسلمانوں اور ایک نہایت مقدس ہندو برہمن معلوم کس کے عقائد ہمارے
کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے تو یہ عقائد یقیناً نہیں ہیں جو وہ یہاں
بیان کر رہے ہیں۔ اعلان مذکورہ میں درج ہے کہ "ہم اپنی مرضی اور خوشنودی
کا اظہار کرتے ہیں کہ کسی شخص کے ساتھ اس کے مذہبی عقائد اور عبادات کی بنا
پر نہ تو رعایت برتی جائے گی اور نہ اسکو ستایا اور نہ پریشان کیا جائے گا
بلکہ سب کو برابر قانون کی غیر جانبدارانہ حفاظت حاصل ہوگی"،

(رب مجھے امید ہے کہ آپ بھی اس پر عمل کریں گے)

"ہم نہایت زور کے ساتھ اپنے حکام ماتحت کو حکم دیتے ہیں کہ وہ ہماری رعایا کے مذہبی عقائد و عبادات میں ہر قسم کی مداخلت سے مجتنب رہیں ورنہ ہماری سخت ناراضگی کا باعث ہوگا" اس اعلان میں حکام کے سلسلہ میں سب سے پہلے خود گورنر جنرل کا ذکر ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان ہی کی مرضی اور تائید سے ہم کو ہمارے مذہبی عقائد کی بنا پر ستایا اور پریشان کیا گیا ہے اور اب ہم پر جو عقائد عائد کیے جائیں گے وہ زیر تعزیرات ہند مختلف الزامی دفعات ہونگی

**نوٹ** اس وقت دو بجکر دس منٹ پر عدالت کی کارروائی بند کر دی گئی اور بعد نماز ظہر تین بجے سے پھر کارروائی شروع ہوئی جبکہ مولانا محمد علی صاحب نے سلسلہ بیان فرمایا کہ:-

اس اعلان کے آخری جملہ کا مسودہ خود ملکہ معظمہ نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا چنانچہ ہندوستانیوں کی طرف اشارہ کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ "ان کی خوشحالی ہمارے لئے باعث قوت ہوگی ان کا اطمینان ہماری پناہ اور ان کا شکریہ ہمارے لئے بہترین انعام ہوگا خدائے قادر سے دعا ہے کہ وہ ہمکو اور ہمارے حکام ماتحت کو اپنی توفیق عطا فرمائے کہ وہ ہماری رعایا کی بہبودی کے لئے ہماری مرضی کے مطابق عمل کریں"

ہندوستان میں نظام حکومت برطانیہ کے استحکام کے لئے یہ اعلان اسقدر بنیادی اور اہم سمجھا گیا ہے کہ جب پچاس سال بعد اس واقعہ کی پچاسویں یادگار کے موقعہ پر ملکہ معظمہ کے فرزند اور جانشین بادشاہ ایڈورڈ ہفتم نے اعلان شائع کیا تو اسمیں انہوں نے اس واقعہ کے متعلق فرمایا کہ اس سے ایک دور جدید کا آغاز ہو گیا۔ ہر دو اعلانات کے مابین پچاس سال کے عرصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ ہم اپنی گذشتہ نصف صدی

کی کارگزاری پر نہایت اطمینان اور پاک باطنی کے ساتھ نظر ڈالتے ہیں نا نگے
چلکر وہ بیان فرماتے ہیں کہ " ہماری رعایا کے کسی فرد کے ساتھ مذہبی عقائد و
عبادات کی بنا پر نہ تو رعایت برتی گئی ہے اور نہ کسی کو ستایا اور پریشان
کیا گیا ہے سب نے قانون کی حفاظت حاصل کی ہے اور قانون کا اجرا
بھی اس طرح کیا گیا ہے کہ اس سے کسی مذہب ، ذات یا دستور کی جو تمہارے
تمدن کے ساتھ وابستہ ہیں بے ادبی نہیں ہوئی " جو وقت موجودہ شہنشاہ
تخت پر بیٹھے تو انہوں نے ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو ہندوستان کے والیان ریاست
اور عام لوگوں کے نام ایک خط شایع کیا جس میں انہوں نے ہر دو اعلانات مذکورہ
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا " یہ شاہی حکومت کے شریفانہ اور ہمدردانہ رویہ کی
اسناد ہیں اور میں خود عمر بھر دیانتداری کیساتھ اس رویہ کا پابند رہوں گا "
لیکن اگر قانون کی حفاظت اسی کا نام ہے جو جو اس وقت ہمکو حاصل ہے
تو کوئی بادشاہ اپنی حکومت کی کارگزاری کو اطمینان اور پاک باطنی کی نگاہ
سے نہیں دیکھ سکتا اور یہ بیکار اسناد صرف اس کام کی ہیں کہ شاہی حکومت
کے اس شریفانہ اور ہمدردانہ رویہ کا مضحکہ اڑائیں جس کی وجہ سے آج یہ
کوشش کی جا رہی ہے کہ ایک مومن جماعت پر مشرکانہ عقائد عائد کئے
جائیں اور اس سے خدا کو جو ضروریات زندگی کے لئے اہم اور حی القیوم ہے
محض ایک گڈا منوایا جائے ورنہ پھر اس قیمتی مقدمہ کا کیا مقصد ہے ؟ ہم
ہندوستان کے رہنے والے ہندو اور مسلمان کس کے عقائد کی پابندی
کریں ؟

اگر میں مسلمان کی حیثیت سے کوئی غلطی کردں تو مجھکو میری غلطی کا یقین
دلانے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ قرآن شریف یا احادیث صحیحہ کیطرف

مجھکو توجہ دلائی جائے یا زمانہ ماضی یا حال کے مقتدر علماء کے فتاوی دکھائے جائیں جو ان ہی دونوں مذکورہ بالا کتب پر مبنی ہوں میرا دعوی ہے کہ آج میں غلطی پر نہیں ہوں کیونکہ تمام مذہبی احکام موجودہ حالت میں مجھ سے بعینہ ان ہی خیالات کا مطالبہ کر رہے ہیں جن کی وجہ سے وہ حکومت جو خود کو شیطانی حکومت کہلوانا نہیں چاہتی میرے خلاف مقدمہ چلا رہی ہے۔ اگر اس وقت کسی امر کی طرف سے غفلت برتنا میرے لئے مہلک معصیت قرار پاتا ہے اور غفلت نہ برتنے کی صورت میں بھی میں مجرم ٹھیرتا ہوں تو میں اپنے آپ کو اس ملک میں کس طرح محفوظ سمجھوں؟

مجھکو سوائے اس کے اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے کہ یا تو گنہگار بنوں یا مجرم قرار پاؤں۔ میں ایشیائی نسل کے ایک برطانوی وزیر اعظم اور ان ہی کے ہم نسل موجودہ وزیر ہند اور وائسرائے کی طرح ان سے زیادہ خلوص اور انکساری کیساتھ فرشتوں کا ساتھ دینا پسند کروں گا۔

اسلام میں صرف ایک ہی بادشاہت تسلیم کی گئی ہے اور وہ خدائے تعالیٰ کی بادشاہت ہے جو غیر مشروط غیر منقسم اور غیر منتقل ہے جیسا کہ حضرت یوسفؑ کی گفتگو سے واضح ہے جو انہوں نے اپنے قید خانہ کے ساتھیوں سے کی اور جو قرآن شریف کے بارہویں پارہ میں مذکور ہے۔

یصاحبی السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطان ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۝

(اے میرے جیلخانہ کے رفیق بہت سے خدا بہتر ہیں یا ایک خدائے قہار تمنے

اور تمہارے باپ دادا نے اپنے خداؤں کے نام رکھ لیے ہیں تم ان کی عبادت نہ کرو خدا نے انکے لیے کوئی سند نہیں بھیجی ہے خدا کے سوا اور کسی کی حکومت (قابل تسلیم) نہیں ہے اس نے حکم دیا ہے کہ تم سوائے اسکے اور کسی کی عبادت (غلامی) نکرو یہی مظبوط دین ہے لیکن بہت سے لوگ اسکو نہیں جانتے۔

میرا خیال ہے کہ یہ نصیحت موجودہ زمانہ پر نہایت عمدگی کے ساتھ منطبق ہو سکتی ہے جبکہ حالت یہاں تک ابتر ہو گئی ہے کہ جونہی مغربی کمان کے ایک صوبہ دار میجر کے پاس قرآن شریف کی چند آیتیں اور کچھ حدیثیں پہنچتی ہیں جو اسکو اسکے اولین فرض یعنی خالق کی بندگی کیطرف دعوت دیتی ہیں تو وہ فوراً گھبرا کر کمانڈنگ افسر کے پاس دوڑا ہوا جاتا ہے اور ان احکام الٰہی کو اس کے حوالہ کر دیتا ہے۔

خدا کی بادشاہت وقتاً فوقتاً قبائل اور اقوام میں پیغمبروں کی وساطت سے جاری رہی اور جب خاتم النبیین حضرت محمد صلعم خدا کا آخری پیغام امن دنیا کو پہنچا کر رخصت ہوئے تو انکے جانشین خلفا امرا المومنین کہلائے یہ سلسلہ آجتک قایم ہے اور موجودہ امیر المومنین حضرت سلطان المعظم سلطان ترکی ہیں۔

جس اطاعت کا اسلام نے مسلمان کو حکم دیا ہے خواہ وہ فوجی ہو یا مدنی مسلم حکومت کے ماتحت رہتا ہو یا غیر مسلم حکومت کے ماتحت وہ صرف خدا اور رسول اور مسلمانوں ہی میں سے اولی الامر کی اطاعت ہے جن سے زیادہ تر حضور اکرم صلعم کے جانشین اور خلفا مراد ہیں۔ لیکن آخر الذکر کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت کی طرح غیر مشروط نہیں ہے بلکہ چند شرائط پر مبنی ہے جیسا کہ قرآن شریف کی چوتھی سورت سورہ نسا سے صاف ظاہر ہے:۔

یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ و
الیوم الآخر ذالک خیر واحسن تاویلا

"اے مسلمانو! خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو
تم میں سے اولی الامر ہیں (یعنی خلفاء) لیکن اگر کبھی کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو خدا اور
رسول کیطرف رجوع کرو اگر تمہارا خدائے پاک اور روز آخرت پر ایمان ہے
تو یہی بہتر اور منصفانہ ارادہ ہے"

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر امیر المومنین نائب رسول بھی کسی مسلمان کو ایسا کام
کرنے کا حکم دیں جو وہ پسند نہ کرے تو اس وقت نہ صرف اس مسلمان کو حق ہے
بلکہ اس کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس قضیہ کو جو اس کے اور سب سے بڑی قابل
تسلیم دنیوی قوت کے درمیان ہے فیصلہ کیلئے قرآن شریف اور احادیث نبوی
کیطرف رجوع کرے۔ یہی اسلام کا بنیادی اصول ہے جسکا خلاصہ مشہور کلمہ توحید
"لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" ہے (اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے
محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں) مسئلہ توحید ریاضی کا کوئی گر نہیں ہے جسکو دقیق
خیال رکھنے والوں نے دقیق خیالات رکھنے والوں کے لئے مرتب کیا ہو بلکہ یہ
ایک اعتقاد ہے جو ہر عالم اور ان پڑھ مسلمان کے روزانہ اعمال میں نمایاں نظر آتا
ہے۔ اسی عقیدہ کی پاکیزگی اور صفائی کا امتحان کرنے کے خیال سے حضرت عمرؓ
خلیفہ ثانی نے ایک روز جماعت مسلمین کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا جو مسجد میں نماز
پڑھنے کیلئے جمع ہوئے تھے کہ میں خلفاء رسول اللہ صلعم میں سب سے بڑا فاتح ہوں
اگر میں احکام خدا اور رسول کے خلاف تمکو حکم دوں تو تم میرا کیا کرو؟

مسلمان کیلئے اس سوال کا ایک ہی جواب ہوسکتا تھا جو اسوقت حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے دیدیا (جو بعد میں خود بھی خلیفہ ہوئے) اور وہ یہ تھا کہ اگر حضرت عمرؓ نے

خدا کے احکام کے خلاف کوئی حکم دیا تو میں (حضرت علیؓ) جس نے بیعت طاعت خلیفہ کی ہے تمہارا سر کاٹ لینے میں ذرا بھی دریغ نہ کروں گا۔ مجھے یاد ہے کہ اسی قسم کا ایک واقعہ برطانیہ کے دوران حکومت انگلستان (ہندوستان نہیں۔ انگلستان) میں بھی ہو چکا ہے جبکہ Puritans (پکے عیسائیوں کی جماعت) نے اس بادشاہ کا سر بھنا سا اڑا کر رکھدیا تھا جسکا عقیدہ تھا کہ بادشاہوں کو بھی خدا کی طرح اپنے سب احکام بلا چون وچرا منوانے کا حق ہے۔ مسلمان اس سے قبل دوسرے ممالک میں بھی امن کیساتھ غیر مسلم حکومتوں کے ماتحت رہ چکے ہیں لیکن ہمیشہ اسی غیر متبدل اصول کی پابندی کیساتھ کہ دنیوی حکام کے احکام اور قوانین کی پابندی اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ احکام خداوندی کی نافرمانی کا باعث نہوں جو قرآن شریف کے زوردار الفاظ میں احکم الحاکمین ہے۔

اطاعت کی یہ نہایت واضح اور صریح حدود صرف غیر مسلم سلطنتوں کے احکام کے متعلق نہیں ہیں بلکہ بالکل عام ہیں اور ان میں کسی صورت سے کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

(مجسٹریٹ نے کہا کہ آپ بیان تو نہیں دیتے تقریر کر رہے ہیں۔ مولانا محمد علی نے جواب دیا یہ بیان ہی ہے تقریر نہیں ہے)

پھر اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میرے حکمران ہز ہائنس نواب صاحب رامپور پھر ہز اگزالٹڈ ہائنس اعلی حضرت حضور نظام دکن حتی کہ خود اعلیحضرت حضور سلطان معظم ٹرکی بھی اپنی مسلمان رعایا سے اپنے کسی ایسے حکم کے ماننے کا مطالبہ نہیں کر سکتے جس کے ماننے سے قانون اسلام کی خلاف ورزی ہوتی ہو ذیل کی صحیح حدیث سے انہیں اصول پر مزید روشنی پڑتی ہے۔

مسلمان کا کام یہ ہے کہ جو حکم اسکو دیا جائے اسکو سنے اور بجا لائے خواہ وہ

حکم اسکو پسند ہو یا نا پسند بشرطیکہ اس حکم میں خدا کی نافرمانی نہ ہو لیکن اگر نافرمانی ہو تو ایسے حکم کو نہ سُنے اور نہ اس کی اطاعت کرے"۔

دوسری حدیث میں ہے۔ (جس بات میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں اطاعت نہیں کرنی چاہیئے۔ اطاعت صرف نیک امور میں کرنی چاہیئے)

یہی خیال ایک دوسری حدیث شریف میں ظاہر کیا گیا ہے: جسکا استدلال ناقابل تسخیر ہے۔" لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔

(جس بات میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے)

ہندوستانی وفد خلافت نے جس کی سرکردگی کا شرف مجھکو عطا ہوا تھا بذریعہ تحریر جس میں متعدد مرتبہ مذکورہ بالا حدیث لکھی گئی تھی اور نیز زبانی ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کو ملنا ڈاؤننگ سٹریٹ میں دوران ملاقات میں مسٹر لائڈ جارج کو ان آخری نتائج سے آگاہ اور متنبہ کر دیا تھا جن کی طرف ان کی حکومت کا خلافت اور اسلام کے ساتھ معاندانہ رویہ مسلمانان ہند کو مجبور کر کے لیجا رہا تھا۔

لہذا نہ عام مسلمانان ہند کے طرز عمل میں کوئی بات ایسی ہے اور نہ خود ہمارے رویہ میں جس سے حکومت متحیر ہو جائے۔ ہمکو خدا کا فرض بھی ادا کرنا ہے اور حکومت کا بھی لیکن جب آخرکار شاہی حکومت کے مطالبات خدا کی عالمگیر حکومت سے متصادم ہو گئے تو مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم صرف خدا کی اطاعت کر سکتے تھے چنانچہ اپنی حقیر بساط کے موافق اب بھی ہم یہی کوشش کر رہے ہیں کہ خدا کی اطاعت پر قایم رہیں مسلمان کی محبت اور نفرت دونوں اللہ کی خوشنودی اور خفگی کے تابع ہیں جیسا کہ پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد فرمایا ہے الحب للہ والبغض للہ جب تک حکومت نے زبردستی مجبور کر کے مسلمانوں کو یہ یقین نہ دلادیا کہ گورنمنٹ

خدا اور اسلام کی دشمن ہے مسلمان ہر حال میں وفادار رہے اور ان کی وفاداری اس حد تک پہنچ گئی کہ اکثر ہمسایہ قومیں اُن پر طعنہ زن ہونے لگیں جو بعض اوقات بجا اور درست بھی تھا۔ لیکن گذشتہ دس سال سے اسلامی ممالک اور خصوصاً خلافت کے ساتھ جس کی اطاعت ہر مسلمان کے مذہبی فرائض میں داخل ہے حکومت کا رویہ دیکھکر اب مسلمانوں کو یقین کامل ہوگیا ہے کہ حکومت مذہب اور ملک دونوں کی دشمن ہے۔ گذشتہ دوران جنگ میں جو خلافت کے خلاف ابتک جاری ہے حکومت نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ متعدد مرتبہ وعدے کئے تھے کہ مسلمانوں کے مقامات مقدسہ جو محض عمارتیں نہیں بلکہ ممالک ہیں ہر قسم کی مداخلت اور دست اندازی سے محفوظ رہیں گے اور دار الخلافہ قسطنطنیہ۔ سمرنا۔ تھریس خلیفہ ہی کے قبضہ میں رہیں گے۔ ان وعدوں کو اسی طرح بے پرواہی اور آسانی کے ساتھ توڑ دیا گیا جس طرح مسلمانوں کو خلیفہ کی افواج کے مقابلہ میں لڑا کر ان مذہبی فرائض اور احکام کو پامال کیا گیا جن کی حرمت برقرار رکھنے کا عہد مسلمانوں کی وفاداری کی بنیاد تھا۔ اعلان جہاد کے بعد بھی ہمارے فاقہ زدہ اور خوف زدہ سورماؤں کو جہازوں میں بھر کر اُس جنگ میں لڑنے کے لئے بھیجا گیا جس کو ذمہ دار وزرا مثل وزیر اعظم اور ونسٹن چرچل وزیر بحریہ نے "صلیبی جنگ" کہا ہے۔ یہ صلیبی جنگ اب بھی جاری ہے اور اسکو جاری رکھنے کے لئے حکومت نے نئے عیسائی رنگروٹ بھرتی کرلئے ہیں جو یونانی ہیں اور جن کی ترکوں کے ساتھ کوئی لڑائی نہ تھی۔ یہ لوگ اب ترکوں کے خلاف ترکی سرزمین میں لڑ رہے ہیں گورنمنٹ جہاں شرائط التوائے جنگ کی خلاف ورزی اور ترکی پر یونانی حملہ کی ذمہ دار ہے جس میں اس نے علانیہ اور خفیہ مدد کی ہے وہاں ان بیشمار شرمناک مظالم کی بھی وہی ذمہ دار ہے جو یونانیوں نے وہاں کئے ہیں اور جن کی تصدیق اتحادی

تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ سے ہوئی ہے۔ اگر ہندوستانی مسلمانوں کے پاس حکومت سے تصفیہ کرنے کے لئے ذرا بھی مؤثر قوت ہوتی تو اگر وہ مسلمان رہنا چاہتے تو احکام اسلامی کی رو سے حکومت کے خلاف اعلان جہاد کرنے پر مجبور ہوتے اور موجودہ قضیہ کا تصفیہ خالق دینا ہال کی بجائے کسی دوسری جگہ ہو رہا ہوتا۔ اگر ایسی قوت موجود نہ ہو جو ایک قابل افسوس امر ہے تو اسلامی قانون کی رو سے جو لوگ اپنے ملک کو خیرباد کہہ سکتے ہوں انہو کسی محفوظ جگہ ہجرت کر جانی چاہئے جہاں ان کو مذہبی عقائد کی بنا پر کوئی وکیل سرکار ستانے اور پریشان کرنے والا نہ ہو لیکن ان کا ارادہ یہی ہو کہ پھر واپس آکر اپنے ملک کو آزاد کریں اور خدا کی عبادت کے لئے محفوظ ماحول بنائیں۔

اس وقت وکیل سرکار نے سٹی مجسٹریٹ کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۴۴ کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ملزم کو وہ بیان دینا چاہئے جس کا تعلق مقدمہ سے ہو مجسٹریٹ نے کہا کہ میرے خیال میں بھی یہ بیان ایک تقریر ہے۔

مولنا محمد علی صاحب نے کہا کہ خود وکیل سرکار نے کیا کیا ہے انہوں نے بھی تو مقدمہ پر بحث کرنے کی بجائے افسران پولیس۔ فوجی کرنیل۔ اخبار نویس اور رپورٹروں کے ایک مخلوط گروہ کو بلا کر شہادت کو پیچیدہ اور غیر واضح کر دیا ہے۔ مجھے یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ مجھپر الزام کیا ہے۔ شہادت اثبات جرم کو سنکر صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ہم پر ایک ریزولیوشن پاس کرنے کا جرم عاید کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ہمارا مذہبی فرض تھا جو کچھ ہم نے کیا اپنے مذہبی احکام کے مطابق کیا۔ میرے بھائی کا صرف یہ جرم ہے کہ انہوں نے اس ریزولیوشن کی موافقت میں ہاتھ اُٹھایا۔ میں صرف اسلامی قانون کا

پابند ہوں اور اسی قانون کو بیان کرنا میرا مقصد ہے جو میں کر رہا ہوں۔
میں نے مذہبی احکام بیان کرنے سے سرمو گریز نہیں کیا ہے۔ نیز میں نے
شاہان انگلستان کے اعلانات کا تذکرہ کیا ہے جو یکے بعد دیگرے انہوں نے
نہایت سنجیدگی کے ساتھ اہل ہند کو مذہبی آزادی کا یقین دلاتے ہوئے کئے
ہیں۔ میرے سامنے دو ضخیم کتابیں رکھی ہیں (ایک کتاب کو ہاتھ میں اُٹھاکر)
ان میں اعلانات اور اسناد (چارٹر) درج ہیں جو تمہارے تعزیرات ہند سے
ٹکراتے ہیں۔ آخر یہ اسناد کیا ہیں؟ کیا یہ بالکل بے معنی ہیں؟ کیا ان کی
کوئی قدر نہیں؟ کیا یہ محض کاغذ کے پُرزے ہیں؟ اگر وکیل سرکار احکام اسلامی
کی تشریح نہیں سُننا چاہتے تو صاف کہدیں پھر میں دیکھ لوں گا کہ مسلمان
ہندوستان سے ہجرت کرتے ہیں یا دوسروں کو ملک سے نکال باہر کرتے
ہیں۔ ابھی تو مجھے دفعہ ۵۰۵ کے متعلق بھی کچھ کہنا ہے۔

مجسٹریٹ۔ دفعہ ۵۰۵ ہے ۱۰۵ نہیں ہے +

مولٰنا محمد علی۔ وارنٹ میں تو ۱۰۵ درج تھی +

مجسٹریٹ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر سمارٹ سے غلطی ہوگئی ہوگی +

مولٰنا محمد علی۔ اس غلطی کی پاداش میں مسٹر سمارٹ کو تو پھانسی نہیں ملیگی۔
پھانسی تو مجھ ہی کو ملے گی +

مجسٹریٹ۔ مجھکو آپ کے بیان پر تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ طویل بہت
ہے جتنا آپ اسکو مختصر کر سکیں کر دیں +

مولٰنا محمد علی صاحب نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جون ۱۹۲۰ء
میں مرکزی خلافت کمیٹی نے احکام اسلام کی متابعت اور چند معتمد غیر
مسلم ہمدردان کے مشورہ سے ایسا طرز عمل اختیار کرنے کا فیصلہ کیا جس سے

یہ امید بندھی کہ گورنمنٹ کے رویہ کے خلاف اعلان جنگ یا غیر ممالک میں ہجرت کے بغیر ہی ہم جلد آزاد ہو جائیں گے +

مجسٹریٹ۔ بیان بہت طویل ہے میں پندرہ بیس صفحہ تو لکھ چکا ہوں اب کتنا باقی ہے +

مولٰنا محمد علی۔ میں اپنے نوٹوں کے چھٹے صفحہ پر ہوں اور یہ کل بیس صفحہ ہیں یعنی ان باقی چودہ میں سے ہی کچھ لکھوا چکا ہوں +

مجسٹریٹ آپ اگر باقی کو لکھکر داخل کر دیں تو بہتر ہے میں مسل کے ساتھ شامل کر دوں گا +

مولٰنا محمد علی۔ میرے پاس ٹائپ کرنے والا بھیجدیا جائے تو میں اسکو لکھوا دوں گا +

مجسٹریٹ۔ میں آپ کے پاس جیل خانہ میں ٹائپ کرنے والا بھیجدوں گا +

اس کے بعد مجسٹریٹ نے حسب ذیل سوالات کیے۔

(۱) مجسٹریٹ۔ کیا گوکاک ریزولیشن کی دو نقلیں آپ کے بکس میں پائی گئی تھیں +

مولٰنا محمد علی۔ میں ان سوالات کا مقصد نہیں سمجھا

مجسٹریٹ۔ آپ کو اختیار ہے کہ جواب نہ دیں +

مولٰنا محمد علی۔ آپ بجائے اس کے کہ جو شہادت پیش ہو چکی ہے اس کی تحقیق کریں میرے خلاف مجھ ہی سے نئی شہادت بہم پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہر حال میں پہلو بچانا نہیں چاہتا اور کہتا ہوں کہ یہ کاغذات میرے ہی ہیں اور میرے ہی لکھے ہوئے ہیں پشت پر جو دو شعر لکھے ہوئے ہیں وہ بھی میرے ہی خط میں ہیں اگرچہ میرے کہے ہوئے نہیں ہیں +

مجسٹریٹ۔ کیا آپ گوکک میں موجود تھے؟

مولٰنا۔ جی ہاں موجود تھا۔

مجسٹریٹ۔ کیا آپ تسلیم کرتے ہیں کہ قرارداد نمبر ۶ کا سرکاری ترجمہ درست ہے؟

مولٰنا۔ میں کیوں تسلیم کروں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا پار کر کو معلوم ہوگا میں اسکول ماسٹر نہیں ہوں کہ انگریزی ترجمہ کر سکوں۔ میں ان سوالات کا مقصد ہی نہیں سمجھا۔

مجسٹریٹ۔ کیا یہ ریزولیوشن کراچی میں بھی ان ہی الفاظ میں پاس کیا گیا تھا۔

مولٰنا۔ جی ہاں۔

اس کے بعد مجسٹریٹ نے مولٰنا محمد علی صاحب سے کہا جو بیان میں نے قلمبند کیا ہے اسکو پڑھکر آپ درست کر دیں اور اس پر اپنے دستخط کر دیں۔

اس کے بعد مجسٹریٹ نے مولٰنا محمد علی صاحب سے کہا مجھے امید ہے کہ دیگر ملزمان بیان نہ دینگے۔

مولٰنا۔ میں نہیں کہہ سکتا آپ ان سے پوچھ لیجے۔

مولٰنا حسین احمد صاحب سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیان دینا شروع کیا اور فرمایا:

میں اپنے محترم دوست مولٰنا محمد علی کے بیان کی موافقت کرتا ہوا ایک مذہبی عالم کی حیثیت سے۔

مترجم۔ میں ان کی مشکل اردو کا ترجمہ نہیں کر سکتا۔

مجسٹریٹ۔ یہ کوئی دوسری زبان جانتے ہیں۔

مولٰنا۔ جی نہیں

مجسٹریٹ۔ ملزمان میں سے کوئی صاحب ان کے بیان کا انگریزی میں ترجمہ کرسکتے ہیں؟

مولٰنا شوکت علی۔ ہم گورنمنٹ سے ترک موالات کرچکے ہیں۔ عدالت کی کوئی مدد نہیں کرسکتے۔

مجسٹریٹ۔ اچھا کل دوسرے مترجم کا انتظام کیا جائے گا۔

اس کے بعد ڈاکٹر کچلو سے کہا گیا کہ بیان دیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بھی اُردو میں بیان دینا شروع کیا۔

مجسٹریٹ۔ جب آپ انگریزی جانتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اُردو میں بیان دیں۔

ڈاکٹر کچلو۔ میں نے اُردو ہی میں ریزولیوشن کی تائید کی تھی اور اسوقت بیان بھی اُردو ہی میں دوں گا۔ میری اردو اتنی مشکل نہ ہوگی کہ آپ سمجھ نہ سکیں۔

مجسٹریٹ۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہوگا۔ آپ کی اُردو کا ترجمہ تو میں بھی کرسکتا ہوں لیکن بہتر ہو اگر آپ انگریزی ہی میں بیان دیدیں۔

ڈاکٹر کچلو۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے مشورہ پر عمل نہیں کرسکتا میں تو اُردو ہی میں بیان دوں گا۔

(اس روز ڈاکٹر کچلو کا بیان نہیں سُنا گیا)

اس کے بعد پیر غلام مجدد صاحب نے سندھی میں بیان دینا شروع کیا۔ جس کا انگریزی ترجمہ عدالت نے کسی حد تک قلمبند کیا۔ ذیل میں عدالت کے لکھے ہوئے بیان کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

(دستاویز ثبوت ۱۳۸)

# بیان تقریری جناب پیر غلام مجدد صاحب

## باصطلاح عدالت ملزم نمبر ۲

بعدالت سٹی مجسٹریٹ کراچی۔

سوال۔ آپ کے خلاف جو شہادت گزری ہے اس کے متعلق آپ کو کچھ کہنا ہے؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے تیرہ سو برس پیشتر قرآن شریف میں ہم کو حکم دیا ہے من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون جن عدالتوں میں احکام الٰہی کے خلاف انصاف کیا جائے وہ ظالم ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے مقدمات سوائے ان عدالتوں کے جہاں قرآن شریف کے مطابق انصاف ہوتا ہے کہیں نہ لیجاؤ۔ تیرہ سو چالیس برس پیشتر ہی ہم کو ان عدالتوں سے مقاطعہ کرنے کا حکم مل چکا ہے ہم کو قرآن پاک کا یہ بھی حکم ہے کہ حکم الٰہی (قرآن شریف) کے ایک ایک لفظ کو ہر جگہ پہنچا دیں۔

قرآن شریف کی دوسری سورۃ میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص احکام الٰہی کو دوسروں تک نہیں پہنچائے گا اس پر اللہ کی اور اللہ کے تمام بندوں کی لعنت ہوگی۔ قرآن شریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے جنگ کریگا یا کسی مسلمان کو قتل کریگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں جھونک دیا جائیگا اسپر اللہ کا غضب نازل ہوگا اور اللہ کی اسپر لعنت ہوگی اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کیا جائے گا۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جھنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیماہ

قرآن شریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ کسی مسلمان کو قتل نہ کرو کیونکہ مسلمان کی اللہ تعالیٰ عزت کرتا ہے۔ رسول اکرم صلعم نے وفات سے تین مہینے پیشتر ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان بھائی کا خون بہانا یا اسکا مال چھیننا حرام ہے۔ حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان کو قتل کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان کو قتل کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کی بربادی کو گوارا کر سکتا ہے لیکن ایک مسلمان کے قتل کو گوارا نہیں کر سکتا۔ حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اگر مسلمان سے زبردستی کوئی اور برا کام کرایا جائے تو کرے لیکن اپنے مسلمان بھائی کو قتل نہ کرے۔

جب خدا اور رسول کے یہ احکام ہیں تو ایک عالم اور پیر ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ قرآن شریف کے حکم کو اپنے مسلمان بھائیوں تک پہنچاؤں۔ قرآن شریف کا حکم ہے کہ مسلمانوں کو خبر کر دی جائے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل نہ کرے۔ اگر عدالت یہ فیصلہ کرنا چاہتی ہے کہ قرآن شریف کا حکم خلاف قانون ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ دنیا میں ایک بھی مسلمان باقی نہ رہے۔

جس ریزولیوشن کا ذکر کیا گیا ہے وہ گذشتہ جولائی میں پاس نہیں ہوا بلکہ یہ تو تیرہ سو چالیس برس پہلے پاس ہوا تھا۔ اسکو مولانا محمد علی نے پیش نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حضرت محمد صلعم پر نازل ہوا اور انہوں نے مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔ دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان ہر روز اس ریزولیوشن کی تلاوت کرتے ہیں میں ایسی عدالت کے سامنے کوئی بیان دینا نہیں چاہتا

جو دنیا سے اسلام اور مسلمانوں کو نابود کرنا چاہتی ہے +

قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ جو قوم قرآن شریعت کو مٹانا چاہیگی وہ خود مٹ جائے گی۔ اس لیے ہم سات آدمیوں کو قید کرکے یا پھانسی دیکر تم اسلام کو نہیں میٹ سکتے +

میں احکام قرآنی کے مطابق اپنا مزید بیان آگے چلکر دوں گا۔

سوال۔ کیا آپ نے متفقہ فتوی پر دستخط کیے ہیں ؟

جواب۔ ہاں متفقہ فتوے پر میں نے دستخط کیے ہیں۔ اس فتوے پر پانسو عالموں کے دستخط ہیں ان میں سے ایک میں بھی ہوں ہمارے سندھ صوبہ کے عالموں نے اس فتوی کو دوبارہ چھپوانے کا فیصلہ کیا ہے اور میں نے اس فیصلہ پر بھی دستخط کیے ہیں۔ اس فتوے میں انیس آیتیں قرآن شریف کی اور تین حدیثیں رسول اکرم صلعم کی درج ہیں۔ اس فتوی کو ضبط کرنا قرآن اور حدیث کو ضبط کرنا ہے جس کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا +

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ سٹی مجسٹریٹ کراچی۔

۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

اس کے بعد مولنا محمد علی نے کہا عصر کی نماز کا وقت تنگ ہوا جاتا ہے عدالت کی کارروائی بند کی جائے +

مجسٹریٹ چھ بجے تک بیٹھنا چاہتے تھے لیکن نماز کی وجہ سے پونے چھ بجے ہی کارروائی بند کرنی پڑی +

نماز کے بعد اسیران حسب معمول اللہ اکبر کے نعروں میں جیل خانہ روانہ ہو گئے +

# چوتھے دن کی کارروائی

چوتھے روز ۲۹ ستمبر کو ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر کارروائی مقدمہ شروع ہوئی اس روز بھی حسب معمول ہال کے اردگرد مسلح ہندوستانی و انگریزی فوج کا پہرہ تھا حاضرین کی تعداد بھی تین سو کے قریب تھی جن میں زیادہ طلبا تھے۔ جس وقت مجسٹریٹ صاحب کرسی پر آکر بیٹھے مولنا محمد علی صاحب نے انکو مطلع کیا کہ آپکا بیدرہ صرف ایک گھنٹہ کے لیے میرے پاس صبح کو آیا تھا وہ اسقدر غلط لکھا ہے کہ اسکو سمجھ ہی بتلانے میں بہت سا وقت صرف ہو جاتا ہے۔ اسی لیے میرا بیان تیار نہیں ہو سکا ہے۔ مجسٹریٹ نے کہا میں آپ کو اور وقت دیتا ہوں سہولت سے تیار کر کے پیش کر دیں۔

اس کے بعد مجسٹریٹ صاحب نے ڈاکٹر کچلو سے سوالات شروع کیے اور بیان طلب کیا جس کے جواب میں ڈاکٹر کچلو نے حسب ذیل زبانی بیان دیا۔

---

(دستاویز ثبوت ۸۴۰)

## بیان تقریری جناب ڈاکٹر سیف الدین کچلو صاحب امرتسری ملزم ۳

## بعدالت سٹی مجسٹریٹ کراچی

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

**سوالات منجانب عدالت** (۱) کیا آپ گذشتہ ماہ جولائی میں کل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کراچی میں شریک ہوئے تھے؟

**جواب**۔ میں اس قسم کے سوالات کا جواب دینا نہیں چاہتا جب تک کہ مجھکو

ان سوالات کے مقصد سے پُوری پُوری آگاہی نہ دی جائے۔

مجسٹریٹ۔ سوال کا جواب دیجئے۔

ڈاکٹر کچلو۔ میں دیکھتا ہوں کہ آج عدالت نے اپنا طریقہ بدل دیا ہے کل پہلے ملزم کا بیان سُنایا گیا تھا اس کے بعد سوالات کیے گئے تھے آج سوالات ہی پر معاملہ ختم کیا جاتا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ مجھکو بیان دینے کا بھی موقع ملیگا یا نہیں۔

مجسٹریٹ۔ میں آپکا مطلب سمجھا کل کا ضابطہ غلط برتا گیا تھا اب میں اسکو درست کر رہا ہوں آپ کو بعد میں بیان دینے کے لئے وقت ملیگا۔ اب تو آپ سوالات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں؟

ڈاکٹر کچلو۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اتنا تو تسلیم کیا کہ ابتک بالکل ضابطہ کے برعکس عدالت کا رویہ رہا ہے۔ میں ان سوالات کا جواب دینا نہیں چاہتا البتہ جن معاملات کی نسبت مجھ سے سوالات کیے جائیں گے ان سب پر اپنے بیان میں روشنی ڈال دونگا۔

مجسٹریٹ۔ اچھا تو میں لکھ لیتا ہوں کہ آپ سوالات کا جواب دینا نہیں چاہتے۔

ڈاکٹر کچلو۔ آپ کو اختیار ہے جو چاہیں لکھ لیں۔

مجسٹریٹ۔ کیا آپ نے ریزولیوشن ۵ کی تائید میں تقریر کی تھی جس میں کسی شخص نے یہ الفاظ کہے تھے "فوج میں ملازمت کرنا۔ بھرتی ہونا یا بھرتی کرنا اسلامی شریعت کی رو سے حرام ہے"

ڈاکٹر کچلو۔ آپ اس تکلیف سے بچ جائیں گے میں بیان میں سب کچھ کہدونگا۔

مجسٹریٹ۔ مجھکو ضابطہ کی پابندی لازمی ہے۔ میں ضابطہ برت رہا ہوں۔

ڈاکٹر کچلو۔ میں خوش ہوں کہ آج ضابطہ برتا جا رہا ہے اور مجھے تعجب ہے کہ کل ضابطہ کیوں نہ برتا گیا۔

مجسٹریٹ۔ کیا یہ ریزولیوشن کانفرنس میں پاس ہوا تھا؟
ڈاکٹر کچلو۔ اسکا وہی جواب ہے۔
مجسٹریٹ۔ کیا آپ کو گواہوں اور ان کے بیانات کے متعلق کچھ کہنا ہے؟

## بیان

میں شروع ہی میں یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی محمد علی صاحب نے جو کل بیان دیا ہے اس سے مجھے اتفاق ہے۔ بالخصوص انہوں نے مذہبی نقطۂ خیال سے قرآن شریف اور احادیث نبوی کی بنا پر جو کچھ کہا ہے اس سے مجھے کلی اتفاق ہے۔ حامی ترک موالات ہونے کی حیثیت سے میں صاف کہدینا چاہتا ہوں کہ میں اس عدالت کی قولاً یا فعلاً کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ میں کوئی لفظ ایسا نہ کہوں گا جس سے مجسٹریٹ کی ذات یا میرے دوست وکیل سرکاری کی ہتک ہو اگرچہ مجھے افسوس ضرور ہے کہ یہ دونو اس ناپاک کام میں حصہ لے رہے ہیں۔

مجسٹریٹ۔ آپ کی یہ رائے خارج از موضوع ہے اسلئے میں اسکو تحریر میں نہیں لا سکتا
ڈاکٹر کچلو۔ اس کا مقدمہ سے تعلق ہے کیونکہ میں اس میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ میں اپنی صفائی پیش کرنے اور جرح کرنے کے حق سے کیوں دست بردار ہوا ہوں یقیناً مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ ایک ہندوستانی جج اس ناپاک کام میں حصہ لے رہا ہے۔

مجسٹریٹ۔ آپ کو پوری آزادی ہے جو چاہیں کہیں مگر افسوس ہے کہ یہ خارج از موضوع ہے میں اسے لکھ نہیں سکتا۔ میں ایک نوٹ لکھ دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ خارج از موضوع ہونے کی وجہ سے تحریر میں نہیں لایا گیا ہے۔
ڈاکٹر کچلو۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے بیان کا جو حصہ آپ کی رائے میں موضوع

سے خارج ہوگا اسکو آپ تحریر میں نہ لائیں گے ۔

وکیل سرکار نے تو نہ مقدمہ کا آغاز کیا اور نہ ہمکو یہ بتایا کہ ہم کس جرم میں ماخوذ کیے گئے ہیں لیکن جہاں تک گواہوں کے بیان سے مجھے معلوم ہوا ہے مجھپر ایک تجویز کی تائید کا الزام ہے۔ جس ریزولیوشن کا ذکر کیا گیا ہے میں نے اس کے ایک ایک حرف کی اُسوقت بھی تائید کی تھی اور اس وقت بھی مجھکو اس سے کلی اتفاق ہے اگرچہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ جو ریزولیوشن مجھے دکھایا جا رہا ہے یہ من وعن وہی ریزولیوشن ہے جو کانفرنس میں پیش ہوا تھا تاہم میں اس کی بھی پوری پوری تائید کرتا ہوں میں اس ریزولیوشن کو اُردو میں دیکھنا چاہتا ہوں ۔

اسی قسم کا ایک ریزولیوشن اس سے پہلے کراچی میں پاس ہوا تھا جس کی میں نے تائید کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن تعزیرات ہند کی دفعات ۱۲۰ ب ۱۳۱، اور ۵۰۵ یا کسی اور دفعہ کی گرفت میں نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی دفعات ہیں جن کے ماتحت مجھپر مقدمہ چلایا گیا ہے اگرچہ سرکاری وکیل اور عدالت نے مجھے ابھی یہ بھی نہیں بتایا ہے ۔

چونکہ میں تارک موالات ہوں اس لیے اس مسئلہ کے قانونی اور اصطلاحی پہلو پر بحث کرنا نہیں چاہتا۔ میرے خیال میں یہ مقدمہ تعزیرات ہند کے ماتحت نہیں آتا اس کی وجہ علاوہ دیگر وجوہات کے ایک یہ بھی ہے کہ ابتک حکومت برطانیہ کی بنیاد مذہبی آزادی پر تھی جس کا ہر ہندو مسلمان پارسی عیسائی سے وعدہ کیا گیا تھا ۔

مجسٹریٹ۔ میں دلائل لکھنا نہیں چاہتا صرف بیان لکھوں گا ۔

ڈاکٹر کچلو۔ مجھکو اس ریزولیوشن کے ایک ایک حرف کی توضیح کرنی ہے آپ کا کام ہے کہ اسکو جرم ثابت کریں اور میں بتاؤں گا کہ یہ قابل الزام نہیں ہے۔ اور اگر ہے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں ۔

**مجسٹریٹ**۔ میں ان دلائل کو نہیں لکھ سکتا بہتر ہو اگر آپ اپنا تحریری بیان داخل کر دیں۔

**ڈاکٹر کچلو**۔ اگر میں تحریری بیان دے سکتا ہوں تو تقریری بھی کر سکتا ہوں۔ یہ میری آزادی کے خلاف ہے اگر میں چاہوں تو قانونی بحث کر سکتا ہوں لیکن میں نہیں کروں گا۔

**مجسٹریٹ**۔ یہ بھی دلائل ہیں۔

**ڈاکٹر کچلو**۔ بسلسلہ بیان اسی قسم کے ریزولیوشن اور جگہ بھی مثلاً کلکتہ۔ ناگپور وغیرہ میں پاس ہوئے ہیں وہاں بھی میں نے تائید کی تھی۔

**مجسٹریٹ**۔ ہم کو کلکتہ وغیرہ سے کوئی واسطہ نہیں صرف کراچی کے متعلق کہیے۔

**ڈاکٹر کچلو**۔ آپ نے کوکاک کا ذکر چھیڑا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بھی لکھ لیں کہ کلکتہ۔ ناگپور جمعیتہ علما و دیگر انجمنوں نے بھی ریزولیوشن پاس کیے ہیں اور اس وقت بھی کر رہے ہیں جن کی میں ہی نہیں بلکہ تمام ہندوستان تائید کرتا ہے اگرچہ حکومت ان سے اس کے خلاف منوانا چاہتی ہے۔

**مجسٹریٹ**۔ آپ سے میں پھر کہتا ہوں کہ دلائل پیش نہ کریں بیان دیں جس کا تعلق مقدمہ سے ہو۔

**ڈاکٹر کچلو**۔ چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ عدالت کا رویہ بدل گیا ہے اس لئے میں اس سوانگ میں حصہ لینے سے قطعاً انکار کرتا ہوں اور جو کچھ کہنا بھی چاہتا وہ بھی نہیں کہتا۔

**مجسٹریٹ**۔ آپ اپنے بیان پر دستخط کر دیں۔

**ڈاکٹر کچلو**۔ میں نہیں کرتا۔

ڈاکٹر کچلو کے بیان کے بعد مولٰنا محمدؐ علی صاحب جو دوران بیان ڈاکٹر صاحب میں اپنا کل کا بیان پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے اور مجسٹریٹ صاحب سے کہا آپ نے جو میرا بیان قلمبند کیا ہے اس میں آپ نے ایک نوٹ لکھا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ میں اپنا بقیہ بیان دیکر اس کی تکمیل کر دوں گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بھی لکھ لیں کہ میں نے کل آپ کے کہنے سے اپنا بیان ملتوی کیا تھا۔ نیز میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ بھی تحریر میں لے آئیں کہ آپ نے مجھ سے محض اثبات جرم کی ناکمل شہادت کو کمل کرنے کے خیال سے سوالات کیے تھے۔

کل میں نے یہ بھی تو کہا تھا کہ میں اسکول ماسٹر نہیں ہوں جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہتار یار کر کو اُردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنا سکھاؤں۔ اسی بنا پر میں نے ریزولیوشن ملا کا سرکاری ترجمہ درست کرنے سے انکار کیا تھا۔ آپ نے یہ بھی نہیں لکھا۔ (یہ کہکر مولٰنا محمدؐ علی صاحب عدالت کے لکھے ہوئے بیان پر کچھ لکھنے لگے)

مجسٹریٹ۔ آپ اس پر صرف دستخط کر دیں کچھ لکھیں نہیں۔

**مولٰنا محمدؐ علی۔** میں نے اسپر یہ لکھ دیا ہے کہ اس بیان میں چند سوالات کے جوابات نہیں لکھے گئے ہیں باقی درست ہے۔

**مجسٹریٹ۔** آپ یہ درخواست میں لکھکر دے سکتے ہیں اسپر نہیں لکھ سکتے۔ البتہ آپ کو آزادی ہے کہ دستخط کرنے سے انکار کر دیں۔

**مولٰنا محمدؐ علی۔** میرا خیال تھا کہ درستی کے بعد مجھے اس کی تصدیق کرنی ہے۔

(یہ کہکر دستخط کر دیے)

---

اس کے بعد مجسٹریٹ نے جگت گرو سوامی شنکر آچاریا جی سے کہا کہ اپنا بیان دیں۔

# جگت گرو شنکر آچاریا جی

شنکر اچاریا جی نے بیٹھے بیٹھے زبانی بیان دینا شروع کیا۔

مجسٹریٹ۔ کھڑے ہو کر بیان دیجیے۔

شنکر اچاریا جی۔ اگر کسی پر بیٹھے بیٹھے سوائے اپنے روحانی گرو کے ہم لوگ کسی شخص کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے ہم جیل خانہ جا سکتے ہیں مصائب برداشت کر سکتے ہیں لیکن سنیاس کے قوانین کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ عدالت کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا ہمارے لیے اس سے آسان ہے کہ ہم مذہبی قوانین کی خلاف ورزی کریں۔ ہم سے کھڑے ہونے کا مطالبہ کرنا ہمارے مذہب میں دخل دینا ہے۔

مجسٹریٹ۔ جب تک آپ کھڑے نہ ہوں گے میں آپ کا بیان نہیں لکھوں گا۔

مولنا محمد علی۔ مجسٹریٹ صاحب! کیا آپ کسی مذہب کے پابند نہیں ہیں؟ کیا آپ کی قوم ایک مذہبی قوم نہیں ہے؟ کیا آپ اپنے مذہب کی حفاظت میں وطن کو خیرباد کہکر اس ملک میں نہیں آئے تھے؟ آج آپ ایک سنیاسی کے مذہب پر دست درازی کرتے ہیں آپ کو شرم آنی چاہیئے۔

شنکر اچاریا جی نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میرے خلاف گواہوں نے اپنی شہادت میں کچھ بیان نہیں کیا ہے۔ لیکن مجسٹریٹ نے ان کی ایک نہ سنی اور مولنا شوکت علی صاحب سے حسب ذیل سوالات کیے۔

# بیان تقریری جناب مولنا شوکت علی صاحب ملزم نمبر ۲

بعدالت سٹی مجسٹریٹ کراچی۔

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

**مولنا صاحب**۔ میں عدالت سے صاف صاف کہتا ہوں کہ نہ تو میں محمد علی ہوں اور نہ میں ڈاکٹر کچلو ہوں مجھکو آپ بار بار لقمہ دیکر میرا دماغ خراب نہ کریں جو کچھ پوچھنا ہو پوچھیے اور جو کچھ مجھے کہنا ہے میں کہوں گا آپ لکھیں چاہے نہ لکھیں۔

**سوال منجانب عدالت**۔ کیا آپ گزشتہ خلافت کانفرنس میں شریک تھے؟

**جواب**۔ ہندوستان بھر میں ایک بھی خلافت کانفرنس ایسی نہیں ہوئی ہے جس میں میں نہ شریک ہوا ہوں۔

**سوال**۔ اس کانفرنس میں ریزولیوشن ۱۵ پاس ہوا تھا کیا آپ نے بھی اسکی تائید کی تھی؟

**جواب**۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ اسی ریزولیوشن پر میں نے تقریر نہیں کی ورنہ میں ہزاروں جگہ بولا ہوں اور میں نے ہزاروں تقریریں کی ہیں۔ میں اس کے ایک ایک حرف کی تائید میں ہوں۔ آپ کا جو جی ہے لکھیے۔

**مجسٹریٹ**۔ اچھا تو میں لکھ لیتا ہوں کہ آپ نے اس کی تائید کی۔ آپ کو اور کچھ بھی کہنا ہے؟

**مولنا صاحب**۔ مجھے بہت کچھ کہنا ہے۔ میں پہلے بھی ایسی عدالت کو دل لگی سمجھتا تھا لیکن آج جو کچھ میں نے کراچی میں دیکھا اس سے معلوم ہو گیا کہ تھیٹر کا تماشہ اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ یہ میری بدقسمتی ہے۔ میری قوم مسلمانوں کی بدقسمتی ہے ہندوؤں پارسیوں، عیسائیوں سب کی بدقسمتی ہے کہ ہم کو ایسی حکومت سے واسطہ پڑا ہے جو مذہب کا بالکل پاس نہیں کرتی۔

میں مسلمان ہوں میری وفاداری اس بادشاہ کے ساتھ ایک شرط کے ساتھ ہے

مجسٹریٹ۔ آپ سیاسی تقریر کرتے ہیں مقدمہ کے متعلق بیان دیجئے۔

مولانا صاحب۔ میں نے ہزاروں تقریریں کی ہیں آج میں یہاں کیا تقریر بنا لوں گا (بسلسلہ بیان) اس بادشاہ کے ساتھ میری وفاداری کی شرط یہ ہے کہ میں اپنے مذہب میں آزاد ہوں اور خدا اور رسول کے احکام کی پابندی کرسکوں۔ مجھے درد ہے کہ آج ایسی حکومت سے واسطہ پڑا ہے جو نہ مذہب کا پاس کرتی ہے نہ خدا اور رسول کا اور میرے ہندوستانی بھائی بھی ایسے بےغیرت ہوگئے ہیں کہ اس حکومت کی اعانت کرتے ہیں۔

جب سے میں چھندواڑہ کے جیل خانہ سے نکلا ہوں خلافت کے لئے کوشش کررہا ہوں، میں وائسرائے کے پاس وفد لے کرگیا۔ محمد علی کو انگلستان بھیجا۔ چھوٹانی صاحب بھی ولایت گئے غرضیکہ ہم نے ہر انسانی کوشش کی کہ اس گورنمنٹ کو مسئلہ خلافت کی اہمیت سمجھادیں لیکن اس نے ایک نہ سنی۔ آج بھی میں آخری کوشش کرتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کے دماغ میں چھید کرکے کسی طرح ڈال دوں کہ مسئلہ خلافت مسلمانوں کا نہایت اہم مذہبی مسئلہ ہے۔

مجسٹریٹ۔ آپ پھر سیاسی تقریر کرتے ہیں جو کچھ کہیں مقدمہ کے متعلق کہیں۔

مولانا محمد علی صاحب (بیچ میں بول اٹھے) مجسٹریٹ صاحب کیا آپ خدا پر ایمان نہیں رکھتے؟ کیا آپ ہم کو خدائی قانون بیان کرنے کی اجازت نہ دیں گے؟

مجسٹریٹ۔ آپ بیٹھ جائیے۔

مولانا محمد علی صاحب۔ جو میرا جی چاہے گا کروں گا اور جب تک آپ قوت سے کام نہ لیں گے نہیں بیٹھوں گا۔

مجسٹریٹ۔ میں پھر آپ سے کہتا ہوں کہ آپ بیٹھ جائیے۔

مولانا محمد علی۔ میں نہیں بیٹھوں گا آپ اپنی پولیس اور فوج سے کہئے کہ مجھکو زبردستی بٹھا دیں کیا آپ کی قانون کی رو سے مجھکو جبراً بٹھا سکتے ہیں؟

(اسوقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جو وہیں کھڑے تھے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اشارہ کیا کہ ان کو بٹھا دو چنانچہ پولیس کا افسر محمد علی صاحب کے پاس آیا اور آہستہ سے کندھے پر ہاتھ رکھا)

(اسوقت حاضرین میں غیر معمولی حرارت محسوس ہوئی لیکن مولانا کے ساتھیوں نے مجمع کو سکون سے رہنے کا اشارہ کیا)

مولانا محمد علی صاحب (پولیس افسر سے مخاطب ہوکر) جناب میں نہیں بیٹھونگا آپ مجھے قانون دکھائیے کہ کس قانون کی رو سے آپ مجھکو بٹھانا چاہتے ہیں۔

مولانا شوکت علی صاحب۔ میں عدالت سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ پولیس کا آدمی کس کے حکم سے میرے بھائی کے پاس آیا!

مجسٹریٹ۔ میرے حکم سے۔

(اس کے بعد پولیس کا آدمی چلا گیا اور تھوڑی دیر میں مولانا محمد علی صاحب خود ہی بیٹھ گئے)

مولانا شوکت علی صاحب (بسلسلہ بیان) بہرحال جیل سے آنے کے بعد جب میں نے وائسرائے کو لکھا تو انہوں نے نہایت ہمدردی کا اظہار کیا اور بہت چکنی چپڑی باتیں کیں۔

مجسٹریٹ۔ آپ ذرا اطمینان سے بیان کیجیے۔

مولانا شوکت علی صاحب۔ آپ صبر سے سنئے یہ میرا خاص طرز بیان ہے (بسلسلہ بیان) گورنمنٹ نے ہماری وفد کو ولایت جانے کی اجازت دی اور سفر میں ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی۔ لیکن جب ہمارا وفد انگلستان پہنچا اور وزیراعظم

دیگر عمائدین انگلستان و یورپ سے ملاقات کی تو سکو بہت مایوسی ہوئی۔ وفد کو
معلوم ہوا کہ برطانوی کیبنٹ وزارت اغیر متوقع نہج سے اس قدر بہول گئی ہے
دیا جاسکے میں نہیں سماتی اور ہمارے مطالبات پر کان تک نہیں دھرتی۔ چنانچہ اس کے
بعد مرکزی خلافت کمیٹی نے ترک موالات کی تجویز پر عملدرآمد شروع کیا۔ اب پہلی
اگست سے نوکری میرا بادشاہ ہے اور میں کسی کا سایا ہوں۔ میں آزاد ہوں اور
خدا کے فضل سے توانا و تندرست ہوں۔ جب تک خدا کی مرضی نہ ہوگی میرا کوئی بال
بھی بیکا نہیں کرسکتا نہ مجھکو اب کوئی ڈر ہے نہ کسی عدالت کا اور نہ فوج
کو۔ مجھکو زمین پر پھانسی دیجائے یا آسمان میں لٹکا دیا جاسکے میں مرجاؤں میرا جوش ہوگا
میرا فرض ہے کہ نہ صرف خود آزاد رہوں بلکہ یہ پیغام سب مسلمانوں کو پہنچا دوں۔
ترک موالات کی تجویز کا تعلق خاص طور سے مسلمانوں سے ہے اور میں آپ کو
بتانا چاہتا ہوں کہ اس تحریک کو ریزولیوشن سے کیا تعلق ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے
اگر گورنمنٹ دارالخلافت قسطنطنیہ سے اپنا قبضہ نہ اٹھائے گی۔ حجاز۔ شام۔ عراق
اور فلسطین۔ سمرنا اور تھریس کو خالی نہ کرے گی تو نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو سکھ اور پارسی
بھی اس سے تمام تعلقات قطع کرلیں گے۔ گورنمنٹ نے مقامات مقدسہ پر قبضہ کرکے
مسلمانوں کے مذہب کو صدمہ پہنچایا ہے اس لئے جو کچھ بھی مسلمان اس کے خلاف
کریں بجا ہے۔ گورنمنٹ کی فوج میں مسلمان بھی ہیں جنہوں نے دھوکہ میں آکر خلاف
اسلام کام کیے ہیں اب ہمارا فرض ہے کہ اپنے بھائیوں تک خدا اور رسول کے
احکام پہنچا دیں۔ آپ خوب کرید کرید کر مجھسے احکام اسلامی کے متعلق سوالات
کریں میں خوشی سے جواب دوں گا۔ اسلام کا حکم ہے ومن یقتل مومنا متعمدا
فجزاءہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا
عظیما۔ یعنی جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھکر قتل کرے گا اسکو ہمیشہ کے لئے

جہنم میں جھونک دیا جائے گا اور اسپر اللہ کا غضب ہوگا اور اللہ کی لعنت ہوگی اور بہت بڑا عذاب اس کے لیے تیار کیا جائے گا۔

مجسٹریٹ۔ آپ کے اس بیان کا مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ سیاسی تقریر ہے

مولنا شوکت علی صاحب۔ میں کیا کروں خدا کا یہی حکم ہے مذہب مجھکو یہی سکھاتا ہے۔ میرا مقدمہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کو سن لیجے۔ ہم سے ہر ایک یہی کہتا ہے کہ تمکو مذہبی آزادی ہے لیکن عملاً اسکو تسلیم کرنے کے لیے کوئی بھی تیار نہیں ہے۔ ملکہ وکٹوریہ نے اپنے اعلان میں مذہبی آزادی کا وعدہ کیا ہے اور شہنشاہ ایڈورڈ و جارج بھی اسکو تسلیم کرتے چلے آئے ہیں لیکن اس وقت اس مسئلہ میں نہ وہ اعلان کام آتے ہیں اور نہ کوئی آزادی تسلیم کرنے کے لیے تیار ہے۔ بہر حال ہمارا یہ مذہبی مسئلہ ہے اور میں سات برس سے خدا ہی کا کام کر رہا ہوں۔ میرا فرض ہے کہ اسلامی احکام کو بجالاؤں۔ آپ کا جو جی چاہے کریں۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ میرے بیان کو سپاہی سنیں۔ یا کوئی اور سنے آپ مجھے پھانسی دیدیجے لیکن میں دشمنان اسلام کے ساتھ دوستی نہیں رکھ سکتا۔

مجسٹریٹ۔ مقدمہ کے متعلق تقریر کیجے۔ میں آپ کا سیاسی بیان نہیں لکھ سکتا۔

مولنا شوکت علی صاحب۔ آپ میرے مذہب کی توہین کرتے ہیں۔ میں آپ کی کیا پرواہ کرتا ہوں؟ آپ ہیں کون؟ آپ محض ایک گراموفون ہیں۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ گورنمنٹ ایک مجسم دھوکا اور فریب ہے۔ جہنم میں جائے یہ عدالت بھاڑ میں پڑے یہ گورنمنٹ لعنت ہے اس تمام نمائشی کارروائی پر۔

(یہ کہکر بیٹھ گئے)

اس بیان کے ختم ہوتے ہی شنکر آچاریا جی نے اپنی جگہ سے بیٹھے بیٹھے بولنا شروع کیا اور مجسٹریٹ سے دریافت کیا کہ کونسی دفعہ کی رو سے انکو کھڑے ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

مجسٹریٹ نے کہا کہ میں اس قصہ کو ختم کر چکا ہوں۔

شنکر اچاریا جی نے فرمایا عدالت اس بات کو لکھ لے کہ باوجود میرے اصرار کے بیان دینے اور اظہار حق کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

---
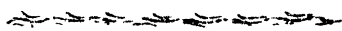
اس کے بعد مولانا حسین احمد صاحب سے بسلسلہ سوال و جواب مطالبہ بیان شروع ہوا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

## بیان تقریری جناب مولوی حسین صاحب دیوبندی مہاجر مدنی ملزم ۲

بعدالت سٹی مجسٹریٹ کراچی۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

**سوال منجانب عدالت۔** مولوی حسین احمد صاحب آپ کانفرنس میں موجود تھے؟

**جواب۔** میں اپنے بیان میں سب کچھ عرض کر دوں گا۔

**سوال۔** آپ نے گذشتہ کانفرنس میں تقریر کی تھی؟

**جواب۔** اسکا بھی وہی جواب ہے جو پہلے سوال کا تھا۔

**سوال۔** کانفرنس میں کوئی اس قسم کی تجویز پاس ہوئی تھی جس کا تعلق فوج سے ہو؟

**جواب۔** وہی اسکا جواب ہے جو پہلے سوالات کا ہے۔

**سوال۔** آپ کو گواہوں کے متعلق کچھ کہنا ہے؟

جواب - اسکا بھی وہی جواب ہے۔

## بیان

میں سب سے پہلے اپنے محترم دوست مسٹر محمد علی کے بیان کی موافقت کرتا ہوا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ مسئلہ مذہبی ہے اس واسطے اس میں عناصر خود سے میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ ہندوستان کے پہلے زمانہ کے تاریخی واقعات جو آچکے ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل میں آگے اپنی تحریری بیان میں دوں گا وہ دکھلاتے ہیں کہ ہندوستان ایک مذہب پرست ملک ہے یہاں کے باشندے مذہبی تعصب میں دوسرے ملکوں سے بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت کے لئے مذاہب کی رعایت کرنی نہایت ضروری سمجھی گئی ہے۔ مدبرین برطانیہ ملکہ وکٹوریہ نے اس راز کو سمجھا اور یقینا جان لیا کہ ہندوستان میں امن وامان قائم کرنا مذہبی آزادی پر مبنی ہے اسی لئے ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے وہ اعلان شایع کیا گیا جسکا حوالہ مسٹر محمد علی نے دیا ہے اور جس میں مذہبی آزادی پورے پورے طور سے تسلیم کی گئی ہے اور اس میں کسی قسم کی مداخلت کسی وقت بھی جائز نہیں رکھی گئی ہے اس میں صاف صاف کہدیا گیا ہے کہ کسی مذہبی کام کرنے والے کو ستایا نہ جائے گا۔ اسی وجہ سے ابتک امن امان قایم رہا ہے۔ میں اس اعلان کی طرف توجہ دلانے کے بعد اپنی شخصیت کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ میں دو حیثیتیں رکھتا ہوں میری ایک حیثیت یہ ہے کہ میں مسلمان ہوں اور دوسری حیثیت یہ ہے کہ میں عالم دین ہوں +

(اس جگہ مجسٹریٹ نے کہا میں تقریر سننا نہیں چاہتا۔ بیان دیجیے جسکا مولنا صاحب نے جواب دیا کہ میں تقریر نہیں کر رہا ہوں ریزولیوشن کے متعلق جواب دے رہا ہوں)

مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرا یہ فرض ہے کہ میں قرآن مجید کے تمام لفظوں۔ حرفوں اور کلمات پر ایمان رکھوں۔ حضرت محمد صلعم کے فرمودہ احکام پر یقین رکھوں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اگر کوئی دنیوی طاقت ان جبر سے کسی بات یا محمد صلعم کے کسی حکم سے اسکو روکے تو وہ نہ رکے۔ چونکہ ہر مسلمان کا فرض ہے تو اسکا قرآن کے تمام احکام پر یقین کرنا اور عمل کرنا ضروری ہوگا۔ قرآن شریف میں اور حضرت محمد صلعم کے فرمان میں اس سے متعلق بہت سے ارشادات موجود ہیں۔

حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں کہ اطاعت کرنا ہر مسلمان پر بادشاہ کی ضروری ہے چاہے خواہش کے موافق ہو یا نہ ہو جب تک خدا کی نافرمانی کا حکم نہ ہو۔ اور اگر خدا کی نافرمانی حکم ہو تو اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ اطاعت کسی کی نہیں سوائے خدا اور رسول کے حکم کے (بخاری و مسلم)

تیسری حدیث میں ہے کہ کسی مخلوق کی تابعداری اللہ کی نافرمانی میں نہیں ہونی چاہیے۔

اسلام کے پہلے زمانہ میں خلفاء کے قصے تاریخ میں مذکور ہیں حضرت عمرؓ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بڑے بڑے خلفاء سے جب پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم مسلمانوں کے بادشاہ ہو تو وہ جواب دیتے تھے کہ ہم اسی وقت تک بادشاہ ہیں جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق حکم دیتے ہیں لیکن جس وقت ہم نے خدا کے حکم کے خلاف حکم دیا اسوقت بادشاہ نہ سمجھے جائیں گے۔

میری دوسری حیثیت عالم اور مذہب اسلام کے حافظ ہونے کی ہے اور چونکہ میں حضرت محمد صلعم کے روضہ مبارک پر عرصہ دراز یعنے تقریباً دس برس تک مدرس

کر چکا ہوں اس لئے میرے لئے فریضہ علمیہ کی ذمہ داری اور بہی زیادہ ہو جاتی ہو
قرآن شریف میں ہر عالم پر قرآنی احکام کو اور حضرت محمد صلعم کے احکام کو ہر شخص تک
پہنچا دینا ضروری کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ دوسرے پارے میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتا
ہے ۔ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد ما بیناہ
للناس الآیۃ۔ یعنی جو لوگ ہماری اتاری ہوئی روشنیوں اور ہدایتوں کو ہماسے
لوگوں کے لیے بیان کر دینے کے بعد چھپاتے ہیں اور لوگوں سے بیان نہیں کرتے
ان پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہے" قرآن میں اس قسم کی بہت سی
آیتیں موجود ہیں۔ حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں من سئل عن علم علمہ فکتمہ الجم
بلجام من النار "جس شخص سے کوئی علم کی بات دریافت کی جائے اور وہ اسکو
جانتا ہوا چھپائے تو قیامت کے روز اسکو آگ کی لگام پہنائی جائے گی" حضرت
محمد صلعم فرماتے ہیں کہ یا تو امر بالمعروف کرو اور بری بات سے روکو ورنہ اللہ کا عذاب
سب پر نازل ہوگا۔ اس کے علاوہ اسی قسم کی بہت سی آیات اور احادیث موجود
ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان اور عالم کا فرض اُن احکام کو لوگوں تک پہنچانا ہے جو پیغمبروں
کا طریقہ تہا اور جو چھٹے پارہ میں ذکر کیا گیا ہے رسلا مبشرین و منذرین لئلا
یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل "یعنے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے
پیغمبر اس لیے بھیجے کہ قیامت کے روز کسی کو خدا پر کوئی دلیل اور حجت پیغمبروں کے
بعد باقی نہ رہجائے" پیغمبروں کے بعد علماء کا یہی طریقہ ہے کوئی توجہ کرے یا نہ کرے
اونکو پہونچا دینا ضروری ہے۔

اس کے بعد میں اس ریزولیوشن کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ قرآن شریف میں
مسلمان کے قتل کرنے کی سزا جس قدر سخت ذکر کی گئی ہے کفر کے بعد کسی گناہ کی
اس قدر سزا ذکر نہیں کی گئی۔ سورہ نساء میں ہے ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ

جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیماً "کسی مسلمان کو ارادہ سے قتل کرنے کی پانچ سزائیں ہیں (۱) جہنم (۲) ہمیشہ جہنم میں رہنا (۳) اللہ کا غضب (۴) اللہ کی اس پر لعنت (۵) عذاب عظیم جو اس کے لیے تیار ہے"

دوسری آیت سورہ فرقان میں اللہ تعالیٰ اپنے اچھے بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے والذین لا یدعون مع اللہ الٰہاً اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما یضعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مہاناً "اچھے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی محترم جان کو بغیر حق شرعی کے قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا اسکو چار سزائیں ملیں گی۔ (۱) دوزخ کا وہ طبقہ جس کا نام اثام ہے (۲) قیامت کے دن عذاب دگنا ہوگا۔ (۳) ہمیشہ عذاب میں رہیگا (۴) ذلیل کیا جائے گا"

تیسری آیت میں ہے یاایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما ومن یفعل ذلک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا وکان ذالک علی اللہ یسیرا "یعنی اے ایمان والو ہواسے ایسی تجارت کے جو کہ آپس کی خوشنودی سے کسی برے طریقہ سے آپس کے مال کو نہ کھاؤ اور اپنے بھائیوں کو قتل نہ کرو جو کہ اپنا ہی قتل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے اور جو کہ سرکشی اور تعدی کی بنا پر ایسا کرے گا اسکو ہم عنقریب آگ میں جھونک دیں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے"

چوتھی آیت میں ہے وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاءً "کسی مسلمان کو بغیر خطا کے کسی مسلمان کا قتل کرنا روا نہیں ہے"

پانچویں آیت اگلی امتوں کی نسبت ہے من اجل ذلک کتبنا علی بنی

اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا و من احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا (قابیل و ہابیل کے قصہ اور اس کی سزا کے ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کے پاس احکام میں یہ لکھدیا کہ جس نے کسی جان کو بغیر جان کے بدلہ اور بغیر زمین میں شرعی فساد کرنے کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک جان کو بچایا تو اس نے تمام آدمیوں کو زندہ کیا"

چھٹی آیت پارہ پندرہ سورہ اسرا میں ہے "ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق کسی محترم جان کو بغیر حق شرعی کے قتل نہ کرو"

یہ چھ آیتیں مسلمان کے قتل کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ جناب رسول اللہ صلعم کے فرمانات اس بارہ میں بکثرت اور بہت سخت ہیں۔ ان میں سے جو اسوقت یاد آئے یا کتاب میں ہاتھ لگے وہ ذکر کرتا ہوں۔ چونکہ سب کتابیں حدیث کی موجود نہیں ہیں اس لئے ۴۴ حدیثیں ذکر کرتا ہوں +

صحیح بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت محمد صلعم نے دسویں ذی الحجہ کو بقرعید کے دن وفات سے ۹۲ دن پہلے یعنی رقمی مہینہ دو دن اشنبہ کے روز سہ پہر کو بعد نماز ظہر مسجد خیف میں قصبہ منیٰ میں تقریباً ایک لاکھ چھتر ہزار کے مجمع میں امت کو رخصت کرتے ہوئے اور خود رخصت ہوتے ہوئے جو آخری نصیحتیں فرمائیں ان میں سے یہ بھی ہے:-

(۱) الا ان دمائکم و اموالکم و اعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا الا لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض یعنی خبردار ہو جاؤ اے مسلمانو کہ جس طرح تم اس شہر اس جگہ۔ اس دن کی حرمت کرتے ہو اسی طرح تم پر تمہارے خون۔ تمہارے مال

اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ خبردار میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو"۔

(۲) دوسری حدیث جو بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی و نسائی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ ہے لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلاث النفس بالنفس و زنا بعد احصان والتارک لدینه المفارق للجماعة "کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے (۱) جان کا بدلہ (قصاص) (۲) نکاح کرنے کے بعد غیر عورت سے زنا کرنے کی وجہ سے (۳) دین کو چھوڑنے اور جماعت سے جدا ہونے پر"۔

(۳) تیسری حدیث جس کو بخاری، ترمذی، ابو داؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے یہ ہے کہ امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام یعنی "مجھکو اللہ کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں جنگ کروں جب تک کہ وہ لا اله الا الله نہ کہدیں لیکن جس وقت ان لوگوں نے اس کلمہ کو کہدیا تو انہوں نے اپنی جان اور مال کو محفوظ کر لیا اب بغیر حق اسلام یعنی حکم شرعی کے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا"۔

(۴) چوتھی حدیث شریف میں ہے جسکو مسلم، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے لزوال الدنیا اهون علی الله من قتل رجل مسلم "تمام دنیا کا نیست و نابود ہوجانا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے مقتول ہونے سے آسان ہے"۔

(۵) سباب المسلم فسوق وقتاله کفر (بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ) "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے"۔

(۶) المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده (بخاری، مسلم، ابو داؤد و ترمذی)

"مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں"۔

(۷) (بخاری مسلم ابو داؤد نسائی) حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں اجتنبوا السبع الموبقات الشرك بالله والسحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات۔ "سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان سے بچو ان میں سے ایک مسلمان کا قتل بھی ہے"۔

(۸) حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلك المسلم له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فی ذمته (بخاری) یعنی "جس شخص نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ پھیرا اور ہمارے ذبح کیے ہوئے حیوان کو کھایا وہ وہی مسلمان ہے جس کے لئے ذمہ داری اللہ کی اور ذمہ داری رسول اللہ صلعم کی ہے پس اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری میں خیانت نہ کرو"۔ یعنے مسلمان کے خون اور مال اور آبرو میں کبھی تعرض نہ کرو۔

(۹) ترمذی بیہقی طبرانی میں ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ ان اهل السموات والارضین اشترکوا فی قتل رجل مسلم لاکبهم الله فی النار "اگر آسمان اور زمین کے رہنے والے ایک مسلمان کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالی سب کو دوزخ میں دھکیل دے"۔

(۱۰) من اعان فی قتل مسلم بشطر کلمة لقی الله مکتوب بین عینیه ایس من رحمة الله "جس شخص نے مسلمان کے قتل میں آدھے لفظ سے بھی اعانت کی وہ اللہ کی بارگاہ میں اس طرح حاضر کیا جائے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پہ لکھا ہوگا کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے"۔ (ابن ماجہ بیہقی اصبہانی)

(۱) (مسلم وغیرہ میں ہے) عن اسامہ بن زید قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اناس من جھینة فاتیت علی رجل منھم فذھبت اطعنہ فقال لا الہ الا اللہ فطعنتہ فقتلتہ فجئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقتلتہ وقد شھد ان لا الہ الا اللہ قلت یا رسول اللہ انما فعل ذلک تعوذا قال کیف تصنع بلا الہ الا اللہ اذا جاءت یوم القیمة قالہ مرارا۔ اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ ہمکو رسول اللہ صلعم نے قبیلہ جہینہ کے بعض آدمیوں سے جنگ کرنے کو بھیجا میں ایک شخص کے مقابلہ میں آیا جب میں نے اس کے نیزہ مارنے کا ارادہ کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا مگر میں نے نیزہ مارکر اسکو قتل کر دیا پھر میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا تو آپ غصہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تونے اسکو قتل کر ڈالا حالانکہ وہ گواہی دے رہا تھا توحید کی میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے اپنے بچاؤ کے لئے ایسا کہا تھا فرمایا کہ قیامت کے دن جبکہ کلمہ توحید اس کی طرف سے جھگڑتا ہوا آئیگا تو تو کیا جواب دے گا۔ اسکو کئی مرتبہ حضرت صلعم نے غصہ سے فرمایا"

(۲) ترمذی اور طبرانی میں ہے یاتی المقتول متعلقا راسہ باحدی یدیہ متلبیا قاتلہ بالید الاخری تشخب اوداجہ دما حتی یاتی بہ العرش فیقول المقتول لرب العالمین ھذا قتلنی فیقول اللہ تعست ویذھب بہ الی النار۔ مقتول قیامت کے دن اپنے سر کو اپنے ایک ہاتھ میں لٹکائے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے آئیگا اس کی رگوں سے خون کے فوارے جاری ہوں گے اسی طرح اسکو کھینچتا ہوا تخت خداوندی تک پہنچے گا اور پروردگار سے عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھکو قتل کیا تھا اللہ تعالی کا فرمان قاتل کے لئے صادر ہوگا کہ ہلاک ہوگیا تو اور اس کو دوزخ میں دھکیل

دیا جائے*"

(۱۳) (بخاری ابن ماجہ) لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ مالم یصب دما حراما "مسلمان پر اسکا دین جب تک آسان رہتا ہے جب تک کہ وہ حرام خون کا مرتکب نہ ہو"

(۱۴) (بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ) اول ما یحاسب بہ العبد الصلوٰۃ و اول ما یقضی بہ بین الناس الدماء "سب سے اول بندہ کا حساب نماز میں ہوگا اور آدمیوں کے حقوق میں سب سے اول خون کے فیصلے ہونگے"

(۱۵) (بخاری مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی وغیرہ) من حمل علینا السلاح فلیس منا "جس شخص نے ہم پر (مسلمانوں پر) ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے"

(۱۶) (بخاری مسلم وغیرہ) رسول اللہ صلعم نے اپنے ایک کمانڈر کو جنگ کے لیے بھیجا تھا۔ جنگ میں اس نے ایک شخص پر حملہ کیا اور اسکو کوئی صورت بچاؤ کی ہاتھ نہ آئی تو اس نے لاالہ الا اللہ کہا اس کمانڈر نے اس خیال سے کہ اس نے بچاؤ کے لئے کہا ہے حقیقت میں مسلمان نہیں ہے اسکو قتل کر ڈالا جب لوٹ کر آئے اور قصہ رسول اللہ صلعم کے روبرو پیش کیا گیا تو آپ نے بہت سرزنش فرمائی انھوں نے جواب دیا کہ اس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا تھا آپ نے غصے سے کئی مرتبہ فرمایا فھلا شققت قلبہ "تم نے اس کے دل کو کیوں نہ چیر کر دیکھ لیا" بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے اس قدر سرزنش فرمائی کہ انکو یہ

* (اس جگہ مجسٹریٹ نے مرزا صاحب سے کہا کہ کیا ابھی بہت زیادہ باقی ہے میں نے آپ کا وعظ خوب سن لیا بس اب ختم کیجے مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں نے نوٹ لکھ لئے ہیں انکے مطابق عرض کر رہا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن مذہبی ہے۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ اس کے یہ معنی تو نہیں ہیں کہ آپ پورا قرآن شریف سنا دیں)

تنا ہوئی کہ کاش کہ میں اس قصہ کے بعد مسلمان ہوا ہوتا کہ یہ گناہ مجھ سے دُھل جاتا یا سادرسی نہ ہوتا +

(۱۷) (بخاری مسلم ترمذی وغیرہ) اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول کلاھما فی النار قالوا یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان یرید قتل صاحبہ جبکہ دو مسلمان تلواریں لیکر ایک دوسرے سے لڑ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ڈالے جائیں گے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم اس قاتل کی وجہ تو معلوم ہے مقتول کیوں دوزخ میں گیا فرمایا کہ اس نے قصد کر رکھا تھا کہ اپنے ساتھی مسلمان کو قتل کرے +

(۱۸) (الف) قتل المومن اعظم عند اللہ من زوال الدنیا (نسائی بیہقی) مسلمان کا قتل ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے نیست نابود ہونے سے بڑا ہے +

(ب) جن مشکل امور میں سے انسان کو بچکر نکلنا مشکل ہے وہ محترم خون کو بہانا ہے

(۱۹) عن ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالکعبۃ ویقول ما اطیبک وما اطیب ریحک ما اعظمک وما اعظم حرمتک والذی نفس محمد بیدہ لحرمۃ المومن عند اللہ اعظم من حرمتک مالہ ودمہ (ابن ماجہ) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبہ شریف کا طواف فرما رہے تھے اور فرماتے تھے اے کعبہ کیا ہی اچھا ہے تو اور کیا ہی اچھی ہے تیری ہوا تو کس قدر بڑا ہے اور تیرا احترام کس قدر بڑا ہے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلعم کی جان ہے کہ مومن کے مال اور جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے +

(۲۰) من استطاع منکم ان یحول بینه وبین الجنة ملءکف من دم امرء مسلم ان یھریقه کما یذبح به دجاجة کلما تعرض لباب من ابواب الجنة حال الله بینه وبینه فلیفعل (ابوداؤد۔ ابن حبان۔ نسائی حاکم)

"جس سے ہوسکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہتھیلی بھر بھی مسلمان کا بہایا ہوا خون مرغی کے خون کی مقدار میں حایل نہ ہو تو وہ ضرور اس سے بچے کیونکہ ایسا کرنے والا شخص جب کسی جنت کے دروازے کے سامنے آئے گا تو اللہ اس کے اور جنت کے درمیان حائل ہوجائے گا یعنی اگر اس کے دوسرے اعمال جنت کا تقاضا ہی کرتے ہوں گے تو یہ مسلمان کا ہتھیلی بھر خون جو اس نے بہایا ہے اس کو جنت میں داخل نہ ہونے دے گا اور خدا اس کے درمیان حایل ہوجائے گا"۔

(۲۱) کل ذنب عسی الله ان یغفرہ الا الرجل یموت کافرا اوالرجل یقتل مومنا متعمدا (ابوداؤد۔ ابن حبان۔ نسائی۔ حاکم) "ہر گناہ کی نسبت امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو بخشدے مگر کفر کی حالت میں مرنا اور مسلمان کو ارادہ سے قتل کرنا ایسے گناہ ہیں کہ بخشے نہ جائیں گے"۔

(۲۲) من قتل مومنا فاغتبط بقتله لم یقبل الله منه صرفا ولا عدلا (ابوداؤد) "جس شخص نے بلا تمیز حق اور باطل کسی مسلمان کو قتل کردیا تو اللہ تعالیٰ نہ اس کی فرض عبادت قبول کرے گا نہ نفل"۔

(۲۳) لجھنم سبعة ابواب باب منھا لمن سل السیف علی امتی (ترمذی) "دوزخ کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جس نے میری امت پر تلوار اٹھائی"۔

(۲۴) نھی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا (ترمذی ابوداؤد) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے کو منع فرمایا"۔

(اسی وجہ سے کہ کہیں مسلمان کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے) ۔

(۲۵) من اشار الی اخیه بحدیدۃ فان الملائكة تلعنه حتی یضعها وان كان اخاه لابیه وامه (بخاری مسلم وغیرہ) "جس شخص نے اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کیا تو اسپر فرشتے اس کے رکھدینے تک لعنت کرتے ہیں چاہے وہ اسکا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو"

(۲۶) لا یشیر احدكم علی اخیه بالسلاح فانه لا یدری لعل الشیطان ینزع من یدہ فیقع فی حفرۃ من النار (بخاری مسلم وغیرہ) "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا شاید شیطان اس کے ہاتھ سے دوسرے کو نقصان پہنچا دے تو یہ اشارہ کرنے والا دوزخ کے گڑھے میں جا پڑے" ۔

(۲۷) اذا مر احدكم فی مسجدنا وفی سوقنا ومعه نبل فلیمسك علی نصالها ان یصیب احدا من المسلمین منها بشی (بخاری مسلم وغیرہ) "تم میں سے جب کوئی تیر لیکر ہماری مسجد یا بازار سے گزرے تو اس کی بھال کو پکڑ لے کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے" ۔

(۲۸) لا یزال المومن معنقا صالحا مالم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح (ابوداؤد) "ہمیشہ مسلمان دینی باتوں میں تیز رفتار اور خوشحال رہتا ہے جب تک کہ حرام خون کا مرتکب نہ ہو لیکن جبکہ حرام خون کا مرتکب ہو جاتا ہے تو نہایت ثقیل اور گراں ہو جاتا ہے پھر دینی امور میں نہ اسکو انشراح خاطر ہوتا ہے نہ تیز رفتاری حاصل ہوتی ہے" ۔

(۲۹) الكبائر الاشراك وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس (بخاری مسلم وغیرہ) "کبیرہ گناہ یہ ہیں (۱) شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) محترم جان کا قتل ۔

(۴) جھوٹی قسم۔

(۳۰) لا یحل لمسلم ان یروع مسلما (ابو داؤد طبرانی) "مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے"۔

(۳۱) لا تروعوا المسلم فان روعة المسلم ظلم عظیم (بزار طبرانی) "مسلمان کو مت ڈراؤ کیونکہ مسلمان کو ڈرانا بہت ظلم ہے"۔

(۳۲) من اخاف مومنا کان حقا علی اللہ ان لا یومنہ من افزاع یوم القیمة (طبرانی) "جس شخص نے مسلمان کو ڈرایا تو اللہ پر واجب ہو گیا کہ اسکو قیامت کے دن گھبراہٹوں سے محفوظ نہ رکھے"۔

(۳۳) من خرج علی امتی بسیفه یضرب برها وفاجرها ولا یتحاشی من مومنها ولا یفی لذی عهد عهده فلیس منی ولست منه (مسلم) "جو شخص میری امت پر تلوار لیکر نکل پہلے اور برے کو مارنے لگا نہ مومنوں سے بچا اور نہ عہد والوں کے عہد کو پورا کیا یعنی وہ غیر مسلم جو مسلمانوں سے معاہدہ صلح میں ہیں ان کو بھی قتل کر دیا تو وہ نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں یعنی میں اس سے بری ہوں اور وہ مجھ سے"۔

(۳۴) کل المسلم علی المسلم حرام دمه وعرضه وماله (مسلم) "مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اسکا خون اس کی آبرو اور اسکا مال"۔

میں نے مختصراً چھ آیتیں اور چونتیس حدیثیں بیان کی ہیں جن کی رو سے بغیر شرعی اجازت کے مسلمان کا خون مال اور آبرو اور اسپر ہتھیار اٹھانا اور اس کے قتل میں شریک ہونا اس پر ہتھیار سے اشارہ کرنا سب کچھ حرام ہے اور جو شخص ان گناہوں کا مرتکب ہوگا اس پر خدا کا سخت غضب نازل ہوگا۔ گورنمنٹ کی فوج اور پولیس کی نوکریاں بھی چونکہ اسی سے لئے ہیں اس لئے وہ بھی حرام ہیں

اب میں علم کلام کا حوالہ دیتا ہوں۔ علم کلام کی معتبر کتابوں مثل جوہرہ شرح عقاید نسفی۔ شرح مواقف۔ شرح مقاصد وغیرہ میں لکھا ہے کہ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ بغیر حق شرعی کے مسلمان کو قتل کرنا ہے۔ فتاوی قاضی خان جلد ۳ صفحہ ۴۰ کتاب الاکراہ فصل فیما یحل۔ بمردان یفعل میں لکھا ہے کہ کوئی بادشاہ کسی مسلمان سے کہے کہ تو سور کھالے۔ شراب پی لے۔ مردار کھالے ورنہ تجھکو قتل کر دونگا تو اس مسلمان کو چاہیئے کہ ضرور سور کھالے۔ شراب پی لے اور مردار کھالے اگر اس نے ایسا نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو وہ گنہگار مرے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر بادشاہ کہے کہ تو کلمہ کفر کہہ ورنہ تجھکو قتل کر دوں گا تو اسکو چاہیے کہ ایمان کو دل میں محفوظ رکھکر کلمہ کفر کہدے لیکن بہتر یہ ہے کہ نہ کہے اور اگر مقتول ہو جائے شہید ہوگا۔ اس صورت میں ماننا نہ ماننا دونوں جائز ہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اگر بادشاہ ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے یا اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنے کا حکم دے تو اسکو قتل ہو جانا چاہیے لیکن مسلمان پر ہتھیار نہ اٹھانا چاہیے۔ اگر اس نے بادشاہ کا حکم مان لیا تو سخت گنہگار ہوگا اس پر فرض ہے کہ صبر کرے اور مقتول ہو جائے۔ اس صورت میں بادشاہ کا حکم ماننا جائز نہیں ہے۔

یہی مسئلہ عالمگیری جلد ۵ صفحہ ۴۴ اور در مختار اور شامی وغیرہ میں ذکر کیا گیا ہے بزازیہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۶ میں بھی یہی مذکور ہے۔ نور الانوار۔ توضیح تلویح۔ کشف بزدوی وغیرہ کے مبحث عزیمت و رخصت میں بھی یہی مذکور ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ میں تجھکو قتل کر دوں گا ورنہ تو اس مسلمان کا ہاتھ کاٹ دے یا قتل کر دے تو اسکو چاہیے کہ قتل ہو جائے لیکن مسلمان کا ہاتھ نہ کاٹے اور نہ اسکو قتل کرے۔

جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے یہ سب مذہبی کتابیں ہیں۔ ہمارے مذہب میں سب سے اول درجہ قرآن شریف کا ہے، دوسرا حدیث کا تیسرا علم کلام کا اور

چوتھا فقہ کا اسی اعتبار سے یہ تمام حوالجات درجہ بدرجہ دئے گئے ہیں ۔

انکے علاوہ جدید کتب میں بھی یہی احکام پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ جو علما انگریزی زمانہ میں ہوئے ہیں ان کی سنئے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے فتاویٰ جلد ثانی اور مولنا عبدالحی صاحب لکھنوی کے فتاویٰ جلد ۳ میں بھی صاف طور سے لکھا ہے کہ انگریزی پلٹن کی نوکری کرنا حرام ہے ۔

اس زمانہ کے علماء میں مولنا اشرف علی صاحب کا فتویٰ بھی اونکی کتاب میں یہی ہے کہ انگریزی فوج کی نوکری حرام ہے ۔

اس سے یہ بات تو معلوم ہو گئی ہوگی کہ جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ اور یہ ریزولیوشن کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے مذہب اسلام کا یہی فیصلہ چلا آتا ہے اس لئے اسوقت اس کی اشاعت کو روکنا مذہب میں مداخلت کرنا ہے۔ اس کی اشاعت کی ضرورت اس وجہ سے زیادہ ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اس کی متقاضی ہے۔ جس طرح ایک طبیب مریض کی سخت حالت کو دیکھکر پرہیز اور دوا تجویز کرنے میں زیادہ سختی اور اہتمام کامل کرتا ہے اسی طرح علماء کا بھی فرض ہے کہ مسلمانوں کو ان کی مذہبی حالت زیادہ گرتے ہوئے دیکھکر جملہ اسباب نزول کے ازالہ کی بہت زیادہ فکر کریں ۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ فتح بیت المقدس کے وقت مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم انگلستان نے اس جنگ کو صلیبی جنگ کے نام سے موسوم کیا اور مسٹر چرچل نے بھی اسکو صلیبی جنگ کہا ایسی حالت میں جو مسلمان عیسائیت کا ساتھ دیگا وہ نہ صرف گنہگار ہوگا بلکہ کافر ہو جائیگا

**مجسٹریٹ**۔ میں نے بہت غور سے آپ کی تقریر سُنی اب ختم کر دیجیے ۔

**مولنا**۔ میں نے ابھی خلافت اور ترک موالات کا مسئلہ نہیں چھیڑا ہے صرف فتویٰ کا ذکر کر رہا ہوں۔ اچھا میں اپنے بیان کو چند کلمات عرض کرنے کے بعد ختم کرتا ہوں ۔

اسلام کا حکم یہ ہے کہ مسلمان بادشاہ کے فرمان کی اطاعت احکام اسلام کے اندر رہ کر کر سکتا ہے ابتک جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب دائرہ اسلام میں داخل ہے اور ملکہ وکٹوریہ کے ہی اعلان کی حد کے اندر ہے لہذا اگر ہم کو اسلام کی وجہ سے ایذا پہنچائی گئی تو اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی ہم نہیں ہوں گے اگر گورنمنٹ کا منشاء مذہبی آزادی سلب کرنے کا ہے تو صاف اعلان کیا جائے تاکہ سات کروڑ مسلمان اس بات پر غور کر لیں کہ آیا انکو مسلمان رہنا منظور ہے یا گورنمنٹ کی رعایا۔ اسی طرح ۲۲ کروڑ ہندو بھی غور کر لیں کہ انکو کیا کرنا ہے کیونکہ جب مذہبی آزادی ہی چھینی گئی تو سب کی چھینی جائے گی۔ اگر لارڈ ریڈنگ اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ قرآن کو جلا دیں۔ حدیث شریف کو مٹا دیں اور کتب فقہ کو برباد کر دیں تو سب سے پہلے اسلام پر اپنی جان قربان کرنے والا میں ہوں * ۔

* اس آخری جملہ پر مولنا محمد علی صاحب نے جزاک اللہ کہکر مولوی حسین احمد صاحب کی قدمبوسی کی ۔

---
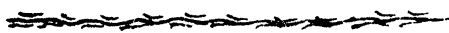
مولوی حسین احمد صاحب کے بعد مولوی نثار احمد صاحب کا بیان ہوا جو درج ذیل ہے:۔

## بیان تقریری جناب مولوی نثار احمد صاحب کانپوری ملزم ۵

بعدالت سٹی مجسٹریٹ کراچی۔ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

سوالات منجانب عدالت (۱) کیا آپ ۹ جولائی کو خلافت کانفرنس میں شریک تھے ؟۔

جواب۔ میں اپنے مختصر بیان میں سب سوالات کا جواب دیدوں گا میں کوئی تقریر کروں گا نہ وعظ بہت مختصر بیان دوں گا۔ آپ گھبرائیں نہیں ۔

سوال (۲) آپ نے ریزولیوشن ۶ کی تائید کی تھی؟

جواب۔ اس کا جواب بھی بیان میں آجائے گا۔

سوال (۳) متفقہ فتوی علماء ہند پر آپ کے دستخط آپ کی اجازت سے کیے گئے ہیں؟

جواب۔ جی ہاں۔

سوال (۴) گواہوں کے متعلق آپ کو کچھ بیان کرنا ہے؟

جواب۔ جی ہاں بیان کرنا ہے۔

## بیان

سب سے پہلے قرآن شریف کی دو آیتیں پڑھنی ضروری ہیں۔ ان پر زیادہ حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں۔ ان ہی دو آیتوں پر میں اپنا بیان ختم کردوں گا اول آیت یہ ہے الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت تیرہ سو برس پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ اسلام کے خلاف کسی غیر مسلم کی مدد کرنا کفر ہے۔

بیشک میں نے ریزولیوشن ۶ کی تائید کی لیکن میں بدقسمت ہوں کہ تائید کرنے میں میرا نمبر چوتھا تھا مبارک ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے اس کانفرنس کی صدارت کی یا جنہوں نے اس ریزولیوشن کا مسودہ تیار کیا یا جنہوں نے سب سے پہلے اس ریزولیوشن پر تقریر کی۔ میں تو بدقسمت ہوں کہ تائید بھی کی تو چوتھے نمبر پر۔

یہ ریزولیوشن ایسا نہیں ہے کہ جسکو مولویوں نے بیٹھکر لکھ لیا ہو بلکہ یہ اسلامی احکام ہیں جو مسلمانوں کو پہنچائے گئے ہیں۔ آج آپ ہمارا بیان سُننا نہیں چاہتے لیکن ابتدائے جنگ میں گورنمنٹ نے اعلان خوب کیا تھا کہ مقامات مقدسہ پر

دفعہ نہ کیا جائے گا۔ آج وہ غیر جانبداری کا برتاؤ نہیں برتا جاتا بلکہ یا تو دوریوں کو دھوکا دیا جاتا ہے یا یہ سمجھ کر کہ مسلمان ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور جان بوجھکر اسلام کو پائمال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم بھی احکام اسلامی سے مجبور ہوئے ہیں کہ خدا کا وہ پیغام جو آیۃ کریمہ میں بیان ہوا ہے مسلمانوں کو پہنچا دیں اور انکو خبردار کردیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے خلاف غیر مسلم کی مدد کرنے سے منع فرمایا ہے جو ایسا کرے گا کافر ہو جائے گا۔

دوسری آیت یہ ہے قد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ایات اللہ یکفر بھا ویستھزء بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم یعنی رب العالمین ارشاد فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! ہم نے مقدس قرآن مجید میں حکم نازل کیا ہے کہ جب کوئی قوم آیات خداوندی کا مضحکہ اڑائے تو ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا جائز نہیں ہے +

آج ترک موالات کی تحریک سال بھر سے رائج ہوئی ہے لیکن یہ خدائی فیصلہ ازلی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان مسلمانوں کے خلاف نہ کسی غیر مسلم کی حمایت کرسکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو حمایت کرتے دیکھ سکتا ہے۔ ترک موالات میں تو بہت سی باتیں ہیں اسکو پہلے جرم نہیں قرار دیا گیا اور اب صرف اس کی ایک دفعہ کو جرم قرار دیا جاتا ہے جس کی رو سے فوج میں ملازمت کرنا حرام ہے۔ فوج میں ملازمت کرنا تو بڑی بات ہے قرآن شریف کی رو سے تو انگریزی حکام کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تک حرام ہے +

افسوس میں نے چوتھے نمبر پر اس ریزولیوشن کی تائید کی میں اپنے آپ کو خوش قسمت اس وقت سمجھتا جبکہ میں خود اس ریزولیوشن کو لکھتا یا میں اسکو

سب سے پہلے پیش کرتا۔
ہاں میں جلسہ میں شریک ہوا اور میں نے اس ریزولیوشن کی تائید کی میں آج بھی اس کی تائید کرتا ہوں اور کل میری لاش سے بھی پوچھوگے تو وہ بھی اس کی تائید کرے گی کیونکہ قرآن شریف کا یہی حکم ہے۔
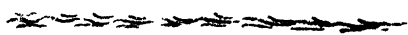
ابھی محمد علی صاحب کا نصف بیان تحریری داخل نہ ہوا تھا کہ مولانا نثار احمد صاحب کا بیان ختم ہوتے ہی وکیل سرکار نے کارروائی مقدمہ کے متعلق حسب ذیل تقریر شروع کردی جو قلمبند نہیں کی گئی۔

## تقریر وکیل سرکار

ملزمین نے میرا کام بہت آسان کر دیا ہے۔ مقدمہ ریزولیوشن ملا کی بنا پر دائر کیا گیا تھا جو گذشتہ جولائی میں آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کراچی کے موقعہ پر پاس ہوا تھا۔ اسی قسم کا ایک ریزولیوشن ملزم ملا نے بمقام گوکگ بھی پڑھا تھا۔ ملزمین نمبر ۲-۳-۴-۵-۶ نے اس ریزولیوشن کی تائید میں تقریریں کیں۔ ملزم ملا کا تعلق بھی واضح ہو چکا ہے انکا ملزم ملا کے ساتھ کراچی پہنچنا اور ملزم ملا کے ساتھ کنیا شالہ میں قیام پذیر ہونا ثابت ہو چکا ہے وہ سبجکٹ کمیٹی و مجلس مضامین کے بھی ممبر تھے۔
ملزمین نمبر ۲-۳-۵ کی تقریروں کی نقلیں شامل مسل ہیں ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ریزولیوشن کے الفاظ دہرائے گئے۔ پولیس اور اخبارات کی رپورٹیں ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں۔
اخبارات کے رپورٹروں نے اپنی رپورٹ میں ریزولیوشن کا سندھی ترجمہ

درج کیا ہے جو پیر غلام مجدد صاحب نے کیا تھا اور جس میں انہوں نے فوج میں رہنے کی بجائے فوج میں نوکری کرنا حرام ہے کہا تھا۔ ان الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے۔ یہ رپورٹیں ۹ تاریخ کو ریزولیوشن پاس ہوتے ہی ۱۱ جولائی کو دوشنبہ کے روز شائع ہوئیں۔ یہ الفاظ کہ "فوج میں ملازم ہونا حرام ہے" گو کہ ریزولیوشن میں بھی موجود ہیں۔ انکو دانستہ ۸ تاریخ کی اشاعت میں حذف کر دیا گیا ہے۔

ان تمام امور سے سازش ثابت ہے۔ ملزم ۱ سے ۵ تک سب نے ریزولیوشن پاس کرانے میں مدد کی۔ ملزمان نمبر ۲۔۳۔۵ نے متفقہ فتوے پر دستخط کیے ہیں جس میں اسی قسم کا اعلان موجود ہے جو ریزولیوشن میں کیا گیا ہے ملزم ۵ کا نام علماء ہند کی کارروائی میں ریزولیوشن ۲ کی تائید میں موجود ہے جو ڈپٹی کمشنر سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے پیش کی ہے (دستاویز ثبوت ۴۳) اس لئے فوج کو ورغلانے کی سازش ثابت ہوگئی۔ سازش کنندگان نے ہندوستانی افواج کے نام ایک اشتہار بھیجکر جس میں متفقہ فتوے کا خلاصہ درج ہے فوج کو ورغلانے کے اقدام کی تکمیل کی۔

اس لئے میں عدالت سے مستدعی ہوں کہ ملزمان کے خلاف زیر دفعہ نمبر ۱۲۰ ع دفعہ ۱۳۱ فرد قرارداد جرم لگائی جائے۔

ریزولیوشن کے الفاظ جو استغاثہ کے تیسرے پیراگراف کے اول نصف حصہ میں درج ہیں دفعہ ۵۰۵ کی گرفت میں آتے ہیں۔ یہ الفاظ ملزم ۱ مسٹر محمد علی نے کہے تھے لہٰذا ان پر زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند فرد قرارداد جرم لگائی جائے۔ یہ الفاظ انہوں نے اس سازش پر عملدرآمد کرتے ہوئے کہے تھے جس میں

تمام ملزمین شریک تھے اس لئے ملزم ۱ سے ۷ تک سب پر زیر دفعہ ۱۰۹
تعزیرات ہند فرد قرارداد جرم لگائی جائے۔
استغاثہ کے آخری نصف پیراگراف میں جو الفاظ درج ہیں وہ ایک بڑے
مجمع کے سامنے کہے گئے تھے جس میں مسلمان کثرت سے تھے اور علماء بھی شریک
تھے اس لئے ان الفاظ سے دس سے زیادہ آدمیوں کو جرم دفعہ ۵۰۵ یا ۱۳۱
تعزیرات ہند کے ارتکاب کی ترغیب دلائی گئی لہذا اس سازش پر عملدرآمد
کرتے ہوئے جس میں ملزم ۱ سے ۷ تک سب شریک تھے جرم دفعہ ۱۱۷ التعزیرات
ہند کا ارتکاب کیا گیا اس لئے ان ملزمین پر زیر دفعہ ۱۰۹ مع ۱۱۷ التعزیرات ہند
فرد جرم لگائی جائے۔

سرکاری وکیل کا بیان ختم ہونے کے بعد مجسٹریٹ نے ملزمین سے یہ
بھی دریافت نہ کیا کہ انکو اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے یا نہیں بلکہ فوراً بلا توقف
حسب ذیل قرارداد جرم پڑھنی شروع کر دی جو غالباً پہلے سے ٹائپ کی
ہوئی رکھی تھی۔

(ترجمہ از ہمدم مؤرخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

دستاویز ثبوت ۸۹ **فرد قرارداد جرم**

میں ایس۔ ایم۔ تلانی۔ مجسٹریٹ درجہ اول تم ملزمان (۱) محمد علی رامپوری
(۲) مولوی حسین احمد دیوبندی (۳) ڈاکٹر سیف الدین کچلو امرتسری (۴)
پیر غلام مجدد مٹیاروی (۵) مولوی نثار احمد کانپوری (۶) بھارتی کرشن تیرتھ
جی عرف وینکٹ رام (۷) شوکت علی رامپوری پر مندرجہ ذیل جرم عائد کرتا ہوں:

کہ تم ساتوں ملزمان نے ماہ فروری ۱۹۲۱ء و دسمبر ۱۹۲۱ء کے مابین بشمول ہر دو ماہ برٹش انڈیا میں بمقام کراچی اور دیگر مقامات پہ دیگر اشخاص کے ساتھ ایک سازش پھیلانے میں حصہ لیا جس کا منشا یہ تھا کہ ملک معظم کی فوج کے مسلمان فوجی افسروں اور سپاہیوں کو ترک فرائض پر ابھارا جائے اور اس طرح تم نے دفعہ ۱۲۰ ب بشمول دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند و اندرون حد اقتدار و سماعت عدالت سشن کراچی کے ماتحت مستحق سزا جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کے علاوہ تم محمدؐ علی نے ۹ر جولائی ۱۹۲۱ء کے دن یا اس کے لگ بھگ کی تاریخ میں بمقام کراچی اپنی تقریروں میں کہا تھا کہ بحالت موجودہ ایک مسلمان کے لئے مذہبا ناجائز ہے کہ وہ سرکاری فوج میں ملازم رہے بھرتی ہو یا دوسروں کو فوج میں ملازمت کرنے کی ترغیب دے جس کا منشا یقیناً یہ ہے کہ ملک معظم کی فوج سے مسلمان افسروں اور سپاہیوں کو اپنے فرائض سے منہ موڑنے اور عدم انجام دہی کی ترغیب دی جائے لہذا تم زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند و زیر اقتدار سماعت عدالت سشن کراچی کے جرم کے مرتکب ہوئے مزید برآں تم ملزمان ۲ لغایتہ ۶ بشمول ۲ و ۷ ابھی مذکورہ بالا محمدؐ علی کے ہمراہ جرم زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند میں شریک تھے اس لئے تم دفعہ ۱۰۹ بشمول دفعہ ۵۰۵ اور زیر اقتدار و سماعت سشن عدالت کراچی کے جرم کے مرتکب ہونے علاوہ اس کے تم محمدؐ علی نے ۹ر جولائی ۱۹۲۱ء کے دن یا اس کی قریبی تاریخ میں دس سے زیادہ آدمیوں کو دفعات ۵۰۵ و ۱۳۱ تعزیرات ہند کے ماتحت آنے والے جرم کے ارتکاب پر ابھارا اور آل انڈیا خلافت کانفرنس میں یہ بیان کیا کہ تمام مسلمانوں کا بالعموم اور علماء کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ ان مذہبی احکام کو

جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے فرج کے ہر مسلمان تک پہنچا دیں اور اس طرح تم نے دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند کے جرم کا جو سشن عدالت کراچی کے حدود اقتدار و سماعت میں ہے ارتکاب کیا ہے اس کے علاوہ تم ملزمین ۲ لغایتہ ۷ بشمول ۲ و ۷ جو مذکورہ بالا محمد علی کے ساتھ زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند کے جرم مذکورہ کے ارتکاب کی سازش میں شریک تھے اس لئے تم دفعہ ۱۰۹ بشمول دفعہ ۱۱۷ کے ماتحت جس کی سماعت سشن عدالت کراچی کے اختیارات کی حدود کے اندر ہے مرتکب ہوئے لہذا میں حکم صادر کرتا ہوں کہ تم مذکورہ بالا جرم کی بنا پر سشن عدالت کراچی سپرد کیے جاتے ہو۔

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

فرد قرار داد جرم سننے کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے کچھ کہنا چاہا لیکن مجسٹریٹ نے یہ کہکر انکو روک دیا کہ فرد قرار داد جرم مرتب ہو چکی ہے اب آپ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

مولانا محمد علی۔ فرد قرار داد جرم تو شاید اس سے بہت پہلے مرتب ہو سکتی تھی لیکن آپ نے ہم سے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ ہم کو بھی کچھ کہنا ہے یا نہیں۔ نیز ابھی تو میرا بیان بھی ختم نہیں ہوا ہے۔ آپ نے پورے بیانات سننے سے پہلے فرد قرار داد جرم کیسے مرتب کر لی؟

مجسٹریٹ۔ میں نے آپ کا تین چوتھائی بیان تو سن ہی لیا ہے اس میں مقدمہ کے متعلق بہت ہی کم ہے باقی رہا ایک چوتھائی اس میں بھی آپ نے مذہبی امور۔ پر بحث کی ہو گی اس لئے میں نے فرد قرار داد جرم مرتب کرنے میں

کوئی حرج نہ سمجھا +

مولٰنا محمد علی۔ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ صرف ایک چوتھائی بیان باقی ہے؟

مجسٹریٹ۔ آپ ہی نے تو کل کہا تھا +

مولٰنا محمد علی۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ میں چھہ صفحہ لکھوا چکا ہوں اور ابھی چودہ صفحہ باقی ہیں +

مجسٹریٹ۔ مگر آپ نے یہہ بھی کہا تھا کہ ان چودہ صفحوں میں سے بہت کچھ لکھوا چکا ہوں +

مولٰنا محمد علی۔ اس سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ میں تین چوتھائی بیان لکھوا چکا ہوں اور صرف ایک چوتھائی باقی ہے۔ بہرحال کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ بقیہ بیان آپ کی رائے کو بدل دے؟

مجسٹریٹ۔ ممکن تو ہے لیکن میں نے وقت کو ضائع نہ کرنے کے خیال سے ایسا کیا کیونکہ آپ بقیہ بیان میں بھی وہی باتیں ذکر کریں گے جنکا مقدمہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا مذہبی امور پر بحث ہوگی +

مولٰنا محمد علی۔ اچھا آپ نے مجھے وعدہ کیا تہا کہ آپ مجھکو بعد میں تقریر کرنے کا موقعہ دیں گے +

مجسٹریٹ۔ آپ نے اسکو منظور ہی کب کیا تہا +

مولٰنا محمد علی۔ کیوں نہیں میں نے اسکو شکریہ کے ساتھ قبول کیا تہا (اخبار اٹھاکر) دیکھیے اس اخبار میں بھی اس کی رپورٹ موجود ہے +

مجسٹریٹ صاحب خاموش ہوگئے اور لنچ کے لئے عدالت کی کاروائی بند کردی۔ اس وقت دو بجے تھے +

## مولانا محمد علی صاحب کا بقیہ بیان جو انھوں نے یکم اکتوبر ۲۱ء کو عدالت میں تحریراً داخل کیا

(از زمیندار مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء) لیکن جون ۱۹۲۰ء میں مرکزی مجلس خلافت نے احکام اسلام کی متابعت اور دیگر مذاہب کے رہنماؤں اور اپنے ہموطنوں کے مشورہ سے ایسا طریق عمل وضع کیا جس سے مسلمانوں کو امید ہوگئی کہ حکومت سے آمادہ پیکار ہونے یا ہجرت کرنیکے بغیر ہی آزادی حاصل ہو جائے گی۔ انہوں نے یہ تہیہ کیا کہ پہلے تو حکومت سے ترک موالات کریں اور چونکہ اس طریق عمل سے نظام حکومت میں تزلزل پیدا کرنے میں مدد ملتی تھی اس لئے انھوں نے فیصلہ کیا کہ وہ حکومت کے اس طرز عمل کے ممد و معاون نہ ہونگے جو اس نے خلافت اور اسلام کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ نان کواپریشن کے طریق عمل کی بنیاد مشہور و معروف اسلامی حکم ترک موالات پر ہے۔ اس اسلامی حکم کے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار معتبر و صحیح احادیث کا تو ذکر ہی کیا قرآن کریم میں بھی بہت سے صریح احکام موجود ہیں اس جگہ میں قرآن پاک کی چند آیات پاک درج کرتا ہوں''

یا ایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی و عدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق یخرجون الرسول و ایاکم ان تومنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جھاداً فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیھم بالمودۃ و انا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم و من یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ٥ ان یثقفوکم

یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء وودوا
لو تکفرون ٥ لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیمۃ یفصل بینکم
واللہ بما تعملون بصیرہ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم
والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برءؤا منکم ومما تعبدون من دون
اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی
تومنوا باللہ وحدہ الا قول ابراھیم لابیہ لاستغفرن لک وما املک
لک من اللہ من شی ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر
ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا واغفر لنا ربنا انک انت العزیز الحکیم
لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر
ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید ٥ عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین
الذین عادیتم منھم مودۃ واللہ قدیر واللہ غفور رحیم ٥ لا ینھکم
اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان
تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین انما ینھکم اللہ
عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا
علی اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون ٥
یا ایھا الذین امنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من
الاخرۃ کما یئس الکفار من اصحاب القبور ٥-

(ترجمہ از زمیندار) مسلمانو! اگر تم ہماری راہ میں جہاد کرنے اور ہماری رضامندی
ڈھونڈنے کی غرض سے نکلے ہو۔ تو ہمارے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔
کہ تم ان کی طرف دوستی کے پیام دوڑانے حالانکہ تمہارے پاس جو دین حق

آیا ہے۔ وہ اس سے انکار ہی کر چکے ہیں۔ وہ تو صرف اتنی بات پر کہ تم اپنے
پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو رسول کو اور تم کو گھروں سے نکال رہے ہیں تم
چپکے چپکے ان کی طرف دوستی کے پیغام دوڑا رہے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے
ہو۔ اور جو ظاہر طور پر کرتے ہو ہم خوب جانتے ہیں۔ جو تم میں سے ایسا کرے تو وہ
سیدھے راستے سے بھٹک گیا یہ کافر تم پر اگر قابو پا جائیں۔ تو تمہارے دشمن
ہو جائیں۔ اور ہاتھ اور زبان سے برائی کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور ان کی تمنا
یہ ہے کہ کاش تم کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں ہی تمہارے
کچھ کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد ہی اس دن خدا ہی حق و باطل کا فیصلہ کریگا
اور جو کچھ تم کر رہے ہو۔ خدا اسکو دیکھ رہا ہے۔ مسلمانوں ابراہیم اور جو لوگ
ان کے ساتھ تھے تمہارے لئے ان کا ایک اچھا نمونہ ہو گزرا ہے۔ جب کہ انہوں
نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم کو تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کی تم خدا
کے سوا پرستش کرتے ہو۔ کچھ سروکار نہیں۔ ہم تم کو بالکل نہیں مانتے ہم میں اور
تم میں کھلم کھلا عداوت اور دشمنی ہو گئی ہے۔ اور یہ دشمنی ہمیشہ کے لئے ہے جب
تک تم ایک خدا پر ایمان نہ لاؤ۔ مگر ابراہیم نے اپنے باپ سے اتنی بات کہی۔ کہ
میں تمہارے لئے ضرور مغفرت کی دعا کروں گا۔ اور تو تمہارے لئے خدا کے آگے میرا
کچھ زور چلتا نہیں۔ دعا کی۔ کہ اے ہمارے پروردگار ہم تجھی پر بھروسہ رکھتے ہیں
اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ اے
ہمارے پروردگار۔ ہم کو کافروں کے زور و ظلم کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے
پروردگار ہمارے گناہ معاف کر بے شک تو زبردست حکمت والا ہے۔
مسلمانوں۔ تم میں جو کوئی خدا اور روز آخرت سے ڈرتا ہو۔ اس کے لئے ان لوگوں کا

ایک اچھا نمونہ ہو گذرا ہے۔ اور جو روگردانی کریگا تو اللہ بے نیاز ہے۔ عجب نہیں کہ تم میں اور کافروں میں سے جن سے تمہاری دشمنی ہے، ان میں دوستی پیدا کردے۔ اللہ قادر ہے اور بخشنے والا مہربان ہے۔ جو لوگ تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ان کے ساتھ احسان کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے تو خدا تمہیں منع کرتا نہیں اللہ منصفانہ برتاؤ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اللہ تم کو ان لوگوں سے دوستی رکھنے سے منع فرماتا ہے۔ جو تم سے دین کے بارے میں لڑے اور جنہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور نکالنے میں مدد دی اور جو شخص ایسے لوگوں سے دوستی رکھے گا وہی ظالموں میں سے ہے۔ اے ایمان والو۔ ان لوگوں سے جن پر خدا کا غضب ہے۔ دوستی نہ کرو کیونکہ یہ لوگ آخرت کی طرف سے ایسے ناامید ہیں جیسے کافر قبر والوں کیطرف سے ناامید ہیں۔ (سورۃ ممتحنہ)

میں یہ ضرور ذکر کردوں کہ یہ آیات پاک اس وقت نازل ہوئیں جب فتح مکہ کے دن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حاطب بن ابی بلطہ نے ایک خط کے ذریعے جو دوسروں کے ہاتھ چڑھ گیا تھا۔ مکہ کے کفار کو خبر کی تھی کہ وہ ہوشیار ہو جائیں اور یہ کام انہوں نے محض اس لئے کیا تھا کہ وہ یہ چاہتے تھے کہ ان کے خاندان پر جو اس وقت تک مکہ ہی میں تھا کفار سختی نہ کریں۔ ان آیات میں مسلمانوں کے مشرکوں اور محارب کفار سے تعلقات کے متعلق حکم دیا گیا اور اس میں حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ حرم پاک رسول مقبول کی ہمشیرہ کے طریق عمل کا حوالہ دیا گیا

جنہوں نے اپنی والدہ سے جو ایمان نہیں لائی تھیں تعلقات قطع کرنے میں یہاں
تک کمال کیا تھا کہ صرف ان کے لائے ہوئے تحائف لینے سے ہی انکار کیا بلکہ
انہیں گھر تک میں داخل نہیں ہونے دیا۔ ان دونوں واقعات سے کسی مسلمان
کے مشرک کیساتھ تعلقات کی مکمل تصریح ہو جاتی ہے اور ان مشرکوں سے
تعلقات بھی واضح ہو جاتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں سے ان کے مذہب کے
لئے لڑائی کی اور ان کو ان کے گھروں سے نکالا۔ اور جنہوں نے نہ ان کو گھروں
سے نکالا۔ اور نہ ان سے جنگ کی۔ کیونکہ حکومت برطانیہ بیّن طور پر پہلے لوگوں کی
فہرست میں آجاتی ہے۔ اس لئے مسلمان کے لئے اس سے موالات یا دوستانہ
تعلقات قایم رکھنے ممکن ہی نہیں ہیں۔

میں اس موضوع پر چند اور آیات پاک پیش کروں گا جن سے ظاہر ہو جائیگا
کہ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر یہی حکم موجود ہے سورہ مجادلہ میں خدائے
تعالیٰ فرماتا ہے۔

الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم ما ہم منکم
ولا منہم ویحلفون علی الکذب وہم یعلمون ○ اعد اللہ لہم
عذابا شدیدا انہم ساء ما کانوا یعملون ○ اتخذوا ایمانہم
جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ فلہم عذاب مہین ○ لن تغنی عنہم
اموالہم ولا اولادہم من اللہ شیئا اولئک اصحب النار
ہم فیہا خلدون ○ یوم یبعثہم اللہ جمیعا فیحلفون کما
یحلفون لکم ویحسبون انہم علی شیء الا انہم ہم الکذبون
استحوذ علیہم الشیطن فانسہم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطن

الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون ۝ ان الذین یحادون اللہ
ورسولہ اولئک فی الاذلین ۝ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ط
ان اللہ قوی عزیز ۝ لا یجد قوما یومنون باللہ والیوم
الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم
او اخوانھم او عشیرتھم ط اولئک کتب فی قلوبھم الایمان
وایدھم بروح منہ ط ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر
...خلدین فیھا رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ ط اولئک
حزب اللہ ط الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۝

(ترجمہ از اخبار زمیندار) کیا تم نے ان پر نظر نہیں کی جنہوں نے ایسے لوگوں سے
دوستی کی جن پر خدا کا غضب ہے۔ یہ لوگ نہ تم ہی میں ہیں نہ انہی میں ہیں اور
باوجودیکہ وہ جانتے ہیں جھوٹی باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔ ان کے لئے خدا نے
سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ برا کرتے ہیں انہوں
نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو خدا سے روکتے رہتے ہیں
ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ کے ہاں ان کے مال نہ ان کے کچھ
کام آئیں گے اور نہ انکی اولاد۔ یہ دوزخی لوگ ہیں کہ ہمیشہ ہی دوزخ میں رہیں گے
اور جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا۔ یہ اس کے آگے بھی قسمیں کھائیں گے
جیسے تم مسلمانوں کے آگے قسمیں کھایا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خوب کر رہے
ہیں۔ سنو یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں۔ شیطان ان پر غالب آگیا ہے اور اس
نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی ہے یہ شیطانی گروہ ہے سنو شیطانی گروہ ہی برباد ہوگا جو لوگ اللہ اور
اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں۔ وہی ذلیل ترین لوگوں میں ہونگے۔ خدا تو

لکھ چکا ہے کہ ہم اور ہمارے پیغمبر ضرور غالب آکر رہیں گے بیشک اللہ زور آور اور زبردست ہے۔ جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں ان کو تو تم نہ دیکھوگے کہ خدا اور رسول کے مخالفوں کے ساتھ دوستی رکھیں۔ گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے ہی کے ہوں اور یہی ہیں جن کے دلوں کے اندر خدا نے ایمان کا نقش بٹھا دیا ہے اور اپنے فیضان غیبی سے ان کی تائید کی ہے اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور وہ ہمیشہ انہی میں رہیں گے خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہ خدائی گروہ ہے اور درحقیقت خدائی گروہ ہی فلاح پائے گا۔

ان آیات پاک کو مد نظر رکھتے ہوئے میں وثوق کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایک حقیقی مسلم کے لئے ان لوگوں سے موالات یا ترک موالات میں کسی قسم کا شک و شبہ ہی نہیں رہتا۔ جو خدا اور اس کے رسول کے خلاف آمادہ پیکار ہیں سورہ آل عمران میں حسب ذیل آیات موجود ہیں۔

قل اللھم ملک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر۔ تولج الیل فی النہار وتولج النہار فی الیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب لا یتخذ المومنون الکفرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شئ الا ان تتقوا منھم تقٰۃ ویحذرکم اللہ نفسہ والی اللہ المصیر۔ قل ان تخفوا ما فی صدورکم

اوتبدوہ یعلمہ اللہ ویعلم ما فی السموت وما فی الارض
واللہ علی کل شیئ قدیرہ یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر
محضرا وما عملت من سوء تود لوان بنیھما وبینہ امدا
بعیدا ویحذرکم اللہ دیغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور
الرحیم قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا
یحب الکفرین ہ

---

قل یا ھل الکتب لما تکفرون بایت اللہ واللہ شھید
علی ما تعملون ہ قل یا ھل الکتب لما تصدون عن سبیل اللہ
من امن تبغونھا عوجا وانتم شھداء ہ وما اللہ بغافل عما
تعملون ہ یا یھا الذین اوتوا الکتب یردوکم بعد ایمانکم کفرین
وکیف تکفرون وانتم تتلی علیکم ایت اللہ وفیکم رسولہ ومن
یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم ہ یا یھا الذین
امنوا اتقوا اللہ حق تقتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعتصموا
بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء
فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا وکنتم علی شفا حفرۃ
من النار فانقذکم منھا کذلک منکم امۃ یدعون الی الخیر
ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون
ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاء ھم البینت
واولئک لھم عذاب عظیم یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ
فاما الذین اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب

بما کنتم تکفرون ہ واما الذین ابیضت وجوھھم ففی رحمۃ اللہ ھم فیھا خلدون ہ تلک ایت اللہ نتلوھا علیک بالحق وما اللہ یرید ظلماً للعلمین ہ وللہ ما فی السموت وما فی الارض والی اللہ ترجع الامور ہ ...........

یایھا الذین امنوا لا تتخذو بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالاً ط ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر ط قد بینا لکم الایت ان کنتم تعقلون ہ ھانتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتب کلہ واذا لقوکم قالوا امنا واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ہ ان تمسسکم حسنۃ تسؤھم وان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا ط وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کیدھم شیئاً ان اللہ بما یعملون محیط ہ۔

(ترجمہ از اخبار زمیندار) اے پیغمبر دعا مانگ۔ کہ اے ہمارے خدا۔ ملک کے مالک توجسکو چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے توجسے چاہے عزت دے اور جسکو چاہے ذلت دے۔

خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تورات کو دن میں شامل کردے۔ اور دن کو رات میں شامل کردے اور تو بیجان سے جاندار اور جاندار سے بیجان نکالے جسکو چاہے بے حساب روزی دے۔ مسلمانونکو چاہیئے کہ مسلمانوں کو چھوڑکر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کریگا اس کا اللہ سے کوئی سروکار نہیں مگر کسی طرح پر ان سے بچنا چاہیئے اور اللہ تمکو

سے اپنے سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف جانا ہے کہہ دو کہ جو کچھ تمہارے
دلوں میں ہے اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ وہ اللہ کو تو معلوم ہو ہی جائے گا وہ
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے
اور وہ دن یاد کرو جبکہ ہر شخص جو کچھ بھلائی کر گیا ہے۔ اس کو موجود پائے گا اور
جو کچھ برائی کر گیا ہے۔ اس کو بھی موجود پائے گا۔ اور آرزو کرے گا۔ کہ اے
کاش اُس دن میں اور اِس دن میں زمانہ دراز حائل ہوتا۔ اور اللہ تمکو اپنے سے
ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر حد درجے کی شفقت رکھتا ہے۔ اے پیغمبر ان
لوگوں سے کہہ دو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ
تمکو دوست رکھے اور تمہارے گناہ معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔ ان سے کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کریں۔ پھر اگر
نہ مانیں تو اللہ نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا۔ . . . . . . . . . . . .

اے پیغمبر ان سے کہو۔ کہ اے اہل کتاب احکام الٰہی سے کیوں منکر ہوتے
ہو۔ جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس کا شاہد حال ہے کہو کہ اے اہل کتاب
دیدہ و دانستہ اللہ کے راستے میں کجی نکال نکال کر ایمان لانے والوں کو اس
سے کیوں روکتے ہو۔ اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں
مسلمانو۔ اگر تم اہل کتاب کے کسی فرقے کا کہا مانو گے تو تمہارے ایمان لائے
پیچھے تمکو پھر کافر بنا چھوڑیں گے۔ اور تم کیسے کفر کرنے لگو گے۔ حالانکہ اللہ
کی آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ اور اس کے رسول تم میں موجود ہیں
اور جو شخص اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رہے تو وہ سیدھے رستے پر ہے
مسلمانوں۔ اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام ہی پر

مرنا۔ اور سب ملکر مضبوطی سے اللہ کے دین کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے پر آ لگے تھے۔ پھر اس نے تمکو اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آ جاؤ۔ اور تم میں ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیئے۔ جو نیک کاموں کیطرف بلائے۔ اور اچھے کام کرنے کو کہے۔ اور برے کاموں سے منع کرے اور آخرت میں ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے اور ان جیسے نہ بنو۔ جو ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ اور انکے پاس کھلے کھلے احکام آ گئے۔ پیچھے لگے آپس میں اختلاف کرنے اور یہی ہیں جنکو آخرت میں بڑا عذاب ہوگا جس دن بعض لوگوں کے منہ سفید ہونگے اور بعض کے منہ سیاہ تو جو لوگ روسیاہ ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم ایمان لائے پیچھے کافر ہو گئے تھے تو اپنے کفر کی سزا میں عذاب کے مزے چکھو۔ اور جو سفید رو ہونگے وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے۔ اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ یہ واقعی اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اللہ دنیا جہان کے لوگوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور سب امور کی رسائی خدا ہی کیطرف ہے۔

مسلمانو۔ اپنے لوگ چھوڑ کر کسی کو اپنا رازدار نہ بناؤ کہ یہ لوگ تمہاری بد خواہی میں کچھ اٹھا نہیں رکھتے۔ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے۔ دشمنی تو ان کی ان باتوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ جو ان کے دلوں میں ہیں وہ بڑھ کر ہیں ہمنے

تم کو تہے کی باتیں بتادی ہیں۔ اگر تم کو عقل ہے سنو۔ تم کچھ ایسے لوگ ہو کہ تم
تو ان سے دوستی رکھتے ہو۔ اور وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے۔ اور تم خدا کی
ساری باتوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں
کہ ہم بھی ایمان لائے لیکن جب اکیلے ہوتے ہیں تو مارے غصے کے تم پر اپنی
انگلیاں کاٹتے ہیں۔ کہدو کہ تم اپنے غصے میں جل مرو جو کچھ دلوں میں ہے
اللہ کو سب معلوم ہے۔ اگر تم کو کوئی فائدہ پہنچے تو ان کو برا لگتا ہے اور اگر
تم کو گزند پہنچے تو اس سے یہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے
رہو تو اطمینان رکھو کہ ان کے فریب سے تمہارا کچھ بھی نہیں بگڑیگا۔ جو کچھ یہ
کر رہے ہیں اللہ کے احاطہ میں ہے۔ (آل عمران) ۱۲۰

ان آیات میں خاص طور پر اہل کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کا ذکر
کیا گیا ہے اور ان میں نہ زور کی کمی ہے نہ وضاحت کی اور نہ ان کے دلائل
کی تردید ہو سکتی ہے۔ میں صرف ایک آیت اور بیان کرونگا جسمیں خاص طور
سے یہودیوں اور عیسائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

یاایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصرٰی اولیاء
بعضھم اولیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ
لا یھدی القوم الظلمین ۝ فتری الذین فی قلوبھم مرض
یسارعون فیھم یقولون نخشٰی ان تصیبنا دائرۃ فعسی اللہ ان
یاتی بالفتح او امر من عندہ فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسھم
ندمین ۝ ویقول الذین امنوا اھؤلاء الذین اقسموا باللہ
جھد ایمانھم انھم لمعکم حبطت اعمالھم فاصبحوا خسرین

یاایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله
بقوم یحبهم ویحبونه اذلة علی المومنین اعزة علی الکفرین
یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم ذالک
فضل الله یوتیه من یشاء والله واسع علیم ۵ انما ولیکم الله
ورسوله والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون
الزکوٰة وهم راکعون ومن یتول الله ورسوله والذین
امنوفان حزب الله هم الغلبون ۵ یاایها الذین امنوا لا
تتخذو الذین اتخذوا دینکم هزوًا ولعبًا من الذین اوتو
الکتب من قبلکم والکفار اولیاء واتقوا الله ان کنتم مومنین
واذا نادیتم الی الصلوٰة اتخذوها هزوًا ولعبًا ط ذالک بانهم
قوم لا یعقلون ۵ قل یااهل الکتب هل تنقمون منا الا ان امنا
باالله وما انزل الینا وما انزل من قبل وان اکثرکم فسقون
قل هل انبئکم بشر من ذالک مثوبة عند الله ط من لعنه الله
وغضب علیه وجعل منهم القردة والخنازیر وعبد الطاغوت
اولئک شر مکانا واضل عن سواء السبیل ۵ واذا جاؤکم
قالوا امنا وقد دخلو بالکفر وهم قد خرجوا به ط والله اعلم
بما کانو یکتمون ۵ وترای کثیرًا منهم یسارعون فی الاثم
والعدوان واکلهم السحت ط لبئس ما کانو یعملون ۵ لولا
ینهٰهم الربانیون والاحبار عن قولهم الاثم واکلهم السحت
لبئس ما کانو یصنعون۔ (المائدة)

ترجمہ اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کریگا وہ بھی ان ہی میں سے ہے۔ خدا ہرگز ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ (مرض) ہے وہ دوڑکر یہ کہتے ہوئے ان سے مل جائیں گے کہ ہم کو ڈر ہے کہیں ہمپر کوئی مصیبت نہ آجائے لیکن شاید قریب ہے کہ اللہ (تمکو) فتح دے یا اپنا حکم جاری کرے اور وہ ان خیالات پر جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھے ہیں پشیمان ہوکر رہ جائیں اُسوقت مسلمان کہیں گے کہ کیا یہی لوگ ہیں جنہوں نے بہت زور سے قسمیں کھائی تھیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے اعمال رائگاں گئے اور یہ نقصان میں رہیں گے اے مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھریگا تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم پیدا کردیگا جس سے اسکو (اللہ کو) محبت ہوگی اور جنکو اس سے (اللہ سے) محبت ہوگی۔ جو مسلمانوں کیلئے نرم اور کافروں کیلئے سخت ہوں گے اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور ملامت کرنیوالوں کی ملامت کا خوف نکریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے بخشتا ہے اللہ بہت بڑا جاننے والا ہے۔

تمہارا دوست اللہ اسکا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں (یعنی مسلمان) جو نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سامنے سرنگوں ہوتے ہیں اور جو لوگ اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں سے دوستی رکھیں گے وہی اللہ کے گروہ میں داخل ہونگے اور اللہ کا گروہ ہی غالب رہیگا۔

اے ایمان والو! ان اہل کتاب سے یا کفار سے دوستی نہ کرو جو تمہارے دین کا مضحکہ اڑاتے ہیں بلکہ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو۔ ان لوگوں سے

بھی دوستی نہ کرو جو تمہاری اذانوں کا مضحکہ اڑاتے ہیں جن سے تم لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے ہو۔ یہ لوگ اسوجہ سے ایسا کرتے ہیں کہ انکو عقل نہیں ہے تم کہدو (اے پیغمبر صلعم) کہ اے کتاب والو! کیا تم ہم سے اس لئے بیر رکھتے ہو کہ ہم اللہ پر اور جو کچھ ہماری طرف نازل ہوا ہے اسپر اور جو کچھ ہم سے پہلے نازل ہو چکا ہے اسپر ایمان لے آئے ہیں اور تم میں سے اکثر فاسق ہیں۔ کہدو (اے پیغمبر صلعم) کیا میں تمکو بتاؤں کہ ان میں سے اللہ کے یہاں کس کے لئے بدترین ٹھکانہ ہے ان لوگوں کے لیے ہے جنپر اللہ نے لعنت بھیجی ہو غصہ کیا ہے بندر اور سور بنا دیا ہے اور جو شیطان (طاغوت) کی غلامی (خدمت۔ عبادت) کرتے ہیں۔ انہی لوگوں کیلئے بدترین ٹھکانا ہے اور یہی لوگ ہیں جو سیدھے راستے سے بہت بھٹک گئے ہیں جسوقت یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ کفر ہی لیکر آئے تھے اور کفر ہی کیحالت میں جائیں گے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اسکو اللہ خوب جانتا ہے۔ اور تم دیکھو گے کہ ان میں سے اکثر لوگ گناہ سرکشی اور حرام کی کمائی کھانے کیلئے دوڑتے ہیں۔ جو کچھ یہ کرتے ہیں بہت برا کرتے ہیں اگر ان کے عالم اور فاضل انکو گناہ کے کلمات کہنے اور حرام کی کمائی کھانے سے نہ روکتے تو یہ بہت ہی بد اعمالیاں کر بیٹھتے۔ (المائدہ)

حدیث شریف کا تو ذکر ہی کیا ہے خود قرآن مجید میں مذکورہ بالا آیات کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات موجود ہیں جن میں سے ہر آیہ کریمہ مسلمانوں کیلئے ان غیر مسلموں سے جو مسلمانوں کے ساتھ برسرپیکار ہیں اور خدا اور رسول کا مقابلہ کرتے ہیں اعانت اور امداد کے تعلقات تو جدا رہے۔ دوستی اور شفقت

کے علائق رکھنے بھی ممنوع قرار دیتی ہیں اور ان آیتوں میں ایسا کرنے والوں کیلئے اللہ کے غضب اور دوزخ کے شدید ترین عذاب کا ذکر ہے۔ اسوقت بھی بعینہ یہی مسئلہ درپیش ہے حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں اسلام کا قانون اسقدر محکم ہے کہ خود مسلمانوں کو بھی آپس میں برائی پر ایک دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے " تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" (ترجمہ) "نیکی اور خدا ترسی میں ایک دوسرے کی مدد کرو لیکن برائی اور سرکشی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو"

جبکہ خود مسلمانوں کے لئے آپس میں ایک دوسرے کی امداد کرنیکی مذکورہ بالا حدود قائم کر دی گئی ہیں تو یہ کس طرح فرض کیا جاسکتا ہے کہ اسلام میں ان کفار کے ساتھ اعانت اور امداد کے تعلقات جائز ہوں گے جو گورنمنٹ کیطرح اسلام اور محافظین اسلام کے خلاف جنگ کریں اور پھر امداد بھی وہ جو مسلمانوں ہی کے خلاف جنگ جاری رکھنے کیلئے طلب کیجاتے ؟

اس سے بیشتر کہ ہندوستان میں خلافت کانفرنس کراچی کا خیال بھی کسی کے دماغ میں آئے کئی مہینے قبل ہندوستان کے پانسو مقتدر علماء ایک فتوی صادر فرما چکے تھے۔

لیکن جب مہاتما گاندھی کے اسرار پر والسرائے کو مہاتما گاندھی کیساتھ اپنی ملاقات کا حال شائع کرنا پڑا اور اسطرح گورنمنٹ کو اپنی شرمناک سعی میں ذلت اور ناکامی برداشت کرنی پڑی جو اس نے عدم تشدد کے متعلق ہمارے بیان کو توڑ مروڑ کر اصول پر امن ترک موالات سے انحراف اور گرفتاری کے خوف کے

ذلت آمیز مغلوبیت ثابت کرنے کیلئے کی تھی تو دفعتہً گورنمنٹ نے خلافت کانفرنس کراچی کے اس ریزولیوشن میں جسکا تعلق انگوراسے ہو ضمناً فوج کا ذکر آتے ہی یہ ظاہر کرکے کہ یہ ریزولیوشن لارڈ ریڈنگ اور مہاتما گاندھی کی ملاقات کے بعد وجود میں آیا ہے اسکو آ دبایا اور بوالعجبی تو دیکھو کہ علماء کے فتوے کو بھی بحق ملک معظم ضبط کرلیا جس کی پچاس ہزار کے قریب کاپیاں مختلف مقامی اور صوبہ کمیٹیاں تمام ہندوستان میں تقسیم کرچکی تھیں اور خود مرکزی کمیٹی بھی اس کے علاوہ اس فتوی کی بہت کچھ اشاعت کرچکی تھی میں عرض کرتا ہوں کہ بیسویں صدی میں ان چال بازیوں سے ۳۲ کروڑ نفوس پر حکومت نہیں ہوسکتی۔

پانسو علماء کا یہ فتوی کس قسم کے احکام پر مبنی ہے؟ یہ فتوی رسول اکرم صلعم کی مستند اور متعدد متواتر احادیث اور آیات قرانی کے مطابق صادر کیا گیا ہے میرے خیال میں یہی بہتر ہے کہ ان آیات اور احادیث کو بیان کردوں اور خود نہ کسی قسم کی دلائل دوں اور نہ توضیح کروں یہ خود اسقدر واضح ہیں کہ محتاج تشریح و توضیح نہیں۔

ذیل میں قرآن شریف کی چھ آیات درج ہیں:۔

(۱) وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاءً (ترجمہ) مسلمان کو نہیں چاہئے کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے۔

(اس ہی آیت میں غلطی سے مسلمان کو قتل کرنے کی شدید سزا بھی مذکور ہے)

(سورہ نساء)

(۲) ومن یقتل مومنا متعمدا فجزائه جهنم خلدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعد له عذابا عظيما

(ترجمہ) جو شخص مسلمان کو عمداً قتل کرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں جھونک دیا جائیگا اللہ کا اسپر غضب ہوگا اور اللہ کی لعنت ہوگی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا گیا ہے۔

(۳) یاایھا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما ومن یفعل ذالک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا وکان ذلک علی اللہ یسیرا ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کا مال دھوکہ سے نہ کھاؤ ماسوا اس کے کہ آپس میں خوشنودی کیساتھ تجارت ہو اور اپنے میں سے کسی کو قتل نہ کرو کیونکہ اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔ جو شخص سرکشی اور ظلم سے ایسا کریگا ہم اس کو عنقریب آگ میں جھونک دیں گے۔ یہ اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ اگر تم ممنوعہ کبائر سے بچو گے تو ہم تمہارے گناہوں کو دھو دیں گے اور تمکو عزت کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے۔

(۴) قتل کے سب سے پہلے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے جبکہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا قرآن شریف میں لکھا ہے کہ: "من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما احیی الناس جمیعا۔

(ترجمہ) اسی لئے ہمنے بنی اسرائیل پر حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی شخص کو بغیر خون کے عوض یا ملک میں فساد برپا کئے ہوئے قتل کرے گا گویا اس نے تمام دنیا کے انسانوں کو قتل کیا اور جو شخص کسی ایک شخص کی جان بچائیگا گویا اس نے تمام دنیا کے

انسانوں کو زندہ کیا۔

اس قتل کے وقت ہابیل نے قابیل سے صاف کہدیا تھا کہ اگر تو مجھکو قتل کرنے کے لئے ہی ہاتھ بڑھائیگا تو میں اللہ سے ڈروں گا جو تمام دنیا کا حاکم ہے یہی اصول مسلمانوں کو برتنے کی ہدایت کی گئی ہے اور آج اس پر عمل کا وقت ہے

(۵) والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما یضعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا۔

(ترجمہ) وہ لوگ جنپر اللہ کا فضل ہے وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کا نام نہیں لیتے اور نہ کسی محترم جان کو بغیر حق شرعی کے قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص ایسا کرے گا جہنم کے اس طبقہ میں ڈالا جائیگا جسکا نام اثاما ہے قیامت کے روز اسپر دوگنا عذاب ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں ذلیل رہیگا۔

(۶) لا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق (سورہ بنی اسرائیل)

(ترجمہ) کسی جان کو بغیر حق شرعی کے قتل نہ کرو جسکا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اگر ہم احادیث نبی کریم صلعم کیطرف رجوع کریں تو اسقدر بیشمار مستند اور صاف وصریح احادیث ملتی ہیں کہ انکا انتخاب دشوار ہوجاتا ہے اور یہ فیصلہ کرنا کہ کس کا ذکر کیا جائے اور کس کو چھوڑ دیا جائے بہت مشکل ہوجاتا ہے تاہم میں سعی کرکے ذیل میں منتخب احادیث درج کرتا ہوں میرے خیال میں یہی کافی ہونگی پہلی حدیث میں تشریح کی گئی ہے کہ جس حق شرعی کی بنا پر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کرسکتا ہے وہ حق شرعی کیا ہے۔

(۱) لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلاث النفس بالنفس والزانی بعد احصان والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ (ترجمہ) کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے (۱) جان کے بدلہ یعنی قتل کی سزا میں (۲) نکاح کے بعد زنا کرنے کی وجہ سے (۳) دین کو چھوڑنے اور جماعت سے علیحدہ ہونے یعنی مرتد ہونے کی وجہ سے (اس حدیث شریف کو صحیح بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے)۔

(۲) المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (ترجمہ) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں (بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہ)۔

(۳) سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (ترجمہ) مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے (بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ)۔

(۴) من حمل السلاح علینا فلیس منا (ترجمہ) جس شخص نے ہم پر (مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی وہ مسلمان نہیں رہا)۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد)۔

(۵) لو ان اھل السموات والارضین اشترکوا فی قتل رجل مسلم لاکبھم اللہ فی النار (ترجمہ) اگر تمام آسمان اور زمینوں کے بسنے والے ایک مسلمان کے قتل کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم کی آگ میں جھونک دے (ترمذی۔ بیہقی۔ طبرانی)

(۶) من اعان فی قتل مسلم لبشطر کلمۃ لقی اللہ مکتوب بین عینیہ آئس من

رحمة الله (ترجمہ) جو شخص ایک مسلمان کے قتل میں آدھے لفظ سے بھی مدد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح آئے گا کہ اس کی پیشانی پر "اللہ کی رحمت سے محروم" لکھا ہوگا یعنی اللہ کی وسیع رحمت میں سے اسکو کچھ حصہ نہیں ملیگا (ابن ماجہ۔ بیہقی۔ اصبہانی) +

(۷) قتل المومن اعظم عند الله من زوال الدنيا (ترجمہ) مسلمان کا قتل اللہ کے نزدیک تمام دنیا کی تباہی سے بڑھکر ہے (نسائی۔ بیہقی)

(۸) لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم (ترجمہ) تمام دنیا کی بربادی اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل کے مقابلہ میں ہلکی بات ہے (مسلم۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) +

(۹) کل ذنب عسی الله ان یغفرہ الا الرجل یموت کافرا او الرجل یقتل مومنا متعمدا (ترجمہ) امید ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخشدے سوائے اس شخص کے جو کافر مرے یا جو عمداً مسلمان کو قتل کرے (ابوداؤد۔ ابن حبان۔ نسائی۔ حاکم) +

(۱۰)

(ترجمہ) جو شخص کسی مسلمان کو بغیر حق و ناحق کی تمیز کے قتل کرے گا اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرائض قبول کرے گا نہ نوافل (ابوداؤد)

(۱۱) کل المسلم علی المسلم حرام دمه وعرضه وماله (ترجمہ) ہر مسلمان کی جان۔ آبرو اور مال دوسرے مسلمان پر حرام ہیں (مسلم)

(۱۲) لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السيف على امتي (ترجمہ) دوزخ کے سات دروازے ہیں جن میں سے ایک ان لوگوں کے لئے ہے جو

میری امت پر تلوار اٹھائیں (ترمذی)

(۱۳) الکبائر الاشراك وعقوق الوالدين وقتل النفس ويمين الغموس

(ترجمہ) کبیرہ گناہ یہ ہیں (۱) شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) محترم جان کو قتل کرنا۔ (۴) جھوٹی قسم (بیہقی، مسلم وغیرہ)

(۱۴) من استطاع منكم ان يحول بينه وبين الجنة ملء كف من دم امرئ مسلم ان يهريقه كما يذبح دجاجة كلما تعرض لباب من ابواب الجنة حال الله بينه وبينه فليفعل (ترجمہ) جو شخص چاہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان مسلمان کا ہتھیلی بھر خون جتنا مرغی کے ذبح کرنے کے وقت بہتا ہے حائل ہو جائے تو وہ ایسا کرے کیونکہ جس وقت ایسا شخص جنت کے کسی دروازے کے سامنے جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور اس دروازہ کے درمیان حائل ہو جائے گا (طبرانی۔ بیہقی)

(۱۵) من خرج على امتى بسيفه يضرب برها وفاجرها ولا يتحاشى من مومنها ولا يفي لذى عهد عهده فليس منى ولست منه.

(ترجمہ) جو شخص میری امت پر تلوار لیکر نکلے اور نیک و بد کو قتل کرے نہ مومن کو چھوڑے نہ ان لوگوں کا عہد پورا کرے جن سے عہد کیا گیا ہے تو وہ میری امت کا نہیں ہے اور نہ مجھکو اس سے کچھ علاقہ ہے یعنی نہ وہ مسلمان ہے اور نہ حضور اکرم صلعم کو اس سے کوئی تعلق ہے (مسلم)

(۱۶) اذا التقى المسلمان بسيفهما فالقاتل والمقتول كلاهما فى النار قالوا يا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه كان يريد قتل صاحبه (ترجمہ) جس وقت دو مسلمان تلواریں لیکر ایک دوسرے سے

لڑیں تو قاتل اور مقتول دونو جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اس قاتل کے جہنم میں جانے کی وجہ تو ظاہر ہے لیکن مقتول کس بنا پر آگ میں ڈالا جائیگا۔ فرمایا اس نے اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی وغیرہ)

میں صرف دو حدیثیں اور بیان کروں گا جن کو میں نے خاص نور دینے کی غرض سے ابتک بیان نہیں کیا تھا۔ ابن ماجہ میں رئیس المحدثین حضرت عبداللہ بن عمر سے ذیل کی حدیث مروی ہے:۔

عن ابن عمر قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالکعبۃ ویقول ما اطیبک وما اطیب ریحک ما اعظمک وما اعظم حرمتک والذی نفس محمد بیدہ الحرمۃ المؤمن عند اللّٰہ اعظم من حرمتک مالہ ودمہ (ترجمہ) حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ تو کیسا خوشگوار ہے تیری ہوا کیسی خوشگوار ہے تیری عظمت کتنی بڑی ہے تیری عزت کتنی بڑی ہے لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اللہ کے نزدیک مسلمان کی جان اور مال کی عزت تیری عزت سے زیادہ ہے"!

لیکن پھر بھی یہ کافر گورنمنٹ مسلمانوں کی جان اور کعبہ دونو کی بے حرمتی کرنے کے بعد اب ان چند مسلمانوں اور ایک مسلمہ مقدس ہندو کے خلاف اس وجہ سے مقدمہ چلا رہی ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو مسلمانوں کی جان اور مال کا احترام کرنے کی دعوت دی تھی جو سب سے زیادہ مقدس چیز یعنی کعبہ سے بھی زیادہ مقدس اور محترم ہے*

آخری حدیث جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اسی مسئلہ پر آخری رسول اللہ صلعم کا آخری ارشاد ہے۔ وفات سے تین مہینے پیشتر جب نبی کریم صلعم جن پر سلسلہ وحی الٰہی ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا آخری حج کے لیے مکہ تشریف لے گئے تو آپ کی ہمراہی میں ایک لاکھ پچھتر ہزار آدمی تھے۔ حج کے دن اس مجمع سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے۔ لوگوں نے یہ سمجھکر کہ خود حضور اقدس اس سے ناواقف نہیں ہیں بلکہ اس موقعہ کی اہمیت پر زور دینا چاہتے ہیں۔ عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے اسکا بھی انہوں نے وہی جواب دیا آخر میں حضور نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے انہوں نے اسکا بھی وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ پھر حضور نے جو ارشاد فرمایا وہ تمام کتب حدیث و تاریخ و سیر میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

الا ان دمائکم و اموالکم و اعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلادکم ھذا فی شھرکم ھذا الا لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض یعنی "خبردار! جس طرح آج کے دن۔ اس شہر اور اس مہینے کی حرمت ہے اسی طرح تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ خبردار! میرے بعد کافر نہ ہو جانا کبھی ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو"۔ آج تک یہ گورنمنٹ مسلمان سپاہیوں کو برابر اسی کفر کی طرف بلا رہی ہے جس سے حضور اکرم صلعم نے آخری وقت تک منع فرمایا ہے اور جس وقت ہم ان سپاہیوں کو رسول اللہ صلعم کی یہ آخری وصیت جو انہوں نے ایسے سنجیدہ اور اہم موقعہ پر کی تھی

یاد دلاتے ہیں تو یہ گورنمنٹ جو چاہتی ہے کہ ہم جزیرۃ العرب سے غیر مسلم اقتدار کو دور کرنے کے متعلق بھی رسول اللہ صلعم کی آخری وصیت کو نظر انداز کردیں ہمکو ماخوذ کرتی ہے اور ہمپر مقدمہ چلاتی ہے اور خود ان اعلانات کو پس پشت ڈال دیتی ہے جو تمام برطانوی حکمران کرتے چلے آئے ہیں اور جن میں ان حکمرانوں نے ہمپر اپنے عقائد عائد کرنے کے حق اور خواہش دونو سے انکار کیا ہے۔

میں صرف ایک امر اور بیان کرونگا جس سے اس اسلامی مسئلہ کی اہمیت سب کے ذہن نشین ہوجائے گی۔ غدر کی ابتدا چکنے کارتوسوں سے ہوئی تھی۔ جن میں گائے اور سور کی چربی کی آمیزش کا گمان تھا۔ اس واقعہ کے بعد ہی ملکہ نے اپنا اعلان شائع کرایا تھا۔ لیکن میں نہایت مستند نصوص کی بنا پر بیان کرتا ہوں کہ اسلامی شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی موت کی دھمکی دے اور کہے کہ سور کا گوشت کھاؤ ورنہ قتل کردوں گا تو ایسی صورت میں نہ صرف مسلمان کو انکار ہی نہیں کرنا چاہیے بلکہ اگر اس نے انکار کردیا اور قتل ہوا تو گنہگار مریگا۔ برخلاف اس کے اگر کسی مسلمان کو دھمکی دی جائے کہ فلاں مسلمان کو قتل کرو ورنہ تجھکو قتل کردیا جائے گا تو اس کو ایسا کرنے سے قطعی انکار کردینا چاہیے چاہے خود ہی کیوں نہ قتل کردیا جائے۔ پھر بھی گورنمنٹ جو یہانتک نرم دلی کا اظہار کرتی ہے کہ بہر فوجی سے پہلے سپاہیوں سے یہ دریافت کرلیتی ہے کہ ان کو ٹیکہ لگوانے پر تو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ آج مسلمانوں کو ایسا فعل کرنے پر مجبور کرنا چاہتی ہے جو مرتد ہوجانے اور سور کھالینے سے بھی بدتر ہے۔ اگر مذہبی معاملات میں غیر جانبداری برتنے اور تحمل سے کام لینے کی کچھ قیمت ہے

اور اگر برطانیہ کے تین حکمرانوں کے متواتر اعلانات کی کچھ قدر ہے تو حالت موجودہ میں مسلمان فوجی سپاہیوں کو فوج سے علیحدہ ہونے کی دعوت دیکر ہم نے ایک مذہبی اور قانونی فرض انجام دیا ہے اور ایسا کرنے میں ہم نے نہ خدا کا گناہ کیا ہے اور نہ ہم کسی قانونی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں +

(دستخط) محمد علی
خادم کعبہ

## حکم سپردگی مقدمہ بعدالت سیشن (جو پڑھکر نہیں سنایا گیا)

ملک معظم

بنام

(۱) (مولانا) محمد علی رامپوری +
(۲) مولوی حسین احمد (صاحب)
(۳) ڈاکٹر سیف الدین کچلو (صاحب)
(۴) پیر غلام مجدد (صاحب)
(۵) مولوی نثار احمد (صاحب)
(۶) بھارتی کرشنا تیرتھ جی عرف ونکٹرام (صاحب)
(۷) (مولانا) شوکت علی رامپوری

مقدمہ ہذا میں ملزمین کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۰ ب مشمول ۱۳۱ تعزیرات ہند استغاثہ دایر کیا گیا ہے یعنی اس بنا پر کہ ملزمین نے ملک معظم کی فوج کے

مسلمان افسروں اور سپاہیوں کو فرائض کی انجام دہی سے باز رہنے کی ترغیب دینے کے لئے مشترکہ سازش کی نیز استغاثہ زیر دفعہ ۵۰۵ بشمول ۱۹ اور ۱۲۰ الف تعزیرات ہند بھی دائر کیا گیا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ ملزمین نے عمداً ایسے الفاظ کہے یا کہنے میں مدد دی جو ملک معظم کی فوج کے مسلمان افسروں اور سپاہیوں کے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی کا باعث ہوں۔

استغاثہ زیر دفعہ ۵۰۵ تعزیرات ہند مقامی گورنمنٹ کی اجازت سے دائر کیا گیا ہے گورنمنٹ مذکور کا حکم مؤرخہ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۲۱ء شامل مسل کر دیا گیا ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ آل انڈیا خلافت کانفرنس کے اجلاس مؤرخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء میں ملزم ملا نے ایک ریزولیوشن پڑھکر سنایا تھا جس میں علاوہ اور باتوں کے یہ بھی مذکور تھا کہ "یہ جلسہ اس امر کا صاف اعلان کرتا ہے کہ موجودہ حالت میں مسلمان کے لئے برطانوی فوج میں رہنا بھرتی ہونا یا بھرتی ہونے کی ترغیب دینا احکام اسلامی کی رو سے قطعاً حرام ہے۔ نیز تمام مسلمانوں کا بالعموم اور علماء کا بالخصوص فرض ہے کہ ان احکام مذہبی کو ہر مسلمان فوجی تک پہنچا دیں۔"

اس ریزولیوشن کو پڑھتے وقت ملزم ملا نے حسب ذیل الفاظ کہے تھے:۔

"اس وقت ایک نہایت نازک موقعہ پر ایک نہایت اہم ریزولیوشن پیش کیا جائے گا۔ آپ کو چاہیے کہ اس ریزولیوشن کو اس کانفرنس کا لب لباب سمجھیں"

دیگر ملزمان اس جلسہ میں موجود تھے جس میں یہ ریزولیوشن پیش ہوا تھا۔ جس وقت کانفرنس میں یہ ریزولیوشن پیش ہوا تھا اسوقت دو ہزار آدمی موجود تھے ملزم ملا (مولوی حسین احمد صاحب) نے اس کی تحریک کی

اور دوران تقریر میں ملزم نے علاوہ اور باتوں کے یہ بھی بیان کیا تھا کہ
ایسے وقت میں جبکہ دوسرے ممالک میں اسلام نرغہ میں ہے جبکہ خلافت پر
مصیبت پڑی ہوئی ہے اور جبکہ علماء اسلام اور مذہب اسلام پر آئے دن
طرح طرح کی مصیبتیں ٹوٹ رہی ہیں۔ احکام خداوندی کیا ہیں..... قرآن شریف
میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "مسلمانو! جو لوگ تمہارے خلاف جنگ کریں
جو لوگ کثیر تعداد میں تمہارے ملک پر حملہ کریں جو لوگ تمہاری آزادی سلب کرنا
چاہیں جو لوگ تمہارے اقتدار تمہارے ملک تمہارے مال اور تمہاری آبرو کو خاک
میں ملانا چاہیں جو لوگ تمہارے مذہب کو صفحہ دنیا سے نابود کرنا چاہیں تم انکا
مقابلہ کرو اور ان سے جنگ کرو۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:۔ اگر مخالفین اسلام ملکر تمہارا مقابلہ کریں اور تمہارے
خلاف جنگ کریں اور تمہارے ملک۔ عزت اور مذہب کو برباد کرنا چاہیں تو تم
پر بھی فرض ہے کہ اسی طرح ملکر انکا مقابلہ کرتے رہو اور ان سے لڑتے رہو۔"

ان آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت اتحادی ممالک اور یورپ کی دوسری
قومیں متحد ہو کر یہ چاہیں کہ اسلامی سلطنت کو میٹ دیں اور مختلف مظالم کرتے
کرتے ایسی ترکیبیں کریں جو نہ صرف اسلامی سلطنت کی بربادی بلکہ مذہب اسلام
کی تباہی کا بھی باعث ہوں تو ایسی حالت میں تم خود سمجھ سکتے ہو کہ ان آیتوں کا
مطلب کیا ہے اور احکام اسلامی تم سے کس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں
........ ایسی حالت میں سستی اور غفلت تو گناہ عظیم قرار پایا
تھا بھلا اسلام کے دشمنوں کو کسی قسم کی مدد دینا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اسی لئے
قرآن شریف کی متعدد آیتوں میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

آگے چلکر ملزم نے بیان کیا کہ:۔ "جو لوگ اتحادیوں کو خاموشی سے یا روپے سے یا فوج سے یا جان سے غرضیکہ کسی طرح بھی مدد دے رہے ہیں وہ سب اسمیں شامل ہیں" ..... "جبکہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یورپ کی اور اتحادیوں کی خواہش یہ ہے کہ کوئی مسلمان سلطنت روئے زمین پر باقی نہ رہے ... تو ایسی حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان اتحادیوں کو مدد دے انکی فوج میں لوگوں کو بھرتی کرے یا خود بھرتی ہو یا اپنے اعمال سے تقریراً یا تحریراً کسی قسم کی مدد پہنچائے تو وہ قطعی اسلام کا دشمن ہے اور اسلام کی بنیاد کو برباد کرنے والا ہے ..... جو لوگ فوج میں رہکر اتحادیوں اور اسلام کے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں ان کو خود سوچنا چاہیے کہ وہ ایسی حالت میں مسلمان رہ سکتے ہیں یا نہیں"

ملزم نے یہ بھی بیان کیا کہ:۔ "اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ جو لوگ اسلام کے دشمنوں کی مدد کر رہے ہیں یعنی جو لوگ غلام بھائیں میں کام کر رہے ہیں خواہ چندہ سے مدد کرتے ہیں یا لوگوں کو فوج میں بھرتی کرتے ہیں وہ بھی اسلام کے دشمنوں میں سے ہیں .... جب تم کسی کو فوج میں بھرتی کرتے ہو یا خود فوج میں بھرتی ہوتے ہو تو تم کو سوچنا چاہیے کہ تمہارا کیا حشر ہوگا کیونکہ تم اسلام کے دشمنوں کی مدد کر رہے ہو ..... کیا ایسی حالت میں یہ جائز ہو سکتا ہے کہ مسلمان فوج میں بھرتی ہوں جبکہ ان کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے"

ملزم نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر کہا کہ "لہٰذا میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی کی بنا پر جو اس بارے میں بکثرت موجود ہیں اس رزولیوشن کی تائید کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ فوجیوں کو اور دوسرے لوگوں کو اتحادیوں کی کسی طرح کی مدد کرنے سے باز رکھیں"

ملزم پیر غلام مجدد نے اس رزولیوشن کا سندھی میں ترجمہ کیا اور کہا کہ:۔ "یہ مجلس فیصلہ

کرتی ہے کہ مسلمانوں کو برطانوی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے۔ ملزم نے اس ریزولیوشن کی تائید میں بھی تقریر کی

ملزم ۳ ڈاکٹر سیف الدین کچلو نے بھی اس ریزولیوشن کی تائید کی اور دوران تقریر میں بیان کیا کہ "غالباً اسی ریزولیوشن کی پہلی مرتبہ ان ہی الفاظ میں گوکک میں تحریک ہو چکی ہے جو کرناٹک میں واقع ہے۔ اس کی تحریک میرے محترم بھائی صدر جلسہ نے کی تھی اور مجھکو اسکی تائید کا شرف حاصل ہوا تھا۔ آج پھر اس ہی ریزولیوشن کی تحریک کی گئی ہے اور اسکو آل انڈیا خلافت کانفرنس کے پنڈال سے دنیا کے مسلمانوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

آگے چلکر انہوں نے بیان کیا کہ "ہم دنیا کے سامنے صاف اعلان جنگ کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر دسمبر تک تم نے ہمارے الٹیمیٹم کو قبول نہ کیا تو ہم تم سے کہیں گے کہ اپنا بوریا بستر سنبھالو اور سات سمندر پار چلے جاؤ۔ اس ریزولیوشن میں بہت کچھ کہا گیا ہے کہ فوج میں بھرتی ہونا نہیں چاہیئے فوجی ملازمت حرام ہے لیکن فوجی ملازمت آج سے حرام نہیں ہے بلکہ عرصہ سے حرام ہے میں کہتا ہوں کہ فوجی خدمت آج سے حرام نہیں ہے بلکہ یہ اسی دن سے حرام ہے جبکہ ہمارے ملک میں اسکی ابتدا ہوئی لیکن آج میں پھر اعلان کرتا ہوں کہ اے مسلمان فوجی سپاہیو تم اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارے علماء نے نہایت غور سے مذہبی احکام کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ فتوی جاری کیا ہے جبکو انہوں نے اپنی تقریروں میں سمجھا دیا ہے اور آج خلافت کمیٹی بھی پبلک کے سامنے اعلان کرتی ہے کہ مسلمانوں کیلئے اس حکومت کی فوجی ملازمت میں رہنا قطعی حرام ہے۔"

ملزم ۵ مولوی نثار احمد نے بھی اس ریزولیوشن پر حسب ذیل تقریر کی:-

"تم کو بھی معلوم ہے اور ہم کو بھی معلوم ہے کہ مذہب کی رو سے ایسی حکومت کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام ہے جسکے مظالم شہرۂ آفاق ہیں اور جو لوگوں کے اخلاق اور مذہب کو خراب کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ ایسی حکومت سے کسی قسم کا تعلق رکھنا قطعی حرام

خصوصاً فوجی ملازمت...... ایسے لوگوں کی فوج میں بھرتی ہونا یا بھرتی نہ ہونا بلکہ دوسروں کو بھرتی کرنے کی ترغیب دینا یا دوسروں کو بھی بھرتی نہ کرنا بلکہ بھرتی ہوتے دیکھکر خاموش ہی بیٹھے رہنا یہ سب اسلام کی رو سے حرام ہے۔ جن لوگوں نے یہ تقریریں سن لی ہیں انکو مذہبی احکام معلوم ہو گئے ہیں اور اب ہمارا فرض ہے کہ جو لوگ یہاں موجود نہیں ہیں اور جنہوں نے ان احکام کو نہیں سنا ہے انکو بھی سنائیں۔ محض اسوجہ سے نہیں کہ یہ حکومت انگورا کے خلاف ہے بلکہ گذشتہ برائیوں کیوجہ سے بھی...... فوجی ملازمت حرام ہو گئی ہے۔ بھرتی ہونا تو جدا رہا ہندوستانیوں کیلئے اور خصوصاً مسلمانوں کیلئے تو اسکا خیال بھی دل میں لانا یا خواب بھی دیکھنا جائز نہیں ہے...... اگر آج بھی ہم فوج میں بھرتی ہو جائیں یا بھرتی نہ ہوں بلکہ دوسروں کو بھرتی ہونے کی ترغیب دیں اور ان لوگوں کا ساتھ دیں جو ہمارے کعبہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم مدینہ طیبہ کی بے حرمتی کے مرتکب ہونگے۔ فوج میں بھرتی نہ ہونا تو حرام نہیں ہے؟

ملزم نمبر ۶ بھارتی کرشنا تیرتھ جی نے بھی اس ریزولیوشن کی تائید میں انگریزی میں تقریر کی۔

ملزم نمبر ۲ شوکت علی اگرچہ جلسہ میں موجود تھے لیکن انہوں نے اس ریزولیوشن پر کوئی تقریر نہیں کی۔

تقریریں ختم ہوئیں تو ملزم نمبر ۱ نے صدر کی حیثیت سے اختتامی کلمات کہے اور بیان کیا کہ اس ریزولیوشن سے جو نہایت اہم ہے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہو گئی ہے میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ اسکو پاس کرنا چاہتے ہیں تو کھڑے ہو کر پاس کریں چنانچہ تمام حاضرین کھڑے ہو گئے اور بالاتفاق بسب قسم کے نعروں کیساتھ اس کو پاس کیا۔

گواہ نمبر ۱ مسٹر زمان شاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور گواہ محمد بخش (دستاویز ثبوت الف) ڈپٹی کلکٹر نے شہادت دی ہے کہ وہ کانفرنس میں اس ریزولیوشن کے پاس ہونیکے وقت موجود تھے اور انکا بیان ہے کہ گورنمنٹ کے حکم میں اس ریزولیوشن کا صحیح ترجمہ کیا گیا ہے۔

انسپکٹر لحنت حسنین (دستاویز ثبوت سلا) نے شہادت دی ہے کہ وہ آل انڈیا خلافت کانفرنس میں موجود تھا اور اس نے تمام کارروائی اردو مختصر نویسی کے اصول پر قلمبند کی تھی اسنے اپنا اردو مختصر نویسی کے نوٹ مع اسکی نقل کے جو اردو خط میں ہے پیش کئے ہیں۔ انکا بعد میں خان بہادر سید محمود شاہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس تھار پارکر نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ گواہ لحنت حسنین حلفیہ بیان کرتا ہے کہ ملزمین نے وہی کہا تھا جو اس نے قلمبند کیا ہے۔

سب انسپکٹر شان بہادر خاں (دستاویز ثبوت ۱۵) بھی اردو مختصر نویس کی حیثیت سے کانفرنس میں موجود تھا اسنے بھی اپنے مختصر نویسی کے نوٹ مع انکی نقل بخط اردو پیش کئے ہیں اور اس کا بھی یہی بیان ہے کہ جو اسنے لکھا ہے وہی ملزمین نے کہا تھا۔

اخبار ڈیلی گزٹ اور نیو ٹائمس کے ایڈیٹروں اور رپورٹروں کو بھی طلب کر کے انسے انکے رپورٹروں کے وہ نوٹ حاصل کر لئے گئے ہیں جنکی بنا پر ڈیلی گزٹ اور نیو ٹائمز میں کانفرنس کی کارروائی شائع ہوئی تھی۔

ملزمین نے نہ ریزولیشن کے الفاظ کی صحت کے متعلق کوئی اعتراض کیا ہے اور نہ اپنی تقریروں کی رپوٹوں کے متعلق۔ تمام ملزمین اس امر کا تو اعتراف نہیں کرتے کہ جلسہ میں ان ہی الفاظ میں اس ریزولیوشن کی تحریک و تائید ہوئی تھی لیکن مسٹر محمد علی۔ ڈاکٹر کچلو اور مسٹر شوکت علی نے صاف اقرار کر لیا ہے کہ آل انڈیا خلافت کانفرنس میں ایک ریزولیوشن پاس ہوا جس سے انہوں نے اسوقت بھی پورا اتفاق کیا تھا اور اب بھی اتفاق کرتے ہیں لہذا اس امر کے باور کرنے میں بالکل شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اس کانفرنس میں ایک ریزولیوشن پاس ہوا تھا جسمیں اسوقت اعلان کیا گیا تھا کہ موجودہ حالت میں مذہبی احکام کی رو سے مسلمان کیلئے برطانوی فوج میں ملازم رہنا بھرتی ہونا یا دوسروں کو بھرتی ہونے کی ترغیب دینا حرام ہے۔

کرنل گوائر کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی فوج میں سپاہیوں کو دو قسم کے

فارموں پر بھرتی کیا جاتا ہے اور انکو ایک میعاد معینہ تک ملازمت کرنی پڑتی ہے۔ اس نے
یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہندوستانی فوج میں بذریعہ ڈاک ایسے اشتہارات وصول ہوئے ہیں
جنمیں سپاہیوں سے کہا گیا ہے کہ فوج میں ملازمت نہ کریں اشتہار کے الفاظ یہ ہیں: "گورنمنٹ کی
تمام ملازمتیں جنسے گورنمنٹ کی اعانت ہوتی ہو حرام ہیں خصوصاً پولیس اور فوج کی ملازمت"۔

صوبہ دار میجر بجے رام ۹۸ انفنٹری بڑودہ کا بیان ہے کہ وہ اپنی رجمنٹ کی ڈاک چک کرتا
تہا وہ کہتا ہے کہ ۲ یا ۳ اگست کو اس کے پاس ایک ہی قسم کے بارہ لفافہ آئے انمیں سے ایک
اسنے کہولا تو ایک اشتہار نکلا جسمیں لکھا تہا کہ فوج میں ملازم رہنا حرام ہے اسکا یہ بھی بیان ہے کہ
اسنے تمام بارہ لفافہ اپنے کمانڈنگ افسر کے حوالہ کر دیئے۔

صوبہ دار عزیز الدین جاٹ انفنٹری رجمنٹ کا بیان ہے کہ اسکو بھی اس قسم کے دس یا بارہ لفافہ ملے
جو اسکی رجمنٹ کے سپاہیوں کے نام تھے اس نے بھی یہ لفافہ اپنے کمانڈنگ افسر کو دیدیئے

صوبہ دار محمد حسین ہزارہ پاؤنیر کوئٹہ کا بیان ہے کہ اسکو بھی اسی قسم کا ایک لفافہ اگست
۱۹۲۱ء کے آخری ہفتہ میں ڈاک سے ملا تہا اسکا یہ بھی بیان ہے کہ اس کے ایک ہفتہ
کے بعد چار پانچ اسی قسم کے لفافہ اور آئے جنمیں اشتہارات تھے اور جو اسکی رجمنٹ کے
دوسرے ہندوستانی افسروں کے نام تھے۔

لہذا یہ امر واضح ہے کہ ریزولیوشن پاس شدہ خلافت کانفرنس کی متابعت میں ہندوستانی
سپاہیوں کو فوجی ملازمت سے علیحدہ کرنیکے لئے عملی اقدام کیا گیا۔

خود ریزولیوشن ہی سے جسکی ملزمین نے خلافت کانفرنس میں تحریک و تائید کی صاف ظاہر
ہے کہ انہوں نے فوجی افسروں اور سپاہیوں کو انکے فرائض کی عدم انجام دہی پر ابھارنے
کیلئے عملی اقدام کا فیصلہ کر لیا تہا اور اس امر کی شہادت بھی موجود ہے کہ اس ریزولیوشن کی
تعمیل میں ہندوستانی افسروں اور سپاہیوں کے پاس اشتہارات بھیجکر جنمیں مسلمان کیلئے

برطانوی فوج میں رہنا حرام قرار دیا گیا تھا حقیقتاً انکو ورغلانے کیلئے اقدام کیا گیا۔
ملزم ۱ نے ایک طول طویل زبانی بیان دیا ہے جو ۲۰ صفحوں میں لکھا گیا ہے اور اسکے
بعد ۲ صفحہ ٹائپ شدہ پہلے بیان کی تکمیل کیلئے اور داخل کئے ہیں۔ وہ اعتراف کرتے
ہیں کہ حکم گورنمنٹ میں جو ریزولیوشن مذکور ہے یہی ریزولیوشن یا اس قسم کا ایک ریزولیوشن
جولائی ۱۹۲۱ء میں خلافت کانفرنس منعقدہ کراچی میں پاس ہوا تھا۔ وہ یہ بھی تسلیم کرتے
ہیں کہ صدر جلسہ ہونیکی حیثیت سے انہوں نے یہ ریزولیوشن حاضرین کے سامنے پیش
کیا تھا۔ دیگر ملزمین باستثنا شوکت علی یا تو اقرار کرتے ہیں اور یا اس بات سے انکار
نہیں کرتے کہ انہوں نے کانفرنس میں اس ریزولیوشن پر تقریریں کی تھیں۔
ملزم ۲ شوکت علی اسوقت بھی تسلیم کرتے ہیں کہ انکو اس ریزولیوشن سے پورا اتفاق
ہے اور انہیں افسوس ہے کہ انہوں نے کانفرنس میں اس ریزولیوشن پر تقریر نہیں کی۔
ملزم ۱ اور ملزم ۲ کے بیانات پورے لکھ لئے گئے جنپر انکے دستخط موجود ہیں۔
ان بیانات کا اکثر حصہ مقدمہ سے بالکل غیر متعلق ہے۔ اسمیں قرآن کی رو سے مسلہ ہذا
کے متعلق شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں اور سیاسی معاملات پر طویل بحث کی گئی ہے
اور گورنمنٹ اور ملازمین گورنمنٹ کو برا بھلا کہا گیا ہے۔ باقی ملزمین نے مقدمہ کے متعلق
سوالات کا جواب دینے سے انکار کیا جو عدالت نے ان سے کئے تھے اور بیان کیا کہ
وہ بھی ملزمین ۱ و ۲ کی طرح بیانات دینا چاہتے ہیں۔ ان کے بیانات قطعی موضوع
سے خارج تھے کیونکہ انمیں عدالت کے سوالات کا جواب دینے کی بجائے مذہبی اور
سیاسی معاملات پر طویل بحث کیگئی تھی اسلئے ان لوگوں کے بیانات کے متعلق یہی نوٹ کر دیا گیا ہے
ملزم ۶ بھارتی کرشنا تیرتھ جی نے عدالت کے سوالات کا جواب دیتے وقت کھڑے
ہونے سے انکار کیا تھا اسلئے ان کو آگاہ کیا گیا کہ اگر بیان دینا ہے تو کھڑے ہو کر دیں۔

اگر کھڑے نہ ہوں گے تو بیان نہیں لکھا جائیگا انہوں نے بیٹھکر عدالت سے خطاب کرنے پر اصرار کیا اور بیان کیا کہ ان کے مذہب میں سوائے گرو کے کسی دوسرے کے سامنے کھڑا ہونا منع ہے۔ اسلئے انکا بیان تحریر میں نہیں لایا گیا ہے اور یہی نوٹ کر دیا گیا ہے۔

جو شہادت اس مقدمہ میں تحریر کی گئی ہے اس سے صاف ظاہر ہو کہ ساتوں ملزموں پر ملک معظم کی فوج کے مسلمان افسروں اور سپاہیوں کو ورغلانے کی مجرمانہ سازش میں شرکت کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۲۰ اب بشمول دفعہ ۱۳۱ التعزیرات ہند جرم ثابت ہے۔

نیز ملزمین کے خلاف عمدًا ایسے الفاظ استعمال کرنے یا ان الفاظ کے استعمال میں اعانت کرنے کی پاداش میں جو مسلمان فوجی افسروں اور سپاہیوں کو فرائض کی انجام دہی میں کوتاہی یا غفلت کرنیکی ترغیب کے باعث ہوں زیر دفعہ ۵۰۵ اور ۱۰۹ التعزیرات ہند جرم ثابت ہے۔

نیز ملزمین کے خلاف اس امر کی بھی شہادت موجود ہے کہ انہوں نے ارتکاب جرم زیر دفعہ ۵۰۵ اور اور دفعہ ۱۳۱ التعزیرات ہند میں اعانت کی جس کے دس سے زیادہ آدمی مرتکب ہوئے اور اس لئے وہ خود جرم زیر دفعہ ۱۱۷ التعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہیں۔

چونکہ جرم زیر دفعہ ۱۳۱ اسطلقًا قابل سماعت عدالت سشن ہے لہذا جملہ ملزمان عدالت سشن کراچی کے سپرد کئے جاتے ہیں تاکہ ان پر جرائم زیر دفعات ۲۰ (ب) - ۱۳۱ - ۵۰۵ - ۱۰۹ - اور ۱۱۷ - تعزیرات ہند مقدمہ سماعت کیا جائے۔

سٹی مجسٹریٹ کراچی۔

# مولانا شوکت علی صاحب کے خلاف

## دوسرا مقدمہ

## بغاوت کا الزام

# چوتھے دن کی بقیہ کارروائی

لنچ کے بعد تین بجکر دس منٹ پر عدالت کی کارروائی شروع ہوئی اور مولنا شوکت علی صاحب کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴(الف) ۵۰۵ (الف) دوسرا مقدمہ سماعت کیا گیا۔ اس مقدمہ میں بھی مجسٹریٹ مسٹر ایس۔ ایم۔ تلاتی اور سرکاری وکیل مسٹر الفنسٹن ہی تھے۔ یہ مقدمہ بھی خالق دینا ہال میں ہوا تھا۔ سرکار کی طرف سے نو گواہ پیش ہوئے۔ جن پر کوئی جرح نہیں کی گئی۔ مجسٹریٹ صاحب کو فرد قرارداد جرم مرتب کرنے اور مقدمہ کو سشن سپرد کرنے میں کوئی ظاہری یا باطنی دقت محسوس نہیں ہوئی۔

# استغاثہ

بعدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل

آر۔ آر۔ بوائد۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی ........ مستغیث

بنام

(مولنا) شوکت علی رامپوری ..................

استغاثہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) و ۵۰۵ (الف) تعزیرات ہند

مستغیث حسب ذیل عرض کرتا ہے :۔

(۱) یہ استغاثہ بحکم لوکل گورنمنٹ دائر کیا جاتا ہے اور وہ حکم نامہ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۲۱ء جس کی رو سے مستغیث استغاثہ دائر کرنے پر متعین کیا گیا تھا۔ ہمرشتہ استغاثہ منسلک ہے۔

(۲) بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۲۱ء ملزم نے خلافت کانفرنس کراچی کے جلسہ

یہ آٹھویں ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے ایک کثیر مجمع کے سامنے تقریر کی۔
جس میں انہوں نے اس حکومت کے خلاف جو ہندوستان میں قانون کی بنا پر
قائم ہے۔ نفرت و حقارت اور بدخواہی پیدا کرنے کا اقدام کیا

(۳) ریزولیوشن نمبر ۸ پر تقریر کرتے ہوئے ملزم نے انگریزوں اور ملک معظم کی
ہندوستانی رعایا کے دیگر طبقات کے درمیان نفرت اور دشمنی پھیلانے کا اقدام کیا۔

(۴) دوران تقریر میں ملزم نے علاوہ دیگر باتوں کے یہ بھی کہا کہ ظلم و بیوفائی
کا کوئی ایسا فعل نہیں ہے جو اس حکومت سے سرزد نہ ہوا ہو انہوں نے بیان کیا
کہ انگریز اسلام، مذہب اور ہندوستان کے دشمن ہیں۔ اور یہ کہ ہندوستان نے
دوران جنگ میں جو مدد حکومت کو دی اس کا اس نے کوئی احسان نہ مانا بلکہ
بجائے شکر گذار ہونے کے اس نے کہا کہ وہ ہندوستان کا غرور توڑ دیگی۔ علاوہ
ازیں اور بہت سے جھوٹے الزامات اور بہتان گورنمنٹ پر لگائے۔ خصوصیت
کے ساتھ یہ کہا کہ آئندہ عید الضحیٰ کے موقع پر گورنمنٹ گائے کا گوشت ہندوں
میں اور سور کا گوشت مسجدوں میں پھکوائے گی اور اس کا الزام ہندو اور مسلمانوں
پر دھرے گی۔

(۵) ملزم اس سے صریحاً دفعات ۱۲۴ (الف) و ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کا
مرتکب ہو چکا ہے اور مستغیث مدعی ہے کہ ملزم سے بموجب قانون باز پرس کیجائے۔

کراچی ۲۲ ستمبر ۱۹۲۱ء

# فہرست گواہان مدخلہ آر۔ آر بوائد مستغیث

(۱) محمد لخت حسنین۔ یو۔ پی۔ پولیس
(۲) سب انسپکٹر شان بہادر۔ یو۔ پی۔ پولیس
(۳) انسپکٹر کرم چند۔ سندھ پولیس
(۴) سب انسپکٹر محمد خان۔ نوشیرو فیروز
(۵) ہیڈ کلارک ظہور الدین سندھ پولیس کراچی
(۶) سب انسپکٹر داتر و بمبئی پریسیڈنسی پولیس پونا

(۷) سب انسپکٹر دیشپانڈے بمبئی پریذیڈنسی پولیس بنام ۸ ہنری لاٹن محبوب شاہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی

مزید فہرست گواہان حسب ضرورت داخل کی جائیگی۔

۲۳ ستمبر ۱۹۲۱ء دستخط الفنسٹن

دستاویز ثبوت نمبر ۱

## گواہ نمبر ۱

### مستغیث

آر۔ آر۔ بوائڈ۔ عمر تخمیناً ۴۱ سال ۔مذہب عیسائی چرچ آف انگلینڈ۔ منصب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی سنبا قرار صالح بیان کیا کہ میں نے یہ استغاثہ بحکم لوکل گورنمنٹ دائر کیا ہے جو میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۲)

(کوئی جرح نہیں کی گئی) دستخط ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ سٹی مجسٹریٹ

دستاویز ثبوت نمبر ۲

## حکم گورنمنٹ بمبئی

بموجب منشاء دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء گورنر جنرل باجلاس ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی یا اس کے مقرر کردہ کسی پولیس افسر کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ شوکت علی صاحب رام پوری حال وارد بمبئی کے خلاف زیر دفعہ ۱۱۴ (الف) اور ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند ۱۸۶۰ء اُس تقریر کی بنا پر استغاثہ دائر کریں جو شوکت علی صاحب مذکور نے آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کراچی بتاریخ ۸۔ لغایت ۱۰ جولائی ۱۹۲۱ء میں آٹھویں ریزولیوشن کی تائید میں ۱۰۔ جولائی یا اس کے قریب ہی کسی تاریخ میں کی تھی۔

بحکم گورنر بمبئی باجلاس

(دستخط) سکریٹری گورنمنٹ بمبئی مورخہ ۱۳۔ اگست ۱۹۲۱ء ۔ پونا

(دستاویز ثبوت نمبر۳)

# گواہ نمبر ۲

مسمی لخت حسنین ولد تصدق حسین عمر ۴۰ سال مذہب اسلام قوم سید منصب انسپکٹر پولیس سی۔ آئی۔ ڈی۔ ساکن الہ آباد نے باقرار صالح بیان کیا:۔

کہ میں خلافت کانفرنس کراچی میں ۱۰ جولائی ۱۹۲۱ء کو موجود تھا۔ ملزم (مولنا شوکت علی صاحب) نے ریزولیوشن نمبر ۸ کی تحریک کرتے ہوئے اردو میں ایک تقریر کی تھی۔ میں اردو مختصر نویسی میں تقاریر لکھنے کا عادی ہوں اور میں نے ملزم کی تقریر کو بھی اسی رسمی خط میں تحریر کیا تھا۔ میں نے مختصر نویسی کی تحریر کو عام مروجہ خط میں لکھ لیا ہے۔ جو میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر۴) جو کچھ میں نے لکھا ہے واقعی وہی ملزم نے کہا تھا۔ میں مختصر نویسی کی تحریر بھی اپنے ہمراہ لایا ہوں۔

(کوئی جرح نہیں کی گئی) (دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ سٹی مجسٹریٹ

۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت نمبر۴)

# نقل رپورٹ سی۔ آئی۔ ڈی مطابق اصل

(تقریر مولنا شوکت علی صاحب بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۲۱ء بتائید ریزولیوشن نمبر ۸)

Shaukat Ali's speech on moving the 8th resolution regarding the Smyrna Relief Fund on the 10th July 1921.

جناب والا۔ اور میری بھائیو! ہندو مسلمان بھائیو اور بہنو! میری آواز خراب ہے اور کمزور ہے

نہ بہت دیر بول سکتا ہوں اور نہ چلا کر بول سکتا ہوں۔ اگر آپ صبر کریں گے تو
کچھ مجھے ضروری باتیں عرض کرنی ہیں۔ پانچ منٹ کے اندر آپ کے کانوں تک
پہونچا دونگا۔

بھائیو اور بہنو! جو کام ہندوستان کے سامنے ہے وہ سب کو معلوم ہے خصوصاً
اور خاص کر مسلمان سات برس سے اس گورنمنٹ کی کاروائیاں دیکھتے دیکھتے ہمارے
دلوں میں پیپ پڑ گئی ہے۔ ہمارے دلوں میں صبر نہیں رہا ہے۔ کام کرتے کرتے
کوشش کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ ہماری اور آپ کی کوششوں کے نتائج
خدا جلد دکھانے والا ہے۔ تین مہینہ کی بات اور ہے۔ بھائیو تھکان ہے تھوڑی
ہے مصیبت ہے۔ تین مہینہ میں ہندو مسلمانوں کے ایمان کا۔ درد کا۔ وطن کی
محبت کا۔ بال بچوں کی محبت کا۔ عورتوں کی عزت کا۔ اپنے دیش کی محبت کا۔
امتحان ہوگا۔ یہ وقت سخت تر ہے۔ میں چاہتا ہوں اور یہی منشا ہماری اس
کانفرنس کرنے کی تھی کہ آپ سب بھائیوں کو کہدوں کہ اب وقت آخری کام کا ہے
آخری وقت نچوڑ کا ہے۔ اگر آپنے خدا پر بھروسہ کرکے ہمت مردانگی اور صبر
سے اپنا کام کیا تو آپ کی فتح ہے۔ اگر ہم لوگ گھبرا گئے۔ تھک گئے۔ ڈر گئے
خوف زدہ ہو گئے یا خاموش ہو گئے تو آپ سمجھ لیجئے کہ آپ کی قوم اور ملک او
مذہب کے لئے سوائے بُرائی اور بدنامی کے۔ دنیا میں سوائے بدنامی اور تکلیف
کے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ کوئی کام باقی نہیں رہا ہے۔ تین مہینہ باقی رہ گئے ہیں۔
ہندوستان میں وہ وقت تھا کہ یہ گورنمنٹ non co-operation Scheme
سے مذاق کرتی تھی۔ لارڈ چیمسفورڈ جو اتنے بڑے۔ والسرائے بہت سے آئے
مگر جتنے عقلمند وائسرائے آئے ہیں اُن سے بڑھ کر وہ اپنے آپ کو سمجھتے تھے
مگر تمام چھ برس کے عرصہ میں نہ کوئی بات ایسی کی نہ منہ سے کوئی بات نکالی جس سے

عقلمندی کا ثبوت ملتا۔ وہ فرماتے تھے کہ نان کوآپریشن کی تحریک ہندوستان
میں مرگئی۔ اس کا مذاق اڑایا گیا۔ ہم لوگوں سے کچھ نہیں کہا۔ ہمنے ایک پرانے
استاد شاعر کا ایک شعر ان سے پڑھ دیا کہ

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی خبر لیجئے دہن بگڑا

خیر اب وہ بہت ہی بیوقوف احمقانہ تحریک تھی۔ لیکن آج گورنمنٹ نے مذاق کو
چھوڑ کر اس کی طرف توجہ کی۔ تین چار مہینے ہوگئے۔ ہندوستان میں ظلم کوئی بے
ایمانی نہیں رہی ہے جو نہ ہوئی ہو۔ دفعہ ۱۴۴ کا جو استعمال کیا گیا ہے وہ سب
کو معلوم ہے۔ شریفوں پر جو لوگ خدا کے نیک بندے ہیں۔ وہ لوگ جن کو دنیا
میں کوئی کام نہیں ہے۔ جو الزام لگ سکتا ہے۔ ہمارے علماء کرام ہمارے پنڈت۔
ہمارے شاستری۔ ہمارے کام کرنیوالے لوگ۔ ان کے بدمعاشی کی دفعہ ۱۰۸۔
۱۰۹ میں چلکے لے گئے۔ بھائیو! ہندوستان کا امتحان ہوگیا اور میں کہتا ہوں آج
تمہارے سامنے اور اس گورنمنٹ سے خاص کر کہ آج وہ لوگ ہم میں سے جن کو تم
کمزور سمجھتے تھے۔ ہندوستان کے لوگ نامرد اور کمزور تھے۔ تمہاری ڈیڑھ سو برس
کی غلامی کے بعد ہماری تمام ہمتیں جاتی رہی تھیں۔ مگر آج خدا کا بھروسہ ہے۔ یا خدا کا
معجزہ ہے۔ ایشور کا کرم ہے کہ آج ہندوستان میں وہ لوگ جن کا تم نے اس میں
امتحان لیا جیلخانہ سے اور پھانسی سے نہیں ڈرے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہندوستان
میں آج ثابت ہوگیا۔ کہ وہ لوگ جو ۲۲ کروڑ نامرد تھے وہ آج خدا کے نیک اور
بہادر بندے ہوگئے ہیں (آمین)، میں صاف کہتا ہوں اور مجھ کو اس میں ذرہ ڈر
نہیں ہے کہ جواب وقت آرہا ہے۔ امتحان کا۔ یا تو یہ گورنمنٹ ہم لوگوں کو بڑے
بڑوں کو جیلخانہ بھیجیگی یا پھانسیاں کچھ کو ملیں گی۔ خوش قسمت ہے وہ شخص جس کو پھانسی

ملے گی۔ اور میں اپنے لیے کہتا ہوں کہ یہ گلا پھاڑتے پھاڑتے تھک گیا ہے
اب میں چاہتا ہوں کہ اس گلے سے ایک ایسی اسپیچ دوں جس کا جواب ہندوستان
میں نہ ہو۔ وہ زبان سے نہ ہوگی وہ خون کے فوارہ سے ہوگی (انشاء اللہ۔ اللہ اکبر۔
جوش) اور جس دن چاہا تھا گاندھی کی گردن خون میں بھرے گی تو دیش کے لیے
فتح ہوگی جس دن مولانا عبدالباری۔ ابوالکلام آزاد۔ ہمارے شنکراچاریا جی۔
سروجینی نیڈو بہن کا ہم لوگوں کا خون اللہ کے راستے میں دیش کے راستہ میں
بہے تو سمجھ لو کہ وہ (اوس) خون کی طاقت یہ ہوگی کہ اُس دن ہندوستان کے اندر
ایک وہ قوم جو اسلام۔ مذہب اور ملک کی دشمن تھی۔ ایک ذرہ بھر نہ ہوگی۔ اور اس
کو وہ خون بہا کرے جائیگا۔ یہ صاف بات ہے۔ میں گورنمنٹ سے کہتا ہوں اور میرا
ایمان یہ ہے کہ بھائیو تمہارا اور ہمارا سب کا دنیا کی طاقتوں پر اعتماد تھا۔ توپ پر
بندوق پر۔ بڑے بڑے جرنیلوں پر۔ تو آج اس جنگ میں ثابت ہوگیا۔ خدا کو
اپنی کرامات کا۔ اپنی قوت کا ایک کرشمہ دکھانا تھا۔ اس جنگ میں جو قوم طاقتور قوم
جس نے دنیا کو لڑنا سکھایا (یعنی) جرمن کو گو چار برس تک لڑا اور ایک فتح انگریز
کی کہیں نہ ہوئی اور چار برس کے بعد وہ قوم ہار جائے یہ کرشمہ ہے تو خدا کو دکھانا
ہے کہ وہ کس طرح طاقتور قوموں اور توپ اور بندوق کو بیکار کر دیتا ہے اور چاہتا
ہے کہ دنیا کو سبق سکھا دے کہ تم لوگ توپ اور بندوق پر مت اعتماد کرو۔ خدا پر
بھروسہ کرو۔ آج انگریز بجائے اس کے کہ خدا کا شکر کرتے۔ ہندوستان کا احسان
مانتے کہ ہندوستان نے ان کو موت سے بچایا۔ دام دئے روپیہ دیا۔ فوج دی
جوان دئے۔ آدمی دئے۔ بیٹے دئے۔ بھائی دئے۔ باپ دئے۔ لاکھوں
عورتیں بیوائیں ہوگئیں۔ بہت سے بے خانماں ہوگئے۔ چاہیے تھا کہ اس کا انعام ہندوستان
کو ملیگا (ملتا)، کہ بھائی مسلمانوں ہم توبہ کرتے ہیں۔ ہم کو بہت افسوس ہے کہ تمہارے

تعلیقہ سے لڑائی ہوئی ۔ آئندہ ہم توبہ کرتے ہیں ۔ یہ مقدس مقامات تمہارے ہیں تم اپنی
قطعی عملداری رکھو (ہندوستان سے کہتے کہ) اے ہندوستان کے بھائیو تم نے ہمکو بچایا
تو آج ہم تم کو سوراج دیتے ہیں ۔ جو تمہارا حق تھا ۔ بجائے اس کے کہ کچھ احسان مانتے
بجائے اس کے کہ ہندوستان کے مشکور ہوتے ۔ خدا کے سامنے گردن جھکاتے ۔ خدا
کے سامنے اپنے دلی شکریہ اور احسان کا اظہار کرتے اس گورنمنٹ نے یہ کہا کہ ان لوگوں
کا دماغ خراب ہو گیا ۔ اس جنگ سے دماغ میں ہوا بھری ہے ۔ آؤ ہندوستان کا غرور
نکال دیں ۔ لارڈ چیمسفورڈ اور ان کی گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا جو انہوں نے مسٹر اینڈریوز
سے جب آپ شملہ میں گئے ۔ مارشل لا کے زمانہ میں تو کہدیا کہ اے اینڈریوز مجھے تعجب
ہے کہ تم کیسے انگریز ہو کہ ایک انگریز عورت مس شیروڈ کو ہندوستان کے لوگ ماریں ۔
اور تمہارے دل میں اس کا جوش نہ آئے ۔ ہم لوگ ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کو وہ
سبق سکھانا چاہتے ہیں کہ پچاس برس تک ۔ کوئی ہندوستانی ہندو ۔ مسلمان ۔ سکھ ۔
پارسی ۔ جینی انگریز کے مقابلہ میں آنکھ اٹھا کر باتیں نہ کر سکیں ۔ یہ ارادہ تھا اس گورنمنٹ
کا ۔ خدا کو یہ منظور نہ تھا تو اس ظلم کے ذریعہ سے ہندوستان کو وہ طاقت بخشی ۔ ہم کو
وہ قوت دی کہ آج ہمارا دعویٰ ہے کہ ہند میں کوئی انگریز نہیں ہے ۔ جو ہم سے آنکھیں
ملا کر باتیں کر سکتا ہو ۔ کہاں ہیں تمہارے گورنر اور کلکٹر اور کمشنر ۔ ان بھائیوں سے ہم کیا کریں

Pointing to the Police Officers Present in meeting.

یہ تو ہمارے بھائی ہیں +

بھائیو اور بہنو ! تو یہ کام خدا کو منظور تھا وہ ہو گیا ۔ آج ہم آپ سے کہتے ہیں اور
ہم گورنمنٹ کو مطلع کرتے ہیں کہ وہ تمام توپیں تیار کرے ۔ ہوائی جہاز تیار کرے ۔
جنگی جہاز ولایت سے بلائے ۔ تمام گیسیں جو ہوتی ہیں زہری ۔ وہ منگائے ہندوستان
کے مقابلہ میں ۔ ہندوستان نے ایک ارادہ کر لیا ہے اور میں تمام اپنے ہندو مسلمان اور

خاص کر اپنی بہنوں کے سامنے کہ کوئی مرد جو عورتوں کے سامنے وعدہ کر لیتا ہے تو نہیں ہٹتا ہے۔ کہ عورتیں جوتے مار کر نکال دیتی ہیں کہ تو بڑا بے حیا ہو گیا ہے تو میں آپ کے سامنے گورنمنٹ کو مطلع کرتا ہوں کہ ہندوستان کا ارادہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کا ایک ایک بچہ مر جائیگا اور تباہ ہو جائیگا مگر انشاء اللہ العزیز آئندہ پیٹ کے بل نہیں چلیگا۔ چاہے تم مار ڈالو چاہے کچھ کرو (اللہ اکبر Hear Hear)

ہندوستان نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ہمارے بچے چھوٹے چھوٹے سات آٹھ برس کے بچے ان کے کپڑے اوتار کر۔ ان کو ننگا کر کے ٹکٹکی سے باندھ کر ان کے چوتڑوں پہ بید مارنا اور جب وہ بیہوش ہو جائیں تو ان کو دوا پلا کر پانی چھڑک کر جب ہوشیار ہو جائیں تو پھر ٹکٹکی پر باندھنا اور معصوم بچوں کو پھر مارنا۔ ہندوستان اپنے بچوں کو پھر نہیں مارنے دیگا۔ دیکھیں وہ کونسی قوم ہے جو مارے۔ اور دوسری بات میں اپنے بھائیوں کے ذریعہ سے جتنے ملازم ہیں ان سے کہتا ہوں کہ باسور تھ اسمتھ ڈپٹی کمشنر گجرانوالہ میانوالہ ڈاک بنگلہ میں موجود ہے۔ بہادر تھا کہ تمام مردوں کو آدمی بھیج کر بلواتا ہے اور جب معلوم ہو گیا کہ گاؤں کے سب مرد وہاں جمع ہو گئے تو گھوڑے پر سوار ہو کر یہ سور ماتیس مار خاں چابک ہاتھ میں لیکر گاؤں میں جاتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ جتنی گاؤں میں عورتیں ہیں ان کو بلاؤ۔ (رپورٹروں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ) لکھو خوب غور سے لکھو۔ گاؤں کی عورتوں کو بلاتا ہے۔ سکھ۔ مسلمان۔ ہندو عورتیں آتی ہیں اور چونکہ ہندوستان میں اب بھی تھوڑی حیا شرم ہے وہ اپنا گھونگٹ نکالتی ہیں۔ تو یہ اپنے گھوڑے پر سوار چابک کو لے کر یہ کہتا ہے کہ اے کتیو! تم رات کو اپنے خاوندوں کو پلنگ پہ لئے پڑی سوتی رہیں۔ تم نے یہ نہیں کہا کہ سرکار کے خلاف بغاوت نہ کریں۔ تم اب گھونگٹ میں آتی ہو۔ ہٹاؤ گھونگٹ کو (دھتکار۔ جوش) ہم تو تمہارا گھونگٹ اتروائینگے

لیکن ابھی ہمارا پولیس آئیگا تو تمہارے لہنگے اٹھائیگا۔ بھائیو کیا یہ ہماری بہنوں کی
بے عزتی نہیں ہوئی۔ جو بھائی۔ خاوند ان کے تھے۔ کیا ان کی بے عزتی نہیں؟
ہمارے بھائیوں کی جو سرکاری ملازم ہیں کیا ان کی بے عزتی نہیں ہے؟ میں
بھی ملازم تھا Bosworth Smith کو دعوی تھا کہ اتنا گندہ کلم ہوں گا تو
ہندوستان کی پولیس ایسی بے شرم ہے۔ کہ اپنے ماں بہن کے لہنگے اٹھا کر دیکھینگے
تو آج میں گورنمنٹ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے یہ کہنا ہے کہ دنیا ادھر
سے ادھر ہو جائے مگر ہم اس گتخی کو کہ ہماری کہ ہماری بہنوں کا گھونگٹ کھلوایا
یا لہنگے دیکھے تو ہمارا ہندوستان جان و مال قربان کریگا۔ اور اس گورنمنٹ کو نیا
سے نیست و نابود کریگا انشاءاللہ (جوش) بھائیو مجھ کو ہندوستان کے بارے
میں داغ ہے۔

فزوں ہے حد سے ترے جور بیجا کا داغ
نہ میں حساب کراؤں نہ دل شمار کرے

ہمارا تمہارا حساب و کتاب پورا ہو گیا۔ جو تمہارا دل چاہے ہمارے خلاف کرو۔ جو
ہمارا دل چاہیگا ہم اپنے مذہب اور دیش کی خاطر کریں گے (جوش) بس میری
معروضات یہی تھیں۔ مقدس مقامات کو ان مسلمانوں سے کیا کہوں۔ اے مسلمانوں
اے کمبخت مسلمانو اے اللہ اور رسول کے نام کو بدنام کرنیوالے مسلمانو میری ماں
اور بیوی اور بیٹیاں اللہ اور رسول پر قربان۔ تمام مسلمانوں کی مائیں تک قربان
مگر ایک انچ زمین اسلام کے مقدس مقامات پر میں تو میں گوارا نہیں کرونگا۔ آج
جھوٹے وعدے کر کے تم مقدس مقامات پر قابض ہو۔ بس میرا کہنا یہ ہے کہ مقدس
مقامات کو خالی کرو۔ خلافت کا فیصلہ دو خلیفہ رسول کی گئی ہوئی طاقت کو واپس
دو۔ پنجاب کا انصاف دو۔ اگر اس کے لئے تم تیار ہو تو ہندوستان تم کو ایک موقع

اور دیگا۔ ورنہ ہمارے طرف سے سن لو کہ یا ہندوستان کے اندر تم رہوگے یا ہم رہیں گے (جوش۔ اللہ اکبر Cheers) لڑائی کا آخری درجہ۔ ہمارے طرف سے ارادہ جنگ ہے میں تیار ہوں جیلخانہ جانے کے واسطے موت کے واسطے اور مرنے کے واسطے۔ بھائیو اور بہنو اگر تم خلافت اور سوراج کا نام لیتے ہو۔ اگر تم پنجاب کے انصاف کا نام لیتے ہو تو ایک مرتبہ فیصلہ کر لو۔ کہ تم جان و مال قربان کرنیکے لئے تیار ہو یا نہیں (تیار ہیں۔ جوش)۔ تم بیس ہزار آدمیوں کی آواز۔ جوش تمہارا آسان ہے۔ لیکن تم اکیلے ہوگے سینکڑوں فوجیں گوروں کی تمہارے خلاف ہونگی تمہاری بوٹیاں نوچی جائیں گی تم جیلخانہ کے اندر بند کئے جاؤگے۔ تم کو ورغلایا جائیگا۔ میں پوچھتا ہوں کہ جب تم اکیلے ہوگے اور دشمن زبردست ہوگا۔ تب تمہارا کیا جواب ہے۔ بولو ہندوستان کے لئے جان و مال قربان کروگے (حاضرین بیشک کریں گے) میرے خیال میں مجھکو چنداں شبہ ہے۔ ہمارے پولیس کے بھائیوں کو (پولیس موجودہ پنڈال کی طرف اشارہ کرکے کہا) اس کا اعتبار نہیں ہے کہ منہ سے کہتے کچھ ہیں اور کرتے نہیں ہیں۔ خدا کرے کہ کل کو یہ بھی شریک ہوں کہ ہم بھی جان و مال قربان کرینگے خدا کی خاطر اور اس گورنمنٹ پر لعنت بھیجیں گے۔ بھائیو۔ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو جنگ کے لئے اعلان ہو گیا۔ جنگ کے لئے ہمارے یہاں سے اعلان ہو گیا اس کے لئے سامان چاہئے۔ بھائیو تم بیوپاری ہو۔ بھائیو تم زمیندار ہو۔ بھائیو تم کھیتی کرتے ہو۔ دیکھو لوگ سب کام محنت سے کرتے ہیں۔ وقت پر تم کام کرتے ہو تمام اپنی قوت آپ اس کام کے پورا کرنے میں صرف کرو اور میں تم سے کہتا ہوں کہ ہندوستان کی خوش قسمتی ہے کہ آج ہندوستان کے ہندو اور مسلمان۔ سکھ۔ پارسی۔ جین۔ تمام قوموں کا سردار ایک ایسا بہادر اور

عقل والا آدمی ہے کہ انشاء اللہ کامیابی اس کی ماتحتی میں یقینی ہے۔ تو بھائیو تم ارادہ کر لو کہ جو مہاتما گاندھی کا حکم ہوگا اس کی تعمیل ہم جان و مال سے کریں گے حاضرین۔ کریں گے۔ بول مہاتما گاندھی کی جے، کانگریس کا روپیہ پورا ہوگا۔ کانگریس کے روپیہ میں چندہ جاری رکھو مسلمانوں۔ کانگریس اور سوراج کے فنڈ میں تم حصہ ضرور دو۔ اگر ایک روپیہ خیرات کرنا ہے تو بارہ آنے خلافت میں اور چار آنے سوراج میں۔ اور ہندو بھائیو اگر تم کو ایک روپیہ خیرات کرنا ہو تو ۱۵ ارتا لک سوراج فنڈ میں دو مگر ایک آنہ خلافت میں بھی دو۔ اگر نہ دو تب بھی تمہارا خدا بھلا کرے۔ مگر مسلمانوں تمہارا فرض ہے کہ تم ہمت کرو اور یہ رقم چالیس لاکھ کی جلد سے جلد پوری کر دو۔ خلافت کی رسیدیں تیار ہیں ہم نے ایماندار آدمی رکھے ہیں۔ ان کے حساب کی جانچ کے لئے اور اس روپیہ کو جلد سے جلد فراہم کر دو۔ اور ایک کروڑ چار چار آنے دیگر ممبر فراہم کر دو تاکہ ہمارے پاس روپیہ اور آدمی سب ہو جائے۔ دو مہینہ کے اندر بھائیو میں تمہارے پاس یہی کہنے کو آیا تھا۔ باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے۔ میں تھک گیا ہوں۔ مجھ کو اب تقریروں سے نفرت ہو گئی۔ یہ رنڈی کا ناچ تماشہ تھیٹر Cenimotograph نہیں ہے کہ ہم گلے پھاڑیں۔ کوئی اچھا بولے۔ کوئی برا بولے۔ تم نے جے وغیرہ بولی اور چلے گئے۔ بھائیو۔ عملی کام کا وقت ہے اور میں اپنے مسلمان بھائیوں سے کہونگا کہ خدا پر بھروسہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور تین باتوں پر عمل کرو۔ اول ہندو مسلمان میں دوستی بھائیو مسلمانو جو کچھ تم سے ہندو بھائیوں کی خاطر ہو سکتا ہے وہ کرو اور بھائی ہندو جو کچھ تم سے مسلمانوں کے لئے ہو سکتا ہے وہ کرو۔ اور میں ہندوؤں سے کہونگا کہ بھائیو گائے کے متعلق ہم پر اعتماد کرو تم یاد رکھو کہ آج ہم مجبور ہیں جبتک

یہ گورنمنٹ یہاں ہے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ مگر جس دن خدا نے ہمکو سوراج دیا تو گائے کے بارہ میں ہم ایسا انتظام کریں گے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کو شکایت نہیں رہیگی۔ (جوش۔ گاندھی کی جے (Cheers) شوکت علی کی جے)

(نوٹ۔ اسوقت ایک گلے کا چاندی کا زیور چندہ میں دیا گیا۔ کہ مٹیاری کے سلمانوں نے اس کو بھیجا ہے)

میرے ہندو بھائیو۔ تم نے صبر کیا ہے ایک ڈیڑھ سو برس سے۔ وقت آتا ہے۔ تھوڑا صبر کرو۔ یہ وقت آپس میں لڑنیکا نہیں ہے بقرعید آرہی ہے۔ میں سب ہندو سلمانوں کو بتاتا ہوں کہ سینکڑوں مولوی چھوٹیں گے اس گورنمنٹ کی طرف سے رپورٹروں سے کہا لکھدیجئے) سینکڑوں ڈپٹی کلکٹر چھوٹیں گے۔ بیچارے مجبور ہیں جو تنخواہ پاکر غلام ہوگئے ہیں۔ تمہاری کونسل کے ممبر ہیں راجہ صاحب محمود آباد۔ چنتا منی۔ ہندو سلمان چھوٹیں گے۔ پنڈت شاستری چھوٹیں گے۔ اور یاد رکھو۔ تیار ہو۔ ادھر آپکے مندروں میں گائے کا گوشت پڑا ہوا تم کو ملیگا۔ سلمانو۔ تمہاری مسجدوں میں سور کے ہوئے ملیں گے اور کہا جائیگا کہ یہ ہندوں کا کام ہے اور وہ سلمانوں کا کام ہے۔ بھائیو اگر تم سوراج۔ خلافت اور پنجاب کا انصاف چاہتے تو آج تم ہمت کرلو کہ دنیا ادھر کی ادھر ہوجائے۔ مگر ہندو سلمان لڑیں گے نہیں جبتک سوراج نہ ہوجائیگا۔ دیکھو بھائیو۔ یہ بہت مشکل ہے تمہاری آنکھوں کے سامنے (نوٹ) اس فقرہ کو ناتمام چھوڑ کر مقرر نے تقریر ختم کی کیونکہ چندہ جمع ہونا شروع ہوگیا۔ مقرر نے اپنی اسپیچ کے آخری حصہ میں تین باتوں پر عمل کرنے کو کہا تھا۔ مگر ایک بات ہندو سلمانوں کے اتفاق کی بتائی باقی دو باتیں بھول گئے۔

Compared from shorthand notes and found correct.

Lakht Hasnain

(Sd) Lakht Hasnain

Inspector C. I. D., U.P.

29.8.21 Reporter.

(دستاویز ثبوت نمبر ۵)

# گواہ نمبر ۳

مسمی شان بہادر، ولد خان بہادر عمر تقریباً ۳۵ سال مذہب اسلام قوم پٹھان ساکن الہ آباد نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

میں خلافت کانفرنس کراچی میں ۱۰ جولائی کو موجود تھا اوس موقع پر ملزم نے آٹھویں ریزولیوشن پر اردو میں تقریر کی تھی۔ میں اردو مختصر نویسی کا عادی ہوں اور میں نے ملزم کی تقریر کو جو انہوں نے اس جلسہ میں کی تھی اردو مختصر نویسی کے اصول پر لکھ لیا تھا۔ میں نے اس کو رواجی خط میں بھی صحت کے ساتھ لکھ لیا ہے جس کو میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۶)

ملزم نے جو کچھ کہا تھا میں نے وہی تحریر کیا تھا۔ میں اپنے مختصر نویسی کے نوٹ بھی لایا ہوں۔ اگر ضرورت ہو تو ان کو ملاحظہ فرما لیا جائے (کوئی جرح نہیں کی گئی)

دستخط۔ ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ سٹی مجسٹریٹ۔ کراچی۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت نمبر ۷)

## گواہ نمبر ۴

مسمی زمان شاہ ولد محبوب شاہ عمر ۴۰ سال مذہب اسلام ہاشمی سید منصب سپرنٹنڈنٹ پولیس ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

میں آل انڈیا خلافت کانفرنس کے جلسہ میں جس میں ملزم نے تقریر کی تھی موجود تھا۔ اُس جلسہ میں تقریباً دو تین ہزار آدمی موجود تھے۔ ملزم کی تقریر نے حاضرین میں بہت جوش اور اضطراب پیدا کیا۔

(جرح نہیں کی گئی) دستخط - ایس - ایم - تلاتی سٹی مجسٹریٹ کراچی - ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۸)

## گواہ نمبر ۵

مسمی کرم چند ولد رام لال عمر ۲۹ سال مذہب ہندو کھتری منصب انسپکٹر سی - آئی - ڈی - ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

میں ۱۱ - جولائی کو نوشیرو فیروز میں جہاں ملزم نے تقریر کی تھی - موجود تھا انہوں نے وہاں دو تقریریں کی تھیں - دونو تقریریں اردو میں تھیں - میں اردو بخوبی جانتا ہوں - ملزم کی تقریروں کا ترجمہ سندھی زبان میں کیا گیا تھا - پہلی تقریر کا فقرہ بفقرہ ترجمہ کیا گیا تھا - اور دوسری تقریر کا لب لباب بیان کیا گیا تھا - میں تقریروں کے نوٹ لینے کا عادی ہوں - میں نے دونوں تقریروں کے

نوٹ لیے تھے۔

(نوٹ ۔ یہ نوٹ دوسرے مقدمہ میں پیش کیے جا چکے ہیں اور دستاویز ثبوت نمبر ۹ کی صورت میں شامل مسل ہذا بھی ہیں) ان نوٹس سے ہی میں نے صاف نقل تیار کی تھی اور اس میں وہی درج تھا جو ملزم نے کہا تھا۔ کانفرنس میں پانسو آدمی موجود تھے جن میں تقریباً نصف ہندو اور نصف مسلمان تھے۔ ان تقریروں نے سامعین میں جوش و اضطراب پیدا کیا۔ میں اس کانفرنس ہی میں شامل ہونیکی غرض سے کراچی بھیجا گیا تھا۔ (جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی سٹی مجسٹریٹ۔ کراچی
۲۹ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۹)

# نقل رپورٹ سی۔ آئی۔ ڈی

(تقریر مولانا شوکت علی صاحب بمقام نوشہرو فیروز)

تقریر مولانا شوکت علی جو انہوں نے اردو میں کی اور جس کا ترجمہ فقرہ بفقرہ عبدالمجید کرتا رہا ہے:۔

میرے پیارے ہندو مسلمان بھائیو! میں دیکھتا ہوں کہ جو لفظ آپ کے پریزیڈنٹ نے فرمائے ہیں۔ اس سے آپ شرمندہ ہیں کہ پہلی کانفرنس آپ کے ضلع کی ہے اور آدمی بہت کم ہیں اور انتظام معمولی۔ مجھکو اس کا ذرا رنج اور فکر نہیں کیونکہ جو کوئی بڑا کام ہوتا ہے تو اس کی ابتدا آہستہ بہت کمزور ہوتی ہے مجھ کو یقین ہے اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپکا یہ چھوٹا جلسہ ایسی روح پھونکیگا کہ

اگر خدا کو منظور ہے (انشاء اللہ تعالیٰ) جو وقت لڑائی کا وقت آیا تو یہاں کے لوگ اور آپ کے پڑوس کے لوگ اس لڑائی میں کسی سے کم جان و مال کی قربانی میں نہیں رہیں گے۔ آج خلافت کی تحریک سے تمام ہندوستان تمام ایشیا تمام مسلمانوں کے ملک تمام یورپ کے ملک ہل رہے ہیں اور کئی بادشاہوں کے تخت الٹ جائیں گے (اللہ اکبر) یہ تحریک جب شروع ہوئی۔ اس کا نام انجمن خدام کعبہ تھا اور چند ممبر تھے۔ آج خدا نے ان سچے بہادر سپاہیوں کی برکت سے وہ قوت بخشی ہے کہ کئی کروڑ انسان اس خلافت کی تحریک میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔ ہمارے ہندوستان کی سب قوموں کی بڑی بھاری کانگریس جس میں سب قومیں۔ ہندو مسلمان یہودی پارسی شریک ہیں۔ شروع میں جب قائم ہوئی بہت تھوڑے آدمی تھے۔ اور آج .... خاص کر خود مسلمان انگریز کے دھوکے میں آ کر یہ ہماری نیک خواہی کریں گے۔ ان کے فریب میں آ کر اس کی تباہی کی کوشش کی۔ آج اس انگریز گورنمنٹ کو راضی کرنے کا انعام ہم کو مل گیا۔ (عبدالمجید نے سرکار بولا۔) کہو یہ سرکار نہیں ہے (یعنی خلافت کی بربادی)۔ آج ہر ایک مسلمان ملازم چاہے کوئی عہدہ کا ہو اس سے خدا کا نام دے کر پوچھ لو کہ تمہارا سب سے بڑا دشمن کون ہے تو اس انگریز کے سوا وہ دوسرا نام نہیں لیگا۔ بھائیو وقت تھا مسلمان اور مسلمانوں کی قوم کانگریس کے خلاف کوشش کر رہی تھی۔ آج کانگریس والوں سے پوچھو کیا مسلمان سب سے زیادہ ممبر ہیں۔ میرا اس کہنے سے مطلب یہ ہے کہ آپ کی چھوٹی جماعت کے آگے جو مشکلات ڈال جاتی ہیں۔ اس سے مت گھبراؤ۔ آسمان کا تھوکا منہ پر گرتا ہے۔ میں برا کہنا نہیں چاہتا جو آج ہمارے برخلاف ہیں وہ انگریز سے منہ موڑ کر ہمارے ساتھ شامل ہوں گے بھائیو خدا پر بھروسہ کرو کہ جب تک خلافت کا سوال سوراج کا سوال پنجاب کا سوال انصاف کے ساتھ فیصلہ نہ ہوگا تو نہ ہم چین سے بیٹھیں گے۔ نہ سرکار کو بیٹھنے دینگے بھائیو۔ بس تو ظاہرہ میں بہت بڑی معلوم ہوتی ہے۔ اس انگلستان کی سرکار نے جو ...

حق اور سچائی کو چھوڑا۔ اس کو گھن لگ گیا۔ اور ساری دنیا کی سرکاریں اس کے برخلاف ہو گئیں۔ اس کو گھر میں چین نہیں۔ اس نے امریکہ سے اتنا قرض لیا کہ اس کی بوٹی بوٹی قرضدار ہے۔ تمام امریکہ اٹلی فرانس جرمنی روس میں اس سرکار کا حال معلوم ہو گیا۔ کہ دنیا میں اس سے زیادہ خود غرض سرکار کوئی نہیں۔ اس کے خود ملک کے اندر بھی Labour والے بغاوت کے نزدیک ہیں۔ لاکھوں آدمی بغیر مزدوری کے مارے مارے پھرتے ہیں اور کارخانے بند ہیں۔ آئرلینڈ میں بغاوت ہو رہی ہے۔ اور Republic قائم کر لی ہے۔ ترک بہادر قوم ان کے خون کی پیاسی قوم موجود ہے۔ کیونکہ اس کے اوپر بھی ظلم کئے گئے ہیں۔ ایران والے بھی ان کو پہچان گئے ہیں اور ان کی تباہی کے خواہاں ہیں۔ مصر کے لوگ بغاوت کر چکے بغاوت کا جھنڈا کھڑا ہو گیا۔ مجھ کو معلوم ہے۔ عراق فلسطین اور دوسری جگہوں کے آدمی کہہ چکے ہیں کہ اگر ہندوستان کے غلام سپاہی ان کو آکر قتل نہ کریں تو ایک مہینے میں انکو نکال دیں۔ افغانستان کے رہنے والے ان کے پرانے دوست ان کو خوب جان گئے ہیں اور ابھی تک صلح نہیں ہوئی جب بڑی عالمگیر جنگ لگی تو ہندوستان کے ہندو مسلمانوں نے مدد دے کر ان کو مصیبت سے بچایا۔ جو کچھ انعام ہندوستان کو ملا سب کو معلوم ہے مردوں کو کہ پاؤں پر چلنے کیواسطے خدا نے دئے تھے۔ ان کو اٹھا کر پیٹ کے بل چلایا گیا۔ ہمارے چھوٹے بچوں کو چوتڑوں پر بید مارے۔ اور جب بیہوش ہوئے تو پانی ڈالکر اور ہوش میں لا کر پھر بید مارے۔ تاکہ سزا پوری ہو۔ ہندوستان کی عورتوں اور ستریوں کو جن کے لئے ہندوستان جان اور مال قربان کرتا ہے ان کی بے عزتی کی گئی۔ ان کے منہ میں تھوکا گیا۔ بھائیو ان تمام باتوں پر بھی صبر کیا اور کہا کہ خلافت کے متعلق وعدے پورے کرو۔ پنجاب کا انصاف کرو۔ سوراج دو۔ مگر انہوں نے کچھ نہیں کیا سوائے اس کے کہ ہمکو تنگ کیا جاتا ہے جیل میں بھیجا جاتا ہے۔ اور گلے گھونٹے جاتے ہیں بس ہم لوگ

شرافت کا کام پورا کریں گے۔ کانگریس نے فیصلہ کر دیا کہ پرانے گناہوں سے توبہ کریں پنجاب اور خلافت کا انصاف دیں یا ہندوستان میں نہیں رہنے پائیں گے۔ ہمارے ہندوستان کے سب ہندو مسلمان سب کو ان کے ساتھ Non cooperation کرنا چاہئے۔ یعنی ہم لوگ ایسے گورنمنٹ کو کسی قسم کی مدد نہ ملے یعنی یا تو مجبور ہو کر توبہ کرے اور ہمارا کہا ملنے۔ بس بھائیو میں تم سے تین باتیں کہنے آیا ہوں۔ صاف صاف ہیں:۔

نمبرا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اس لڑائی میں ہندوستان ہندو مسلمان کامیاب ہوں تو ایسا اتحاد کرو جیسے ایک ماں کے دو بیٹے اور میں کہتا ہوں کہ منہ سے ہندو مسلمان وعدہ کرتے ہیں مگر صرف وعدہ سے کام نہیں ہوتا عملی کام کرنا چاہئے۔ اس گورنمنٹ کو جانتے ہیں کہ صرف ایک پیز ہے کہ جبتک ہندو مسلمان لڑتے رہیں گے تو یہ بات ان کو چین اور آرام سے رکھیگی۔

بھائیو! جھگڑے کے واسطے سمجھ لو بڑے بڑے مولوی۔ پنڈت سردار اور زمیندار چھوٹے ہیں۔ جو کوشش کریں گے۔ ہندو مسلمانوں کو ایک دوسرے کے برخلاف آپس نے لیو سکے اور تم سب کو بہت بڑا فکر ہے کہ آنیوالی بقرعید پر فساد کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

بھائیو! میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ تم یاد رکھو کہ دشمن لڑانے کے واسطے کوشش کرینگے کہ ہندوؤں کے مندر میں گئو ماس اور مسجد میں سور کا گوشت اس واسطے کہ ہندوؤں کو کہا جائے کہ مسلمانوں نے پھینکا ہے اور مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہندوؤں نے کیا ہے تو میں اپنے بھائیوں سے جو یہاں جمع ہیں ان کو کہتا ہوں کہ خدا کا دیا ہوا پانی سب گندگی کو پاک کر دیتا ہے اور ایک دوسرے کے برخلاف جوش نہ کرنا۔ بھائیو۔ خدا اور رسول کا واسطہ دیکر میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ بہتیرا اشتعال دیا جائے۔ تم کو ہندو گالیاں دیں اپنی پاک چال چلن کے واسطے صبر کرنا اور کچھ نہ کرنا اور ہندو بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اگر مسلمان پاگل ہو کر تم کو نقصان پہونچائیں تمہارے سامنے گئو ہتیا کریں۔ صبر کرو جیسے صبر کر دو جدھر تم نے ڈیڑھ سو سال صبر کیا ہے۔ جدن خدا نے ہندوستان کو سوراج نصیب کیا تو ہندو بھائیوں

کہتا ہوں کہ تمام ہندوستان کے سرداروں نے اس بات کا ارادہ کر لیا ہے کہ ہندوستان کو سوراج مل گیا تو پہلا قانون پارلیمنٹ میں پیش کیا جائیگا کہ ایک کروڑ کی بکریاں ملک میں سے کر بھیجدی جائیں تا کہ گئو ہتھیا بند ہو جائے۔ بھائیو! ہندو مسلمانوں کا خلافت کا ساتھ دیر ہے ہیں وہ آپ کے ساتھ ساتھ چلنے جا رہے ہیں اسواسطے جو کبھی نا زیبا باتیں تمہارے جوش سے واسطے پیش کی جائیں۔ توصبر کرو۔ اور ہندو بھائی بھی صبر کریں۔ یہ گئو ہتھیا بند ہونے کا یقین خدا سے جب طاقت ملے گی تو مسلمان بھائی دعوکا نہیں دینگے پہلی بات ہندو مسلمانوں کی سچی دوستی ہے۔

نمبر ۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہندوستان میں نیا مرض نامردی کا پیدا ہو گیا ہے۔ اور میری والدہ شریفہ نے فرمایا ہے . . . . مردوں کی عزت دنیا تب کرے گی جبتک مردانگی ہے اور عورتوں میں جبتک پاکیزگی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان ہندو مسلمان عورتوں میں یہ صفت ہے کہ اپنی جان و مال قربان کریں گی مگر عزت کو نہیں جانے دیں گی۔ اور مردانگی کے واسطے گورمنٹ نے ایک اسکول قائم کیا ہے اگر مردانگی چاہتے ہو تو جیل خانہ میں آؤ خدا پر بھروسہ رکھکر ہر ایک ہندو مسلمان جیل میں جانے کے واسطے تیار ہو جائے تو یہ نامردی کی بیماری چلی جائے گی۔ یہ دوسری بات ہے۔

نمبر ۳۔ کوئی بڑا کام دنیا پر تکلیف اور قربانی کے سوا نہیں ہوتا۔ یہ تین باتیں میں کہہ چکا آج تم سمجھ لو کہ تمہاری کوشش رائیگاں نہیں گئی۔ وہ کار آمد ہوئی۔ جو سرکار کی نیند بھول گئی ہے۔ اگر اسی دنیا میں ۲۲ کروڑ منگھن ما کوڑے ی اکٹھے ہو تو انسان کی نیند کو حرام کر چھوڑتے ہیں۔ بھائیو! تم فکر نہ کرو یہ امان سبھا کہو یا بے ایمان سبھا کہو انکا قائم ہونا یہ بات اچھی طرح ثابت کرتا ہے کہ سرکار میں اتنی طاقت نہیں کہ تمہارے سامنے ہو سکے اور اس واسطے ہمارے بھائیوں کو مدد کے واسطے کہتے ہیں۔ خان بہادروں اور رائے بہادروں کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ مدد دو اور غلام سبھا بناؤ جو کہ غلام ہیں وہ

نامرد ہیں۔ ان کی مدد کیا کریں گے۔ غلام سبھا والے بھی بہت ہیں کہ ہمارے کو کہتے ہیں کہ
وہ ہمارے ساتھ ہیں اور خواہ مخواہ سرکار کے ڈر سے نام لکھواتے ہیں۔ مجھ کو یقین ہے
کہ جب کلکٹر حیدرآباد نے پیر جھنڈے والے کو خط لکھا کہ غلام سبھا بنائیں تو اس کو اتنا
افسوس ہوا کہ اس کی خاموشی کا یہ فائدہ ملا کہ جو اتنا کمزور سمجھا گیا۔ اس واسطے عملی جواب دیا
کہ اتنے دن خاموش رہا۔ کل خلافت کانفرنس میں شامل ہوا۔ اور اعلان کیا جو مسلمان خلافت
میں شریک نہیں وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ کتنے ہندو مسلمان بھائی یہاں ہیں۔ میں کہتا ہوں
کہ دشمن صرف ایک ہے۔ وہ دشمن انگریز یا انگریزی سرکار ہے۔ وہ ہمارے بھائی جو زمیندار
ہیں یا خطاب یافتہ ہیں۔ یا نوکری پیشہ ہیں اور کمزور ہیں ان کو کہتا ہوں کہ اپنی قوت اور طاقت
کو کمزور نہ ہونے دو۔ اور اپنے پاس رکھو۔ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کام آئے بھائی
بھائی میں لڑنے کا وقت نہیں چاہیے تمہارے ایک دوسرے کے خلاف ہو۔ میں اتنا
کہتا ہوں اور مہاتما گاندھی نے بار بار فرمایا ہے کہ اگر ہمارا ہندوستانی گولی مارنے آئے
اور ہاتھ ڈالے تو اس کو کہو کہ میرے بھائی ہم ملک کے واسطے لڑتے ہیں۔ اگر نہ مانے
تو اس کو کچھ مت کہو اور اپنی قوت کو دشمن کے برخلاف لڑنے کے واسطے رکھو اور
بھائی کے برخلاف نہ صرف کریں کیونکہ اس کو دوسرے دشمن نے بھیجا ہے۔ اور
سرکاری ملازمت والوں کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نوکری میں چور قاتل ڈاکو کو پکڑو اور
اپنے بھائی کا شکار نہ کرو جو ملک اور مذہب کی خدمت کر رہا ہے۔ شیخ عبدالمجید نے کہا میں
اپنی طرف سے کہوں گا کہ اسوقت ضرور res کر لویں، بس جو مجھے کہنا تھا وہ کہہ چکا اور
جو کچھ کہنا ہوگا۔ شام کو کہوں گا۔ خدا ہندو مسلمانوں کو طاقت دے کہ ہمارے ساتھ شریک
ہوں۔ کیونکہ کام بڑا ہے اور مسلمانوں کو سرکار کو مدد دینا حرام ہے اور اپنے ملک کو
آزاد کرنے کے واسطے جان و مال قربان کریں۔ ایک اور بات کہتا ہوں۔ ملک نے فیصلہ
کیا ہے۔ ہندوستان کے چار نعرہ ہیں جس میں سب شریک ہو سکتے ہیں۔ کوئی مذہب کی

دست اندازی نہیں - نمبر۱ - اللہ اکبر - نمبر۲ - بندے ماترم - نمبر۳ - ہندو مسلمانوں کی جے - نمبر۴ - ست سری اکال جو بولے گا سو ہوگا نہال +

(دستاویز ثبوت نمبر ۹ (الف)) (نقل رپورٹ سی - آئی - ڈی)

(تقریر بمقام نوشہرو فیروز بوقت شام)

تقریر مولانا شوکت علی - ریزولیوشن نمبر ۵ کی تائید میں جس کا ترجمہ ڈاکٹر چوتھرام نے سندھی زبان میں سنایا :-

میرے پیارے ہندو اور مسلمان بھائیو! میں اس ریزولیوشن کی جو میرے بھائی عبدالمجید نے پیش کیا ہے - تائید کرتا ہوں - میں مشکور ہوں - خوشی ہے کہ آپ کے ہاں آج آیا - آپ خیال کرتے ہیں کہ رستہ میں تکلیف ہوئی ہوگی - مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ جو شخص ہندوستان کی آزادی چاہتا ہے اس کو یہ تکلیف بڑی بات نہیں - مجھ کو ہندوستان کو آزاد کرنا ہے - اسلام کے دشمن کو نابود کرنا ہے اس واسطے یہ تکلیف بڑی نہیں ہم نے جب سے یہ کام ہاتھ میں لیا ہے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ ہماری جان و مال اور رشتہ دار اللہ کے نام پر قربان کریں گے - اس گورنمنٹ کے پاس کچھ نہیں ایک ہوا بھرا ہے - فٹ بال جس میں ہوا ہے ذرا چھید کردو سب ہوا نکل جائیگی - آج ہمارا وعدہ ہے کہ یا تو سرکار خلافت - پنجاب اور سوراج دے کہ آئندہ طاقت نہ رہے - کہ ظلم کر سکے - ہم نے ارادہ درانجام کر لیا ہے کہ لاکھوں کی جان جائے - کروڑوں کی جان جائے - سوراج کھڑا کر دیں گے - یہ ہمارے بھائی جو لکھ رہے ہیں - کاش کہ آج کلکٹر - گورنر ہوتے - یہ ہمارے ساتھ ہیں - میں ان کو کہتا ہوں کہ انگریز سے نہیں ڈرتے اللہ سے ڈریں گے - ہمارا تمہارا مقابلہ ہے -

ستم ہی کرنا جفا ہی کرنا نگاہ الفت کبھی نہ کرنا + قسم ........ قسم خدا کی کبھی نہ کرنا

جتنے جیلخانہ بھروگے ۔ انشاء اللہ ان سے چوگنے اور ہو جائیں گے ۔ ایک محمد علی شوکت علی یا چو تہرام کا خون بہاؤ گے اس سے لاکھوں اور پیدا ہوں گے ۔ دس دفعہ ہماری گرفتاری کی خبریں آ چکی ہیں سے

تھی خبر گرم غالب کہ اڑینگے پرزے ✦ دیکھنے ہم بھی گئے تھے مگر تماشا نہ ہوا

گورنمنٹ جانتی ہے کہ ہمارے پکڑے جانے سے یہ کام بند نہیں ہونیوالا ہے سینکڑوں کو بھیجدیا جارہا ہے ۔ محمد علی شوکت علی کو دھوکہ دیکر معافی مے دی ۔ آج ان کو جیل بھیجدو کبھی معافی مانگتے ہیں ۔ کسی مذہب کی بے حرمتی کرنا ۔ کسی کی عورتوں کو بے عزت کرنا مذاق بجھا گیا ہے ۔ لڑکوں کو بہت مارنا مذاق سمجھا گیا ہے ۔ پس ہندوستان ایسی حکومت پر لعنت بھیجتا ہے ۔ مہاتما گاندھی نے ہم کو کہا ۔ ۵ ۔ نومبر کو قید ہوں گے ۔

*Rumour about Mahatma Gandhi's arrest and step to be taken Message for nonviolence*

بھائیو! تم مرد ہو ۔ مردانگی جزو ایمان ہے ۔ اگر تم ڈرتے ہو تو مسلمان نہیں ۔ اگر کسی حاکم کا ڈر ہے تو مسلمان نہیں ہو ۔ خدا کے آگے جواب دوگے ۔ کانگریس میں شامل ہو لڑکے سرکاری اسکولوں سے نکالو ۔ اور قومی اسکولوں میں ڈالو ۔ باتیں کم کرو ۔ اور کام کرکے دکھلاؤ ہر مسلمان کیلئے سنت ہے Boycott of foreign cloth کریں اگلے مہینے شراب کا فیصلہ ہوگا ۔ پانچ کروڑ والنٹیر ہندوستان میں تیار کریں گے جو شراب خانوں کو گھیر لیں گے گورنمنٹ ہم کو گولیاں مارے گی ۔ روکے گی ۔ یہانتک ایک مارا گیا دوسرا آیا اور اس سرکار کا دنیا میں منہ کالا کردیں گے کہ شراب حرام کی خاطر لوگوں کو جیلخانہ بھیجتی ہے ۔ میرا دعوے ہے ۔ ہندوستان پر ضرور حملہ ہوگا ۔ اگر یاک جگہ خالی نہ کریگی تو کونسی فوجیں انگریزوں کو مدد دیں گی ۔ یہ لکھ لو یہ بھی ہمارا دعوے ہے کہ یہ لوگ کاغذ پھاڑ کر ہمارے ساتھ شامل ہوں گے ۔ یہ بھی لکھ لو ۔ واللہ اکبر ۔ His private history. میں جانتا ہوں کہ اگر

ہندوستانی ہاتھ کھینچ لیں۔ پانچ دن بھی کاروبار نہیں کر سکتے۔ شراب کھیل بدمعاشی ہے
اور دوسرے کی عورتوں سے مسخری میں مشغول رہتے ہیں ہمت رکھو۔ مرد بنو۔ چرخہ چلاؤ۔
نوکریاں چھوڑ دو۔ فوج میں نوکری حرام ہے۔ پیسہ سوراج فنڈ میں دو۔ لڑائی ہوگی۔
دیکھو تین مہینے میں انشاء اللہ کیا ہوگا۔ میں آج جاتا ہوں۔ گورنمنٹ کا آدمی آئیگا۔ میں
سر جھکا کر اس کے ساتھ جاؤں گا۔ میں تھک گیا ہوں۔ پھر سرکار کا پیسہ خرچ کرونگا اور
جیلخانہ میں وہ کام کرونگا جو باہر بھی نہ کیا ہوگا۔ (فقط)

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۰)

## گواہ نمبر ۶

مسمی ڈبلیو۔ آر۔ برلس عمر ۵۰ سال مذہب عیسائی چرچ آف انگلینڈ پیشہ اخبار
نویس ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ :۔

میں ڈیلی گزٹ کا اسسٹنٹ ایڈیٹر ہوں۔ میرا نامہ نگار ۱۰۔ جولائی کو آل انڈیا
خلافت کانفرنس میں موجود تھا۔ اس کا نام ٹیک چند میرچندانی ہے۔ میرے پاس مسٹر
شوکت علی کی تقریر کے نوٹس جو انہوں نے اس روز دوسرے ریزولیوشن پر کی تھی
موجود ہیں اور میں ان کو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۱۱)

میں ۱۱۔ جولائی کا ڈیلی گزٹ بھی پیش کرتا ہوں جس میں چوتھے صفحہ پر ملزم کی تقریر
درج ہے (دستاویز ثبوت نمبر ۱۲) (جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تالاتی۔
سٹی مجسٹریٹ۔ کراچی۔
۲۹۔ ستمبر ۱۹۲۱ء

نوٹ: پہلی مقدمہ میں مذہب عیسائی پرسبائیٹرین چرچ لکھا ہے۔

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۳)

# گواہ نمبر ۷

مسمی ٹیک چند ولد رامن داس عمر ۴۰ سال مذہب ہندو قوم عامل منصب ہیڈ ماسٹر نیو ہائی اسکول ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

میں آل انڈیا خلافت کانفرنس کے شام کے اجلاس میں ۱۰ جولائی کو موجود تھا میں نے ملزم کی تقریر جتنی سنی۔ اُس کے نوٹ لکھ لئے تھے۔ جو میں نے مسٹر برنس ہے کے حوالہ کر دئے تھے۔ دستاویز ثبوت نمبر ۱ میرے ہی لکھے ہوئے نوٹ ہیں۔ (جرح نہیں کی گئی)  (دستخط) ایس ایم تالاتی سٹی مجسٹریٹ کراچی

۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۴)

# گواہ نمبر ۸

مسمی خان بہادر محمود شاہ ولد نواب شاہ عمر ۵۴ سال مذہب اسلام قوم سید منصب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ساکن تھار پارکر نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

میں نے ملزم کی آل انڈیا خلافت کانفرنس کی تقریر کا صحیح انگریزی ترجمہ ٹنت حسین کے نوٹس سے تیار کیا ہے۔ دستاویز ثبوت نمبر ۴ وہی کاغذ ہے جس کا میں نے ترجمہ کیا ہے۔ میں ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ (دستاویز ثبوت نمبر ۱۵)

میں نے خان بہادر سب انسپکٹر کے لکھے ہوئے نوٹس کا بھی صحیح ترجمہ کیا ہے۔ جو عدالت میں پیش کرتا ہوں۔ (دستاویز ثبوت نمبر ۱۶) یہ ترجمہ میں نے دستاویز نمبر ۶ سے کیا ہے۔

میں نے اُن دو تقریروں کا بھی ترجمہ تیار کیا ہے جو ملزم نے نوشیرو فیروز میں کی تھیں اور جو انسپکٹر کرم چند نے لکھی تھیں۔ میں صحیح کی تقریر کا ترجمہ پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر

شام کی تقریر کا ترجمہ پہلے مقدمہ میں شامل مسل ہے (دستاویز ثبوت نمبر ۱۸)

جرح نہیں کی گئی) (دستخط) ایس ایم - تلاتی سٹی مجسٹریٹ

۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۹)

# گواہ نمبر ۹

مسمی نرائن ولد گنیش جوشی عمر ۳۸ سال - مذہب ہندو قوم برہمن - انسپکٹر پولیس ساکن پونا نے باقرار صالح بیان کیا کہ :-

میں نے بھاگل کوٹ ضلع بیجا پور کے جلسہ منعقدہ ۶ - اگست میں شرکت کی تھی جہاں ملزم نے تقریر کی تھی - ملزم نے اردو میں تقریر کی تھی جس کا ترجمہ کناری زبان میں فقرہ بفقرہ کیا گیا تھا - میں مرہٹی مختصر نویسی جانتا ہوں میں نے مرہٹی مختصر نویسی میں اس تقریر کے نوٹ لئے تھے - ہر جملہ کے بعد اتنا وقت ملتا تھا کہ میں اچھی طرح لکھ لیتا تھا - میں نے ان مختصر نوٹس کو مرہٹی زبان کے خط مروجہ میں صحت کے ساتھ تحریر کر لیا ہے - جو میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۲۰) ان نوٹس کا میں نے صحیح انگریزی ترجمہ بھی کیا ہے (دستاویز ثبوت نمبر ۲۱) معائنہ کے واسطے میرے پاس تقریروں کے اصل مختصر نویسی کے نوٹس بھی موجود ہیں - اس جلسہ میں تقریباً آٹھ ہزار آدمی موجود تھے تیس فیصدی کے قریب مسلمان اور باقی ہندو تھے - حاضرین نے دوران تقریر میں بدیسی کپڑے اتار کر پھینک دئے - اس موقعہ پر کچھ جوش و اضطراب تھا

(جرح نہیں کی گئی) دستخط - ایس ایم - تلاتی سٹی مجسٹریٹ کراچی

۲۹ - ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت نمبر ۱۲)

# تقریر جناب مولانا شوکت علی صاحب بمقام بھاگل کوٹ بتاریخ ۲ اگست سنہ ۲۱ء

(مختصر نویس کی انگریزی سے ترجمہ کیا گیا)

(مولانا شوکت علی صاحب نے اردو ہی میں تقریر کی تھی۔ لیکن مختصر نویس بمبئی نے اس تقریر کے نوٹ لے کر اس کا انگریزی ترجمہ داخل عدالت کیا تھا)

میرے پیارے ہندو اور مسلمان بھائیو اور بہنو! میں آپکا تہ دل سے مشکور ہوں کہ آپنے نہایت محبت سے مجھکو یہاں بلاکر میری عزت افزائی کی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے بھائی لالہ لاجپت رائے کو اسی وقت بیجاپور جانا پڑا۔ وہاں سے وہ رات کو بمبئی چلے جائیںگے بھائیو اور بہنو! آپکو ان کے نہ آنے کا رنج نہ ہونا چاہیے۔ آجکل ایک قومی دشمن سے جنگ ہو رہی ہے۔ ہم کمزور ہیں اور ہمارے پاس کام کرنیوالے بھی کم ہیں اس لئے جس وقت ہم میں سے کسی کو تنہا یا کسی دوسرے کے ساتھ جانیکا حکم ملتا ہے تو ہم کو جانا پڑتا ہے ہمکو تمام ہندوستان کا دورہ کرنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں اب گورنمنٹ بلا وجہ گولیاں برسانے لگی ہے۔ اس لئے اب ضروری ہے کہ ہم ملک کو گولیاں کھانے کے لئے تیار کر دیں تاکہ گولیاں کھاکر سوراج حاصل کریں۔ مہاتما گاندھی اور میرا چھوٹا بھائی محمد علی دونوں علیگڑھ لکھنؤ۔ ہندوستان اور بہار جا رہے ہیں۔ وہاں جاکر وہ اللہ کا حکم سنائیں گے۔ ہندو مسلمان دونوں کے لیڈر اور آنیوالی جمہوریہ کے صدر مہاتما گاندھی نے لالہ لاجپت رائے کو حکم دیا کہ دھارواڑ جاکر لوگوں کو ہمت سے کام لینے کی تلقین کریں۔ میں نے اپنے بیجاپور اور بھاگل کوٹ کے بھائیوں سے کہا تھا کہ میں آپکی خدمت کیلئے آؤنگا چنانچہ میں آگیا ہوں۔ بھائیو اور بہنو! آپنے اپنے ایڈریس میں اس خطہ پر ہندوؤں کا ذکر کیا ہے اسکے بعد اللہ نے اس خوبصورت زمین کی حکومت مسلمانوں کو عطا کی۔ انہوں نے ہندوستان میں رہ کر ہندوؤں کے ساتھ برادرانہ سلوک کیا۔ اس کے بعد آپ کے ملک میں ایک سورما پیدا ہوئے

جن کا نام سیواجی تھا۔ انہوں نے اس ملک پر ہندوؤں کا غلبہ کرا دیا۔

نواب بیجاپور اور سیواجی دونوں کی حکومت ہندوستانیوں کی حکومت تھی اور ہندو ستانیوں ہی کے ہاتھ میں تھی۔ آج ہم سے خدا ناخوش ہے اور بدقسمتی سے ہم پر نہ ہندوؤں کا راج ہے اور نہ مسلمانوں کی حکومت ہے۔ آج دونوں غلام ہیں۔ آج ہم پر سات سمندر پار رہنے والے حکومت کرتے ہیں۔ اس ڈیڑھ سو برس کی غلامی میں ہمکو جو رنج اور مصیبتیں اٹھانی پڑی ہیں۔ ان سے ہمارے دل زخمی ہوگئے ہیں۔ یا تو یہ گورنمنٹ پنجاب کا انصاف کرے۔ مسئلہ خلافت میں انصاف سے کام لے اور سوراج دے ورنہ اس ملک سے رخصت ہو جائے۔ مہاتما گاندھی نے وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم نے پوری دلیری اور بہادری سے کام لیا اور قربانی کی تو ہم کو گورنمنٹ پہلی اکتوبر تک سوراج دیدیگی۔ لیکن اگر اس گورنمنٹ کے دماغ میں ہوا بھر گئی اور خدا نے اس کو عقل نہ دی اور اس نے سوراج نہ دیا تو تمام ہندوستان نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم آئندہ کانگریس کے موقع پر احمد آباد میں خود مختاری اور جمہوریت کا علم بلند کر دیں گے (چیرز) بھائیو اور بہنو! اس ملک میں ایک وائسرائے تھے جو اب اس ملک سے چلے گئے ہیں۔ ان کا نام لارڈ چیمسفورڈ ہے۔ ان کو اپنی عقل پر بڑا بھروسہ تھا۔ لیکن ان میں اتنی عقل بھی نہ تھی کہ انہوں نے ...... مہاتما گاندھی اور ہماری پرامن ترک موالات کے متعلق کہا تھا کہ یہ سب سے زیادہ احمقانہ رویہ ہے وہ ہم پر ہنستے تھے اور ہمارا مضحکہ اڑاتے تھے۔ وہ ہمکو بیوقوف کہتے تھے۔ میں آج ان سے پوچھتا ہوں کہ آج سال بھر کے بعد ہمارے مطالبات کی کیا کیفیت ہے۔ ہمارا کہنا صحیح ہے یا ان کا۔ آپکا کیا خیال ہے؟ آج وہ خوف کے مارے کانپ رہے ہیں۔ آج ان کو سوائے جبر، جیل، گرفتاری، پھانسی اور گولیاں چلانے کے اور کوئی خیال ہی نہیں آسکتا۔ بھائیو! قرآن شریف ہماری مقدس کتاب ہے اس میں اللہ کے احکام درج ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ جب جبر کیا جاتا ہے! کیا جاتا ہے...... خدا نے ہماری مقدس کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب

وہ کسی قوم کو برباد کرنا چاہتا ہے تو اس کو کوئی نہیں روک سکتا ........ اسوقت اللہ ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور اس کو تمام چیزیں اُلٹی نظر آنے لگتی ہیں پنجاب میں جلیانوالہ باغ میں بے گناہوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ اسوقت ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہندوستانیوں کو ڈرا دیں۔ ہمارے بھائی مسٹر اینڈریوز انگریز ہیں۔ لیکن ہندوستان کے خیرخواہ ہیں لارڈ چیمسفورڈ نے ان سے کہا کہ مسٹر اینڈریوز تم کیسے انگریز ہو۔ ان لوگوں نے اس طرح مس شروڈ کو ستایا اس لئے ہم ان کو ایسی سزا دیں گے کہ پچاس برس تک کوئی ہندوستانی یورپین کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکیگا۔ انگریزی کی ایک مثال ہے کہ انسان ارادہ کرتا ہے اور خدا اس کو پورا نہیں ہونے دیتا۔ (تدبیر کند بندہ تقدیر کند خندہ) لارڈ چیمسفورڈ نے چاہا تھا کہ اس سزا کے بعد..... کئی سال تک نگاہ نہ اٹھا سکیں گے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ آج ہندوستان کی حالت یہ ہے کہ تمام ہندوستان میں کسی انگریز کا مقدور نہیں کہ ہماری طرف دیکھ سکے ایک برس اور آٹھ مہینے ہوئے جبکہ مہاتما گاندھی اور میں نے تمام ہندوستان کا دورہ شروع کیا تھا۔ ہر جگہ ہماری تقریریں لکھنے اور رپورٹ کرنے کے لئے گورنمنٹ کے آدمی موجود ہوتے ہیں۔ اس ایک برس اور آٹھ مہینے یعنی ۲۰ مہینے کے عرصہ میں ہم نے کسی انگریز کا منہ جلسوں میں نہیں دیکھا میں نے سنا ہے کہ بیجاپور میں ایک بڑے تیس مار خاں کلکٹر ہیں۔ اُن کا نام ہنڈرسن ہے۔ ان کو گاندھی کیپ دیکھ کر غصہ آگیا۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان کا یہ مرض جاری رہا اور ان کو گاندھی کیپ دیکھکر غصہ آتا رہا تو مہینہ بھر کے عرصہ میں ان کو ہندوستان کے کسی پاگل خانے میں جانا پڑیگا۔ کیونکہ کانگریس نے تمام ہندوؤں۔ مسلمانوں۔ سکھوں۔ جینیوں۔ پارسیوں۔ یہودیوں۔ عیسائیوں۔ لنگاتیوں۔ غیر برہمنوں اور برہمنوں سب کو یہ ہدایت کی ہے کہ بدیسی کپڑے کو زہر۔ سانپ اور بچھو کا ڈنک سمجھ کر پھینک دیں اور رکھا دی پہن لیں۔ ملک کو آزاد کرنیکا یہی ایک طریقہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرے جانے کے بعد میرے ہندو اور مسلمان بھائی جن کے سروں پر اسوقت بدیسی پگڑیاں اور ٹوپیاں ہیں ان کو اتار پھینکیں گے

مجھے امید ہے کہ مجھے ہی دیدیں گے دو لوگوں نے پلیٹ فارم پر بدیسی ٹوپیاں۔ پگڑیاں۔ کوٹ
اور قمیصیں وغیرہ پھینکنی شروع کر دیں) بھائیو! میں دو منٹ میں ختم کرتا ہوں۔ اسوقت بہت
گرمی ہے۔ میں آپ کو تکلیف دینی نہیں چاہتا۔ میں آپ سے دو باتیں اور کہنی چاہتا ہوں۔
مجھے یہ دیکھکر بہت افسوس ہوتا ہے کہ ملک کے اس حصہ میں برہمنوں اور غیر برہمنوں کے درمیان
جھگڑا ہے۔ میں مسلمان ہوں اور اپنے مذہب کی رُو سے غیر برہمن طبقہ سے تعلق رکھتا ہوں
اس لئے مجھ کو برہمنوں سے کوئی خاص محبت نہیں ہے لیکن حق اور انصاف کی بات یہ ہے
کہ ہندوستان کی موجودہ بیداری میں بہت بڑا حصہ برہمن لیڈر لوکمانیہ تلک نے لیا ہے۔ وہ
تمام ہندوستان کے لیڈر تھے۔ اور برہمن اور غیر برہمن دونوں ان کی پیروی کرتے تھے۔ آج
ہندوستان کے تمام بڑے بڑے کام کرنے والے غیر برہمن ہیں۔ سی۔ آر۔ داس۔ برہمن
نہیں ہیں۔ مولانا ابو الکلام آزاد برہمن نہیں ہیں۔ آج تمام برہمن اور غیر برہمن مہاتما گاندھی
کی پیروی کر رہے ہیں میں نہایت انکساری اور نرمی سے ایک بات اپنے لنگایت اور دیگر
غیر برہمن بھائیوں سے کہنی چاہتا ہوں۔ اُن کو اپنے حقوق کے لئے ضرور لڑنا چاہئے لیکن
ان کو اپنے حقوق اپنے ملک والوں سے کانگریس سے اور مسلم لیگ سے مانگنے چاہئیں۔
دوسرے لوگوں سے انگریزوں سے نہیں مانگنے چاہئیں۔ آج اگر وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ انگریز
ہمارے طرفدار اور دوست ہیں۔ تو غلطی کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ انگریز ان کو دھوکا
دیں گے۔ انگریز بڑے عقلمند ہیں۔ دس برس پہلے ہندوستان میں گورنمنٹ برطانیہ نے
لنگایتوں اور غیر برہمنوں کی کچھ خبر نہ لی۔ ان کو ہندوستانی مسلمانوں سے بڑی محبت تھی
کالنس کی خبری مسلمانوں کے لئے تھی وہ مسلمانوں کے مدرسوں اور خیرات خانوں میں بڑے
بڑے چندے دیتے تھے۔ بہت سے موقعوں پر انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ بڑی محبت
کا اظہار کیا۔ بڑی ہمدردی ظاہر کی۔ ہمارے مسلمان بھائی سیدھے سادے تھے۔ ہم کو یہ
خیال بھی نہ تھا کہ یہ محبت کیسی زہر آلود ہے۔ بھائیو! دس سال میں ہمارے ساتھ جھوٹی محبت کا

اظہار کر کے ہمارے دلوں پر ایسے زخم لگائے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان اور ہمارے پاک دین کا
دشمن ہے تو وہ انگریز ہے دوستو، آج برہمن ہمارے دشمن نہیں ہیں غیر برہمن ہمارے
دشمن نہیں ہیں۔ سکھ اور جین ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ عیسائی اور یہودی ہمارے دشمن
نہیں ہیں۔ روس اور فرانس آج ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ امریکہ جاپان چین اور اٹلی
ہمارے دشمن نہیں ہیں نہ جرمنی ہمارا دشمن ہے نہ آسٹریا۔ خود اپنے دل سے پوچھئے
کہ آج ہمارے مقامات مقدسہ کس کے قبضہ میں ہیں؟ اور ہمارے مذہب اسلام کو
کون ذبح کر رہا ہے؟ غدار شریف کو مکہ وغیرہ میں تخت پر بٹھا دیا گیا ہے ان ہی انگریزوں
نے اس کو تخت پر بٹھا دیا ہے۔ بصرہ اور بغداد پر کس نے قبضہ کیا ہے؟ انہی انگریزوں نے
کربلا۔ نجف اشرف اور دیگر مقدس مقامات بھی یہی انگریز ہیں۔ قسطنطنیہ میں ہمارے خلیفہ کو
کس نے قید کیا ہے؟ انہی انگریزوں نے۔ آج غازی ترک۔ غازی مصطفیٰ کمال کی قیادت میں
لڑ رہے ہیں۔ یونانیوں کو کس نے اکسایا ہے؟ انہی لوگوں نے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ
گیسیں وغیرہ انگریزوں ہی کے ملک سے انگریزوں ہی کے جہازوں میں اُن کو پہنچائی
گئی ہیں۔ یہ بات پچھلے ہی پندرہ دن میں معلوم ہوئی ہے۔ میں اپنے بھائیوں ملٹری
اور پولیس افسروں سے جو یہاں لکھے ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا ان باتوں کے بعد بھی آپ
کے خیال میں کوئی مسلمان اس حکومت کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھ سکتا ہے؟ دوستی
کے زمانہ میں ہم نے ان کو روپیہ دیا۔ آدمی دئے۔ اور ہم مسلمانوں کے خلاف لڑے
ہم کو انعام مل گیا۔ لنکایت بھائیو! آپ اپنے بھائیوں کا گلا کاٹ کر دیکھ لیجئے آخر
میں آپ کو بھی یہی انعام ملیگا۔ یہ تو ایک غیر ملک کا معاملہ تھا۔ ہم کو عرب اور ترکی کے
معاملات سے کیا تعلق ہے۔ لیکن پنجاب میں اس سے کچھ کم نہیں ہوا۔ جلیانوالہ باغ
میں تیس چالیس ہزار آدمیوں پر گولیاں چلانے اور ہزاروں کو مار ڈالنے کا افسوس
نہیں ہوا جو آپ کی طرح وہاں جمع تھے مجھ کو ان کی موت کا کچھ افسوس نہیں ہوا۔

ہندوستان میں موت بہت ارزاں ہے ۔ ہیضہ ۔ طاعون اور انفلوئنزا سے بہت سی موتیں ہو جاتی ہیں ۔ موت کی دھمکی دیکر پیٹ کے بل چلایا گیا جس سے سارے ہندوستان کی بدنامی ہوئی ۔ وہاں لوگوں نے کوئی بڑی خطا نہیں کی تھی وہاں ایک عورت نے ہندوستانیوں کو گالیاں دی تھیں جس کو انہوں نے مار پیٹا ۔ ہم سب نے یہی کہا تھا کہ انہوں نے برا کیا ہمارے طلبار کو لاہور میں جون کی گرمی میں یونین جیک کو سلام کرنے کے لئے سولہ میل چلایا گیا ۔ ان کو زبردستی وہاں لے گئے ۔ آٹھ آٹھ نو نو برس کے بچوں کو ننگا کرکے چوتڑوں پر بیتیں دی گئیں ۔ جب بچے بیہوش ہو جاتے تھے تو ان کو ایک دوا دی جاتی تھی جس سے وہ ہوش میں آ جاتے تھے ۔ ........ پھر باقی بید ان میں لگائی جاتی تھیں ۔ یہی نہیں اس سے زیادہ بھی ہوا ۔ گوجرانوالہ کے ڈپٹی کمشنر نے تمام ہندو مسلمانوں کو اپنے بنگلے پر بلایا اور جب اس کو معلوم ہوا کہ گاؤں میں سوائے ہندو مسلمان اور سکھ عورتوں کے کوئی اور نہیں ہے تو گھوڑے پر چڑھ کر گاؤں میں گیا اس کو دیکھکر عورتوں نے اپنے منہ پردے میں چھپا لئے ۔ اس نے ان سے کہا کہ پردہ اٹھاؤ ورنہ میں تمہارے منہ سے نقاب اٹھاؤں گا اور پھر پولیس والوں سے کہا کہ وہ تمہارے لہنگے اتار لیں بھائیو اور بہنو! ہمارے لئے موت بہتر ہے اس سے کہ ہندوستان کی بدنامی ہو ۔ ہندو مسلمانوں کی بدنامی ہو ۔ تمام ملک کی بدنامی ہو ۔ ہماری ماؤں اور بہنوں کے لہنگے اتارے جائیں اور یہ ذلت ہم کو اٹھانی پڑے ۔ میں تمہاری انساری سے اپنے پولیس والے بھائیوں اور گورنمنٹ کے ملازموں اور جو یہاں موجود ہیں یہ کہونگا کہ ان کو پولیس پر اتنا بھروسہ تھا کہ اگر وہ پولیس والوں کو ان کی ماؤں اور بہنوں کے لہنگے اٹھانے کے لئے حکم دیتے تو دس روپیہ کی خاطر یہ ذلیل لوگ ایسا کر بیٹھتے ۔ بھائیو! ہمارا ایک ہی خون ہے ۔ ہم ایک ہی آب وہوا میں رہتے ہیں ایک ہی زمین میں پیدا ہوئے ہیں اسی میں مرینگے ۔ بھائیوں کو آپس میں ایک دوسرے کو نہیں مارنا چاہئے ۔ بھائیو! میری دعا ہے کہ اللہ تمہیں ہمت دے ........ تم کمر ہمت باندھو اور اللہ پر بھروسہ کرکے کھڑے ہو جاؤ ۔ تم کو چاہئے کہ ملک کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور کام شروع کر دو

میں ہاتھ جوڑ کر اپنے بھائیوں سے درخواست کرونگا کہ اپنے بھائی ڈپٹی مجسٹریٹ ملت حالپولیس انسپکٹر اور دوسرے افسروں کو جو تم پر ظلم کرتے ہیں معاف کردیں۔ یہ ان کا قصور نہیں ہے۔ یہ کمزور ہیں۔ ان کو اپنے انگریز افسروں کے حکم کے مطابق عمل کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ ناراض ہوں تو ان کی کمزوریوں پر ناراض نہ ہوں۔ بلکہ انگریز پر ناراض ہوں یہی کافی ہے۔ بھائیو! جو کچھ مجھے کہنا تھا میں کہہ چکا مجھے امید ہے کہ اللہ کے فضل سے ہم سب بہادری سے کام کریںگے اپنا مال عزت اور سب کچھ ملک پر قربان کرنے کے لئے تیار ہوجائیے اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ یہ تمام کلفتیں دور کردے اور ہمارے مذہب اور ملک کو آزاد کردے۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اور کچھ نہیں کہونگا۔ مسجد میں صاف صاف واقعات بیان کردونگا۔ اگر ہندو ایک قربانی کریں تو مسلمان خلافت کے لئے ایک اور کریں۔ بھائیو! تم مسلمان کلمہ گو اور قرآن کے ماننے والے ہوکر ڈرتے ہو؟

جو مسلمان ڈرتا ہے اس کے ایمان نہیں ہے۔ مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ ایک ہے اللہ کے سوا اور کسی میں طاقت نہیں ہے۔ جو اللہ کی عبادت کرتا ہے اللہ اس کا دوست ہے اس کو چھوٹے بڑے کسی بادشاہ کی پرواہ نہیں ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے ہندو اور مسلمان بھائی مجھکو اجازت دیں گے کہ میں بھاگل کوٹ کی طرف سے گورنمنٹ کو اطلاع دیدوں کہ تم ہمکو سزا دو جیلخانہ بھیجو۔ پھانسی دیدو۔ گولی ماردو۔ لیکن جبتک ہندو مسلمانوں میں اتفاق ہے ........ ہم خلافت پنجاب اور سوراج کے مطالبہ سے دست بردار نہ ہوں گے

میں سب بھائی بہنوں کی خیروعافیت کے لئے دعا کرتا ہوں جنہوں نے نہایت محبت اور خلوص سے مجھ کو اس جگہ دعوت دی۔ مجھے بھاگل کوٹ بالکل اپنا گھر معلوم ہوتا ہے۔ (چیئرز)

(دستاویز ثبوت نمبر ۲۲)

## گواہ نمبر ۱۰

ٹرمبک ولد بھیکا جی عمر تقریباً ۴۲ سال مذہب ہندو۔ ذات جوسال سب انسپکٹر پولیس سی۔ آئی۔ ڈی ساکن پونہ نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں گذشتہ اگست میں بھاگل کوٹ کے اس جلسہ میں موجود تھا جس میں ملزم نے تقریر کی تھی۔ ملزم نے تقریر اردو میں کی تھی میں مرہٹی مختصر نویسی جانتا ہوں۔ جہاں تک میں اردو سمجھ سکا میں نے انکی تقریر کو مرہٹی میں لکھ لیا۔ حاضرین کے لئے تقریر کا فقرہ بفقرہ کناری زبان میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ میں نے اپنے مختصر نویسی کے نوٹوں کی نقل اتاری ہے۔ یہ نقل میں نے مرہٹی خط مروجہ میں اتاری ہے اور میرے خیال میں یہ صحیح ہے میں اپنے مختصر نویسی کے نوٹ کی مرہٹی میں نقل پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۲۳)

جہاں میں اپنے نوٹ نہیں پڑھ سکا میں نے ... کر دئے ہیں۔ میں نے اپنی مرہٹی کا حتی الوسع صحیح ترجمہ کر لیا ہے جو میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت نمبر ۲۴) میرے پاس مرہٹی مختصر نویسی کے نوٹ برائے معائنہ موجود ہیں۔ (کوئی جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ایم۔ تلاتی سٹی مجسٹریٹ۔ ۲۹ ستمبر سنہ ۲۱ء

---

# بیان مولانا شوکت علی صاحب

بعدالت سٹی مجسٹریٹ کراچی

ملک معظم بنام (مولانا) شوکت علی (صاحب)

## اظہار ملزم

سوال۔ کیا آپ نے ۱۰۔ جولائی کو کراچی میں آل انڈیا خلافت کانفرنس کے موقع پر تقریر کی تھی؟

جواب :- میں اس کا جواب اپنے بیان میں دیدونگا"

سوال :- کیا آپ کو گواہوں کے متعلق یا اس شہادت کے متعلق جو آج تحریر کی گئی ہے۔ کچھ کہنا ہے؟"

جواب :- میں کئی مہینے سے خلافت کا کام کر رہا ہوں۔ اس عرصہ میں میں نے ہزاروں میل کا سفر کیا ہے۔ ہزاروں تقریریں کی ہیں اور خلافت کے لیے لاکھوں روپیہ جمع کیا ہے۔ میں نے خلافت کی یہ تمام خدمت اپنے خالق کی عبادت سمجھ کر کی ہے۔

اپنی تمام تقریروں میں میں نے ایک ہی راگ الاپا ہے۔ میں نے گورنمنٹ سے کہا۔ اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ آٹھ کروڑ خدا ترس مسلمان اس کی سلطنت کا جزو بنا رہیں تو اس کو چاہیئے کہ مقامات مقدسہ اور جزیرۃ العرب کو خالی کر دے اور خلیفۃ المسلمین کے اقتدار اور دنیوی طاقت کو بحال رکھے۔ میری تمام تقریروں کا میلان اسی طرف ہے کہ اگر گورنمنٹ خلافت کے متعلق ہمارے مطالبات پورے نہ کریگی پنجاب کا انصاف نہ کریگی اور ہمکو مکمل سوراج نہ دیگی تو ایک خدا ترس مسلمان اور ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہوگا کہ اس سلطنت کو برباد کرنے کے لیے جو کچھ مجھ سے ہوسکے کروں۔ میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ مسلمان ہونے کی وجہ سے میرا فرض تھا کہ یہی فیصلہ کروں گورنمنٹ کے ساتھ میری وفاداری مشروط ہے۔ جبتک میرے مذہب اور ضمیر کو پوری پوری آزادی حاصل ہے میں بادشاہ کا مطیع ہوں۔ لیکن جس منٹ گورنمنٹ نے میری مذہبی آزادی میں مداخلت کی اسی لمحہ میری وفاداری بھی جاتی رہی۔ میں گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر اس نے مسئلہ خلافت اور پنجاب کے متعلق ہمارے مطالبات پورے نہ کئے اور سوراج نہ دیا تو گورنمنٹ اپنے رستے جائیگی اور ہم اپنے رستہ پر ہوں گے۔ آج ہمارے اور گورنمنٹ کے درمیان جنگ ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ گورنمنٹ ہمارے مطالبات کو تسلیم کرکے ہمارا اطمینان کردیگی اور اس طرح ہمارے اور اس کے درمیان صلح ہوجائیگی

ورنہ نہایت سخت جنگ ہوگی جس کا فیصلہ اسوقت ہوگا جبکہ یا تو ۳۰ کروڑ ہندوستانی مرجائیں گے یا ایک لاکھ انگریز نکال کر باہر کردئے جائیں گے۔

مسلمان کی حیثیت سے میں بغور قرآن شریف کا مطالعہ کرنے اور علماء کرام سے استفسار کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ میرے لئے سوائے اس تہیہ کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے سترہ برس تک اس گورنمنٹ کی ملازمت نہایت دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ کی ہے اور محکمہ افیون کا افسر ہونیکی حیثیت سے بہت سے مرد اور عورتوں سے میرے نہایت عمدہ دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔ سوسائٹی میں میں نہایت ہر دلعزیز تھا کیونکہ میں کرکٹ۔ فٹ بال وغیرہ کھیلتا تھا اور اپنے زمانہ کے بہترین کھلاڑیوں میں تھا۔ میں دیوانہ نہیں ہو گیا ہوں۔ میرے دیوانہ کتے نے نہیں کاٹ کھایا ہے کہ خواہ مخواہ ان لوگوں کا دشمن ہو جاؤں جن کے ساتھ نہایت دوستانہ طریقہ پر میں نے برسوں گزارے ہیں۔ آج خدا نے مجھ کو اس نتیجہ پر مجبور کیا ہے لیکن اب بھی اگر گورنمنٹ دل سے معافی مانگ لے اور خدا کے سامنے ناک رگڑے تو اب بھی میں اس کے ساتھ رہنے کو تیار ہوں۔

مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ جو تقریریں اس مقدمہ کی مسل میں شامل کی گئی ہیں وہ صحیح طور پر میرے بیان کی ترجمانی کرتی ہیں۔ لیکن جو کچھ میں نے اسوقت کہا ہے وہ بھی میری تمام تقریروں کا خلاصہ رہا ہے میں اپنے بڑے سردار مہاتما گاندھی کا ایک نہایت ناچیز سپاہی ہوں اور میں مرکزی خلافت کمیٹی جمعیۃ العلماء۔ کانگریس کمیٹی اور مہاتما گاندھی کے تمام عمل کی پیروی کر رہا ہوں میں ترک موالات بلاتشدد پر خود بھی عامل ہوں اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ مہاتما گاندھی کا مذہب ہے کہ وہ خود اپنی جان خوشی سے دیدیں لیکن کسی دوسرے کی جان نہ لیں۔ لیکن مجھ کو مسلمان ہونیکی حیثیت سے قرآن شریف کا صاف اور صریح حکم ہے اور حضور اکرم صلعم کا اسوہ حسنہ بھی اس کی ہدایت

کرتا ہے کہ سچائی، پاکبازی اور خدا کے کام کے لئے مرنا اور مارنا دونوں اچھے کام ہیں میرے
اور مہاتما گاندھی کے درمیان مذہبی عقائد میں اس معاملہ میں اختلاف ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں
نے متفقہ طور پر یہی فیصلہ کر لیا ہے کہ ہمارا ابھی یہی رویہ رہیگا اور ہم ترک موالات بلاتشدد
کے اصول پر کام کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے شروع میں تیرہ سال تک مکہ میں
کیا تھا۔ اگر اب بھی ضرورت ہو تو میں پھر کہتا ہوں کہ گورنمنٹ ہمارے تمام مطالبات پورے
کر کے اسلام اور ہندوستان کیساتھ صلح کر سکتی ہے۔

(دستخط ایس۔ ایم۔ تلاتی سٹی مجسٹریٹ۔ کراچی۔ ۲۹۔ ستمبر ۱۹۲۱ء)

نوٹ نمبر ۱۔ تقریر کے جو فقرے مجسٹریٹ صاحب نے قلمبند نہیں کئے تھے ان کا اضافہ
کر دیا گیا ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ تقریر ختم ہونے کے بعد مجسٹریٹ نے جو کچھ بیان لکھا تھا وہ مولانا شوکت علی
کو دیا کہ پڑھکر اس پر دستخط کر دیں۔ مولانا نے اس کو دیکھکر کہا۔ خط خراب ہے پڑھا نہیں جاتا
مجسٹریٹ نے خود پڑھکر سنا دیا اور مولانا نے اسپر دستخط کر دے۔

نوٹ نمبر ۳۔ مجسٹریٹ نے اس کے بعد فرد قرارداد جرم پڑھکر سنائی اور مقدمہ سشن
سپرد کیا۔ مولانا شوکت علی نے کہا سشن جلدی ہو جائے تو بہتر ہے۔ حاضرین کی طرف اشارہ کر کے
ان لوگوں کا بہت وقت ضائع ہو رہا ہے۔

مجسٹریٹ نے مولانا سے دریافت کیا کہ کوئی گواہ اپنی صفائی میں پیش کریں گے۔
مولانا نے انکار کیا اور فرمایا ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۲۶)

# فرد قرارداد جرم

میں ایس۔ ایم۔ تلاتی مجسٹریٹ درجہ اول تم شوکت علی رامپوری پر حسب ذیل جرم عائد کرتا

ہوں کہ اول :- تم نے ۱۰ جولائی ۱۹۲۱ء یا اس کے قریب کی تاریخ میں خلافت کانفرنس کے موقعہ پر کراچی میں وہ تقریر کی جو دستاویزات ثبوت مشمولہ مسل نمبر ۴۷ میں درج ہے۔ اس تقریر میں تم نے گورنمنٹ کے خلاف جو ہندوستان میں قانون کی بنا پر قائم ہے بدخواہی پھیلانیکا اقدام کیا اور ثانیاً تم نے اسی روز یا اس کے قریب ہی اسی تقریر میں انگریزوں اور ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کے دیگر طبقات کے درمیان نفرت کے جذبات کو بڑھانیکا اقدام کر کے اس جرم کا ارتکاب کیا جو زیر دفعات ۱۲۴ (الف) اور ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند لائق سزا ہے۔ اور جو عدالت سشن کراچی کی حدود سماعت میں داخل ہے۔

لہٰذا میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہارا مقدمہ بابت جرائم مذکورہ عدالت مذکور میں سماعت کیا جائے +

(دستخط) ایس - ایم - تلاتی - سٹی مجسٹریٹ کراچی - ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۲)

# حکم سپردگی مقدمہ بعدالت سشن

ملک معظم .......... بنام (مولانا شوکت علی صاحب) رامپوری

اس مقدمہ میں ملزم کے خلاف زیر دفعات ۱۲۴ (الف) اور ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند گورنمنٹ کے خلاف جو ہندوستان میں قانون کی بنا پر قائم ہے - بدخواہی پھیلانے کے اقدام اور انگریزوں اور ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کے دیگر طبقات کے درمیان دشمنی کے جذبات بڑھانے کے اقدام کی بنا پر استغاثہ دائر کیا گیا ہے۔

یہ استغاثہ لوکل گورنمنٹ کی اجازت سے دائر کیا گیا ہے جس کا حکم مورخہ

۳۱- اگست سنہ ۱۹۲۱ء شامل مسل ہذا ہے -

واقعات یہ ہیں کہ ۱۰- جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کو ملزم نے خلافت کانفرنس منعقدہ کراچی میں ایک کثیر مجمع کے سامنے تقریر کی جس میں اور باتوں کے علاوہ یہ بھی بیان کیا کہ : - "ظلم اور وعدہ خلافی کا کوئی کام ایسا نہیں ہے جو اس گورنمنٹ نے ہندوستان میں نہ کیا ہو" انہوں نے انگریزوں کو مذہب اسلام اور ہندوستان کا دشمن بتایا - اور یہ بھی کہا کہ انگریزوں نے ہندوستان کی ناشکری کی جس نے جنگ کے زمانہ میں ان کی مدد کی تھی - اور بجائے شکریہ کے گورنمنٹ نے یہ کہا کہ وہ ہندوستان کا غرور نکال دے گی - انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ آئندہ بقرعید کے موقع پر گورنمنٹ مندروں میں گائے کے گوشت کے ٹکڑے اور مسجدوں میں سور کے گوشت کے ٹکڑے پھنکوائیگی اور یہ کہے گی کہ گائے کا گوشت مسلمانوں نے اور سور کا گوشت ہندوؤں نے پھینکا ہے -

پولیس انسپکٹر بخت حسنین کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسوقت موجود تھا جبکہ ملزم نے ۱۰- جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کو یہ تقریر کی تھی - یہ تقریر اردو میں کی گئی تھی اور گواہ نے اسی وقت اس کو اردو مختصر نویسی کے اصول پر قلمبند کر لیا تھا - گواہ کا یہ بھی بیان ہے کہ اس نے وہی لکھا ہے جو ملزم نے کہا تھا - اس نے اپنے مختصر نویسی کے نوٹ مع نقل بخط مروجہ پیش کئے تھے جس کا انگریزی ترجمہ خان بہادر سید محمود شاہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس تیار کرنے کیا ہے -

اسی تقریر کو سب انسپکٹر شان بہادر نے بھی اردو مختصر نویسی میں لکھا تھا جس کا انگریزی ترجمہ شامل مسل ہے -

۱۱- جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کو ملزم نے نوشیرو فیروز میں تقریر کی جس کے نوٹ سب انسپکٹر

کرم چند نے لئے جو شامل مسل ہے۔

پھر ۱۔ اگست ۱۹۲۱ء کو ملزم نے بھاگل کوٹ ضلع بیجاپور میں ایک تقریر کی جس کو انسپکٹر جوشی چوناسی۔ آئی۔ ڈی۔ نے سرٹی مختصر نویسی میں لکھ لیا تھا۔ اس تقریر کے نوٹ بھی شامل مسل ہیں۔

ملزم نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ یہ بتانے کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ آیا جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ اس کی صحیح رپورٹ شامل مسل کی گئی ہے یا نہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تمام تقریروں میں یہ کہا ہے کہ اگر گورنمنٹ خلافت کے متعلق ہمارا اطمینان نہ کریگی۔ پنجاب کا انصاف نہ کرے گی اور ہم کو مکمل سوراج نہ دیگی۔ تو ایک خداترس مسلمان اور ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہوگا کہ اس سلطنت کو برباد کرنے کے لئے جو کچھ میں کرسکتا ہوں کروں"

ملزم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ میں گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ مسئلہ خلافت اور پنجاب کے متعلق ہمارا اطمینان نہ کرے گی اور ہم کو سوراج نہ دیگی تو گورنمنٹ اپنا رستہ لے گی اور ہم اپنے رستہ پر ہوں گے۔ آج ہمارے اور گورنمنٹ کے درمیان جنگ ہے"

شہادت جو اس مقدمہ میں گزری ہے اس سے ظاہر ہے کہ ملزم نے خلافت کانفرنس میں ۱۰۔ جولائی ۱۹۲۱ء کو تقریر کی جس میں انہوں نے گورنمنٹ کے خلاف جو قانون کی بنا پر ہندوستان میں قائم ہے۔ بدخواہی پھیلانے اور انگریزوں اور ملک معظم کی ہندوستانی رعایا کے دیگر طبقات کے درمیان نفرت کے جذبات بڑھانیکا اقدام کیا۔

اس لئے میرا فیصلہ ہے کہ ملزم کے خلاف دفعات ۱۲۴ (الف) اور ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمہ قائم ہے اور میں ان کو عدالت سشن کراچی کے سپرد کرتا

ہوں۔ جہاں یہ اپنے مقدمہ زیر دفعات مذکورہ کی پیروی کریں +

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی سٹی مجسٹریٹ کراچی ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

مولانا
محمد علی صاحب کے
خلاف
دوسرا مقدمہ
بغاوت کا الزام

# استغاثہ

## بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ - کراچی

آر۔آر۔ بوانڈ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ۔ساکن کراچی ........ مستغیث

بنام

(مولنا) محمد علی رامپوری ................ ملزم

استغاثہ زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند۔

مستغیث حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

۱ - یہ استغاثہ بحکم لوکل گورنمنٹ دائر کیا جاتا ہے جس کا حکم مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۱ء جسکی رو سے مستغیث کو اس استغاثہ کے دائر کرنے پر مامور کیا گیا ہے منسلک ہذا ہے۔

۲ - ماہ جولائی ۱۹۲۱ء میں ملزم نے بمقام کراچی عیدگاہ کے میدان میں ایک مجمع کے سامنے تقریر کی جسمیں انھوں نے نفرت دلانے اور توہین کرانے کا اقدام کیا اور گورنمنٹ کے خلاف جو برٹش انڈیا میں قانوناً قائم ہے بدخواہی پیدا کرنیکا اقدام کیا۔

۳ - ملزم نے عمداً جرم زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا ہے لہذا مستغیث مستدعی ہے کہ ملزم کیساتھ بموجب قانون بازپرس کی جائے۔

(دستخط آر۔آر۔ بوانڈ کراچی ۲۳ ستمبر ۱۹۲۱ء

### فہرست گواہان حسب ذیل ہے۔

۱- انسپکٹر لخت حسنین ........ یو۔پی۔پولیس

۲- سب انسپکٹر شان بہادر ۔یو۔پی۔پولیس

۳۔ سب انسپکٹر عبداللہ ———— سندھ پولیس۔ کراچی۔
۴۔ مسٹر زماں شاہ محبوب شاہ ———— ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ کراچی
باقی گواہوں کے نام بصورت ضرورت بعد میں پیش کئے جائیں گے۔

(دستخط) ڈبلیو۔ الفنسٹن ۔ کراچی مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۱ء
وکیل سرکاری

## بسلسلہ کارروائی روز چہارم

مولانا شوکت علی صاحب کے مقدمہ کی سماعت پانچ بجے ختم ہوگئی اور مجسٹریٹ نے حسب مشورہ وکیل سرکار مولانا محمد علی صاحب کے خلاف دوسرے مقدمہ کی سماعت شروع کرنی چاہی لیکن مولانا نے فرمایا کہ میں دس پندرہ منٹ میں عصر کی نماز پڑھ لوں اس کے بعد عدالت کو اختیار ہے جبتک چاہے کارروائی جاری رکھے چنانچہ نماز کے بعد پانچ بجکر بیس منٹ پر سماعت مقدمہ شروع ہوئی اور سب سے پہلے مسٹر براونڈ مستغیث کو طلب کیا گیا۔ ایک گھنٹہ کے اندر شہادت اثبات جرم قلمبند کر کے کارروائی ختم کی گئی۔

## بیان مستغیث

(دستاویز ثبوت ۱)

آر۔ آر۔ براونڈ عمر تقریباً ۴۱ سال مذہب عیسائی چرچ آف انگلینڈ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔
میں نے یہ استغاثہ بحکم لوکل گورنمنٹ دائر کیا ہے اور دستاویز ثبوت ۲ ہی لوکل گورنمنٹ کا حکم ہے

دستخط۔ ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء۔

(دستاویز ثبوت ۲؎)

## حکم

بموجب منشاء دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء گورنر باجلاس ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی یا اس کے مامور کردہ کسی پولیس افسر کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ (مولانا) محمد علی رامپوری حال وارد بمبئی کے خلاف اس تقریر کی بنا پر جو (مولانا) محمد علی مذکور نے دس جولائی ۱۹۲۱ء یا اس کے قریب بمقام کراچی عیدگاہ کے میدان میں پبلک کے سامنے کی تھی زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند ۱۸۶۰ء عیسوی استغاثہ دائر کریں۔

بحکم ہز اکسلنسی گورنر باجلاس ۔ پونہ

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۲۱ء

## گواہ ۱؎

(دستاویز ثبوت ۳؎)

بحث حسنین ولد تصدق حسین عمر تقریباً ۴۴ سال ذات سید۔ انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ الہ آباد نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں گذشتہ جولائی کی آٹھ تاریخ کو خلافت کانفرنس میں موجود تھا۔ اس روز مسٹر محمد علی نے اپنی صدارت کی تقریر اردو میں کی تھی۔ میں اردو تقریریں مختصر نویسی میں لکھتا رہتا ہوں۔ میں نے یہ تقریر مختصر نویسی کے اصول پر قلمبند کر لی تھی۔ میں نے اپنی مختصر نویسی کی نقل اردو خط مروجہ میں کر لی ہے جو میں پیش کرتا ہوں۔

(دستاویز ثبوت ۴؎) (مولانا محمد علی نے عدالت سے کہا کہ گورنمنٹ کا حکم تو ۱۰ جولائی کی تقریر کے متعلق تھا یہ ۸ جولائی کی تقریر کا کیا ذکر ہو رہا ہے وکیل سرکار

نے کہا اسکا بھی ذکر اب آتا ہے) ملزم نے واقعی وہی کہا تھا جو میں نے قلمبند کیا ہی
میں دس جولائی کو عیدگاہ میدان کے پبلک جلسہ میں موجود تھا جہاں ملزم نے اردو
میں تقریر کی تھی۔ جو کچھ ملزم نے کہا اسکو میں نے مختصر نویسی میں لکھ لیا۔ میں نے اپنے مختصر
نویسی کے نوٹس کی صحیح صحیح اردو خط مروجہ میں نقل اتار لی ہے جو میں پیش کرتا ہوں
(دستاویز ثبوت ۵) جو کچھ میں نے اسمیں لکھا ہے وہی ملزم نے کہا تھا۔ عیدگاہ کے
جلسہ میں تین ہزار کے قریب آدمی تھے۔ ہندو مسلمان دونوں شریک تھے۔
سوال منجانب وکیل سرکار۔ کیا جلسہ میں کچھ جوش اور اضطراب پھیلا تھا۔
گواہ۔ میں اپنے لکھے ہوئے نوٹ دیکھکر بتا سکتا ہوں۔ وکیل سرکار۔ اچھا آپ
اپنے نوٹ دیکھ لیجے۔ گواہ (نوٹ دیکھکر) کچھ گرم جوشی کا اظہار ہوا تھا۔

(جرح نہیں کی گئی) (دستخط) ایس ایم۔ تلاتی۔

۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت ۴) (نقل رپورٹ سی۔ آئی ڈی)

## واقعہ ۸ جولائی سنہ ۲۱ء کو

## بوقت شام مسٹر محمد علی۔ علی برادر نے آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی میں بحیثیت پریسیڈنٹ حسب ذیل تقریر کی

جناب مولانا صادق صاحب برادران ملت و وطن! میں آپ تمام حضرات اور خاصکر اہل
کراچی کا نہایت ممنون ہوں کہ آپ حضرات نے ہمارا استقبال اس شان شوکت سے
ساتھ کیا کہ اس پر اگر ہم سے بہت زیادہ مرتبہ رکھتے والے اصحاب بھی رشک کریں
تو تعجب کی بات نہیں۔ میں بالخصوص اس اعزاز کا شکریہ اس موقع پر اس لئے

ادا کرتا ہوں کہ جہاں تک ہمارے دشمنوں کا۔ ہمارے دشمنوں کا نہیں ہمارے ملک اور ہمارے مذہب اور ہمارے ملت کے دشمنوں کا تعلق ہے وہاں تک تو ہم اس دنیائے فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں کہ جو سرکار کے جیلخانہ کی دہمکی سے ڈرکر سرکار کے سامنے ہاتھ جوڑکر۔ گھٹنوں کے بل گرکر ناک رگڑکر معافی مانگ چکے ہیں۔ سرکار کے جیل خانہ میں ہم ایک مرتبہ جا چکے ہیں جسکے بعد سے سرکار کے جیل خانہ کا ایسا خوف ہمارے دلمیں بیٹھ گیا ہے کہ ہم اپنے دین کو خیرباد کرنے کو طیار۔ ہم اپنی ملک کی عزت کو خیرباد کرنے کو طیار۔ ہم اپنے گھرانے کی عزت کو خیرباد کرنے کے لئے طیار۔ خود اپنی عزت چھوڑنے کو طیار ہو چکے تھے اور سرکار سے معافی مانگ چکے تھے۔ جہاں تک سرکاری اخباروں کا ہیں انکو سرکاری اخبار کہتا ہوں کہ جو گورنمنٹ کے معاون ہوتے ہیں۔ جو انگریزی حکومت کے معاون ہوتے ہیں۔ اور جو آج اس طرح حکومت کے معاون ہیں کہ جس سے آج ہم نے بالکل قطع تعلق اور ترک موالات کر لیا ہے ان تمام اخباروں کا جہانتک تعلق ہے وہاں تک تو ہماری ہستی بالکل برباد ہو چکی ہے۔ ہمارے لئے لب کشائی کا کوئی موقع نہیں رہا۔ ہماری بات کوئی بھی ہندوستان میں سننے کو طیار نہیں ہے۔ ہماری بات کا کسی پر بھی ذرا سا اثر ہونے والا نہیں۔ لیکن کچھ عجیب بات ہے کہ جسوقت ہمارا بیان شائع ہوا۔ بہرورچ میں میں نے صدارت کی ایک خلافت کانفرنس کے موقع پر اسکے بعد ہم بمبئی میں آئے۔ بمبئی میں بارہا ہم سے خواہش کی گئی کہ ہم جلسوں میں شریک ہوں۔ وہاں تقریریں کریں۔ بظاہر لوگ اب بھی ہماری باتیں سننے کو طیار تھے اسکے بعد ہم پونہ گئے۔ پونہ میں ہمارا جلوس نکلا۔ گوکاک گئے وہاں لوگوں نے بہت خاطر تواضع

ن بیلگام گئے تو ہم دونوں بھائیوں کو وہاں کی میونسپلٹی نے Address
پیش کیا۔ ان تمام باتوں کے بعد اگر کسی اور مزید شہادت کی ضرورت تھی تو وہ اہل
ونے پوری کر دی اور باوجود اس کے کہ بھائی کی ہستی باقی نہیں رہی تھی ہمارا
ہو وہ اس دار فانی سے اٹھ چکا تھا پھر بھی آپ بھائیوں نے اور جو بہنیں یہاں موجود
ہیں انہوں نے سندھ کی بہنوں نے ہمارا استقبال اس طرح سے کیا کہ جس سے
مطمئن ہو گیا اگر کبھی ہمکو پہلے شبہ بھی تھا کہ ہماری بات آپ اس طرح سننے کو
طیار نہیں جیسے پہلے سننے کو طیار تھے۔ ؎

تم یہ بھی سمجھنا کہ فنا میرے لیے ہے　　پر غیب سے سامان بقا میرے لئے ہے

اور اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ ؎

پیغام ملا تھا جو حسین ابن علی کو　　خوش ہوں وہی پیغام قضا میرے لئے ہے

لیکن اسکے ساتھ ہی ایک بڑا راز ہے جسکی ابتدا میں میں ایسے عرض کرونگا
اور اپنی تقریر کا خاتمہ بھی اسی راز پر کروں گا جیسے میرا شعر ابھی پڑھکر سنایا گیا۔

تقریر سے پہلے اختر علی ہمراہی مظہر نے یہ شعر پڑھے تھے۔

ہے ظلم تیرا عام بہت پھر بھی ستمگر　　مخصوص یہ انداز جفا میرے لئے ہے

گورنمنٹ کو جتنی فکر ہماری تذلیل اور تحقیر کی ہے اتنی کسی کی تذلیل تحقیر کی
نہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم دونوں بھائی اور مہاتما گاندھی ملک ہندو مسلمان کے اتحاد
کو گورنمنٹ کے سامنے۔ ملک کے سامنے تمام دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اور یہ وہ
نسخہ ہے کہ جسمیں ہندوستان کی زندگی اور اس طرز حکومت کی موت ہے۔ ہماری
گورنمنٹ کے پاس ایک ایسے عطار کی طرح کہ جس کے پاس فقط ایک شیشی ہے
دوا کی۔ بخار کی دوا اسمیں۔ کھانسی کی دوا اس میں۔ پلیگ کی دوا اسمیں Influenza
کی دوا اسمیں چوہے مارنیکی دوا اسمیں۔ بلی مارنیکی دوا اس میں۔ جلانیکی دوا اسمیں۔ مارنیکی دوا

اس میں اسی ایک بوتل میں سب کچھ دوا ہے۔ وہ ہندو مسلمان کا لڑانا تھا۔ خود
ویسرائے نے بھی Montagu-Chelmsford Reforms کی رپورٹ میں اس کا
اعتراف کیا ہے کہ یہ وہ طریقہ رہا ہے کہ جو برتا گیا ہے ہندوستان میں اب تک
یہی وجہ ہے کہ بار بار ہندوستان کے اخبار اور بالخصوص Daily Telegraph
اور Morning Post کہ جو موجودہ طرز حکومت برقرار رکھنے
کے لئے ان تھک کوشش کر رہے ہیں بار بار لکھتے ہیں کہ یہ علی بھائیوں اور
گاندھی کا Unscrupulous اور Unnatural تو Alliance
الائنس ہے ہندو مسلمان جو ایک ہی دیش کے رہنے والے ہیں ان کا میل تو
Unnatural اور غیر قدرتی ہے اور انگریزوں کا ہندوستانیوں کیساتھ
میل قدرتی ہے۔ آقا کا غلاموں کے ساتھ میل قدرتی ہو ان لوگوں کا جو ہزاروں کی
تنخواہ پاتے ہیں اور تھوڑا کام کرتے ہیں اور ہمارے ان بھائیوں کا ( C. I. D
رپورٹروں کی طرف اشارہ کیا ) کہ جو بالکل صبح سے شام تک غلامی کرنے میں گرفتار
ہیں اور تھوڑا سا نان جوین ملتا ہے ان کا میل Natural کہنا چاہئے انگریزی
فوج کے جرنیل کمانڈر کمانڈر انچیف سب کا اور اس بیچارے Captain
سپاہی کا جو گیارہ روپیہ پر اپنی جان ہتھیلی پر رکھے پھرتا ہے اپنے دین کو پچھلی لڑائی میں
چھوڑ دیا الحاکا Natural تو Alliance سمجھا جاوے اور اس بھومی کے رہنے
والوں کے Unnatural Alliance کو سمجھا جاوے چونکہ ہم دونوں بھائی اور
گاندھی اس Unity کا نمونہ ہیں اور آخر وقت تک ہماری یہ کوشش ہوگی کہ
ہم اپنے مذہب پر قایم رہکر اس اتحاد کو قوت دیں اسلئے پوری کوشش گورنمنٹ
کی جانب سے کی جاوے گی کہ ہم میں اور مہاتمہ گاندھی میں کوئی تفرقہ ڈلوایا جاوے
ہمارے اوس Statement کے متعلق۔ معافی کے متعلق۔ کہ وہ معافی آپ

مانگی گئی تھی۔ وہ اسنے مانگی گئی تھی جنکو اندیشہ تھا کہ ہم [illegible] ہندوستان
میں پھیلا دینگے میں سب کے سامنے آج نام لیتا ہوں کہ وہ معافی مانگی گئی تھی خود پنڈت
مدن موہن مالویہ صاحب سے اسلئے کہ وہ خائف ہیں کہ ہندوستان میں بلوہ اور
خونریزی ہوگی۔ افسوس ہے کہ ہمارے بھائی مالویہ جی اور سپرو صاحب کے دلپر
وہ اثر نہ ہوا جو ہونے پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن جو ہمارا منشا تھا وہ ہمنے ادا کردیا
اب خدا اور رسول اور تمام دنیا کے سامنے سبکدوش ہو گئے۔ چاہے وہ ہماری معافی
کو مانیں یا نہ مانیں۔ ہمنے جو بیان کیا تھا اسپر ۔۔۔ ہم ۔۔۔ طور پر اس کا
اظہار کرتے ہیں کہ ہمکو افسوس ہے کہ ہماری تقریروں ۔۔۔ بعض الفاظ درشت تھے۔
بعض جملے سخت تھے۔ گورنمنٹ نے ہمکو اپنی طرف سے کوئی تقریریں ہماری
نہیں بھیجیں جسکے متعلق ہم گورنمنٹ کو Apology دیتے۔ جس وقت
ویسرائے سے ہمنے کہا کہ وہ تقریریں کونسی ہیں جس کے متعلق شکایت ہے تو
اوس کے (تقریروں کے) دینے سے انہوں نے انکار کردیا اس لئے کہ یہ وہ تقریریں
نہیں جو ہمارے جیسے بھائیوں نے لکھی تھیں ۔۔۔ رپورٹروں کی طرف اشارہ
کیا) لیکن نہ معلوم ہمارے بھائیوں کا قصور ہے یا اس سرکار کا جو اسمیں ترجمہ کراتی
ہے یا اسمیں اصلاح دیتی ہے میر تقی لکھنؤ کے مشہور شاعر تھے انپر سودا اور دوسرا
شاعر نے ہجو لکھی اور ہجو میر تقی ایسے مقتدر آدمی کی کیا کرتے اسمیں انہوں
نے یہ لکھا ہے کہ ایک کاتب سودا کے پاس آیا اور کچھ دکھڑا رونے لگا کہا کہ ہم لوگ
Copy Writers کاتب ہیں بمشکل سے دن بھر رات بھر لکھتے ہیں تب جاکر تھوڑی
سی روٹی ملتی ہے لیکن بجائے اسکے کہ لوگ ہمسے خوش ہوں کہ ہم تھوڑی سی فیس
میں علم کو دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ ہماری بڑی بدنامی ہوتی ہے خصوصاً اگر کسی شاعر
کا کلام کسی دیوان کے چھاپنے کو آتا ہے اور ہم کاتب اسکو شائع کرتے ہیں تو

تو ہم بدنام ہوتے ہیں کیونکہ سہ

ہر ورق پر ہے میری اصلاح ۔ لوگ کہتے ہیں سہو کاتب ہے

میں اپنے بھائیوں (رپورٹروں سے) معافی چاہتا ہوں۔ میرے دل میں خیال آیا
کہ شاید ہمارے بھائی تحت نشین صاحبان Reporter C.I.D present in conference.
یا اور ایسے ہی بھائیوں کا کرم ہے کہ چند فقرے جو ہمارے پاس مالویہ جی کی طرف سے
پہنچے۔ وہ وہ تھے جو نہ ہمارے کہے۔ اور نہ ہمارے ذہن میں تھے۔ لیکن میں
معافی چاہتا ہوں کہ یہ خیال ہی کیوں دل میں آیا جو کہ:۔

ہر ورق پر ہے میری اصلاح لوگ کہتے ہیں سہو کاتب ہے

ترجمہ ایسا ہوا ہے اس Speech کا کہ اس انگریزی کے قربان جائیے جس کسی
نے یہ ترجمہ کیا ہو۔ بہر حال ذرا ذرا سے ٹکڑے سے جو کاٹ کر انہوں نے ہمکو دکھایا ہے
اسکے دیکھنے کے بعد ہم نے اس کے اقبال سے قطعی انکار کر دیا کہ ہم تسلیم کرتے ہیں
اس بات کو کہ اس Violence یعنی تشدد و سختی۔ یا ہماری زور آزمائی کے لئے
کوئی تحریک یا تحریریں پیدا ہوتی ہیں۔ ہمکو قطعی اس سے انکار ہے۔ لہذا ہمکو اس
Statement میں جسمیں تغیر و تبدل کرنے کا ہمارے کو کوئی حق نہ تھا جسکو ہمارے
بھائی اور ممبر گاندھی جی نے تیار کیا تھا اس Statement کے وجہ سے
ایک اظہار افسوس کا اپنے سامنے اور پنڈت مدن موہن مالویہ کے سامنے اگر ان کی
نوبت آتا ہو کہ ذرا سی خونریزی ہو حالانکہ لوگ دیکھتے ہیں کہ وہ مار دھاڑ میں خونریزی ہو گئی
علیگڑھ میں خونریزی ہو گئی اور راستے بریلی میں ہو گئی اور جلیانوالہ باغ میں ہوئی جو
سب کو معلوم ہے لیکن اگر کوئی Violence ہماری تقریروں میں ہو تو ہم معافی
مانگتے ہیں لیکن جو ہم نے Assurance دیا ہے اسمیں ہم ہمیشہ شریک
رہینگے یعنی جب تک ہمارے مذہب نے تلوار کھینچنے کے لئے مجبور نہیں کیا ہے

تب تک ہم انکا Prosecution نہیں کریں گے ہماری سچائی کی
آج جانچ نہیں ہو رہی ہے ہماری سچائی کو ہمارے دیش کے بھائی اور بہنیں
جانتے ہیں - آج سچائی کی جانچ ہو رہی ہے لارڈ ریڈنگ کی جبکہ ایک بڑا آدمی انکے
ملک میں موجود ہے جو King George سے بھی اوپر سبقت رکھتا ہے ملکی
معاملات میں یعنی Lloyd George اسکی سچائی کا امتحان ہو چکا ہر شخص جان چکا
کہ وہ کسقدر دروغ گو اور فریب دہ ہے انکے سامنے کیا ضرورت ہے کہ ہم جائیں
اور کہیں کہ ہم سچے ہیں کیا اس کے سامنے ہمکو قرآن اٹھانے کی ضرورت ہے۔
انکے سامنے جس نے ہزار وعدہ کئے اور ایک وعدہ کو بھی پورا نہیں کیا اللہ اکبر
آج کسی انگریز کو حق نہیں ہے کہ ہمسے پوچھے کہ تم اپنے وعدوں کے اوپر سچے
رہو گے جب تک ان وعدوں کا ایفا نہ ہو جائے جو Lloyd George نے
نے ساری دنیا کے سامنے کئے تھے۔ اور سب جھوٹے نظر آتے ہیں جبتک
ان وعدوں کا ایفا نہ ہو جائے جو Lord Hardinge نے دوران جنگ میں
کئے تھے ان وعدوں کو مکہ کے لئے توڑا کربلا کے لئے توڑا بغداد کیلئے
توڑا اسمرنا کے لئے توڑا کوئی وعدہ مقدس مقام کے لئے نہیں تھا جو اس قوم
نے نہ توڑا ہو۔ یہ مسلمانوں کو صریح دھوکا دہی تھی اسکے بعد ہمسے پوچھا جاتا ہے
کہ تم ان وعدوں پر سچے رہو گے اس کے بعد ہمکو دھمکی دی جاتی ہے کہ تم پر
مقدمہ چلائیں گے۔

اے حضرات میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ لارڈ ریڈنگ کا کبھی ارادہ
ہم پر مقدمہ چلانے کا نہ تھا۔ یہ جھوٹ بات ہے کہ لارڈ ریڈنگ کی نیت تھی
کہ ہم پر مقدمہ چلائیں کونسل میں بیٹھکر کہ مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اور مقدمہ چلایا
جاتے یہ وہ چیزیں ہیں کہ جو ہر ایک Diplomat جانتا ہے (دو تین لفظ پڑھنے میں

نہیں گئے) لارڈ ریڈنگ کو معلوم تہا کہ ہندوستان کے ساتھ اس طرح لڑائی مول لینا ہے جس طرح لارڈ چیمسفورڈ نے لی اور لارڈ ریڈنگ اس لڑائی کے لئے تیار نہیں تھے ہم صاف کہتے ہیں کہ ہم بھی لڑائی کو پسند نہیں کرتے ہم خود گورنمنٹ کے ساتھ لڑائی لڑنا نہیں چاہتے۔ ہم خود چاہتے ہیں کہ صلح اور آشتی کے ساتھ تمام معاملات طے ہو جائیں۔ ہمارے اوپر لارڈ ریڈنگ سے بہی زیادہ ذمہ داری ہے۔ ہمارے اوپر تیس کروڑ ہندوستانیوں کی ذمہ داری ہے لارڈ ریڈنگ کو کیا وجہ تہی ہندوستان آنیکی اگر ۵ برس تک انکی حکومت چلی پہر انکو کوئی واسطہ نہو گا۔ لیکن ہم ہندوستان کی زمین سے پیدا ہوئے ہیں اور ہندوستان کی زمین میں گڑنے والے ہیں اگر ہندوستان کی ذمہ داری ہم پر نہوگی تو کیا لارڈ چیمسفورڈ یا لارڈ ریڈنگ پر ہوگی جسقدر ذمہ داری انکی تہی وہ سر مائیکل اوڈائر اور جنرل ڈائیر نے دکہلادی جو آج Forgive اور Forget کا سبق لیکر بیٹھے ہیں جسدن ہندوستان بہول جائے گا جلیانوالہ باغ کو اس سے زیادہ جسدن ہندوستان بہول جائے گا پیٹ کے بل چلنے کو اور جسدن ہندوستان بہول جائے گا تمام وعدوں کو جو جزیرۃ العرب کے مقدس مقامات کے متعلق مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے تھے میں کہتا ہوں خدا اسدن ہندوستان کے تمام تختے کو ایک سمندر کی موج Kemari کیماڑی سے اٹھے اور کلکتہ سے لیکر راس کماری تک لیجاوے اور تمام ہندوستان ڈوب جائے اس کو بہولنا اپنے دیش کو بہولنا ہے۔ اس کو بہولنا اپنے دہرم کو بہولنا ہے اپنے خدا اور رسول کو بہولنا ہے۔ (اللہ اکبر) Forgiveness یعنی معاف کرنا ہاں ہم لوگ تیار ہیں لیکن کوئی معافی مانگ بہی رہا ہے گورنمنٹ کو

تو ہماری Apologies کی ضرورت تھی گورنمنٹ تو خود Apologies کی ہوگی ہے جب وہ کسی سے معافی مانگے گی تو اسے کوئی معاف ہی کرے گا کوئی دکھائے اپنے دلکے انقلاب کو کہ تمہارا (اس کا) دل بدل گیا ہے آج Liberal League کے سامنے والیسرائے فرماتے ہیں کہ Forgive Forget میں پوچھتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ نرم ہو گئی ہے Sir William Vincent کی تقریر میں سر ولیم وِنسنٹ کو لارڈ ریڈنگ سے زیادہ جانتا ہوں میں انکو اس وقت سے جانتا ہوں کہ جسوقت وہ سکریٹری ہوکر سر علی امام کے یہاں آئے تھے اگر آج وہ کھڑے ہوکر سول سروس کی طرف سے کہیں کہ ہم شرمندہ ہیں سر مائیکل اوڈوائر کی طرف سے تو میں سمجھونگا کہ انہوں نے معافی مانگی لیکن سر ولیم ونسنٹ کھڑے ہو جاتے ہیں اسپر الزام لگانے سے جسوقت تک یہ گورنمنٹ ہندوستان کے خزانہ سے O'Dwyer کو پنشن دے گی جسوقت تک یہ گورنمنٹ ہندوستان کے خزانہ سے پنشن دے گی Dyer کو اس خزانہ سے نہیں بلکہ کسی خزانہ سے تو میں کہونگا کہ انہوں نے کسی چیز کو نہیں بھولا نہ کسی چیز کو معاف کیا اور وہ مستحق نہیں ہیں کہ تم بھول جاؤ یا معاف کر دو۔ آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ میرے بڑے بھائی کہ جو اتنا بڑا پیٹ لئے ہوئے ہیں ۱۷ برس تک گورنمنٹ کے نوکر تھے آپ کو معلوم نہیں کہ نظر بندی کے زمانہ تک ہی انکی پنشن قائم رہی جسمیں دو روپیہ ۱۲ آنہ ٹیکس کے کٹ جاتے تھے لیکن جسوقت ہم بیتول کے جیل خانہ بھیجے گئے ٹھیک اسوقت کے بعد جب ڈائر نے گولیاں چلائیں جلیانوالہ باغ میں اور ہمنے کہا کہ ہمارا نظربند رہنا حرام ہے ہمکو جیل جانا چاہئے۔ ہمنے اس قانون کو توڑ دیا۔ تب گورنمنٹ نے میرے بھائی کی پنشن بند کردی وہ گورنمنٹ جو شوکت علی کی پنشن بند کرے۔

اور جو ڈائر کو پنشن دے اسکے ساتھ ہمارا کوئی تعلق ہو نہیں سکتا ر )

رجوش ۔ اللہ اکبر) یہ اس لئے نہیں کہ ۲ سو پاؤنڈ جو ڈائر کو ملتے ہیں ہندوستان انکے دینے سے انکار کرتا ہے۔ انگریزوں سے زیادہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ ہندوستان پیسے کا بھوکا نہیں ہے ۔ ہم نے انکو اتنا دیا ہے کہ انکی رگ رگ میں ہمارا نمک ہے۔ انکی سات پشت تک نہیں ، ۷ اپشت تک وہ نمک رہیگا ہندوستان سے راج چلے جانے کے بعد۔ لیکن جو شخص پنجاب کے بنگنے سے اپنی آزادی کو مٹانے کو طیار ہو جائے اسکو سزا دیجائے پنشن بند ہونے کی اور اس انسان کو جو مذہبی عیسوی عقیدے کے مطابق اللہ کا نمونہ ہے۔ (Image of God) ہے اسکو ایک کھمبے کی طرح چلنے کا حکم دے اس کی پنشن جاری رکھی جائے ۔ اور آج ویسرائے پوچھتے ہیں کہ دو تین برس کے بعد پرانے مردے کیوں اکھیڑتے ہو۔ ہمارے مردے کون سے ہیں جلیانوالا باغ کے مردے ۔ یہ وہ شہید ہیں جنکو موت نہیں آتی۔

"ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتا بل ... احیاء الخ"

"مت کہو تم کہ وہ مردے ہیں۔ وہ مردے نہیں وہ زندہ ہیں تم جو اپنی زندگی کے گھمنڈ میں بیٹھے ہوئے ہو تم مردہ ہو پیشتر اسکے کہ تم پر موت طاری ہو" میرے بھائیو ہماری Apology کے متعلق نہ کچھ ایک حرف کہنے کی ضرورت تھی نہ اب ایک حرف کہنے کی ضرورت ہے مجھکو اپنی ساکھ ہندوستان میں از سر نو قایم کرنے کی ضرورت اسوقت ہو جبکہ ہماری ساکھ ہندوستان سے گئی ہو لیکن میرے اس تھیلے میں (مقرر کی بغل میں تھیلہ پڑا ہوا تھا اسکی طرف اشارہ کر کے کہا) ایک تحریر موجود ہے خدا کرے کہ وہ ہمارے دکراچی سے ) جانے سے قبل ہی شایع ہو جائے۔ اخبار میں لیکن اسکے شایع کرنے کا

اختیار ہمیں نہیں اسکا اختیار ویسرائے اور گاندھی کو ہے۔ گاندھی جی نے طیار کرکے وائسرائے کے پاس بھیجدیا ہے یا تو ویسرائے اسکو قبول کرکے دونوں کی طرف سے ایک مشترکہ بیان شائع کردیں جس سے معلوم ہوجائے گا کہ ہماری Apology کیسی Apology تھی لارڈ چیمسفورڈ کلب Lord Chelmsford Club میں کھانا (Dinner) کھاکر اور چھپ کر بھیج دینا اور آمیں ...... اپنی شیخی بگھارنا یہ دوسری چیز ہے۔ یہ دوسری چیز ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا اقتدار کتنا گھٹ گیا تھا ہندوستان سے باہر کہ وہ اس Statement کو اپنی سب سے بڑی دولت قرار دیکر First Fruit of the Reading regime کہتے ہیں کہ آئے ہوئے دو دن نہ ہوئے کہ دونوں بھائیوں کو مار ڈالا اور زمین رگڑوادی۔ یہ شفیع صاحب کی مہربانی ہیں Lord Reading نے ایک اچھے موقعہ پر جبکہ وہ نہایت خوش وخورم نظر آتے تھے اس وقت انہوں نے تقریر فرمائی۔ لیکن اب صبح ہوتی ہے شب کا خمار اتر گیا۔ وہ سرورہی باقی نہ رہا اب صبح کی روشنی میں سر بھاری ہے لیکن اس وقت مہاتما گاندھی کا پیغام ان کے پاس جارہا ہے اگر اسپر انہوں نے دستخط کردئے تو وہ مشترک بیان ہوگا۔ ورنہ مہاتما گاندھی نے کہا ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اپنا بیان شائع کردوں اور آپ کا جو جی چاہے وہ آپ اپنا بیان شائع کردیں جنکو مجھ پر یقین ہے وہ میرا بیان صحیح سمجھیں گے اور جنکو آپ پر یقین ہوگا وہ آپ پر یقین کریں گے۔ اب میں آپ پر (حاضرین پر) چھوڑتا ہوں کہ اب کس کا یقین کریں گے لیکن جو میرے منہ پر مہر لگی ہوئی ہے اسکو میں توڑنا نہیں چاہتا۔ لیکن مجھکو یقین ہے کہ جو کچھ میں نے اور میرے بھائی نے کیا وہ ٹھیک کیا۔ اسی طرح مجھے یقین ہے

کہ مہاتما گاندھی نے ہمکو مشورہ دیا وہ ٹھیک کیا۔ اور ہم نے جو عمل کیا وہ ٹھیک کیا
مہاتما گاندھی ایک نہایت اچھی سمجھ رکھنے والا مدبر ہے مہاتما گاندھی ولایت کا
لارڈ چیف جسٹس Lord Chief Justice یا امریکہ میں
Special Embassy نہیں ہو کر گیا ہے لیکن مہاتما گاندھی کو بھول چوک پکڑنے
کے واسطے بھیجدیتے ہی پہلے اٹھنا پڑے گا لوگوں کو (ہنسی) اور ہمکو معلوم ہے
اور ہمکو معلوم ہے کہ شملہ کی نیسندین ایسی ہیں جو بھیجدینے سے پہلے لوگوں کو
جگادیں۔ (اللہ اکبر) اے میرے بھائیو اور بہنو اب ایک نتیجہ لارڈ ریڈنگ
سے ملاقات کا مہاتما گاندھی کی یہ ہوا تھا کہ ہماری Statement دنیا میں
شایع ہوا لیکن اسوقت Lord Reading کا یہ خیال تھا کہ اب Non
Cooperators آئیں گے اور ان سے ملیں گے اور ناک رگڑیں گے۔
"Come into my little parlour, said the spider to a fly.
سکول میں جب آپ چھوٹے بچے ہونگے کبھی آپ نے اگر انگریزی پڑھی ہوگی
تو آپ نے پڑھا ہوگا کہ ایک مکڑی کسطرح سے اچھے لحن داؤدی میں لارڈ مکڑی تھی
تھی مکھی کو کہ آؤ میرا چھوٹا سا کمرہ ہے اسمیں داخل ہو جاؤ۔ ایک مکھی گئی تھی مگر پھنستے
نکل آئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جتنے Non-cooperators تھے سب نے انکار
کردیا Mrs. Naidu کو انکار ہے۔ پنڈت موتی لعل نہرو جلیا نہیں معلوم
ہوتے اسیطرح سے اور لوگ ہیں اور ہمارے سلئے تو پوچھو نہیں لیکن
ایسے بے شرم ہیں کہ اب بھی جلیا رہیں لیکن ہمکو کوئی نہیں بلاتا۔ (ہنسی)

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے بایں ہمہ
ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

ہم تو وہاں نہیں پہنچے لیکن صبح سے شام تک ان دونوں بھائیو اور گاندھی کا ذکر

وہاں ہوتا ہے جب ہمارے آنے کی کوئی امید باقی نہ رہی اور لوگوں نے
پرانے دستور کے مطابق وائسرائے کے سامنے جاکر سر نیاز خم کرنا بند کر دیا
تب خیال ہوا کہ کسی نہ کسی ڈھب سے کسی کو تو بلاؤ۔ چنانچہ آج تک کوئی ایڈریس
نہیں ہوا تھا تو دو ایڈریس Address دئے گئے ایک تو U.P. Liberal League کی
جس میں پریزیڈنٹ خود میرے بھائی Sapru تھے
جو اس لیگ کا ہندوستانی ایڈریس present ہوا۔ اور جو جواب ملا
وہ آپ کو معلوم ہے مسلمان کی طرف سے کوئی جماعت نہیں گئی شیعہ نہیں گئے سنی نہیں گئے
مقلد نہیں گئے غیر مقلد نہیں گئے ایک بیچاری گئی گذری جماعت تھی قادیانیوں کی میں نے
سنا ہے کہ میرے ایک بھائی قادیانی ہیں وہی کسی نے کہا کہ یہ محمد علی شوکت علی کے تیسرے بھائی ہیں تو
وائسرائے کو بہت تعجب ہوا کہ محمد علی شوکت علی کا بھائی بھی کوئی آسکتا ہے چنانچہ جو قادیانیوں
نے Address پیش کیا اس کے جواب میں جو وائسرائے
نے فرمایا اسکے چند کلمے آپ سے کہتا ہیں اسوقت دوسری طرف سے
حاضرین جلسہ نے کہا کہ ہماری طرف گھوم کر بیان کیجئے تو مقرر نے رپورٹروں
کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ) روئے سخن میرا آپ کی طرف اتنا نہیں ہے
جتنا میرے ان بھائیوں کی طرف ہے۔ جو میرا پیغام شملہ پہنچا دیں مجھے
افسوس ہے ان کے لئے ہم میز کرسی نہیں پہنچا سکے۔ ہم لوگ بہت دنوں
سے میز کرسی چھوڑ چکے (ہنسی) آپ کے ضلع کے کلکٹر صاحب کا بیان ہے
کہ آپ لوگ شخص پندرہ پندرہ روپیہ مانگ کر ہمارے پولیس کے گوئندوں
کو Complimentary ticket بناتے ہو Delegate دو۔
اے بھائی خدا وہ دن لائے کہ پولیس کی Delegate force ڈیلیگیٹ ہو کر
آسکے لیکن آج کس کو امید ہے کہ یہ Delegate ہو کر آئینگے۔ اللہ کرے

کہ وہ دن آئے کہ پولیس Force ڈیلیگیٹ بناکر بھیجے کانگریس میں۔ وہ دن قریب
ہے اور میرے بھائی Reporters جانتے ہیں کہ قریب ہے اور خدا ہی
جانتا ہی کہ قریب ہے گورنمنٹ جانتی ہو یا نہ جانتی ہو لیکن Delegate
بنانے کو تو ہم نے کبھی کہا نہیں کہ ہم پولیس والوں کو Delegate بناکر بھیجیں گے
لیکن لطف یہ ہے کہ Complimentary Tickets مانگتے ہیں
بھائی Compliment کا ہے کا راے بریلی میں گولی چلائی اسکے
واسطے Complimentary tickets مانگتے ہو سندہ میں اکا دکا
ملجاتا ہے اسکو مارتے ہو اسکا Compliment چاہیئے ہو تو خیر
ڈائر کی طرح تمکو بھی پنشن دیدیں گے۔ خیر ہمکو کمروں کے اندر بند ہوکر کام کرنا
نہیں آتا۔ یہ کام شملہ میں ہی خوب ہوتا ہے یا لندن کے Foreign
Office میں ہمارے لئے تو آسمان کی چھتگیری اور زمین کے فرش
کی کرسی میز کافی ہے لیکن بھائی کیا ہندوستان کے ٹیکس میں سے جو آخر
مرتبہ آج تم ہاتھ میں لے رہے ہو۔ کیا وہ بھی پندرہ روپیہ دینے سے انکار
تھا کہ تم نے کہدیا کہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ کیا کل یہ بھی کہو گے کہ ہمارے
گھر میں بچہ نہیں پیدا ہوتا۔ ایک ہی تیار کردو (ہنسی شور) آج دفعہ ۱۴۴ میں
ان کے لئے ٹکٹ چاہیئے اور پندرہ پندرہ روپیہ دینا سرکار کو منظور نہیں آج
ہم لوگوں کو بھائی پندرہ پندرہ روپیہ کے حساب ۱۲۰ روپئے دیدیتے
لیکن صاحب نے کہا کہ ہم دفعہ ۱۴۴ میں لیں گے۔ ۱۴۴ کی دفعہ لگاکر ٹکٹ
مانگتے ہیں تو میں نے کہا کہ روز اسکا نیا نیا استعمال نکلتا ہے۔ جسکے جس
قانون بنایا تھا اسکو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ ٹکٹ نہیں ملتے تو ۱۴۴ میں ٹکٹ
دو۔ کل کو کہیں گے کہ بیوی کے بچہ نہیں ہوتا ۱۴۴ میں بچہ لاکر دو۔ آج میں

اپنے بھائیوں کو (رپورٹروں کی طرف اشارہ کیا) سناؤں گا تاکہ وہ صاف صاف لکھ سکیں اور ہلکے ہلکے بولوں گا سنا ہے کہ آٹھ لکھ رہے ہیں یا ہیں لیکن خدا کرے کہ من چہ می سرائم و تنبورہ من چہ می سراید کا مضمون نہ ہو سندھی اور ہندی۔ اور اردو والے سب ایک ہی میں لکھیں اس کے واسطے تو ایک اچھا Bandmaster ہونا چاہیے تھا جو ہاتھ میں لیکر کہتا کہ ایک اچھا Band بجاؤ۔ مجھے جو بیان کرنا ہے وہ یہ ہے کہ لارڈ ریڈنگ نے شملہ میں احمدیہ قادیانی جماعت کے سامنے جو ایک مسلمانوں کی جماعت ہے جو شملہ کے خدا تک پہنچی اور وہاں سے وحی تازہ سنکر آئی اور یہ وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہیے۔ اسلئے کہ ان بیچاروں نے بھی شکایت کی تھی ترکی کے متعلق۔ تو ان کو کہا گیا کہ آپ لوگوں کو خوش ہونا چاہیے کہ ایک Delegate ہندوستان سے گیا تھا اور وہ ناکام نہیں رہا ان Delegation میں جو Delegates تھے وہ گورنمنٹ کے تھے ہمارے بھائی ڈاکٹر انصاری یہاں موجود ہیں اور چھوٹانی میاں پیرس میں ہیں۔ ان سے پوچھ لیجے کہ وہ کس قدر خوش یہاں آئے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے ڈاکٹر کے پاس ڈاکٹر صاحب خواہ نخواہ ہر ایک شخص کو Health certificate دیدیں۔ ڈاکٹر کے پاس سے Medical certificate لوگ پہنچے جاتے ہیں تاکہ پنشن اور چھٹی مل جائے لیکن وہ ڈاکٹر نہیں ہیں کہ ہر ایک کو Health certificate دیتے ہیں Health certificate گورنمنٹ کو دیا اور دوسرے ہی دن سے انہوں نے اپنے مذہب کی و ملت کی توہین کرنا شروع کی لیکن وائسرائے کہتے ہیں کہ His efforts Efforts میں پوچھتا ہوں کہ یہ were not fruitless. یہ مولانا

عبدالباری ڈاکٹر کچلو۔ محمد علی شوکت علی کیا شمار میں نہیں ہیں آج وہ بتا دیں کہ ہندوستان کے کونسے مسلمان ہیں کہ جنہوں نے ان سے زیادہ خلافت کے لیے کوششیں کی تھیں کہ جنکا اعتراف کر رہے ہیں وائسرائے کونسے مسلمان کون سے وہ سو رہا ہیں کہ جو سب سے پہلی خلافت کے لئے اٹھ کر آئے تھے جن کے لئے لارڈ ریڈنگ کہتے ہیں۔ کہ جو کوششیں تم نے کیں وہ بار آور ہوئیں۔ جو کوششیں ہم نے کی ہیں وہ تو بار آور نہیں نظر آتیں لیکن اصلی کوشش وہ ہیں کہ جو ہمارے بہائی مصطفے کمال پاشا خدا اسکی تلوار کو تیز کرے (آمین) اسکی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں لیکن تیسرا Govt of India سے کی کوششیں یا ان کے جو بہو ہندوستان میں ہیں جو سب سے آخر میں کہتے ہیں کہ ہاں ہم بہی مانگتے ہیں لیکن وہ پیسا دینے کو تیار نہیں جیل. انکو تیار نہیں۔ وہ ورق کاغذکے لیکر گئے اور کہا کہ ہم بہی وہی مانگتے ہیں جو یہ مانگتے ہیں اسکے بعد لارڈ ریڈنگ فرماتے ہیں۔ انگریزی پڑھی اور اس کے بعد اردو میں ترجمہ کیا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر چیز جو اس وفد نے مانگی اس کا ان سے وعدہ کر لیا گیا یہ تو تقریبًا ناممکن تہا خیر۔ خدا لارڈ ریڈنگ کو بہی تہوڑے دن اور زندہ رکھے اور ہم بہی زندہ رہیں تو بتا دینگے کہ Hardly feasible کس طرح English ہو جاتا ہے اس لئے کہ ہمارا بہروسہ Certain nation پر نہیں ہے بلکہ خود اپنے قوت بازو اور قوت خدا پر ہے

"Indeed the Prime Minister explained that he cannot fully express his rights but he went a very long way."

وائسرائے صاحب کہتے ہیں کہ واقعہ یہ ہے کہ وزیر اعظم نے صاف صاف
کہدیا تھا کہ سب کچھ تو ہم نہیں مان سکتے لیکن جہاں تک وہ گئے ہیں وہ بہت
دور کے سبے لمبے راستہ پر گئے ہیں خدا کسی کو لائڈ جارج کا ہمسر نہ کرے
واقعہ یہ ہے کہ جتنی چیزیں ہمنے مانگیں کبھی اسمیں سے ایک چیز کے دینے کا ہوقت
تک اقرار نہیں ہے۔ ہمارے مطالبات کیا ہیں۔ ہمارا ایک مطالبہ یہ ہے
کہ جزیرۃ العرب کی پاک مقدس سرزمین جسکا Mandate اپنے
وقت نزع رسول اکرم نے اپنا آخری سانس صرف کرکے ہم کو اس کا Man-
datory بنایا اسکا Mandate لائڈ جارج صاحب نے لائڈ جارج
صاحب سے مانگا اور لائڈ جارج صاحبنے لائڈ جارج صاحب کو دیا ہم نے
کہا کہ یہ Mandate خدا اور رسول کی طرف سے ہمکو ملا ہے اس کا
Mandatory کوئی نصرانی اور یہودی نہیں ہوسکتا ہمکو حکم ملا ہے
اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب آپ کے سامنے یہ ہمارا Mandate
موجود ہے ( Motto ) کی طرف اشارہ کیا جو پنڈال میں لگا تھا جس کے
علم کے نیچے میں آج کھڑا ہوا ہوں کیا آپ کو Lloyed George
نے کوئی خبر سنائی کیا مسٹر مانٹیگو اور ریڈنگ نے جو یہودی ہیں انہوں نے
خبر سنائی کہ وہ فلسطین خالی کرکے مسلمانوں کو دیدینگے (ہرگز نہیں) جو فلسطین
کی حالت ہو رہی ہے وہ آپ کو معلوم ہے یہودیوں میں اور مسلمانوں میں
کبھی نزع نہیں ہوا تھا وہ یہودی جو یورپ سے نکالے گئے تھے عیسائیوں
کے ظلم سے جسطرح سے کہ Spain سے مسلمان Moors نکالے
گئے تھے وہ یہودی جنکو خدا کی سرزمین پر کسی جگہ چپہ بھر زمین چین و آرام
کے لئے نہیں ملتی تھی ان یہودیوں کو ملجا و ماوا ترکوں کی سرزمین میں ملا وہ

یہودی کبھی مسلمانوں سے نہیں لڑے تھے بیت المقدس میں آج عیسائیوں کی گورنمنٹ جاتی ہے عیسائی انگلستان کے ایک اپنے یہودی Samuel پھوپھو کو وہاں بھیجتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ ہم نے یہودیوں کی خاطر یہ کارروائی کی ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے لارڈ ریڈنگ جیسے ہوشیار آدمی ضرور ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ Palestine is not for Jews, it is for good Christians and also for bad Christians لارڈ ریڈنگ کو معلوم ہونا چاہئے کہ Palestine یہودیوں کے لئے نہیں ہے وہ Christians کے لئے مانگا گیا ہے اچھے اور بروں کے نئے یہودیوں کا نام کر کے عیسائیوں کے لئے کہا جاتا ہے اس لئے کہ یہ وہ زمین ہے کہ جہاں یروشلم فتح ہوا ہندوستان کی اور عرب کی بدبخت فوج کے ہاتھ سے ۔ لارڈ الن بی کی فوج کے ہاتھ سے جسمیں بہت مسلمان تھے اسوقت لائڈ جارج نے کہا تھا کہ یہ سب سے آخری Crusade ہے کہ جو لڑی گئی اور کامیاب ہوئی وہ چیز جسکے لئے یورپ کے عیسائیوں نے صدیوں کوشش کی آج Allenby کے ذریعہ سے انگلستان کو وہ حاصل ہوئی ہے وہ لائڈ جارج ہیں جو آجکل کہتے ہیں اپنے انگلستان کے پادریوں سے کہ Politics سیاست میں مذہب کو مت داخل ہونے دو یہ کبھی Politics ہے جسمیں مذہب پورا داخل ہو گیا وہ لڑائی جسمیں مسلمان مسلمانوں سے لڑائے گئے تھے وہ Crusade ہو گئی اگر کوئی مسلمان ان بھائیوں میں (رپورٹروں کی طرف اشارہ کر کے) اللہ کا بندہ ہے جسکو کچھ بھی خدا اور رسول کا خیال ہے میں اس سے کہونگا کہ بھائی میں نہیں پوچھتا تو لکھ کر پوچھ لے کہ یہ کیا Crusade تھا کہ جسمیں مسلمان مسلمانوں سے لڑے تھے مسلمان تمہاری

طرف سے لڑے تھے Mesopotamia کے متعلق جو انکے Mandate
کا کیا ہوا Mesopotamia داخل ہے جزیرۃ العرب میں اسکے متعلق کیا
فیصلہ ہوا ہے اسکے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ہم امیر فیصل کو ایک امیدوار
بناکر بھیجتے ہیں اگر اسکو وہاں کے لوگوں نے قبول کر لیا تو ہم کو بھی منظور
ہے بیچارے فیصل کا یہ نتیجہ ہوا کہ ازان بعد رندہ وازین سوریا شام کے
ملک پر حکومت کرنے گئے تھے فرانس نے نکال دیا کہ پر انگلستان
گئے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں مت آؤ ہمارے اور فرانس
کے درمیان جھگڑا ہو جائے گا فرانس اور انگلستان تو بھائی بھائی ہوگئے
لیکن یہ فیصل جو اپنے دینی و دنیوی رہبر کے خلاف لڑا تھا وہ اسوقت اُلٹی پر
پڑا ہوا تھا جب ہم نے اس سے ملاقات کی اب بغداد گئے ہیں جو نہ
تہذیب نہ تمدن کو شائستہ وہاں بھیج گئے سکو ابھی تک کوئی خبر نہیں سوا اسکے اس سے
کہ ان کا وہاں بڑا استقبال کیا گیا ان بھائیوں نے کلکتہ اور بمبئی میں
Duke of Connaught کا جلوس نہایت شاندار دیکھا ہوگا
اور اس کے بعد انگلستان کے اور ہندوستان کے اخباروں میں
بھی لمبی چوڑی تعریف دیکھی ہوگی وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے اخبار نویس
کیسے اچھے شاعر ہوتے ہیں Duke of Connaught کے جلوس
میں کوئی ہندوستانی شریک نہیں ہوا لیکن کہا گیا کہ سارے ہندوستانی
تالیاں پیٹ رہے تھے اور خوشی منا رہے تھے اسیطرح سے امیر فیصل
کی خوشی منائی جا رہی ہوگی لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ امیر فیصل کو کیوں
پیش کیا جا رہا ہے یہ اسلیئے کہ انکے پاس پیسہ ٹکہ کچھ نہیں حج میں لوگوں نے
اسکی وجہ سے جانا بند کر دیا تھا اور جو اسلام کی مخالفت اسنے کی تھی اسکا نتیجہ

یہ ہوا کہ جو اونٹ والے حاجیوں کے ذریعہ سے کچھ ملجاتا تھا وہ بھی بند ہوگیا
اب یہ انگریزوں کی بھیک کھانے والا ہے لیکن کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ انگریز
اس کو یہ بھیک دیتے ہیں۔ ہرگز نہیں آپ نے اس قوم کو کچھ نہیں پہچانا اگر
پہچانا کہ اس نے عربوں کو ترکوں سے لڑادیا Daily Express
ولایت کا اخبار جب میں ولایت میں تھا تو اس نے مئی کے مہینے میں اخبار دل
میں لکھنا شروع کردیا کہ کیا غضب ہے کہ ہماری گورنمنٹ کے دو ٹکڑے
ہوگئے ایک India Office اور ایک Foreign Office
آفس تو عرب کے ایک امیر کو پنشن دیتا ہے اور Foreign Office
دوسرے امیر کو پنشن دیتا ہے اور دونو آپس میں لڑتے ہیں لیکن آپ کو معلوم
ہونا چاہیے کہ نجد کے ملک میں غیر مقلد Najadi لوگ رہتے ہیں
انکا ایک امیر ابن سعود ہے۔ گورنمنٹ نے ابن سعود کو ۶۰ ہزار پونڈ
سالانہ دیکر اپنا Pensioner بنا رکھا ہے۔ وہ اس لئے کہ اگر شریف
میں شرافت کی بو نہ ہوئی کہ جس طرح سے کعبہ سے کفر اٹھے تو اسوقت
فوراً ابن سعود کو بھیجدیا جائے اس شریف کے مقابلہ میں لڑنے کے لئے
اگر شریف یا اسکی اولاد انگریزوں کے ہاتھ سے نکلے تو دوسرا آدمی طیار رہے
جسطرح بٹیروں، مرغوں یا تیتروں کو تیار رکھا جاتا ہے۔ لڑانے کے لئے
اس لئے یہ دو تیتر یا بٹیر۔ یا مرغ رکھے گئے ہیں۔ اسیطرح امیر فیصل کی حمایت
کی گئی ... لیکن یہ شام یا فلسطین کا ہی ملک نہیں۔ جہاں یہ انگریز اپنا
تسلط جمارہے ہیں بلکہ خود مدینہ طیبہ اور خانہ کعبہ میں انکا تسلط جما ہوا ہے
اسلئے کہ مجھ سے امیر فیصل کے سکرٹری نے کہا کہ ہمارا کوئی خط نہیں
کہ جو ہم شریف کے نام براہ راست بھیج سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ کیا وہ تسلط

اسلامی ہے ؟ نہیں - آج بھی اس کعبہ پر کفر کی یورش ہے وہ کفار سے ؟ ت
مامون نہیں - میں نے امیر فیصل سے کوموں کی Lake پر اٹلی میں
کہا تھا اور میری آنکھوں سے اسوقت آنسو جاری ہوگئے کہ اے امیر تم ترکوں کی
برائی کرتے ہو۔ ہاں ترک ایسے برے کہ انہوں نے عرب جیسے بھائیوں کو الگ
کر دیا لیکن جو تم نے کیا ہے وہ دنیا کے پردے پر کسی نے نہیں کیا۔ تم نے یہ کیا
کہ تم نے مسلمانوں کے خدا وحدہ لاشریک کی قسم کو جھوٹا کر کے دکھایا۔ وہ
خدا جو قسم کھاتا ہے والتین والزیتون وطور سینین وھذا البلد الامین . . .
وہ خدا جو اس بلد الامین کے شان میں کہتا ہے کہ جو اس میں داخل ہوا اس کو
امان مل گئی جہاں کہ کبوتر اور مچھر اور مکھی کو کوئی نہیں مار سکتا وہاں ایک ہندوستان
کا شیخ الہند رسول اکرم کی حدیث کا امین (مولانا محمود حسن ساکن دیوبند)
ہندوستان سے وہ اپنے مذہب کے بچانے کے لئے اس گورنمنٹ کے
ہاتھوں سے - اس غاصب اور ظالم گورنمنٹ کے ہاتھ سے بھاگ کر جاتا ہے
اور پناہ لیتا ہے خدا کے حرم میں اور وہاں سے تم اسکو پکڑ کر کفار کے حوالے
کرتے ہو۔ اور وہ کفار کی قید میں رہے یہاں تک کہ وہاں کی تکالیف اور
صعوبتوں سے انکا انتقال ہندوستان کے آنے کے چند ہی مہینے بعد ہوا
تم اس شخص کو بھی پناہ نہیں دے سکے . . . . . . . . . . . . . .
. . . بلد امین میں - اس کی سزا خداوند کریم تم کو دیگا اور ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند
کریم ان کو سزا دے گا - خدا کی خدا کے رسول کی اور ملائکہ کی اور پاک مسلمانوں
کی اسپر اور اسکے فعل پر لعنت ہوگی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں دعا کرتا ہوں
کہ اب بھی خدا اسکو اور اسکے باپ کو اور خود ابن مسعود کو جو اس کے خلاف ہر وقت
جنگ کرنے کے لئے طیار بیٹھا ہے ان سب کو ہدایت دے کہ وہ توبہ کریں اور

سچے اور پاک اسلام کے پابند ہوں۔ میں نے آپکے سامنے جزیرۃ العرب کے متعلق کہا۔ اب رہی خلافت۔ خلافت کے متعلق ۔۔۔۔۔۔

خلافت کی بقا کے تمام انتظامات کرنا اور خلیفہ کا اقتدار قائم رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور اس کے لئے اسوقت سندھ کے مسلمانوں کی میں سخت توہین کرونگا۔ اگر اس جگہ جو باب الاسلام ہے جس دروازہ سے اسلام کے قدم میمنت لزوم اس ہندوستان کی سرزمین میں آئے اسکے مسلمانوں کی میں توہین کروں گا اگر آج میں خلافت کے متعلق بھی چوڑی توضیح کروں لیکن اتنا کہونگا کہ اے میرے عزیز بھائیو تم کو یاد ہونا چاہئے وہ وقت کہ جسوقت رسول اکرمؐ اخرجوالیھود والنصٰری من جزیرۃ العرب" کی نصیحت تم کو دے کر اس عالم فانی سے رخصت ہوئے جسوقت لوگ سراسیمہ ہوگئے کہ جو رسول ۲۳ برس سے انکے انتظامات کرتا تھا وہ ہم سے چھوٹ گیا تو ہم کیسے انتظام کرسکیں گے وہ لوگ جو سراسیمہ ہوگئے تھے **احد** کی لڑائی میں۔ آج وہ نبی جہان سے رخصت ہوتے ہیں حضرت عمر فاروق دیکھتے ہیں سراسیگی مسلمانوں کی۔ کہ کس طرح پر کفر کی طرف جاتے ہیں اسوقت ان سے کچھ بن نہیں آتی تو تلوار سوت کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو کہیگا کہ محمد صلعم مرگئے وہ قتل کیا جائے گا۔ اسوقت حضرت ابوبکر تشریف لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کیا ہے وہی آیتیں پڑھکر سناتے ہیں کہ جو جنگ **احد** کے موقعہ پر نازل ہوئی تھیں

"وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ"

محمد کیا تھے محمد ہمارے ایک ایلچی تھے ان سب سے پہلے بھی ہم ایلچی رسول دے چکے ہیں اگر وہ قتل کر دئے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں کفر کی طرف

پھر جاؤگے اور جو الٹے پاؤں کفر کی طرف پھرے گا وہ کچھ اللہ کا نہیں بگاڑیگا
لیکن جو صابر و شاکر رہیگا مصیبتوں میں اللہ اسکو انعام دیا کرتا ہے اسوقت
کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جب وہ رسول پاک رخصت ہوا کہ جسکے شان میں جب کفار
مکہ وہ حالت دیکھکر آئے تھے صلح حدیبیہ کے وقت کہ آپ عمرہ کی نیت سے گئے
تھے اور کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ حالات پوچھے کفار مکہ نے کہ صلح
تو تمنے کی لیکن تم نے انکو کیسا ..........
تو انہوں نے کہا کہ روم کا دربار دیکھا۔ فارس کا دربار دیکھا لیکن بخدا کسی انسان
کو انسان کی غلامی کرتے ہوئے سوائے خدا کی غلامی کے۔ اتنی چاکری اور اتنی
خدمت کرتے ہوئے کسی بندہ کے تول کی نہیں دیکھا اور نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی
وزیر کی۔ آج وہی رسول اکرمؐ ہیں جنکی وفات ہوتی ہے لیکن انکے جنازہ کو بلا تجہیز
کے چھوڑکر مسلمان آتے ہیں کاہے کے لئے ایک مردہ جسم کی تجہیز و تکفین بعد کو ہوگی
لیکن اسلام کا زندہ جسم اسکا انتظام کرنا ضروری ہے۔ وہ رسول کی وراثت
خلافت ہے۔ اسکا انتظام کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اے عزیزو کون شخص
ہے وہ جو اپنے گھر کے دہندھے کو۔ جو اپنی بیٹی کی شادی کو۔ کھیت کے پانی
دینے کو رسول کی تجہیز و تکفین پر مقدم رکھ سکتا ہے۔ جو ان باتوں کو مقدم رکھ
سکتا ہے جو اس گورنمنٹ کی نوکری کو رسول کی تجہیز و تکفین سے مقدم رکھتا ہو
میں اس سے کہوں گا کہ اس سے زیادہ اور کوئی فرض تم پر نہیں کہ تم اوس کا
خیال کرو اگر تم اسوقت زندہ ہوتے تو تم بھی رسول کی تجہیز و تکفین کو چھوڑکر اوسکا
انتظام کرتے۔ جو حالت ابتر خلافت کی اُسوقت تھی اوس سے ابتر آج ہے
نہ ہم میں ابوبکرؓ ہیں۔ نہ عمرؓ۔ نہ عثمانؓ۔ نہ اسد اللہ الغالبؓ ہم میں بدر کے مجاہد
نہیں ہیں۔ کہ جسوقت اُنہوں سے کہا گیا کہ نشانے پر جمے ہو گئے ہیں فرد اُن

سے تو اللہ کا خوف اونکے دلوں میں اور بڑھ گیا جنکی شان میں قرآن خود شاہد
ہے۔ آج ہماری حالت زبون ہے۔ ہم میں وہ جماعتیں نہیں ہیں جو وقت
سندھ میں۔ ہندوستان میں سندھ کے ذریعہ سب سے پہلے اسلام
آیا ہے۔ ایک شخص ہمارے رسول کے نام پر نام رکھنے والا۔ روحی فداک یا
رسول اللہ۔ محمد بن قاسم جب وقت وہ اس ملک میں آیا یہاں کے راجاؤں نے
اوس سے کہا کہ تم کس گھمنڈ میں ہو؟ تم کیا سمجھا ہے یہ وہ لوگ نہیں اونٹ
کا دودھ پینے والے اور جوار کہانے والے کہ جن سے تم سرکر جیت گئے ہو
ہندوستان کے راجپوتوں سے جب تمہارا مقابلہ ہوگا اونکی تلوار کا جب
زخم تم چکھو گے تب حقیقت معلوم ہوگی۔ تم پیدل چلتے ہو یا اونٹوں پر۔ ہمارے
یہاں ہاتھی ہیں اونکو تو اونہہ تم انسان خود۔ تمہارے دل دہل جاوینگے
محمد بن قاسم نے کیا جواب دیا اسکو یہ فقط دوہرایا کہ تمہارا اعتقاد ہاتھیوں پر ہے
اور گھوڑوں پر لیکن ہمارا اعتقاد تو اوس اللہ پر ہے جو فرماتا ہے " اَلَمْ تَرَ كَيْفَ
فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ الخ " کیا نہیں دیکھتا تو کہ تیرے خدا نے اصحاب فیل
ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا چند پرندے کہ اونکی چونچوں میں اور انکے پنجوں میں
مٹی کی کنکریاں تہیں اونکے ذریعہ سے اتنے بڑے لشکر کو ابرہہ کے کہ جو
کعبہ پر چڑھکر آیا تہا اسکو کیا کر دیا۔ ہمارا بھروسہ اوسی خدا پر آج ہے۔ اے
میرے بھائیو۔ اسلام کے لئے خود رسول اکرم نے فرمایا۔ کہ اسلام کی
ابتدا اجنبیت کے حالت میں ہوئی تہی۔ اسلام جب دنیا میں آیا ہے تو اجنبی
ہو کر آیا ہے میں نہیں جانتا کہ اسلام کیا ہے۔ اسلام کا خدا کون ہے مسلم کون
ہے۔ ہر شخص اونکو ڈراتا تہا کہ یہاں کو چلے جاؤ وہاں کو جاؤ جیسے آج ہم اسے
منہ بند کیا جاتا ہے۔ اونکے گھروں میں بہی لوگ بے دھڑک اوسی طرح داخل ہوتے

جس طرح آج ہر شخص چھوٹے سے چھوٹا آدمی اپنے کو با اقتدار سمجھتا ہے۔ آج اسلام کی وہی حالت ہے اسلئے کہ رسول مخبر صادق ہے۔ کیونکہ اس نے فرمایا تھا کہ اسلام غربت کی حالت میں پیدا ہوا ہے اور پھر لوٹ کر اسکے طرف جائیگا آج اسلام کی کس مپرسی کو دیکھو۔ آج کون اپنے دہندے کو لے سکتا ہے کسکو روزی پیاری ہو سکتی ہے۔ کسکو نوکری پیاری ہو سکتی ہے کس کو غلامی انگریزوں کی پیاری ہو سکتی ہے۔ اور رسول امی اور نبی کریم نے دین کی حفاظت سے کون مقدم رکھ سکتا ہے اپنے ہندوں کی حفاظت اور عزت تو کیا جواب ملا ہمکو بارگاہ سے لارڈ میاپرج اور مسٹر ایسکوا اور لارڈ ریڈنگ سے جزیرۃ العرب کے متعلق ؟ کچھ نہیں۔ نہ ہمکو جواب ملا فلسطین کے متعلق نہ ہمکو جواب ملا میسوپوٹیمیا کے متعلق۔ نہ ہمکو جواب ملا مکہ معظمہ کے متعلق۔ نہ مدینہ منورہ کے متعلق عدن تو کسی پوچھا اور شمار میں نہیں۔ یہ عدن بمبئی کے گورنمنٹ کے ہاتھ سے نکلکر Minister of Colonies کے ہاتھ میں جائیوالا ہے اب اسکے مالک لارڈ ریڈنگ نہیں مسٹر چرچل ہونگے لیکن وہ کسی کے پاس نہ جائیں گے سوائے مسلمانوں کے جو اسکے (اصلی وارث ہیں) (اللھم امین۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر) اب پوچھئے کہ اب ہمکو کیا جواب ملتا ہے۔ یورپ کے سرزمین اسکے متعلق ؟ کوئی جواب نہیں سوائے اسکے کہ ایڈریانوپل جو تمہاری قبریں ہیں اوسکی تم مجاوری کرو اور فاتحہ پڑھو۔ لندن کی قبر بن جائے سارے انگلستان کی قبر اور ہر انگلستان کے مرد و عورت کی قبر بن جائے تو وہ میرے دل کو زیادہ ٹھنڈا کرے گا۔ بمقابلہ اسکے کہ ایڈریانوپل پر نصاریٰ کا پرچم اوڑے۔ آج ہمارے اسلام کا پرچم ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ تمام دنیا کے نصاریٰ مٹ جائیں اور میں اونکی مجاوری کروں (آمین اللہ اکبر) یہ وہ

کونسی بات تھی کہ جس کے لیے چھوٹانی کو بلایا تھا۔ یہ وہ کونسی بات تھی کہ جس
کے لئے ڈاکٹر انصاری کو بلایا۔ یہ وہ کونسی بات تھی کہ جس کے لئے اتنا دہوم
دھڑاکا ہوا تھا۔ یہ تو وہ بات ہے کہ جب ڈرانگر نے مجھے اپنے کمرے میں
اور لوگوں کے سامنے کہی تھی اور چاہی کہی تھی کہ یونان کو یہ ہمت آپ
ہی کا منظور کر دیا جاوے۔ یہ کہ جس طرح سمرنا کے اندر یونانیوں کے لئے
انتظام ہوگا میونسپل گورنمنٹ وہاں کی ہوگی۔ اس کے لئے بلایا تھا چھوٹانی
سیٹھ کو۔ اسکے لئے بلایا تھا انصاری صاحب کو۔ یہ وہ چیز ہے جس کا
پہلو ہوکا دیتے ہیں کہ تمہاری اشک شوئی ہو گئی۔ سمرنا تو نہیں ملا۔ لیکن
کچھ تو مل گیا۔۔۔۔ تھریس کا اسمرنا میں یہ کہا نہیں کہ وہ — Inter-
nationalize نہیں کیا جاوے گا۔ انکار کر دیا گیا۔ بیوقوف بھائی ڈاکٹر
انصاری اور چھوٹانی صاحب۔ اونکے منہ پر بھی قفل لگ گیا تھا۔ اسوقت انہوں نے
کہا کہ وہاں بین الاقوامی Nationalize نہیں کرتے۔ ہمکو معلوم
ہے کہ Crete میں بھی بین الاقوامی گورنمنٹ کی گئی لیکن کیا نتیجہ ہوا!
کہ وہ آج Greece کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کے مقامات اور مساجد
کہاں ہیں وہ مسلمان کہ جو ایک چپہ زمین کو جو دارالاسلام میں داخل ہے
دارالحرب میں جانے پر راضی ہو جاتے ہیں اوسکو دائرہ اسلام سے خارج
سمجھتا ہوں حالانکہ ہم ہرگز راضی نہیں ہیں۔ کہ تھریس کے اندر حکومت ہو
Inter-national Govt. کی لیکن لائڈ جارج نے تو اس سے بھی انکار
کر دیا اور کہا کہ That is not our Best پھر سے چوکی کی حد اور
دائرہ ہوتا ہے اسکے اندر داخل نہیں ہے۔ تھریس کے اندر سے مسلمانوں
مسلمانوں کو نکالنا اور مظالم کرنا یہ تو تمہاری beat میں ہے لیکن یونانیوں کو

کہنا کہ تھریس چھوڑ کر چلے جاؤ یہ تمہاری beat مین نہین ہے خدا کی مار ہو
انگلستان کو اور تمام خلق اللہ کی لعنت ہو (لعنت) (As reported by
English reporters) It is a french view that
some other arrangements may be made about Thrace
پھر سمرنا کی بابت کہا جاتا ہے کہ انگریزی ... اور جب کچھ کہا جاتا ہے تو
کہتے ہین کہ ہم مجبور ہین۔ ہمارے Allies نہین مانتے ہین جس طرح
Trade مین کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ میرا ایک Senior partner ہے
I am willing but my senior partner
is not willing. جب کبھی کسی چیز کی دینے سے انکار
کرنا ہو تو کہا کہ مین تیار ہون لیکن ہمارا شریک اس مین شریک نہین ہوتا۔ تو
جب سرکار کو کچھ نہین دینا منظور ہوتا تو Allies پر الزام لگایا جاتا ہے
گورنمنٹ فلسطین اور Mesopotamia کو چھوڑ دے تو مین دعوی
سے کہتا ہون کہ باقی تمام ترکون کا ملک مین چھوڑا کر لاؤن گا لیکن جو چنگل انکا
زبردست ہے پہلے انکا چنگل اوٹھایا جائے یونانیون سے ہی لڑائی بعد کو
پہلے اس گورنمنٹ کے ساتھ پہر سمرنا کے متعلق جو مجھکو کہنا ہے وہ اسکے
بعد جب دوسرا جلسہ شروع ہوگا تھوڑا سا کہنا ہے وہ کہون گا لیکن اس
وقت جلسہ برخواست کیا جاتا ہے (چنانچہ بوقت ۸ بجے رات آدھ گھنٹے
کے واسطے کاروائی بندرہی)

واقع ۸ جولائی ۱۹۲۱ء کو بعد نماز مغرب بوقت شب جلسہ آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی مین مسٹر محمد علی (علی برادر) صدر جلسہ نے اپنا تتمہ تقریر حسب ذیل الفاظ مین بیان کیا۔

برادران ملک وملت۔ مین مغرب سے پیشتر آپ سے عرض کر رہا تھا کہ لارڈ ریڈنگ نے قادیانی جماعت کو کیا جواب دیا۔ اسپر انہون نے کہا تھا کہ جو انگلستان مین وزیر اعظم نے کہدیا تھا (کہ) وہ سب دینے کا وعدہ تو نہین کیا جو تم مانگتے تھے لیکن لائڈ جارج بہے راستہ تک تمہارے ساتھ آگئے ہین۔ مین نے آپکو دکھایا کہ ایک فیصلہ تو جزیرۃ العرب کا ایک فلسطین کا اور عراق کا اسمین مطلق کچھ بھی ذراسی بھی گنجایش تک بھی نہین رہ گئی۔ لائڈ جارج نے اور سب نے انکار کردیا یعنی وہ چاہتے تھے کہ مسلمان اسپر راضی ہوجائین گے کہ وہ بھول جائین اپنے رسول کی آخری وصیت کو کہ "اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب الخ" پھر مین نے کہا کہ وہ خلافت کہ جسکے استحکام کے لئے جسکے قیام کے لئے رسول کریم کے صحابیون نے آپ کے جسد مبارک کو بغیر کفن کے۔ بغیر دفن کئے ہوئے چھوڑ دیا تاکہ اسلام کے زندہ بدن کے دوام واستحکام کا پہلے بندوبست کرلیا جائے یعنی خلافت کا اقتدار قایم کرلیا جاوے آج اس سے ابتر زمانہ ہم پر آیا ہوا ہے۔ آج ہمارے لئے جو سب سے بڑی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ خلافت کا اقتدار قایم رہے اوس کی قوت قایم رہے اس کے لئے آج جنگ چھڑی ہے ترکوں سے تھریس کے ملک مین اور کہا جاتا ہے کہ یہ فقط فرانسیسیون کا نقطہ خیال ہے کہ شاید تھریس کے ملک مین کوئی دوسرا بندوبست کردیا جاوے ورنہ انگلستان کا تو یہ حکم ہے کہ اندریانوپل

سے مقبروں کی مجاوری کرسکنے کے لئے وہان مسلمانون کو چھوڑ دیا جائیگا۔ باقی حکومت یونانیون کی ہوگی باوجود اسکے کہ کثرت آبادی مسلمانون کی ہے۔ سمرنا کے متعلق جسکی بابت مین نے وزیراعظم سے آپ کا نمایندہ ہونے کی حیثیت سے کہدیا تہا کہ اگر سمرنا ترکون کے ہاتھ سے نکل گیا تب انکو یورپ سے اگر bag and baggage معہ سمیت نکالدیا جاوے یعنی مال ومتاع انکا جو کچھ ہے سب کچھ لیکر وہ یورپ سے نکل جاوین اور ایشیا مین وہ آجاوین اور سمرنا انکے ہاتھ سے نکل جاوے تو اسکے یہ معنی ہین کہ کچھ بہی انکے ہاتھ مین نہین رہیگا۔ اس لئے کہ اگر کراچی کے بندرگاہ کو پنجاب سے لیلو تو آپ خیال کرسکتے ہین کہ یہان کا مال ومتاع کیسے وہان جائیگا۔ ترکون کی دولت ایک معمولی سی ہوجاتی اور انکا دیوالہ نکل جاتا۔ لیکن نہین اس مین اگر مسلمانون کی آبادی کثرت سے ہے مسلمان وہان ۸۰ فیصدی سے اونچے ہین تو سمرنا کے متعلق کیا کیا جاوے جہان سوائے شہر کے چھوڑ کر جسمین بہی مسلمانون کی بڑی کثیر آبادی ہے یونانیون اور عیسائیون کی کل ۱۴ فیصدی ہے لیکن اس شہر کو چھوڑ کر باقی ملک مین نہایت کثیر تعداد اور مسلمانون اور ترکون کی ہے۔ اسکو انکے ہاتھ سے لیکر اوسکو حکومت یونان کے ہاتھ مین دینا سراسر ناانصافی ہے اور اسلام کی قوت کو خلافت کی قوت کو مٹانا ہے۔ کوئی مسلمان راضی ہوگا تو اس بات پر راضی ہوگا کہ جو کچھ فعل ابوبکرؓ عمرؓ کا تہا وہ سب فضول تہا اسلام کے لئے خلافت کے بقاء ودوام کی ضرورت نہی حالانکہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہین ہے۔

اس سمرنا کے متعلق فرانس کا کیا خیال ہے؟ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسیون کا یہ خیال ہے۔ یہ انگریزی اخبارات خود لکہتے ہین ہمکو یقین ہے کہ

کہ فرانس کا ضرور یہ خیال ہے کہ سمرنا سے یعنی ایشیاء سے یونانی نکالدیئے جائیں لیکن انگلستان ابھی تک اسی کوشش میں ہے کہ فرانس کو کسی ترکیب سے راضی کرلیا جاوے اور میں آپ کو بتاؤنگا کہ فرانس کو راضی کرنے کی ترکیب کیا ہے۔

آپ حضرات شاید یورپ کے سیاسی معاملات سے پوری طرح پر واقف نہ ہوں تو میں آپ کو اپنی اسی تجربہ کی بنا پر بیان کرسکتا ہوں کہ جو ایک عرصہ تک فرانس میں مجھے رہنے سے حاصل ہوا۔ وہ یہ کہ جب کبھی مسئلہ پیش ہوتا تھا صلح کانفرنس میں ترکی کا اور جرمنی کا۔ تو ہمیشہ انگریز زبردستی کرکے ہمیشہ ترکی کے مسئلہ کو پہلے رکھتے تھے اور روس کا فیصلہ پہلے کرتے تھے ........ اور جرمن کا فیصلہ اور فرانس کا بعد کو ہوتا تھا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ جب کبھی فرانس میں کچھ اسلام کی یا ترکی کی محبت سے نہیں خود اپنے اغراض منفعت کے خیال سے جب کبھی فرانس نے کہا کہ یونان کا اتنا بڑھا تا چڑھاتا۔ انگلستان کے پاس سب کچھ چلا جاتا ہمارے اغراض کے خلاف ہے ترکوں کے اوپر اتنی سختی نہیں کرنا چاہئے۔ ترکوں کے نقصانات نہیں کرنا چاہئے۔ فقط یہ ہوتا تھا کہ فرانس دوڑتا ہوا آیا اور کہا کہ ہمکو بچاؤ۔ ترکوں کے لئے جو تم چاہو ہم رائے دینے کے لئے طیار ہیں۔ یہ وہ طریقہ تھا جس پر عمل کیا گیا سینٹ ریمو کی کانفرنس میں کولان کی کانفرنس میں اور آج بھی میں آپ کو بیان کرتا ہوں کہ جس وقت مصطفےٰ صغیر پھانسی پر لٹکنے کے بعد انگلستان کو غصہ آیا اور انگلستان نے کوشش کی۔ طیاری کی کہ جنگ کا اعلان کیا جائے ترکوں کے ساتھ اگر ترک اس رویہ پر قایم رہے تو اس کے

بعد Mr. Winston Churchill وزیر
Colony جو پہلے وزیر جنگ تھے اور جنکے سپرد فلسطین اور
میسوپوٹیمیا کا معاملہ ہے وہ اپنا بیان ابتدائے جون میں کرنے والے
تھے واپسی پر فلسطین سے لیکن انہوں نے اپنا بیان ملتوی کردیا اور
لندن کے اخبار Sunday Times نے چھاپ دیا کہ یہ اسوجہ
سے ہے کہ فرانس کے اخبارات ترکوں کے ہمدرد ہین اور Times
of India کو کوئی نہین ملا سوائے ایک اخبار کے کہ جسمین
ایک گوویٹ ہے جو ترکون کے خلاف لکھتا ہے سوا اس کے اور
کوئی باقی نہین رہا یہانتک کہ mr. Victor (فرانس کا ایک شخص جسکا نام
پڑھنے میں صاف نہیں آیا) فرانس کے ایک جلسہ میں وہ بھی قائل ہوگئے
کہ ترکون کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے Times of India
کا میں ایک چھوٹا سا اقتباس پڑھکر سناتا ہون جسمین اسنے اس موسیو
گوویٹ کا بیان لکھا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے
اور ترکوں کے ہی ... دشمن نہین ہین بلکہ مذہب اسلام کے دشمن
ہین۔ یہ اخبار Times of India جو بڑا دعوی کرتا ہے کہ ہندوستان
کے مسلمانون کے اور ہندوستانیون کے ہم دوست ہین سارے فرانس
بھر مین اسکو ایک شخص اسکو ملا ہے اور اوسکا بھی یہی قول ہے کہ جو نقل
کرتا ہے اور۔ بمبئی کے بوردن اور مسلمانون کو اپنا دوست بتاتا ہی وہ
کہتا ہے۔ (As reported by English reporter)
"How France has abandoned her
traditional policy of protector of

Christians in Greece and has sought to win favour with the conquered Turks &c"

اس موسیو گوویٹ سے ہم خود جاکر مل چکے ہیں مسٹر سید حسین اور مولانا سلیمان ندوی سے پوچھئے کہ نہایت ادنی خیال کا اور متعصب شخص ہے لیکن فرانس میں بھی ایک شخص اور اخبار ہے جو خلاف کہتا ہے۔ لیکن ہندوستان کے بڑے چہیتے مسلمانوں کے اخبار Times of India کو اگر کوئی شخص ملا ہے تو یہی۔ وہ یہ کہتا ہے کہ فرانس نے چھوڑ دیا اپنا پورانا رویہ اپنی پرانی روایات کو یعنے ملنے حمایت کی ترکوں کی اور ترکوں سے صلح کرنے پر آمادہ ہوگیا ہے۔ لیکن ترک اسکو کچھ نہیں دیتے۔ تو یہ اخبار کہہ رہا ہے کہ تم ترکون کے ساتھ بھی انصاف نہ کرو اور یہ لوگ ہندوستان مین یہ انگریزی اخبارات جو ہماری قوم اور مذہب کے دوست بنتے ہین یہ اس اخبار کا قول نقل کرتے ہین فرانس بھر کے سب سے بڑے متعصب شخص کا اور ہمارے بوہرے اور خوجے اور میمن بھائی اب تک اسنسے دوستی کا برتاؤ کرتے ہین اور سمجھتے ہین Times of India اور اسکے Editor ہمارے دوست ہیں۔ عربی بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ "۔ یہ وہ ہیں جنکے لئے قرآن شریف میں کہدیا کہ یہ ایک دوسرے کے دوست نہیں ہو سکتے۔ اب آپ کے سامنے میں سمرنا کا بیان کر چکا ہاں مین کہہ رہا تھا کہ جرمنی کے معاملہ میں جب کبھی فرانس نے ترکوں کے معاملہ میں کہا تو فوراً اسکو شہ دیدی جاتی ہے اس معاملہ میں لکھتا ہے وہ اخبار کہ افسوس ہے کہ ہمارے Allies ہم اپنے

راستہ جا رہے ہیں۔ اٹلی اپنے راستہ جا رہا ہے۔ فرانس آپنے راستہ جا رہا ہے اور آپ کو معلوم ہے اٹلی کا راستہ یہ ہے کہ اسنے ساری فوج اناطولیا سے ہٹالی اٹلی کا ایک سپاہی غاصب کی حیثیت سے ترکی میں موجود نہین ہے۔ فرانس نے بھی صلح کرلی اور ترک اس معاہدے کو بھی تبدیل کرانا چاہتے ہیں تاکہ کچھ اور بھی فائدہ ہو جاوے۔ اور ہم سب وہاں آئے ہوئے ہیں اسپر جب پارلیمنٹ میں پوچھا گیا کہ کیا یہ سچ ہے کہ اٹلی والون نے اب فوج ہٹالی تو انگلستان کی وزرات کو کہنا پڑا کہ ہاں انہون نے فوج اٹھالی اور وہ ترکون کی مخالفت نہین کرتے پوچھا گیا کہ کیا آپ بھی اپنی فوج کو وہان سے ہٹانے والے ہین تو کہا کہ نہین ہمارا ارادہ تو اپنی فوج کو ہٹانے کا نہین ہے اور اُس اپنی فوج میں ہندوستان کی فوج بھی شامل ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمارے دین کے کیسے دوست ہین اور ہمارے دوستون کے کیسے دوست ہین اور ہماری خلافت کے کیسے پشت پناہ ہیں۔ جب معلوم ہوگیا کہ فرانس اور اٹلی ترکی کے اتنے طرفدار ہیں تب لارڈ کرزن نے کیا کیا فوراً لندن کو چھوڑ کر پیرس کو گیا ۱۵ ر جون کو جو تار آئے ہیں اوسمیں کہا گیا ہے کہ لارڈ کرزن نے موسیو بریون سے گفتگو کی یہ وہ شخص ہے جسکے زمانہ میں عہد نامہ ہوا تھا۔ انگلستان اور فرانس سے کہ Syria کا ملک تم کو دے دیا جاویگا یہ وہ شخص ہے کہ ہرگز قبول نہیں کرتا کہ ترک یا مسلمان پھر قابض ہو جاوین شام کے ملک پر لیکن فرانس کے اعتراض نے مجبور کر دیا ہے اس موسیو بریون کو جسنے ہماری موجودگی میں پیرس کی پارلیمنٹ میں Chambers میں ایک نہایت سخت تقریر کی تھی ترکون کے خلاف

اسکو مجبور کر دیا ہے (فرانس کے اعتراض نے) کہ وہ ترکوں کا ساتھ دے
چنانچہ اسکو توڑنے کے لئے لارڈ کرزن لندن سے روانہ ہوتے ہیں لارڈ
کرزن جیسے دوست تھے مسلمانوں کے وہ آپ کو معلوم ہے اوس وقت
(جب ہندوستان میں تھے) تو معلوم تھا کہ مسلمانوں کے طرفدار اور
ہندوؤں کے خلاف ہیں آج آپ کو معلوم ہے کہ وہ کیسا ہمارا دشمن ہے
کہ یہ Severes کا صلح نامہ جو میرے پاس موجود ہے اس کے تمام سخت
سے سخت شرائط یا تو لارڈ کرزن کے دماغ کا نتیجہ ہیں جو اس کی دشمنی مسلمانوں
سے ہے یا موسیو بریوں کے دماغ کا نتیجہ ہے لیکن اس موسیو بریوں
کے توڑنے کے لئے گئے کرزن صاحب اور اخباروں میں لکھا گیا کہ
خوشی کی بات ہے کہ لارڈ کرزن تشریف لے گئے موسیو بریوں سے
ترکوں کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے اور امید ہے Silicia کا معاملہ
بھی طے ہو جائے گا یعنی فرانس طرفدار ہے Poles کا اسلئے کہ Poles
ہیں دشمن جرمنی کے۔ فرانس چاہتا ہے کہ پولوں کا ملک بڑھ جائے اور جرمنی
کا ملک گھٹ جائے انگلستان کے وزیر اعظم نے بڑی طرفداری جرمنی کی
کی اور کہا کہ فرانس جو رویہ اختیار کر رہا ہے Silicia میں اوسکو ہم نہیں
مانتے۔ ہے اس جرمنی کے ساتھ جسنے قلع قمع کر دیا انگریزی قوم کا۔ اس کے
ساتھ تو انصاف کرنے کو طیار ہے لیکن جسوقت ترکوں کا معاملہ ہوتا ہے
تو لارڈ کرزن رشوت دیتے ہیں فرانس کو کہ اچھا ہم جرمنی کے خلاف ہو جاتے ہیں
لیکن تم ترکوں کے خلاف تو ذرا ہو جاؤ۔ King Constantine
یہ جو بادشاہ یونان کا ہے یہ وہ شخص ہے کہ اسکے زمانہ میں فرانسیسی جہازرانوں
پر اور فوج پر گولہ باری ہوئی تھی۔ فرانس میں کوئی اسکو پسند نہیں کرتا موسیو

Venizelos کے حکومت سے چھوڑنے کے بعد جب وہ نکالا گیا تو اسوقت اس Constantine کے متعلق فرانس نے کہدیا تھا کہ ہم کبھی اسکو بادشاہ رکھنا تسلیم نہیں کریں گے - اور انگلستان میں کیوں نہ ہو۔ ہمارے بادشاہ کے ماموں زاد بھائی ہیں ملکہ Alexandria ہمیشہ انکے لئے کوشش کرتی ہیں اماں جان ہیں ہمارے بادشاہ کی۔ اپنے بھائی کے لئے کیوں نہ کوشش کریں یہی Constantine جسکو ٹینو ( Tino کہکر پکارتا ہے انگریزی پریس آج اس سے کہتے ہیں (انگریز) کہ اگر تو وہ گندہ کام کرے جو Venizelos کرنے کو کھڑا ہوا تھا۔ تو تیری بادشاہت قبول کروائیں گے اور Constantine سمرنا میں موجود ہے - موسیو یریوں کے ساتھ پھر رشوت اوسکو دے گئی کہ ہم جو جرمن کی مدد کرتے ہیں۔

.................................

ہم اسکی مدد نہیں کریں گے لیکن شرط یہ ہے کہ تم ترکوں کی مدد نہ کرو اسکا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ ہمارے لارڈ ریڈنگ کو مبارک ہو کہ قادیانیوں کی جماعت کو دھوکا دینے کو فرماتے ہیں کہ ہم نے کوئی Ultimatum نہیں دیا ہے ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ صلح ہو جاتے ہم تو بالکل Neutral ہیں ناطرفدار ہیں۔ انکی طرف داری کیا ہے ) وہ یہ ہے کہ یونان اور ترکوں سے دونوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے کہنے کو پہلے سے قبول کر لو اگر ترک نہ مانیں تو یونان کی مدد کیجائے۔

روپے سے پیسہ سے اور غالبا درست بات ہے کہ فوج سے بھی لیکن یونانی نہ مانیں تو ترکوں کی مدد نہ کیجائے بلکہ اسکو اوسکے خدا پر چھوڑدیا جائے یہ ناطرفداری ہے انگلستان کی ۔ اور اسپر دوستی کا دعوٰی ہے انگلستان کو شرم اور غیرت

آنا چاہیئے کہ آج بھی ہماری آنکھ میں فریب ڈالنا چاہتا ہے تو ہم سے زیادہ
کوئی بیوقوف اور ابلہ نہ ہوگا کہ آج بھی ہم انکے کہنے پر ذرا بھی خیال کریں۔ یہ اسلام
کے دشمن یہ مسلمانوں کے دشمن۔ اور یہ ہمارے دشمن ہیں۔ اگر کسی گورنمنٹ کو مجھے
پھانسی چڑھانا ہے یا جیلخانہ میں بہت سی جگہ ہے تو میں طیار رہوں لیکن یہ کہتا ہوا
جاؤں گا کہ یہ ہمارے اور ہماری قوم کے اور ہمارے دین کے دشمن ہیں اور
ترکوں کے دشمن ہیں۔ لارڈ ریڈنگ فرماتے ہیں کہ:۔ (as reported
by English reporters):- "That these
terms have not yet been accepted by
the powers involved, cannot be laid to
the fault of Prime Minister of the British govt.
اگر ہمارے پیش کردہ شرائط صلح کو دول نے قبول نہ کیا تو یہ ہمارے وزیر اعظم
یا گورنمنٹ کا کچھ قصور نہیں ہے شرائط صلح کیا ہیں یہ اسکو بیان نہیں کرتے
جو شرائط صلح ہیں وہ ہمکو معلوم ہیں ہمارے ساتھ دشمنی کیجاتی ہے ہمارے
کھانے میں زہر ملایا جاتا ہے اور ہم سے کہا جاتا ہے کہ کھاؤ ہم
تمہاری دعوت کرتے ہیں فرماتے ہیں (لارڈ ریڈنگ) کہ:۔ "I wish
that the facts to which I have just
referred here . . . . . generally recognised.
معلوم نہیں کہ لارڈ ریڈنگ ہندوستان کے مسلمانوں کو کتنا بیوقوف سمجھتے
ہیں کہ آجتک سمجھاتے ہیں کہ ہم (ہندوستانی) recognise facts کو
نہیں کرتے۔ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ مسلمان پنواڑیوں تک کی باتوں
پر مسلمانوں کو کہ جو پیسہ دیکر اخبار خریدتے ہیں۔ اور پان والے سے کہتے ہیں

کہ اخبار پڑھ کر سناؤ وہ زبان والے زیادہ واقف ہیں ان حضرات سے اگر یہ اپنی واقفیت کی بنا پر سچ بولتے ہوں۔ لیکن ہمکو انکے قول پر اعتبار نہیں ہے

"There are some among Indians who are more anxious to find fault with British govt. than they are recognising the effort that are to ... Indian muslims."

فرماتے ہیں لارڈ ریڈنگ کہ بعض ہندوستان کے مسلمانوں میں سے ایسے ہیں کہ جنکو برٹش گورنمنٹ میں عیب لگانے اور نکتہ چینی کرنے کا اور گورنمنٹ کو پریشان کرنے کا زیادہ شوق ہے بمقابلہ اسکے کہ وہ دیکھہ سکیں اور کوششوں کو کہ جو کی جا رہی ہیں مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے۔ پھر:۔ "There is the present movement a recrudescence of the tendency at some quarters to represent Great Britain as hostile to Islam and towards the Kemalists which do not seem to be warranted of the facts."

کہتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ پھر اب یہ مرض بڑھنے لگا کہ گورنمنٹ برطانیہ کو اسلام کا دشمن قرار دیا جاتا ہے اور ہماری گورنمنٹ کو کہا جاتا ہے کہ یہ انصاف کا برتاؤ نہیں کرتی۔ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی حکومت کے ساتھ۔ پھر از سر نو یہ مرض لوٹکر آیا ہے ہم میں۔ اسپر مجھے ایک مثال یاد آتی ہے۔ ایک آئرلینڈ کے آدمی کی بیچارا شراب کے نشہ میں مست چلا آتا تھا کہ راستے میں پادری صاحب ملے پادری صاحب نے کہا کہ تم

بہت شراب پیتے ہو اسکا بہت برا انجام ہے آج کے بعد کبھی تم نشہ میں مست ہونا اس نے قسم کھائی کہ آج کے بعد شراب کے نشہ میں کبھی نہیں ہونگا۔ مدہوش نہیں ہوں گا کئی دن کے بعد پادری صاحب کے راستہ میں پھر آیا تو وہ ٹانگیں لڑکھڑا رہا تھا پادری صاحب نے کہا کہ Jack (اوس شخص کا نام) Drunk again پھر تم مدہوش (اوس نے کہا کہ "Your Worship I have not been sober since." اس وقت سے میرا نشہ اوترا ہی نہیں (ہنسی) لارڈ ریڈنگ کو کوئی سنائے کہ We have never been sober since. اوس نشہ میں ہم آجتک سرشار ہیں اور جسدن وہ نشہ اوترے خدا ہمکو دنیا سے اٹھا لے (اللہ اکبر)۔ ہم غصہ سے الزام نہیں لگاتے۔ ہماری دعا ہے۔ ہم آج دعا کرتے ہیں کہ خدا اس اس گورنمنٹ کو حیا دے اب بھی صبح کا بھولا شام کو آئے تو غنیمت یہ بھی غنیمت ہے۔ لیکن اسکا کیا کیا جائے کہ ہمکو طفل تسلیاں دیتے ہیں۔ ہماری آنکھوں میں دہول جھونکتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ہم تمہارے لئے کوشش کر رہے ہیں اور تم وقعت نہیں کرتے۔ لارڈ چیمسفورڈ نے خود کہدیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو برٹش گورنمنٹ نے یہ سمجھکر کہا ہے کہ ہم کوئی Information دیدیں جسطرح ہماری پولیس کے ہندوستانی بھائی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا ڈپٹی کلکٹر ہوتے ہیں۔ پولیس کی پالیسی سے انکا تعلق نہیں ضلع کی adminis- tration کی پالیسی سے ڈپٹی کلکٹر کو تعلق نہیں (لیکن) گندہ کام کرنے کے لئے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و ڈپٹی کلکٹر۔ انکو خان بہادر بنا دیا۔ سر والا بنا دیا اگر ہمکو آکر کہیں کہ مسلمان کتنی برداشت کرتے ہیں۔ جو کام گورنمنٹ آف انڈیا

نے کیا ہے وہ یہ ہے اور جو کام اوس سے لیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ بتاؤ یہ
کڑوا گھونٹ ہندوستانی سب پی جاویں گے یا نہیں۔ اتنی سختیاں ہم اور کریں
یہ سہ جائیں گے یا نہیں اور انھوں نے کہا کہ حضور کوشش تو ہم کریں گے
لیکن ہمکو امید نہیں۔ کچھ تھوڑی سی انکو سہولتیں پہونچا دیجائیں۔ چنانچہ لارڈ
چمسفورڈ کا آج یہ ہی بیان ہے کہ ذرا ان بیچاروں پر رحم کیا جائے۔ میں نے
لائڈ جارج سے کہدیا تھا کہ ہم رحم نہیں چاہتے ہیں انصاف کے لئے ہم آئے
ہیں ہمکو یہ معلوم ہے کہ برطانیہ نے انصاف نہیں کیا ہمارے ساتھ لیکن ہم
برطانیہ کے ساتھ انصاف کریں گے اور پورا انصاف کریں گے (انشاء اللہ)

(As reported by English reporters):- "The rumour that an ultimatum had been presented to Turkish government by the British is so far as I am aware, untrue, I don't know whence the rumour comes."

جہانتک مجھے علم ہے یہ افواہ بالکل غلط ہے کہ الٹی میٹم دیدیا ہے برٹش
گورنمنٹ نے مصطفےٰ کمال پاشا کی گورنمنٹ کو۔ ہم بھی پوچھتے ہیں کہ کہاں سے
یہ rumour آئی اگر شملہ سے نہیں آئی تو لندن سے آئی ہوگی۔
ہم تو انکو اخباروں سے یہ دیکھکر جانتے ہیں میرے پاس بہ تاریخ وار تمام
اخبارات سے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں اخباروں کے ٹکڑے دکھائے (۱۲)
اخبارات کی items کو میں نے نوٹ کرلیا ہے۔ میرے پاس اسوقت
وقت نہیں ہے کہ بتاؤں لیکن انشاء اللہ وقت آئے گا تو بتاؤنگا کہ کیسی ان کی
حالتیں بدلتی ہیں۔ ایک دن تو رنگ تغیر ہوتا ہے کہ مصطفےٰ صغیر جو برٹش انڈین

تھا مار ڈالا۔ ارے بھائی برٹش انڈین کی جان کی حقیقت کیا ہے جلیانوالہ باغ میں اتنے مر گئے تو تم نے کیا کر لیا۔ ..... رائے بریلی میں اتنے مر گئے تو تم نے کیا کر لیا۔ دہاروا ڑ میں اتنے مر گئے تو تم نے کیا کر لیا۔ یونان کے مظالم جن کا آج اعتراف بھی کرنا پڑا۔ جادو وہ جو سر پر چڑھکر بولے۔ اعتراف کرنا پڑا لیکن پھر کہتے ہیں کہ ہم نے انکی گورنمنٹ کو اطلاع دیدی ہے ہمنے Greek گورنمنٹ کو representation کر دیا ہے اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ سخت مظالم ہو جائیں گے۔ ترکوں پر لیکن یہ کچھ نہیں کر سکتے اپنے پٹھو یونانیوں کا جنکو انہوں نے سمرنا بھیجا تھا لیکن ایک مصطفےٰ صغیر کو پھانسی لگاتے ہیں تو fleet بھیجتے ہیں ہمارے ان بھائیوں کو بھی۔ آئی۔ ڈی۔ رپورٹروں کی طرف اشارہ کر کے کہا) مژدہ ہو کہ ایک دن انکو بھی یہی نصیب ہو گا۔ ابھی انکو پھانسی دیجاوے تو ایک جنگ کا ایک اور اعلان ہو گا مصطفےٰ صغیر نے مجھکو بھی خط Geneva سے لکھا تھا کہ میں قسطنطنیہ جاتا ہوں۔ ہندوستان کے مسلمان اخباروں کا مجھے نامہ نگار بنادو۔ میں نے لکھا کہ تمہاری گورنمنٹ کا ایسا پریس ایکٹ رہا کہ ایک مسلمان اخبار بھی باقی نہ رہا۔ وہاں جاکر ایک Open letter اس نے چھپوا کر مجھے بھیجا کہ ترکی میں لوگ مصیبت کی حالت میں ہیں آپ انکے لئے چندہ جمع کر کے یہاں بھیجیں ہم تو اسیوقت سمجھ گئے کہ یہ اس لئے ہے کہ چندہ اور انگریزوں کے ہاتھ میں پہنچے۔ اسلئے کہ انگریز اسوقت قسطنطنیہ میں قابض تھے مصطفےٰ کمال کے پاس کوئی چندہ نہ پہنچے۔ اور چندہ پہنچے مصطفےٰ صغیر کے پاس سمرنا اور قسطنطنیہ کے مسلمان ہمارے بھائی ہیں لیکن اس جگہ (چندہ) بھیجیں گے کہ جہاں خود ہمارے ملک کے خلاف۔

Propaganda نہ پھیلایا جائے گا۔ ایسی جگہ نہ بھیجیں گے کہ جہاں روپیہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نہیں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور برٹش اور عیسائیت کے Propaganda میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہیں نے کہا کہ امیر علی صاحب کی معرفت نہ بھیجو۔ اسلئے کہ وہ ایک پادری صاحب کی معرفت تقسیم کراتے ہیں۔ ہمارے روپیہ سے بائبل تقسیم کرائے گئے اگر بائبل بھی تقسیم کی جاوے تو کم از کم ایک غریب کی تو تلقین ہوتی ہے لیکن وہاں کہا جاتا ہے کہ تم جانتے ہو کہ روپیہ کہاں سے آیا۔ یہ برطانوی گورنمنٹ کے دوستوں نے روپیہ بھیجا ہے پیسہ ہمارا اور عزت بڑھتی ہے برٹش گورنمنٹ کی۔ یہ مصطفےٰ صغیر یعنی صغیر سنگ صاحب کی چال تھی کون تھے قانون گوئی کے مدرسہ میں پاس ہو کر قانون گو مقرر ہوتے تھے۔ نائب تحصیلدار بھی نہیں۔ مختیار کار بھی نہیں وہاں جی نہیں لگا۔ تو ڈاکخانہ میں سب پوسٹ ماسٹر مقرر ہوئے جب وہاں بھی جی نہیں لگا تو چل کھڑے ہوتے اور ایک خط گھر بھیجدیا کہ میں ایک ایسی جگہ جاتا ہوں جسکا نام نہیں بتلا سکتا۔ وہ انگلینڈ میں تعلیم پاتے ہیں Edinburgh کی ڈگریاں ملتی ہیں اور اس کے بعد لڑائی میں مصر بھیجے جاتے ہیں سارا Mediterranean Suez سے Gibralter کے Cross کر کے تک Black sea آگئے لیکن ہندوستان آتے ہوئے ڈر لگتا ہے یا Submarine میں Indian Ocean آگیا ہوگا۔ مصر میں رہتے ہیں اسکے بعد ارنسٹ ولایت کو پھر جاتا ہے۔ ان صاحب کو بھیجا جاتا ہے قسطنطنیہ کہ جسطرح پہلے ہمارے Indian muslim representation اکسپلائٹ۔

کرتے تھے قسطنطنیہ میں۔ وہ ترکوں کے پاس انگورہ Exploit
میں جائیں اور کہیں کہ میں محمد علی شوکت علی کے پاس سے آیا ہوں۔ شوکت علی
محمد علی۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور عبدالباری کے پاس سے آیا ہوں۔ بھائیو برٹش
گورنمنٹ تمہاری بہت دوست ہے۔ اب لارڈ ریڈنگ کی گورنمنٹ بہت
اچھی ہوگئی ہے۔ اب تم ہتھیار سمندر پھینکدو۔ اور برٹش گورنمنٹ کے سامنے
ناک رگڑ دو پھر تم کو یونان میں رہنے کی اجازت دی جائے گی۔ یہ گورنمنٹ
ٹرکی کو تباہ کرنے کے لیے نہیں بلکہ سارے اسلام کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔
ہندوستان میں بھی ایسے نام نہاد مسلمان ہیں جو ایسا گندہ کام کرنے کے لیئے
طیار ہوتے ہیں۔ ایک اپنے کردار کو پہنچ گیا۔ لیکن پھانسی پر چڑھا دیئے گئے
ہوا مرا لیکن ان کا ٹھکانا جہنم ہے" (عربی) (جوش۔ اللہ اکبر) اس کے بعد
Times of India صاحب لکھتے ہیں کہ ہمکو پورا الیقین ہے کہ تمام
عالم کے مسلمان اور بالخصوص ہندوستان کے مسلمان مصطفےٰ کمال پاشا کی
گورنمنٹ سے سخت ناراض ہونگے کہ انہوں نے ایک مسلمان کا خون کیوں
بہادیا۔ میں مسلمانان ہندوستان بلکہ مسلمانان عالم کی طرف سے کہنے
کو طیار ہوں کہ ایسے جو کچھ ہیں سب کو بھون بھون کر کھا جائیں۔ ہم نہایت خوش
ہیں۔ پھر فرماتے ہیں لارڈ ریڈنگ کہ:۔ (As reported by
English reporters). "A great responsibility rests upon those who chose to make themselves means of disseminating the information in India that in its relations with Angora the government"

"یعنی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان لوگوں پر کہ جو اسکو پسند کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ ذریعہ ہیں اس خیال کو ہندوستان میں پھیلانے کا کہ انگورا کی گورنمنٹ سے انگلستان کی گورنمنٹ نے ایک اور مثال ظاہر کی ہے اسلام کے اپنی دشمنی کی۔ اور اسلام کے آخری سلطنت کو تباہ کرنے کی۔ اس سے زیادہ سچائی سے بعید کوئی چیز ہو نہیں سکتی کہ برطانیہ اسلام کی temporal power کو مٹانا چاہتی ہے اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں اس بیان سے زیادہ کوئی ایسا بیان نہیں ہو سکتا کہ جو ہندوستان میں شورش پھیلانے کا باعث ہو سکتا ہے۔" میں کہتا ہوں کہ ایک ایک لفظ اس بیان کا صحیح ہے۔ برٹش گورنمنٹ کو مجھے پھانسی دینا ہے تو دے اس لئے کہ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ قسطنطنیہ پر بیڑا جمع ہے۔ ہم سے اسوقت تو کہا گیا کہ ہمارا بیڑا جا رہا ہے لیکن جب معلوم ہو گیا کہ فرانس اور اٹلی نے فوجیں واپس لے لیں۔ تب وزیر اعظم صاحب بیمار ہو گئے۔ اور مسٹر چرچل نے اپنا بیان ملتوی کر دیا اس لیے کہ کچھ تھوڑی سی خبر Mesopotamia سے آنا باقی رہ گئی تھی ہوائی جہاز سے وہ آ گئی۔ Statement بیان کیا گیا۔ کیا ہے وہ بیان؟ وہ کہتا ہے کہ Peaceful settlement کرنا چاہیے ترکوں سے کے ساتھ۔ اور کہا کہ ترکوں کے ساتھ صلح کرنے کا سب سے خراب طریقہ یہ ہے کہ انکو ہمت دلا دی جائے کہ ہم انکا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اونکو یقین دلانا چاہیے کہ تم اونکو تکلیف پہونچا سکتے ہیں اور طیار ہو جانا چاہیے اونکو تکلیف پہونچانے کے لیئے۔

جو شخص یہ کہے اور پھر ہم سے کہا جائے کہ ہمکو انگورہ کی سلطنت سے دشمنی نہیں اسلام سے دشمنی نہیں تو اوس سے بڑھکر کوئی اسلام کا دشمن نہیں ہے

انگریزی الفاظ پڑھے اور کہا کہ لارڈ ریڈنگ کا آخری بیان ہے جس کی
طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ پڑھے کہ انکو امید ہے
جس غیر طرفداری کا از سر نو اعلان کیا ہے گورنمنٹ برطانیہ نے وہ قایم رہیگا
وہ غیر طرفداری یہ ہے کہ اگر یونان ہماری بات قبول نہ کرے تو اسکو خدا پر
چھوڑ دو اور ٹرکی قبول نہ کرے تو یونان کو مدد دی جانی چاہیے ہے۔ پوری
پوری مدد دے لی یونان کو انہوں نے لیکن کچھ نہ کر سکے اس کے بعد Rebels
کی گورنمنٹ کو تسلیم کیا جاتا ہے اور لنڈن میں کانفرنس کر کے ہندوستان
کے آدمیوں کو بلایا۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ پہونچ سکیں آخری فیصلہ اپنا سنا دیا
اسکو پہلے ترکوں نے قبول کیا تھا کہ جاؤ Enquiry کرو تھریس میں
لیکن ترکوں نے نامنظور کیا اور لائڈ جارج نے بھی واپس لے لیا۔ ترکی نے
دبایا ان کو تلوار سے تو برٹش گورنمنٹ کی ناطرفداری نہ ہوئی پھر Times of
India کہتے ہیں ڈاکٹر انصاری وغیرہ بتا سکتے ہیں کہ لائڈ جارج کا کیا اچھا رویہ
ہے معلوم نہیں کہ ڈاکٹر انصاری کیا کہیں گے۔ لیکن جو انہوں نے لکھا تھا کہ
یونان کی گورنمنٹ کی طرفدار برٹش گورنمنٹ ہو رہی ہے اسکو بند کیا جائے۔
جب یونان کو مدد دینے پر بھی کچھ نہ ہوا تب ناطرفداری کا اعلان کرتے ہیں
آج بھی انگریز اگر چاہیں تو یونان کو کان سے پکڑ کر ہٹا دیں۔ اس وقت میں اپنی
تقریر کو ختم کرتا ہوں آیندہ چلکر آپ کے سامنے مختلف ریزولیوشن Resolutions
پیش آئیں گے۔ جس وقت ریزولیوشن آیندہ کارروائی کے متعلق آئے گا
اس وقت میں بھی اپنی رائے کا اظہار کروں گا۔ لیکن اس وقت صرف اتنا
کہدینا ضروری سمجھتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ آجکل معاملات نہایت
نازک ہو رہے ہیں۔ ہم کو یہی معلوم ہے کہ جو بیڑا قسطنطنیہ میں پڑا ہوا ہے

اِس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ کس دن سلطنت برطانیہ اعلان
جنگ کر دے اور وہ باتیں جنکو لارڈ ریڈنگ جھوٹ کہتے ہیں وہ سچ ہو جائیں
ہم نے لیکن بتا دیا ہے کہ ہر ایک مسلمان پر اور کانگریس نے کہا ہے کہ
ہر ایک ہندوستانی پر اِن کی فوج کی خدمت حرام ہے۔ اور اگر اس فوج
کو ترکوں کے خلاف بھیجنا چاہتے ہیں جیسا کہ سُنا ہے کہ کراچی سے فوج کے
جہاز بھر کے بھیجے جاتے ہیں۔ ہمارے پولیس کے بھائی بتا سکیں گے۔ تو اس وقت
مسلمانوں کے لئے ایک رستہ رہجاتا ہے۔ مسلمان پھر بھی Nonviolent
Nonco-operation پر چلیں گے۔ لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ برطانیہ کی
گورنمنٹ ہمارے ساتھ جنگ مول لیتی ہے ہم سے چھ مہینے ہوئے کہ دسمبر
کے مہینے میں ناگپور میں کہدیا تھا کہ ہماری Creed میں داخل ہے کہ
چاہے برطانوی حکومت کے اندر یا باہر جاکر سوراج حاصل کرینگے۔ اسوقت
ہم سے پوچھا گیا تھا کہ کیوں نہیں صاف صاف کہتے کہ برطانیہ کے ساتھ
تعلقات کو ہم چھوڑنا چاہتے ہیں Outside British Empire
چاہتے ہیں۔ تو میں نے مسٹر جناح کو جواب دیا تھا۔ کہ نہیں ہم ایک موقعہ اور
گورنمنٹ کو دیتے ہیں ہم سے زیادہ کوئی Moderate نہیں ہے
ہم نے ایک سال بھر اور دیدیا کہ پنجاب اور خلافت کا انصاف کرو اور ہمکو
سوراج دو۔ تو کوئی تعرض نہیں۔ سال بھر میں سے تین مہینے گذرے تھے کہ
لارڈ ریڈنگ تشریف لائے اور ساری دنیا نے چیخ پکار کی کہ سب چیزوں کو
بند کرو اور لارڈ ریڈنگ کے رحم پر چھوڑ دو۔ یہ تو ہم نہیں کر سکتے تھے لیکن ہم کچھ
خاموش رہے بیزواڈہ Bezwada کے پروگرام تک تین مہینے
اور گذرے مگر شملہ کے پاس اور کوئی جواب نہیں ہے اور اس کے بعد انگلستان

یہ جواب دیتا ہے کہ اپنا بیڑا قسطنطنیہ بھیجکر ترکوں پر گولہ باری کرو تو ہمارا یہ جواب
ہونا چاہیئے کہ ہم Nonviolence اور Nonco-operation کے
پہلے سے زیادہ کاربند ہونگے لیکن آنے والے دسمبر کے موقع پر مسلمانان
ہند کانگریس سے کہیں گے کہ اب اس پرانی Creed کو جو بارہ مہینے
پرانی ہوگئی پھاڑکر پھینک دو اور ہندوستان کو نکالدو برٹش امپائر کے باہر
اور اسکا کانگریس پر جوکہ احمدآباد میں منعقد ہوگا چرخے والا تین لائینوں کا بوٹا
(جھنڈا) ہندوستان کی آزادی کا نصب کرو اور کہدو کہ ہندوستان
Republic ہے (اللہ اکبر کا جوش) یہ ہمارا جواب ہے
یہ ہمارا Ultimatum ہے تم سمجھے کہ تم نے ترکوں کو
Ultimatum نہیں دیا مگر ہم تم کو Ultimatum دیتے
ہیں۔ تین مہینے تک ہماری اور تمہاری اور صلح ہے تین مہینے کے بعد جنگ
اور جنگ کے بعد صلح اور صلح یہ ہوگی کہ آپ فوراً واپس جلیئے ہندوستان سے
تم ترکوں کو Bag and baggage کے ساتھ رخصت کرتے تھے لیکن
ہم Bag & baggage یہیں رکھوالیں گے کیونکہ یہ ہمارا ہے (جوش اللہ اکبر)
مگر دیکھو میرے بھائیو۔ اللہ اکبر نعرے مارنے سے۔ گاندھی کی جے بولنے سے
کام نہیں چلتا۔ اللہ اکبر کے معنیٰ یہ ہیں کہ پولیس کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سے اللہ
بڑا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ یہاں کے Collector سے اللہ بڑا ہے
اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ لارڈ ریڈنگ سے اللہ بڑا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ
King George سے اللہ بڑا ہے اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ساری دنیا
کے بادشاہوں سے اللہ بڑا ہے تم اس اللہ کے پرستار بنتے ہو تو تمہارے
پاس تمہاری جیب میں کچھ نہ ہونا چاہیئے۔ تمہارے مفلوک الحال بھائی جو آج

فاقہ میں مر رہے ہیں جن کی بیویاں اپنی عصمت کے بچانے کے لیئے پہاڑوں میں چھپی پھرتی ہیں۔ آج تمہارا پیسہ ان کے پاس جاتا ہے۔ تمہارے بدن پر مانچسٹر کا کپڑا حرام ہونا چاہیئے۔ دوزخ کی آگ منظور لیکن مانچسٹر کا کپڑا منظور نہیں ہونا چاہیئے باریک شبنمی تمہارے بدنوں پر ہوتی ہے۔ تم کو لوٹنے کے لیے یہ تاگا ہے۔

یہ تمہارا خون چوسنے کے لیے ذرا سا سوت کا تاگا تمہارے بدن اور دلوں میں جاتا ہے اور تمہارے روح کی ہتھکڑیاں بنتا ہے۔ چھوڑ دو اسکو اسی مہینے کے اندر۔ یہ گاندھی کا کہنا نہیں بلکہ سارے ہندوستان کا کہنا ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے سوچ لیا ہے کہ باوجود اس کے کہ ہمارے پاس توپ نہیں ہے تلوار نہیں ہے ہوائی جہاز نہیں۔ لیکن ہمارے پاس دل کی قوت موجود ہے۔ آج سب متفق ہو کر ہم فیصلہ کرتے ہیں سندھ کے ملک میں جو اپنے آپ کو غریب بتاتا ہے۔ جس نے کراچی کے شہر میں فقط ۸۰ ہزار روپیہ دیا ہے۔ اور اس میں مسلمان کہ جنہوں نے اتنا بھی نہیں دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم مفلس ہیں اگر مفلس ہو تو کھادی پہنکر دکھا دو۔ تو اللہ کے فقیر ہو۔ ویسے اللہ اکبر کے نعرے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔

تمہارے دلوں میں لال پگڑی کا خوف ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کا خوف ہے تم مت پرواہ کرو کسی چیز کی اور آؤ سر بازار کہدو۔ تم وعظ سننا چاہتے ہو۔

آں راز کہ در سینہ نہان است نہ وعظ است

بر دار تواں گفت بہ ممبر نہ تواں گفت

اب انتخاب ہوگا Subjects Committee کا کہ جو چند ریزولیشن آپ کے سامنے کل اور پرسوں پیش ہونگے آپ کے سامنے تیار کرے گی

اس میں خلافت کانفرنس کی جو Central Committee
کے ممبر ہیں وہ سب ممبر ہیں اور اس کے علاوہ ہر ایک صوبہ میں جتنی خلافت
کمیٹیاں ہیں وہ پانچ پانچ ممبر منظور کریں۔ صوبہ سرحدی۔ صوبہ پنجاب۔ صوبہ
آگرہ۔ صوبہ اودھ۔ صوبہ دہلی۔ اجمیر۔ مارواڑ۔ صوبہ بہار۔ صوبہ اڑلیسہ۔ صوبہ
بنگال۔ صوبہ آسام۔ صوبہ ممالک متوسط۔ صوبہ برار۔ صوبہ برما۔ صوبہ بمبئی و سندھ
کے لئے دس آدمی +

Lakht Husnain
C.I.D. Reporter

---

(دستاویز ثبوت نمبر ۵) (نقل رپورٹ سی۔ آئی۔ ڈی) -

واقعہ ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کو بوقت ۷ بجے شام ایک عام جلسہ میدان
عیدگاہ کراچی میں مسٹر محمد علی (علی برادران) نے حسب ذیل تقریر کی

جناب ہر کمہ صاحب شنکراچاریہ جی اور ہندو مسلمان اور سکھ بھائیو۔
آج کل اور پرسوں تینوں دن برابر تقریریں کرتے کرتے میری آواز بالکل
پڑ گئی ہے لیکن پھر بھی پندمنٹ کے لیے آپ صاحبوں کے سامنے
آکر جو کچھ مجھے کہنا ہے وہ عرض کرتا ہوں۔ آپ بھائیوں کو یہ تو معلوم ہے
کہ جب سے ہم پر یہ حکومت برٹش کی ہوئی تبھی سے کچھ نہ کچھ اس کی خامیاں
اس کے نقصانات ہم کو معلوم ہوتے رہتے تھے۔ لیکن ان نقصانوں کا علاج
ان تکلیفوں کا علاج ہم نے یہ سوچا تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے کرتے آئے تھے۔
کہ گورنمنٹ کے سامنے اپنا دکھڑا روئیں اور گورنمنٹ سے کہیں کہ ہمارے

دکھ کے بدلے ہم کو شکھ دو۔ جب یہ (انگریز) ہندوستان میں آئے اور ان کی
حکومت تجارت کرتے کرتے پیسہ کماتے کماتے بیوپاری سے ہوتے ہوتے
راجپوت بن گئے راج انکے ہاتھ میں آگیا۔ تو اسوقت انہوں نے ہندوستان
کے ہندو باشندوں کو دیکھکر کہ وہ سنکھیا میں تعداد میں زیادہ ہیں انہے
کہاکہ ہم تو تم کو مسلمانوں کے پھندے سے چھڑانے آئے ہیں۔ میرے بھائی
میں ہندوؤں کی شکایت نہیں کرتا جو ہندوؤں نے غلطی کی۔ وہی غلطی ہم مسلمان
کرچکے ہیں۔ اور سب سے آخر میں ہمارے بھائی سکھ بھی کرچکے ہیں۔ دھوکہ
کھاگئے ہندو۔ کہ سچ مچ ہم کو یہ بچانے آئے ہیں۔ پُرانے پُرانے مردے اُکھیڑے
گئے۔ آج تو وائسرائے کہتے ہیں کہ یہ دو برس کے پُرانے مردے کیوں اُکھیڑتے
ہو سارے محمود غزنوی کے زمانہ کے مردے۔ اورنگ زیب کے زمانہ کے
مردے۔ ٹیپو سلطان کے زمانہ کے مردے اُکھیڑ اُکھیڑ کر دو دو ورق کی تاریخوں
میں ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ ورق مسلمانوں کی برائیوں سے لیس لیس کر ہمارے
ہندو بھائیوں کو پڑھایا اور ان کے دل میں وہ دویش پیدا کیا کینہ پیدا کیا کہ
جس سے ہم میں ایک دوسرے کی دشمنی پیدا ہوگئی۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ
اسکا اقرار تو لارڈ چمسفورڈ اور مسٹر مانٹیگو دونو اقرار کر چکے ہیں تو اگر مجھ پر
Sedition کا مقدمہ ۱۲۴ الف کا لگایا جائے تو میں بھی اس خلیفہ کے ماہی گیر
مچھی والوں کی طرح کہوں گا کہ حضور جو کچھ اس مچھی کی قیمت آپ مجھے دیں۔
اس میں سے آدھی کا شریک آپ کا دربان ہے۔ اور اس مچھی کی قیمت سو کوڑے
ہیں زر و پیہ پیسہ نہیں مانگتا۔ مکان نہیں مانگتا۔ محل نہیں مانگتا اس مچھی کی قیمت
سو کوڑے ہیں لیکن اس میں آدھے کا شریک ۵۰ کوڑے میں کھالوں تو پچاس
دربان کھالے کیونکہ میرا اور اسکا وعدہ ہوگیا تھا کہ اس مچھی کی آدھی قیمت

ہم شریک ہیں تو اگر میں گالی دینے کا شریک ہوں تو اس میں لارڈ ہمپفورڈ اور مسٹر مانٹیگو بھی میرے شریک ہیں۔
Solitary confinement نہیں ہوگا تینوں کی خوب گزرے گی رہتی، اس کے بعد جب ہندوؤں نے انگریزی میں تعلیم حاصل کرلی اور تعلیم پانے کے بعد انہوں نے کہا کہ اب ہم کو حق دو۔ ہم سے جو جو وعدے کیے تھے وہ پورے کرو۔ تو ہماری سرکار کس کے پاس دوڑی ہوئی گئی؟ بھاگی ہوئی انھیں مسلمانوں کے پاس گئی جو ہندوؤں کی گئو کی ہتیا کرتے تھے جو ہندوؤں کے بتوں کو توڑتے تھے جو ہندوؤں کے مندروں کی مسجدیں بناتے تھے اشنکر اچاریہ جی سے پوچھئے کتنے مندر ایسے ہیں۔ جن کی مسجدیں بنائی گئیں؟ مسلمانوں کو حرام ہے مندر کے بنانے میں کچھ دینا لیکن کاشی میں مندروں کے لیے جاگیریں ہیں مغل بادشاہوں اور اورنگ زیب کے ہاتھ کی دی ہوئی لیکن تمہارے اتہاس History میں اسکا ایک شبہ نہیں نظر آئے گا۔ تم کو تو یہ بتایا جائے گا کہ مندر توڑ کر مسجد بناتے تھے لیکن اگر ملک میں امن ہو تو امن کی حالت میں اس زمین پر نماز پڑھنا حرام ہے کہ جو دوسرے کی چھین کر لی گئی ہو۔ پھر تمہارے مندر کو توڑ کر کیسے مسجد بنا سکتے تھے؟ ہمارے لئے تو نماز پڑھنا حرام ہے اس زمین پر جو بے پیسے کے کسی سے چھین لی گئی ہو۔ تو جب آپ لوگوں نے اپنے حقوق مانگنے شروع کیے۔ تو یہ ہماری ہوشیار گورنمنٹ انہی مسلمانوں کے پاس گئی اور کہا کہ مسلمانو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ یہ ہندو تو Rights مانگتے ہیں۔ اگر ہم نے ہندوؤں کو حقوق دے تو وہ چار ہیں تم ایک ہو۔ تمہاری کون سنے گا۔ بیچارے مسلمان کہ جو دیکھ رہے تھے کہ ان کی سلطنت کی کایا پلٹ کر دی۔ دیکھ رہے تھے کہ انکی دولت چھین لی

گئی۔ دیکھ رہے تھے کہ ان کی حکومت چھین لی۔ دیکھ رہے تھے کہ انکی حکومت
چھین لی۔ دیکھ رہے تھے کہ ہندوؤں کو ان کے خلاف ابھارا جا رہا ہے۔
مورکھ مسلمان اس دھوکہ میں آ گئے جس میں ہندو آئے تھے۔ بھائی یہ مچھی کا
چارہ ہندو مچھی مسلمان مچھی دونوں کے لئے ہوا۔ کانٹے کو کسی نے نہیں دیکھا
دونو ہڑپ کر گئے جب ڈور کھینچکر مچھی کو ریت پر تڑپنے کے لیے چھوڑا۔ تب
دونو مچھیوں کو معلوم ہوا کہ یہ کیا ہوا۔ جسکو نرم چارا سمجھکر مچھیاں نگل گئی تھیں۔
اب معلوم ہوا کہ مچھیوں کے کھانے کے لیے نہیں بلکہ مچھیوں کو کھانے کے
لیے یہ سامان کیا گیا تھا ایک بیچارے سکھ بھائی تھے۔ کہ انکو ابھی تک اسکا خیال
نہیں تھا۔ وہ بیچارے مسلمانوں سے بھی تھوڑے تھے۔ انکو گورنمنٹ کو
پنجاب میں فوج کے لیے مضبوط ہٹے کٹے گروؤں کی اولاد خالصہ جی
کے بڑے بڑے بہادر سورما سپاہی چاہئیں تھے انکو کہا گیا کہ ہم تمہارے
دوست ہیں ہندو مسلمان دونو تمہارے دشمن۔ ارے گرو نانک جن ہندو مسلمانوں کو
ایک کرنے کو آئے تھے انہی کی قوم کو لیکر دونو کی دشمنی ان سے کرائی گئی۔ لڑائی
کے اندر۔ جب لڑائی آئی ہم سے خود ریکروٹنگ افسروں نے کہا ہے کہ تم جانتے
ہو کہ ہم بھرتی کیسے کرتے ہیں: "The best recruiting
Sergeant for the Indian Army is the
British Indian famine."
سب سے اچھا رنگروٹ کرنے کا جمعدار سرکاری فوج کے لئے سرکار کا
قحط ہے۔ لیکن اس پر بھی جب لوگوں کو عبرت ہونے لگی اور وہ دس دس بارہ
بارہ روپیہ کے لئے جان دینے اور جان لینے کے لئے نقصانیوں سے بدتر نظر
آنے لگے تب یہ چال چلی گئی کہ پنجاب کے ایک گاؤں میں گئے دیکھا کہ ماں

مسلمان آباد ہیں تو کہا کہ مسلمانو اگر ہم ہار گئے تو ہندوؤں کا راج ہو جائے گا۔ (تم کو معلوم ہے سکھا شاہی رنجیت سنگھ کے زمانہ میں گھوڑے بندھے تھے مسجدوں میں) آؤ ہماری جیت کراؤ مسلمان دوڑے دوڑے گئے اور اپنے مقدس مقامات کو کافروں کے حوالہ کیا اور اپنے بھائیوں کے گلے پر چھری پھیری۔ سکھوں کے کانوں میں گئے تو کہا سرکار کی مدد کرو۔ اگر سرکار ہار گئی۔ تو وہی فرخ سیر کا زمانہ پھر ہے۔ تمہارے گروؤں کو سزائیں دی جائیں گی۔ تم کو ہر جگہ سے مار کر نکالا جائے گا۔ تم پر ظلم توڑا جائے گا یہ کچھ پرانی باتیں نہیں ہیں یہ وہ چالیں ہیں کہ جو آج بھی چلی جا رہی ہیں +

آج مہاتما گاندھی کو اور ہم دونوں بھائیوں کو جدا کرنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے ہر طریقہ سے۔ کبھی ہم کو اٹھایا جاتا ہے کبھی انکو ابھارا جاتا ہے۔ کبھی ہم کو دھمکی دی جاتی ہے۔ کبھی انکو دھمکی دی جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ انکا چین ہندو مسلمان اور سکھوں کی لڑائی میں ہے۔ اور ہمارے میل میں انکی موت ہے بھائی مرتا کیا نہ کرتا۔ انکے پاس تو وہی ایک ہتھیار ہے۔ اوسی کو استعمال کرتے ہیں۔ ہماری سرکار کے دو ہتھیار ہیں۔ ایک کا نام Fore, violence ہے وہ violence جس سے گھبراتے ہیں۔ جب ہمارا خیال ہوتا ہے Violence کرنے کا تو سرکار کو Violence بہت بری معلوم ہوتی ہے۔

Non-violence چاہیے سرکار کو۔ لیکن خود سرکار کا ہتھیار کیا ہے؟ Violence۔

اسی کراچی کو دیکھئے Violence پر کتنا خرچ ہوتا ہے اور Non-violence میں کتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ ... اسکولوں میں

کتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے اور بنگلوں اور بارگوں میں کتنا خرچ ہوتا ہے۔ ایک (ہتھیار) Fraud اور دوسرا (ہتھیار) Force
یعنی بے ایمانی۔ فریب۔ دھوکہ۔ انکو Force یہی Fraud سے ملتا ہے۔ ہندو کے خلاف سکھ۔ سکھ کے خلاف مسلمان۔ مسلمان کے خلاف
ہندو۔ آریہ کے خلاف سناتنی۔ سناتنی کے خلاف برہو۔ کرتے کرتے ایک دوسرے
کا ستیاناس کرنے کی فکر میں ہیں۔ تو اتنے تمام عرصہ میں جبکہ ہمارے اوپر دھوکہ
ہوتا رہا۔ مسلمانوں نے دھوکہ کھایا۔ ہندوں نے دھوکہ کھایا تو سب نے یہ کیا
کہ جب کوئی دکھی ہوتا تھا تو سرکار کو لیجاکر ایک عرضی دیتا تھا کہ سرکار ہمارے دکھ
کو سکھ سے بدل دے۔ اسی میں کانگریس قایم ہوئی۔ کانگریس کو ۴۵ برس سے
زیادہ ہو گیا قایم ہوئے ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ شروع زمانے میں کانگریس کیا
کرتی تھی۔ ایک پنڈال بنایا۔ اتنے آدمی بھی اوس میں نہیں ہوتے تھے اتنے
آدمی بھی اوس کانگریس میں نہیں ہوتے تھے۔ (مجمع کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ
جتنے آدمی اس جلسہ میں آئے ہیں اوتنے آدمی بھی کانگریس میں نہیں ہوتے تھے)
اوسکو کہتے تھے Indian National Congress مسلمان
تو کوسوں دور بھاگتے تھے۔ سکھ بھی اوس میں نظر نہیں آتے تھے۔ کوئی ڈاڑھی
والا نظر آگیا تو اوس کی بڑی آؤ بھگت ہوتی تھی کہ مسلمان بھی آگئے۔ لیکن بھائی
چاہے مسلمان آئے یا نہ آئے اوس میں ہوتا کیا تھا؟ کہ چند تقریریں کردیں اور
اخباروں میں لکھا کہ یہ Week of Sacrifice
ہے۔ یہ بلدان کرنے کا ہفتہ ہے۔ بلدان کیا ہوتا تھا؟ کہ تھوڑے لوگ اپنا روپیہ
دیکر آتے تھے۔ بیس روپے پندرہ روپے کانگریس کی جو فیس ہوتی تھی وہ
دیتے تھے۔ تین چار تقریریں کرتے تھے۔ راتوں کو لکھ لکھ کر خوب

کرتے تھے Speeches سرینڈروناتھ بنرجی۔ فیروزشاہ مہتا۔
بدرالدین طیب جی آتے تھے دھنواں دھار تقریریں کرتے تھے۔ بڑے
ہکتے تھے کہ فیروزشاہ مہتا کا Diction اچھا ہے اور سرینڈرو ناتھ
بنرجی کی Delivery اچھی ہے۔ ساری یہ Speech
بازی زبان کا کھیل ہوتا تھا اور اوس کے بعد لمبے چوڑے ریزولیوشن۔ سرکار کی
خدمت میں اپیل ہوتی تھی۔ پھر کہیں کہیں آجاتا تھا Protest پھر
indignant protest لیکن سرکار جانتی تھی کہ یہ لمبی
بندوق کی بیرل Barrel تو ہے لیکن ہمائی بیرل کی لمبائی کے اوپر
بندوق چوٹ نہیں دیتی۔ چوٹ تو اوس Charge کے اوپر ہوتی ہے
جو اوس کے پیچھے ہوتا ہے۔ وہ ذراسی ٹوپی ہوتی ہے بندوق کی۔ اوس کے
آگے تھوڑی سی Powder ہوتی ہے۔ اوس کے آگے ایک گولی ہوتی
ہے۔ یہ جو Charge ہوتا ہے جو گولی کو بھگاتا ہے اوسی کے اوپر تمام
دارومدار ہے۔ Barrel کی لمبائی پر کچھ دارومدار نہیں پستول بھی
وہی کام کرسکتا ہے جو لمبی سے لمبی بندوق کرسکتی ہے۔ تو سرکار کو یہ معلوم
تھا کہ یہ خالی کارتوس اوڑاتا ہے لہٰذا سرکار کچھ پرواہ نہیں کرتی تھی۔ اسی عرصہ
میں یہ لڑائی آئی۔ سرکار۔ بڑی بہادر سورما سرکار۔ جو آج کہتی ہے کہ کیا تم سمجھتے
ہو کہ ہم تم کالے لوگوں سے ڈریں گے۔ ہم آج یورپ میں اتنی بڑی جنگ
جیت کر آئے ہیں۔ سرکار سے کوئی اُسوقت پوچھتا کہ جنگ کیسے جیت رہے
ہو جبکہ اکتوبر کا مہینہ آیا تھا اور Ypres کے اوپر لڑائی ہورہی تھی۔
Calais کیلیے کے جانے کا خطرہ تھا اور جب کہ [illegible]
Dover کی خیر ہو۔ مجھے خود سرکار کے بڑے بڑے [illegible] ہوئے

سرکار کے بڑے وفادار سپاہیوں نے مجھسے کہا ہے۔ (جلسہ کے خاکی پگڑی
والے لوگوں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ) کہیں کہیں مجھکو خاکی پگڑی نظر آتی ہے۔
آج بھی شاید یہ لوگ گواہی دے دیں۔ سرکار کے سپاہیوں اور گورکھوں تک
نے مجھسے کہا ہے کہ جب ہم گئے (لڑائی میں) تو ہم نے پوچھا کہ ہمارا کام کیا ہے
تو اونہوں نے کہا کہ تم ایک Trench کھودو۔ جہاں ہم لڑ رہے ہیں
وہاں ٹک نہیں سکتے۔ ہم کل اُن Trenches میں آئیں گے۔ بیچارے
لڑنے کو گئے تھے تلوار وغیرہ لیکر لیکن Trench کھودنے لگے پھڑوا لیکر۔
Trench بھی یہ کام کر سکتی تھی۔ Labour Corps
کھودی۔ سرکار اوس میں آکر سو گئے۔ دوسری شام کو پوچھا کہ حکم کیا ہے۔ (کہا گیا)
ایک Trench اور کھودو۔ ہم اس سے بھی پیچھے آئیں گے۔ اگلے
دن بھی حکم ہوا کہ ایک Trench اور کھودو۔ جب Trenches
کھودتے کھودتے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تو ہندوستانی سپاہیوں نے کہا
کہ آپ ہماری Trench میں آؤ اور ہم کو اوس Trench
میں جانے دو۔ ہندوستانی فوج آگے کی Trench میں گئی اور
سردار بہادر نے پیچھے آرام کیا۔ ہندوستانی لڑے اور ہندوستانی جیتے
آج بڑی بہادری کا اعلان ہوتا ہے کہ ہماری فوج یوں ہے اور ہماری
فوج یوں ہے۔ جرمن سے جیتے۔ ہندوستانی فوج نہ گئی ہوتی تو آج بیٹھے
ہوئے چکیاں پیستے جرمن کے لئے۔ بھائی جھوٹی بات کہتا ہوں تو اسی وقت
کہہ دینا (خاکی پگڑی والے حاضرین جلسہ کی طرف اشارہ کرکے) تمام ہندوستان
کا پیسہ۔ ہندوستان کے آدمی۔ ہندوستان کے پاس سے سامان جنگ بنوایا۔
تو معلوم ہوا کہ ہندوستان میں Industries تو ہے ہی نہیں اسے

وہ سے Convert کس چیز کو کریں۔ ہمارے یہاں کپڑا بننے کا کارخانہ ہو تو بارود گولہ بنائیں لیکن سرے سے کارخانہ ہی نہ ہو تو کس چیز کو بنائیں۔ تو سرکار نے ایک Munition Board کا بچہ بنایا اور اوس سے Industrial commission بنایا اور سرکار بڑی کوشش کے ساتھ کہتی ہے کہ تمہاری تجارت کو فروغ ہوگیا۔ ہمارے جو تجارتی بھائی بیٹھے ہیں سُن لیں۔ بمبئی میں سب سے بڑا جو مہاجن تھا وہ ایک انگریزی Firm کا Broker تھا جسکو رسینکڑہ نفع ملتا تھا۔ وہ کروڑپتی ہوگیا۔ مہاتما گاندھی کی جب اوس سے باتیں ہوئیں تو وہ کہتا تھا کہ اس سرکار کے طفیل میں میں کروڑپتی ہوگیا۔ مہاتماجی نے کہا کہ بھائی تجھکو کروڑ مل گیا لیکن تو نے سوچا کہ کمپنی کے سو روپے میں سے ۸ر ملتے تھے تجھکو تو اوس کے ۱۸۱۹۹ سے کتنا روپیہ ہوگیا ہوگا۔ یہ سب پیسہ ہندوستان کی بدولت اوسکو (کمپنی کو) ملا۔ تو سمجھتا ہے کہ سرکار کی بدولت ہمکو دولت ملتی ہے۔ ارے ہماری بدولت سرکار کو دولت ملتی ہے۔ خیر جب لڑائی ہوئی تو ہندو مسلمان دونوں نے سوچا کہ اب ان کی مصیبت کا وقت ہے اگر اسوقت اونکی ہم مدد کرینگے تو ہم کو آج ذلیل سمجھتے ہیں یہ ذلیل نہیں سمجھیں گے۔ ہمارے اوپر اب مہربان نہیں ہیں۔ اوسوقت مہربانی کرینگے۔ دیالو۔ کرپالو ہمارے اوپر نہیں ہیں تو ہو جائیں گے۔ ہندو بھائیوں نے روپیہ دیا۔ فوج دی۔ سامان دیا۔ ہمارے مسلمان ہندو بھائیوں سے بھی ایک ہاتھ بڑھ گئے سرکار کی وفاداری میں +

ہندوؤں سے کسی نے نہیں کہا تھا کہ تم اپنا دھرم دو۔ لیکن مسلمانوں سے سرکار نے کہا کہ اجی یہ پرانے زمانے کی تیرہ سو برس کی باتیں ہیں۔ یہ کیا بات ہے

سرکار کا حکم مانو۔ سرکار کا حکم یہ ہے آج ہی میں نے مولانا عبد الباری کی زبانی سنا کہ لکھنؤ کے ایک تعلقدار کے خاندان میں ایک صاحب ہیں جو خلافت میں کچھ مدد دیتے ہیں اونکو بلا کر ڈپٹی کمشنر نے بہت کچھ جھڑکا اور کہا تم ہماری غلام سبھا میں مدد کیوں نہیں دیتے۔ ہمارے پاس آج حکم آیا ہے گورنر بٹلر Butler کا کہ جو تعلقدار اگر چپ بیٹھا رہے اوسکو بھی دشمن سمجھو تو اونہوں نے (تعلقدار کے خاندان والوں سے) کہا کہ میں آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔ تو ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ تمہاری سند میں کیا لکھا ہوا ہے۔ تمہاری سند میں یہ شرط ہے کہ تم ہماری وفاداری کروگے۔ تو اونہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تو قرآن کی سند ہے کہ اللہ اور رسول کی وفاداری کرو۔ میں کیا اوس سند کو چھوڑ کر تمہاری سند لوں +

آج بھی سرکار کھلم کھلا لوگوں سے اونکا دین مانگتی ہے۔ مسلمانوں نے اپنا دین بیچا۔ مقدس مقامات جس کے لئے شروع ہی میں اعلان کیا تھا اسپرائے بادشاہ کی طرف سے اور اونکے اتحادیوں کی طرف سے ایک ایک کر کے وہ محفوظ رہیں گے۔ مسلمانوں کی ہی فوج کے ذریعہ سے اونھیں مقدس مقامات کو لیا گیا۔ کوئی میسوپوٹیمیا جانے والا سپاہی اگر اس جلسہ میں ہو تو اوسکو یاد دلاؤں کہ Mesopotamia Commissioned کی Report میں لکھا ہے کہ جب مسلمان سپاہی حضرت سلمان فارسی کے مقبرے پر جسکو مسلمان پاک کہتے ہیں۔ اوس طرف جاتے تھے تو وہ کانپتے اور لرزتے تھے کہ نہ معلوم ہمپر کیا مصیبت آئی کہ ہم آج حملہ کر رہے ہیں رسول صلعم کے اس برگزیدہ صحابی پر +

حضرت سلمان فارسی کون تھے وہ ایک پارسی تھے اسلام کی تلاش میں گھر

کو چھوڑ کر نکلے شاید عیسائی ہوئے لیکن بعد کو سُنا کہ رسول پر قرآن نازل ہوا ہے تو آپ کی خدمت میں آئے اور ایمان لائے۔ آج ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ تم کو ترکوں سے کیا واسطہ۔ تمکو عربوں سے کیا واسطہ تم تو ہندوستانی ہو ارے بھائی تمکو یاد نہیں کہ جب اوس ایران کے رہنے والے پارسی سے حضرت سلمان سے۔ پوچھا گیا تھا کہ سلمان تمہارے باپ کا نام کیا ہے تو اونہوں نے کہا کہ سلمان ابن اسلام۔ ابن اسلام۔ سلمان بیٹا اسلام کا۔ بیٹا اسلام کا میرا باپ اسلام میرا دادا اسلام۔ میری ہزار پشت اسلام۔ وہ مذہب اوسکو چھوڑا۔ مسلمانوں سے کہا گیا کہ تم جاؤ چڑھائی کرو۔ مقدس مقامات پر چڑھائی کرو۔ بغداد شریف پر کہ جہاں حضرت عبدالقادر گیلانی کا مزار مبارک ہے چڑھائی کرو بصرہ پر کہ جہاں حضرت حسن بصری کا مزار ہے۔ جہاں حضرت رابعہ بصری رہتی تھیں۔ کون رابعہ بصری؟ ان سے پوچھا کہ رابعہ تمہارے مذہب میں نماز کیسے ہوتی ہے تو کہا کہ بھائی مذہب میں تو دو رکعت کی نماز ہے۔ عشق کے دھرم میں۔ پریم کے دھرم میں دو رکعت نماز ہوتی ہے۔ چھوٹی سی نماز۔ عرفی . . . لیکن اوس کے لیے پاکی۔ پوتر کرنے کے لئے وضو جو کرتے ہیں وہ پانی سے نہیں ہوتا۔ وہ خون سے کیا جاتا ہے آج ہمارے مسلمان بھائیوں نے اوسی رابعہ بصری کے شہر پر جاکر چڑھائی کی۔ وضو کیا خون سے وضو کیا۔ لیکن کفار کے آگے سر جھکا کر شیطان کے آگے سر جھکا کر تم سے بڑھکر کوئی بُت پرست نہیں۔ جو بُت پرستی تمنے کی کہ اسلام کے پاک مقدس مقامات کی کنجیاں عیسائیوں کے سپرد کر دیں +

فلسطین۔ ارے کونسا فلسطین۔ میرے ہندو بھائی سُن لو۔ یہہ

Palestine وہ ہے جس کی طرف ہمارے رسول جیسا ہیں سے
آپ کے سامنے قبلہ کے رُخ ہوکر مکہ کی طرف موںہہ کرکے نماز پڑھی (مقرر
نے قبل لیکچر شروع کرنے کے جلسہ میں آکر نماز مغرب کی پڑھی تھی) ہمارے
رسول نے اوس بیروسلم کی طرف نماز پڑھی تھی. سارے مسلمان اُسی
کی طرف نماز پڑھتے تھے جب تک قبلہ ادہر کو رکعبہ کی طرف کو
نہیں بدلا تھا. جب ہمارے رسول کی معراج ہوئی تمام نبیوں کو نماز پڑھوئی
اوس مسجد میں مسجد اقصےٰ میں. قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے کہ عربی . . . .
"پاک ہے وہ ذات اللہ کی جسنے اپنے بندہ کو سیر کرائی راتوں رات
مسجد حرام یعنی بیت اللہ شریف سے مسجد اقصےٰ یعنی بیت المقدس
تک. جس کے گرد ونواح کو ہمنے پاک کر دیا ہے" اوسی پاک گرد و نواح
میں یہ مسلمانوں کی بدبخت فوج تھی اور اونکے ساتھ عرب کے مسلمان تھے
اونہیں کی اولاد ہوں شاید. حالانکہ وہ رسول کی اولاد تھے لیکن بظاہر ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ آپ شقیوں کی اولاد ہیں جنہوں نے رسول اکرم کو مکہ سے
نکالا تھا. مدینہ منورہ جس نے رسول کا ساتھ دیا تھا اور جس کے ساتھ رسول
نے اپنے قول کے مطابق ایسا ساتھ دیا کہ اونکی ہڈیاں آج ہیں دفن ہیں
وہ رہی) تو آخر وقت تک اونکے واسطے لڑے لیکن مکہ والوں نے ہمارے
ہندوستانیوں کے ساتھ اتنی نذر دی کہ میرے بھائیو
Lord Allenby نے اوس پاک شہر کو فتح کیا. وہ شہر جو
بغیر لڑائی بھڑائی مسلمانوں کو ملا تھا. عیسائی پادریوں نے مسلمانوں سے
کہا جنہوں نے اوس کا گھیرا کر لیا تھا تیرہ سو برس ہوئے حضرت عمرؓ کے زمانہ
میں. کہ لڑنے سے کیا حاصل. ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کے متعلق

اور لوگ ہیں۔ تم اپنے سردار کو بلاؤ ہم اوسکو دیکھیں گے اگر جیسا ہماری
کتابوں میں لکھا ہے وہ ویسا ہوا تو ہم اس شہر کو بے لڑے بھڑے آپ کو
دے دینگے۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق تشریف لائے ایران اونہوں نے
فتح کیا۔ شام اونہوں نے فتح کیا۔ میسوپوٹیمیا اونہوں نے فتح کیا مصر اونہوں
نے فتح کیا تھا لیکن مسلمانوں کا سردار کس شان سے آتا تھا۔ ایک تھیلہ
کھجوروں کا اور ایک تھیلہ ستوؤں کا۔ یہ تو اونکا کمسریٹ تھا۔ آج ایک سڑا
سا گورہ فوج کا اس سے زیادہ کمسریٹ لیکر ہمارے خرچ سے لڑائی کو جاتا
ہے۔ جب آپ تشریف لائے۔ راستے میں آپ کے گھوڑے کا سم بگڑ گیا
خراب ہوگیا۔ آپ کے ساتھ فقط ایک غلام تھا آپ کا ایڈیکانگ (Ade-
camp) باڈی گارڈ Bodyguard فوج۔ جو کچھ کہو۔ اکیلے
ایک غلام کے ساتھ۔ وہ (غلام) اونٹ پر سوار تھا اوس نے کہا کہ میرا اونٹ
لے لیجئے میں نکیل پکڑ رہتا ہوں گا کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا ہے۔ ہمارے مذہب
میں مسلمان مسلمان کا شریک ہے۔ تو آدھے راستہ تو بیٹھ اور آدھے
میں بیٹھوں گا۔ چنانچہ منزل بمنزل اسیطرح آئے کہ تھوڑی دور آپ اونٹ
پر بیٹھتے تھے اور غلام نکیل پکڑتا تھا۔ تھوڑی دور غلام اونٹ پر بیٹھتا تھا اور
آپ نکیل پکڑتے تھے۔ جب پہونچے ہیں قریب بیت المقدس کے۔ تو سڑا
مسلمانوں کی فوج کے آئے عمدہ عمدہ لباس پہنے ہوئے جو لڑائیوں میں
اونکو ملے تھے۔ آپ کو دیکھا کہ ایک کرتہ پہنے ہوئے ہیں جس میں ۱۴ پیوند
لگے ہوئے ہیں اور بعض پیوند چمڑے کے تھے کیونکہ کپڑا بھی میسر نہ تھا۔ آجکل
کی Uniforms دیکھو۔ ایک سڑا سا گورا ہمارے امیرالمومنین
سے اچھا لباس پہنتا ہے۔ اتفاق کی بات کہ باری اوسوقت اونٹ پر

چڑھنے کی غلام کی آئی تو جب شہر کی طرف گئے تو ہاتھ میں نکیل اونٹ کی مسلمانوں کے سردار کے ہاتھ میں ہے اور غلام اونٹ پر بیٹھا ہے۔

**جو لوگ اُردو شاعری کو جانتے ہیں وہ اوس کی قدر کرینگے**

میرے بھائی نے اس شان کو چند شعروں میں لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ

سوئے بیت اقدس رُخ کارواں ہے — سر قافلہ ایک معزز جواں ہے

یہ طرّہ یہ ہے پاپیادہ رواں ہے — اور اوسکی عوض اونٹ پر ساربان ہے

اخوت کا دم دونوں آپس میں بھرتے — چلے جاتے ہیں یونہیں چڑھتے اوترتے

یہ وہ چیز تھی جسکو دیکھکر عیسائی پادریوں نے جیروسلم کی کنجیاں بغیر لڑے بھڑے اونکے ہاتھوں میں دیدیں۔ آج وہی کنجیاں ہمارے مسلمان بھائیوں نے ہندوستان اور عرب کے۔ اِن کفاروں کے پھر حوالے میں لیکن اپنے بھائیوں کے خون میں لتھڑ کر۔ اسی کی سزا مل رہی ہے مسلمانوں کو۔ دنیا میں انھیں مقدس مقامات کے لیے کہ جسکو کسی انگریز نے فتح نہیں کیا بلکہ مسلمانوں نے فتح کیا۔ لارڈ جارج کہتا ہے کہ یہ Crusade تھا۔ اچھا Crescent تھا کہ جس میں Crescent والے Crusade کی لڑائی میں لڑتے ہیں۔ ہمارے سکھ بھائی۔ اونہوں نے بڑی سرکار کو مدد دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی اوس کے موافق سزا مقرر کی ہے۔ پنجاب میں سب سے زیادہ بھرتی ہوئی۔ جب پنڈت مدن موہن مالوی جی جو آج پوجا کرتے ہیں وائسرائے کی۔ اوس دن دوسرے وائسرائے سے بگڑے ہوئے تھے۔ تو مائیکل اوڈائر اونکو ڈانٹتا تھا کونسل میں۔ آپ لوگوں کو یاد ہے کہ جب مائیکل اوڈائر ڈانٹتا تھا اونکو کونسل میں۔ تو اوس وقت وہ مائیکل اوڈائر ہی کہتے تھے کہ تم نے کیا سرکار کو مدد دی۔ سرکار کو مدد دی

ہمارے پنجاب نے۔ آدھے سے زیادہ فوج پنجاب کی تھی۔ اللہ نے کہا کہ
اچھا بھائی پنجاب کو بھی ہم دیکھتے ہیں۔
ستیاگرہ کی تو گجرات نے۔ احمد آباد سے شروع ہوئی۔ Take ... Rawlat
بلوں میں گاندھی روکے گئے لیکن گولی چلتی ہے جلیانوالہ باغ میں۔ پنجاب
کے شہر میں۔ اور اوس میں بھی پاک پوتر سنبھان ہمارے سکھ بھائیوں کا۔
اور مدد دو سرکار کو! یہ اللہ کا ہاتھ ہے کہ ہندو مسلمان سکھ تینوں کو
ملانا تھا جلیانوالہ باغ میں۔ امرتسر میں۔ پنجاب کے ملک میں جس نے سرکار کو
سب سے زیادہ مدد دی تھی۔ وہاں ہندوستانیوں کو پیٹ کے بل
چلوایا گیا وہاں بھاگتے ہوئے ہندوستانی لوگوں کو گولی مار دی گئی۔
میرے پاس علیگڈھ سے خط آیا ہے جس میں معلوم ہوتا ہے کہ علیگڈھ میں
پولس نے زیادتی کر کے نہتوں پر گولی چلائی ہے۔ خود اپنے آپ لوٹتے
چھ آدمی مارے گئے۔ بہت سے زیادہ زخمی ہوئے۔ بالکل اوسی طرح نہتوں
پر حملہ کیا گیا تھا پنجاب میں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سرکار پھر خون کرے گی۔
Violence کا نام لیتی ہے اور Non-violence
اوس کے دل میں بھرا ہوا ہے۔ یہ Violence کرے گی
اور پھر کرے گی۔ ایک جلیانوالہ باغ ہندوستان کو اور دیکھنا ہوگا۔ لیکن میری
تم سے ہاتھ جوڑ کر التجا ہے کہ اوس دن گولی کھانا تو سینہ پر کھانا پیٹھ پر نہ
کھانا (اللہ اکبر)
بھائیو۔ ہمکو انعام مل گیا۔ میرے ماڈریٹ بھائی مجھے کہتے ہیں کہ کونسل
میں آؤ۔ وہ Honourable members ہیں۔ جب میرا
اور میرے بھائی کا نام لیا گیا کونسل میں اور کسی نے کہا کہ These gentlemen

تو کہا کہ They are not gentlemen یہ ممبر لوگ
وہ لوگ ہیں جنھوں نے خود ریزولیوشن پیش کیے کہ ہمکو Honourable
کہو۔ اس سے پیشتر Shakespeare بہی لکھ چکا ہے۔
Antony نے بہی اپنی اسپیچ میں کہا تہا۔ They are
Honourable ; all honourable
Honourable men یہ ہمکو بلاتے ہیں کونسل میں۔ اخبار
Pioneer نے بڑی مہربانی کی مجہپر کہ میرے ہاتھ جوڑکر
معافی مانگنے کے بعد اب مجہکو انعام ملتا ہے کہ آؤ۔ کونسل میں بہی چلے
آؤ۔ جہاں اتنی بے غیرتی کی ہے اتنی اور کرلو کہ اب کونسل میں چلے آؤ
مجہے اور شوکت صاحب کو اب کونسل میں بلاتے ہیں۔ میرا جواب یہ ہے
کہ بہائی مجہے پیٹ کے بل چلنا نہیں آتا۔ جو تمہاری کونسل میں جاتا ہو
ایک ایک شخص جو کونسل میں جاتا ہے۔ ایک ایک شخص۔ اونکا بڑے سے بڑا
Land-holder بڑے سے بڑا Title-holder
بڑے سے بڑا برہمن اور سید جو جاتا ہے وہ امرتسر کی گلی میں سے
پیٹ کے بل گذر کر جاتا ہے۔ جسکو پیٹ کے بل گذر کر جانا ہو وہ اونکی
کونسلوں میں جائے۔ جسکو اپنی ماں بہنوں کے لہنگے اُٹھوانا ہو وہ کونسلوں
میں جائے۔ میں تو صاف کہتا ہوں کہ جو اس کونسل میں جاتا
ہے اپنی ماں بہنوں کے لہنگے اوٹھوا کر جاتا ہے۔ بہائی
میانوالی کی ماں بہنوں کو یعنی ہماری ماں بہنوں کو دیکھو۔ میں تو
سمجہتا ہوں کہ ہماری ماں بہنوں کے لہنگے اُٹھوائے گئے۔
تو کیا جواب دیا اس Rowlatt Act کا اس مارشل لا کا ہندوستان نے

ہندوستان نے اوسکا یہ جواب دیا کہ دُنیا کی تاریخ میں سب سے
بڑا Revolution ایک برس دن کے اندر ہوگیا۔ وہ یہ کہ
۳۵ برس سے کانگریس ہاتھ جوڑکر اور دس برس سے مسلمان ناک رگڑ کر
گورنمنٹ سے کہتے تھے کہ ہمارے یہ دُکھ ہیں ان کو سُکھ سے بدل دو۔
اب ہندوستان نے فیصلہ کر دیا کہ کسی کے آگے ہاتھ نہیں جوڑے جائیں گے
ہاتھ جوڑے جائیں گے ایشور کے آگے۔ اور اگر کسی سے کچھ مانگنا ہوگا تو
اپنے بھائیوں اور بہنوں سے مانگیں گے
ناگپور کی کانگریس نے کیا کہا؟ منع کر دیا کہ گورنمنٹ سے کچھ مت مانگو۔
ہم گورنمنٹ سے کچھ مانگتا نہیں۔ جو کچھ ہم کو مانگنا ہے اوپر اپنے ایشور
سے اور نیچے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے۔ دُنیا میں سب سے بڑا
Revolution تو ہوگیا ارے تم اب Anti-Revolution
Revolutionary Society بنا کر کیا کروگے۔ گھوڑا اصطبل میں سے
چور لیگیا اب اوس کی کنجی چڑھاتے ہو تو کیا فائدہ؟
Revolution جو ہونا تھا وہ ہوگیا اب انگریز کے آگے کوئی
مانگنے نہیں جائے گا۔

ہارون رشید بادشاہ کا نام آپ نے سُنا ہوگا وہ ایک دن اپنے
گھر میں بیٹھا ہوا کچھ موج میں آیا تو کہا کہ جتنے غلام ہیں جتنی باندیاں ہیں جو
کچھ کوئی مانگے گا میں اوسکو دونگا۔ ایک نے ڈرتے ڈرتے سو روپیہ
مانگے حکم ہوا اسکو دیدو۔ ایک نے ڈرتے ڈرتے پانچ سو روپے مانگے
حکم ہوا پانچسو اسکو دیدو۔ ایک نے ڈرتے ڈرتے ملکہ کے پہننے کا جوڑا
مانگا موتیوں کی مالا مانگی حکم ہوا کہ دیدو۔ بادشاہ کا پورانا باغ مانگا حکم ہوا

کر دیدو۔ سب کو جیب دے چکا۔ ایک بڑھی بوڑھیا رہ گئی۔ بوڑھیا تمام زمانے کو دیکھے ہوئے تھی۔ ساری دُنیا اوس کی نظروں میں تھی۔ بوڑھیا سے پوچھا تو کچھ نہیں مانگتی۔ اوس نے کہا کیا مانگوں تو نہیں دے گا۔ کہا کہ دیکھ سب نے جو جو مانگا دیا۔ تجھکو بھی دوں گا۔ بوڑھیا مانگ کیا مانگتی ہے؟ بوڑھیا نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ میں تو تجھکو مانگتی ہوں۔ اے حبیب بادشاہ میرا تو سنو کی تھیلی میری۔ پانچ سو کی تھیلی میری۔ موتی کی مالا میری۔ محل میرا۔ گھوڑا میرا۔ جوڑا میرا*

ہندوستانی جو آج تک۔ کانگریس میں ۳۵ برس سے مانگتے تھے وہ سو روپے اور پانچ سو روپے مانگتے تھے۔ آج ہندوستان نے راج کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ہمکو تو سوراج چاہئے اور کچھ نہیں چاہئے۔ یہ وہ تبدیلی ہے جو ناگپور کی کانگریس میں ہوئی۔ پس میرے بھائیو اس کے لئے۔ اگر تم کو یہ پسند ہے۔ اگر تم بھی اوس بوڑھیا کی طرح بادشاہ کو چاہتے ہو۔ جامی کہتے ہیں کہ :-

هرکس به هوائے دل دارد ز تو مطلوبے

این جمله طفیلِ تو من از تو ترا خواهم

آج ہندوستانی ہندوستان سے کہتا ہے کہ میں تو تجھکو تجھسے مانگتا ہوں آج ہندوستان میرا ہو جائے تو مجھکو انگریز سے کچھ درکار نہیں۔ لیکن اس کے لئے کام کرنا ہے۔ تمہارے سامنے وہ راستہ بتایا ہے۔ راج لینے کی دو ترکیبیں ہیں۔ ابتک جو ترکیب برتی گئی وہ یہی کہ تلوار نکلی۔ تیغ آزمائی گئی۔ جنگ دوسرے دار و۔ ایک کٹا ہوا نیزے پر اور ایک اونچا بلند ہوتا ہے غصہ سے غرور سے نکلکر دیکھتا ہے۔ لیکن مہاتما گاندھی نے اور

اور اونکے ساتھیوں نے جو نشان آپ کے سامنے سوراج لینے کا پیش کیا ہے وہ اس سے بالکل انوکھا ہے۔ تم کہتے ہو کہ سوراج بغیر ہتھیار کے کیسے ملیگا۔ بغیر تلوار کے چلائے کیسے ملیگا۔ میں پوچھتا ہوں کہ انگریزوں نے کونسی تلوار، چلائی ہندوستان میں کہ اونکو ملگیا۔ میرے بھائی میں نے فرانس کے ایک اخبار میں کل دیکھا خط Sir Valentine Chirol میرے دوست کا کہ اونہوں نے لکھا کہ سارے یورپ میں مشہور ہوگیا کہ محمدؐ علی کہتا ہے اور فرانسیسی تو خوب ہنستے ہونگے کہ چور کو اوسی پھاٹک سے نکالیں گے کہ جس سے وہ گھر میں گھسا ہے۔ یہ ٹریڈر آئے تھے سوت لیکر جائیں گے۔ انگریزی پڑھی۔۔۔۔۔ جانتے ہو کہ یہ (انگریز) کس کے لالچ میں آیا ہے۔ یہ سندھ کی مٹی لینے نہیں آیا۔ یہ تو مانچسٹر کے ساٹھ کروڑ روپے لینے آیا ہے۔ جس دن تمہارے مارکٹ میں ایک سوت کا ڈورا اوسکا نہ ملا تو سمجھہ لو کہ سوت کا ڈورا اوس کے سانس کا بھی ٹوٹ گیا۔ جس کسی نے ان کی اتہیاس پڑھی ہے گورنروں اور لفٹنٹ گورنروں کی تعریف لیکن یہ نہیں لکھتے کہ ہندوستان کی تجارت کو کیسے انھوں نے ملیا میٹ کیا تہا۔ لیکن ہندوستان والے اب سمجھہ گئے اس کارروائی کو۔ جس چرخے کو توڑکر انہوں نے مانچسٹر کا رواج دیا اوسی چرخے کو چلاکر ایک . . . . . . . . چرخے کا ہم لائیں گے۔ ہمارے سامنے اون کی مشین گن آتی ہیں۔ ارے ہماری مشین گن کا کیا مقابلہ کروگے تمہاری مشین گن چلے دو سو گز۔ دو ہزار گز چلے۔ ہماری مشین گن چرخے کی کراچی سے لیکر لینکاشایر تک مارتی ہے۔ سات ہزار میل کی مار ہے +

شراب چھوڑو۔ پاک بنو۔ پوتر بنو جیسا کہ میں آج جلسے میں (خلافت کانفرنس میں) کہہ چکا ہوں۔ پاکی کا زمانہ آیا۔ شراب پینے کا زمانہ گیا*

پانی وضو کو لاؤ رخ شمع زرد ہے     مینا اٹھاؤ وقت اب آیا نماز کا

جس وقت تم پاک ہوکر اللہ کی بارگاہ میں جھکوگے اسی دن اللہ تمہاری سنیگا اللہ تم کو دے گا*

تو میرے بھائیو۔ تمہارے سامنے جو پروگرام بنایا ہے Nonviolent Non-cooperation کا وہ پروگرام ہے اوسکو کہتے ہیں Homeaupathic treatment اسکا اصول ہے۔ Simili Similibus Torentur Similar things Cure Similar Things.

جس کے ذریعہ سے روگ آیا اوسی کے ذریعہ سے علاج کیا۔ ہم آج ہندوستان میں انگریزوں کا علاج کرینگے اسی چیز سے جس چیز سے یہ روگ ہندوستان میں آیا تھا۔ اونکی کوئی بڑی فوج ہندوستان میں نہیں آئی تھی۔ ہندوستان ہی کی فوج کے ذریعہ سے۔ ہندوستان ہی کے پیسہ سے ہندوستان کو اونھوں نے فتح کیا۔ ہندوستانی Cooperation کرکے اونکی غلامی کرانے آیا۔ اب ہندوستان کو اپنی آزادی لینا ہے تو Non - cooperation کرکے آزادی لے سکتا ہے۔

تیس کروڑ آدمیوں کے دل میں خیال بھی آنا تلوار اٹھانے کا نامردی کی نشانی ہے۔ ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ اور تیس کروڑ کا مقابلہ نہیں۔ دوسرے بھائی اگر تم نے پنجاب کی فوج بنائی۔ سکھوں کو بلایا۔ مسلمانوں کو بلایا۔ راجپوتوں

کو بلایا یا ادھر سے کوئی افغان یوگی کھڑے آیا تو اس سے ہندوستان کو سوراج
نہیں ملے گا۔ سوراج وہ جس میں ہم سب راس کے بعد ایک لفظ پڑھنے میں
نہیں آیا) سوراج سب کا راج۔ سب کے راج کے لیے یہ ضروری ہے
کہ تھوڑی تھوڑی سب Sacrifice کریں۔ اگر تھوڑی تھوڑی سب نے
Sacrifice کی تو ۳۲ کروڑ کی Sacrifice سے
انگلستان کو پھونکیں (اوڑ ریتیں) جیسے بچے بوڑھیا کر اوڑاتے ہیں۔ یہ ہندوستان کی بوڑھیا
اوڑتے اوڑتے سات سمندر پار چلی جائے گی۔ لیکن مجھکو یہ جب امید ہے
جب تمہارے دل میں ہمت ہو۔ جب تمہارے دل میں مردانگی ہو جب تمہار
دل میں سوتنترتا (Freedom) کا خیال ہو۔ اگر پراودھینتا (غلامی) کو تم پسند نہیں کرتے۔
تم دریستا (غلامی) سے بھاگتے ہو۔ تم آزادی چاہتے ہو۔ تب تمہارے دل
میں اوسکے راج کی گھن آنی چاہئے۔ تمہارے دل میں اس
Hatred, discontent کی System of Govt.
Disaffection آنی چاہئے کوئی Lawyer ہے؟
کوئی دفعہ ۱۲۴ کے لفظ یاد ہیں کسی کو؟ کوئی اور لفظ رہ گیا ہو تو بتا دو۔ ۱۲۴ دفعہ کے اندر
Hatred, Disaffection, Discontent
ہیں۔ اس کے سوا کچھ اور ہو تو سب کے سب تمہارے دل میں اس طرز حکومت
کے متعلق ہونا چاہئے۔ مجھے انگریز سے نفرت نہیں۔ مجھے اوس سے اتنی
محبت ہے مگر وہ اچھا معلوم ہوتا ہے اپنے دیش میں۔ تو اپنے دیش میں اچھا
میں اپنے دیش میں اچھا۔ زیادہ ساتھ رہنے سے بھائی لڑائی جھگڑائی کا اندیشہ ہے۔
Familiarity breeds Contempt
(انگریزی پڑھی) آزادی کا ایک گر ہے سیکھو ہمارے انگریزی بھائیوں سے

اگر تم کو پوچھنا ہو کہ ہندوستان کو سوراج کیسے ملے تو مت پوچھو
Extremist سے مت پوچھو۔ گاندھی سے۔ مت پوچھو شوکت علی
محمد علی سے۔ مت پوچھو Moderate سے۔ جا کر پوچھو
Sir William Vincent سے
جا کر پوچھو Indian Civil Service سے
جا کر پوچھو کلکٹر صاحب سے Very Smart gentle-
-man, I hear وہ جانتے ہیں کہ
ہندوستان کی آزادی کا ایک گر ہے۔ ہندو مسلمان کا میل۔ جس دن تم لوگ
ہندو مسلمان۔ پارسی۔ سکھ سب ملکر رہوگے ناممکن ہے کہ انگریز ہمارے اوپر
حکومت کر سکے۔ بس میرے بھائیو۔ (یہاں دو تین لفظ پڑھنے میں نہیں آئے)
آنے والے دو تین مہینہ میں تمہاری گئو رکھشا کے نام سے۔ ہر ہر نام سے
ہندو مسلمان کی برائی کرے گا۔ مسلمان ہندو کی برائی کرے گا۔ تم اپنی آنکھ سے
دیکھوگے کہ مسلمان نے ظلم کیا تمہارے اوپر۔ ہندو نے مسلمان کے اوپر۔
بھول جاؤ خدا کے لئے۔ معاف کر دو۔ ایک دوسرے کو جو لارڈ ریڈنگ
کہتے ہیں Forgive and forget اوسکو قبول کرو یعنی
سب چیز بھول جاؤ۔ یاد رکھو اس چیز کو کہ ہندوستان میں سوراج اللہ اکبر
کے بھروسے اور ہندو مسلمان کے میل پر قایم ہو (اللہ اکبر۔ جوش)

Compared with Shorthand notes and found correct.
Lakht Husnain I; C.I.D.; U.P.

Lakht Husnain
Inspector C.I.D.
Reporter.

(دستاویز ثبوت ۱۳۰)

## گواہ ۲

شان بہادر ولد خان بہادر عمر تقریباً ۴۰ سال مذہب مسلمان ذات پٹھان منصب سب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ ساکن الہ آباد نے باقرار صالح بیان کیا کہ :-

میں گذشتہ دس جولائی کو عید گاہ کے پبلک جلسہ میں موجود تھا۔ اس جلسہ میں ملزم نے اردو میں تقریر کی تھی۔ میں اردو تقریریں مختصر نویسی میں لکھتا رہتا ہوں۔ میں نے ملزم کی تقریر اردو مختصر نویسی میں قلمبند کر لی تھی۔ میں نے اپنے مختصر نویسی کی نقل اردو خط مروجہ میں اُتار لی ہے جس کو میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۲) جو کچھ میں نے اس میں لکھا ہے وہی ملزم نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ میرے پاس ملاحظہ کے لئے مختصر نویسی کے نوٹ موجود ہیں +

(جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔

۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

(نوٹ) گواہ نے جو دستاویز ثبوت ۲ داخل کی وہ مولانا محمد علی صاحب کی کانفرنس میں اختتامی تقریر تھی۔ عید گاہ کی تقریر نہ تھی جو دراصل اس سے طلب کی گئی تھی +

(دستاویز ثبوت ک)
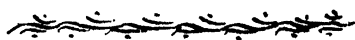
# تقریر مولٰنا محمد علی صاحب وقت اختتام جلسہ آل انڈیا خلافت کانفرنس کراچی مؤرخہ ۱۰ جولائی ۱۹۲۰ء

میرے عزیز ہندو بھائی اور بہنو! علماء اور مشائخ۔ میں اَب آپ سے رخصت ہوتا ہوا جو کچھ مجھے کہنا تھا اس سے پیشتر آپ سے کہہ چکا ہوں کئی صورتوں میں میرے خیالات ظاہر ہو چکے ہیں۔ مجھے کچھ کہنا نہیں ہے صرف ایک امر کو پیش نظر کرنا ہے یہ میرا طریقہ روزمرہ کا طریقہ ہے۔ ہندوستان میں بارہا ایسی تجویز پیش ہوئی ہے اور اس کے متعلق تقریریں ہوئی ہیں یہ چندہ جو آپ سے مانگا جارہا ہے یہ وہ چندہ نہیں ہے جو بارہا ہندوستان میں مانگا جاچکا ہے اور آئندہ بھی مانگا جائے ایک چیز ہر متنفس اور ہر بچہ کو جو اس جلسہ میں آیا ہے ایک چیز اسکو ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں آجکل ہماری یہ تحریک خواہ سوراج کی تحریک ہو یا خلافت کی ہو اس تحریک کے معنی یہ ہیں کہ وہ تحریک کسی ہمارے عارضی کام کے لئے نہیں ہے سوراج کی تحریک ہندوستان کو غلامی سے نکالکر آزادی کے دینے کی تحریک ہے خلافت کی تحریک کو اگر ہم اسی طرح کہتے تو صحیح نہ ہوتا کہ بقائے اسلام کی کوشش کی تحریک ہے لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ یہ اسلام کا آخری پیغام ہے مگر یہ وہ شراب ہے جس کیلئے شاعر نے کہا ہی

آخری پیمانہ ہے آخری پیمانہ ہے

مگر اس سے بڑھکر ہمکو سرمست ...... مگر یہ وہ شراب ہے جو آخری جام تھا خدا نے آج ہمکو پلا دیا تو خدا خود اسکا محافظ ہے ہماری تمہاری

کوششوں سے اس کی ذات بے نیاز ہے تمہارے دل میں خوف نہیں ہونا چاہیئے
کہ سلطنت ٹرکی مٹ گئی ایران کی سلطنت مٹ جائے افغانستان مٹ جائے
میرے بھائیو اسلام کا خدا محافظ ہے اس مذہب کو اس نے دنیا کو آخری پیغام
دینے کے لئے بھیجا ہے دنیا کی آخری اصلاح کے لیے اپنے ایک نبی خاتم النبیین
کو بھیجا تو یقین کریں کہ ہماری کوششوں سے اس کی ذات بے نیاز اور مستغنی
ہے۔ اللہ غنی ہے دونو عالم کا لیکن ایک چیز وہ ہے جس سے نہیں ہے
وہ ہماری اپنی نجات ہے جس دن کہ یہ دنیا ختم ہوگی جس دن کہ یہ قول صادق
ہر شخص کو معلوم ہوگا کل من علیہا فان ہر چیز فانی ہے ایک باقی رہیگا ایک تمہارا
رب ذوالجلال جس دن پوچھ ہوگی کہ کہاں ہے سندھ کا کمشنر کہاں ہے سندھ
کا کلکٹر کہاں ہے وائسرائے لارڈ ریڈنگ۔ کہاں ہے لائڈ جارج اور کہاں ہے
کنگ جارج.... کس کی حکومت ہے آج قیامت کے دن میدان حشر میں
جبکہ دنیا کے بادشاہ سرنگوں کھڑے ہونگے رب العزت احکم الحاکمین کے سامنے
جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے۔ اس دن جب
آپ سے پوچھا جائے گا کہ سچ ہے یا نہیں کہ ہمارے رسول نے آخری پیغام
تم کو پہنچا دیا تھا تو کیا کہوگے سوائے اس کے کہ ہمارے خدا رسول احمد صلعم پوچھیں
گے کہ تم کو ہم نے آخری پیغام خدا کا بلا کم و کاست پہنچا دیا تھا تو کہوگے کہ یا رسول اللہ
بیشک آپ نے پہنچا دیا تھا۔ پھر خدائے کریم پوچھے گا کہ ہم نے تمہارے اور پر رسول
مقبول کو شاہد کرکے بھیجا تھا۔ . . ہمارے حق کو پہنچا دیا یا نہیں بتلاؤ کہ وہ لوگ
کس شمار میں ہونگے..... جو حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں وہ لوگ جو حق کی
حمایت نہیں کرتے وہ کس طرح اپنے گناہوں کو بخشوائیں گے وہ کس طرح رسول
کی شفاعت کے خواہشمند ہوں گے جنت میں کیسے جائیں گے۔ پوچھا جائے گا کہ

جنت میں جانا چاہتے ہو تو کہیں گے "ہاں" کیا تم کو نہیں بتایا گیا۔ ۔ ۔ ۔ پوچھا جائے گا کہ کیا تم کو نہیں معلوم کہ قرآن کریم میں یہ آیت نازل کی گئی ہے عربی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا تم کو اس بات کا خیال ہے اس گھمنڈ میں بیٹھے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو گے تمکو وہ مصیبتیں پڑیں گی جو پہلے نہیں پڑی تھیں۔ تم پر صبر ایوب کی آزمایش نہیں کی گئی تم میں سے ہر شخص حضرت یوسف کی طرح زنداں میں نہیں گیا اندھے کنوئیں میں نہیں ڈالا گیا۔ بیگناہ جیل خانہ میں نہیں ڈالے گئے۔ حضرت یعقوب کی طرح دن رات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تمہاری آنکھیں نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تمپر یہ مصیبتیں نہیں پڑیں۔ تمپر وہ مصیبتیں نہیں پڑیں جو اللہ کے رسول پر پڑی تھیں۔ رات کے اندھیرے میں نکلتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آج ساری دنیا میں جو انسان ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ہم تھوڑے ہیں ہمارے دشمن بہت ہیں تو اس وقت فرماتے ہیں عربی ۔ ۔ ۔ ۔ مت ڈرو اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ تم پر وہ حالت طاری نہیں ہوئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم ۳۱۳ کی تعداد میں نکلے تھے تمہارے پاس دو گھوڑے تھے اور دو بچے ۱۵-۱۶ برس کے اس میں شریک تھے کتنے ایسے تھے کہ ان کے ہاتھ میں تلواریں تک نہیں تھیں ایسی حالت میں دشمنان اسلام سے مقابلہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس میں رسولؐ کا دندان مبارک شہید ہوا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جس نے اپنے سب دانت توڑ ڈالے اس لئے کہ نہ معلوم رسولؐ کا کونسا دانت شہید ہوا سارے دانت توڑ ڈالے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عربی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوشیار خبردار اللہ کی طرف سے فتح کا وقت قریب ہے جس دن آپ سے پوچھا جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کے ارادے کی خود آپ کی زبان آپ کی ناک کان ہاتھ پیر گواہی دینگے آپ کی بد اعمالیوں کی اوس وقت کس منہ سے رسول امی سے کہو گے کہ ہماری شفاعت کرو۔ وہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو ایک گندے پانی کی بوند سے

ہم نے اشرف المخلوقات بنایا۔ نو مہینے ماں کے پیٹ میں رہے جس وقت تم میں کسی قسم کی حرکت شروع نہیں ہوئی تھی جو تمہاری ماں غذا کھاتی تھی اس میں تم شریک بنائے گئے تھے دنیا میں تم آئے تو ماں کی چھاتی سے دودھ کے فوارے نکالے تمکو سیراب کرنے کے لئے تم آج مظلومین سمرنا اور ان کے رزق کی فکر نہیں کرتے جب ایک دن کے بچے تھے روتے ہوئے ماں کے پیٹ سے نکلے تھے اوس دن دودھ کی دھاریں تمہاری ماں کی چھاتیوں سے دی تھیں تم آج دعوےٰ کرتے ہو علمیت کا آج اللہ کی بندگی چھوڑ کر دوسروں کی بندگی کرنا چاہتے ہو جب تم ناتواں تھے تو تمہارے باپ کو تربیت کے لئے مقرر کیا ایک اجنبی بچہ کی اس کے دل میں محبت ڈالی پھر جب تم بچے تھے تم کو تعلیم دی تم کو انسان بنایا اب علم کے بڑے دعویدار ہوتے ہو لیکن تمام عالموں کا ایک عالم ہے وہ جس کا نام خدا ہے اوس نے تم کو علم سکھایا جس نے تم کو نیکو بد کی تمیز دی۔ یہ سب کچھ ہوا۔ تمہاری شادی بیاہ ہوا ہم نے تم کو یہ نعمت دی تمہارے دل میں ایک دوسرے کی محبت ڈالی پھر تمہارے اولاد ہوئی دونوں نے روزی کھائی آپ کو وہ کھانا ملا جو رسول کریم کو نہیں ملتا تھا جو دو دو پتھر اپنے پیٹ سے باندھتے تھے وہ پانی جو رسول کے نواسے اور ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو تین دن تک نہیں ملا۔ ایک بوند تمہارے لئے بند نہیں کی سب کچھ تم کو دیدیا مزدوری پہلے دیدی۔

"کہ مزدور خوشدل کند کار بیش"

لیکن آج اللہ مستغنی ہے۔ اللہ کا دین دشمنان اسلام کے نرغے

میں ہے اللہ کے رسول کا جانشین ... تم کو اپنے لڑکوں کی شادیاں سوجھتی ہیں کبھی اپنی ذمہ داری کا خیال ہوا تھا وہ خلافت جس کی نسبت میں کہہ چکا ہوں ... خلافت کا خیال ان کے صحابیوں نے نہیں چھوڑا۔ اس وقت بھی تمہارے ہاتھ اور دل کو حرکت نہیں ہوئی تو میں پوچھتا ہوں کہ کس منہ سے نجات کے طلبگار ہو گے +

اے بھائیو آج سوال اسلام کی بقا کا نہیں ہے آج سوال ہے کہ ہم دوزخ میں جائیں گے کہ جنت میں ...... ہم جیسے گنہگار پتھر اور ایندھن بنیں گے .... وہ دوزخ جس میں مرکر بھی چھٹکارا نہیں .... ابدالاباد تک اوس میں ہم کو رہنا پسند ہے مگر .. ڈر جاؤ گورنمنٹ سے ..... تمہاری ضعیف بنیاد ہے خدا کو تمہاری پرواہ نہیں پڑی ...... لعنت ہے ہم پر کہ جیل خانہ سے ڈریں .. کمشنر اور کلکٹر کے نہیں ہے نہ لارڈ ریڈنگ کے ہاتھ میں سب کچھ خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ ہم معافی لکھیں یا کچھ کریں اگر ہم کو قید ہونا ہے تو لاکھ سامان اس کے ہو جائیں گے + + + × (. . . . . . .) ڈپٹی کلکٹر۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ گورنر۔ کنگ ..... اس واحد القہار کا جس کے نزدیک ایک چیونٹی کی قدر ہو سکتی ہے اور ان کی نہیں ہو سکتی +

اے میرے بھائیو ہم کو جو کچھ آج دینا ہے جو کچھ کرنا ہے یہ سمجھ کر کرنا ہے کہ اس میں ہماری نجات کا دارومدار ہے حضرت عمر فاروق رضؓ نے جنگ زبیر میں آدھے گھر کا اثاث البیت لاکر رکھدیا پیروں کے

جوتہ میں سے ایک جوتہ لاکر رکھدیا اور سمجھتے تھے کہ ہم بازی لیجائیں گے حضرت صدیق رضؓ سے +

حضرت صدیق رضؓ تشریف لاتے ہیں اس شان سے کہ گھر کے سارے اثاث البیت کو . . . . . بچوں کے لئے کچھ بھی نہیں۔ بیوی سے کہتے ہیں کہ جھاڑو دے لے شاید غفلت سے کوئی چیز رہ جائے اور میں قصور وار ہوں۔ جھاڑو دیکر کوڑا تک اٹھالاتے ہیں کہ شاید کوئی چیز ہو رسول پوچھتے ہیں کہ بال بچوں کے لئے کیا چھوڑا حضرت فاروق رضؓ کہتے ہیں کہ نصف۔ حضرت صدیق رضؓ سے پوچھتے ہیں کہ اے بھائی کیا چھوڑا بال بچوں کے لیے فرماتے ہیں وہ پونجی جس میں گھاٹا نہیں ہوتا۔ بال بچوں کو اللہ اور رسول پر چھوڑا +

اے عزیزو! آج تم اپنے بال بچوں کی فکر کرتے ہو اور بھول جاتے ہو ان کو جو سمرنا میں تڑپ رہے ہیں فاقوں سے تم اپنے بال بچوں کی فکر کرتے ہو اور بھول جاتے ہو کیا تمہارے اللہ اور رسول کافی نہیں ہیں۔ عربی . . . . . . کیا اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔ کیا اللہ ہماری حفاظت کے لئے کافی نہیں ہے۔ ہم ڈرتے ہیں اور ان سے . . . . . عربی . . . . . اللہ اس سے زیادہ حق دار ہے . . . . تم اس سے ڈرو اپنی نجات کا سوال ہے جو تم کو کرنا ہے + + + اپنی نجات کے لئے کرو + +

اللہ کی دی ہوئی آزادی۔ اللہ نے تم کو آزاد پیدا کیا تھا + × × ×

اللہ نے تمہاری گردن پر کسی کا جوا نہیں رکھا لیکن غیروں کی غلامی تم نے اس گردن کو جو اللہ کے لئے وقف تھی جھیل ڈالا۔ اور سر جو

کو کندھے سے اُتار کر پھینک دو۔ وہی سواراج ہے۔ سماج کچھ نہیں ہے وہ اللہ کا راج ہے دھرم کا راج ہے اس لئے میں اسکو مانتا ہوں کہ آج ہمارے ہندو بھائی اور مسلمان بھائیوں کو جو کچھ کرنا ہے + + جب مذہب کا مسئلہ آ گیا تو یہاں کا گورنر یہاں کا کوئی اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتا۔ لیکن چلتے وقت ایک نصیحت کروں گا میں نے سنا ہے کہ سندھ کے بھائیوں کو جوش جلد آ جاتا ہے سندھ کا ریتا جلد گرم ہوتا ہے اور جلد ٹھنڈا ہوتا ہے تم پر ذمہ داری اس کی ہے کہ تمہاری سرزمین میں جس میں تم پیدا ہو اس میں مسلمانوں کا قدم سب سے پہلے آیا تھا + + + جس نے کہدیا یہاں کے راجہ سے کہ بھائی تمہارا اعتبار ہاتھیوں پر ہے مگر ہمارا اعتبار اوس رب پر ہے فرماتا ہے عربی الم تر...... فیل۔ اگر وقت ملا تو دوسرے کسی جلسہ میں...... کرونگا +

سکرٹری محمد خاں صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں + + جس طرح سے وہ کام کر رہے ہیں اوس جوش سے آخر تک آئندہ کریں گے اور اپنے مکرم اور محترم مولینا محمد صادق صاحب کا جو صدر سرگرم Reception Committee ہیں اس کے علاوہ ڈاکٹر حاجی صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی جنھوں نے ہمارے کھانے کا انتظام فرمایا اس کے علاوہ تمام والنیٹروں کے کمانڈر کا کہ ان کے والنیٹر بڑا کام کر رہے ہیں۔ نہیں شوکت علی محمد علی کے پاؤں دبانے سے کام نہیں چلتا تیار رہو کہ ملک میں امن رہے کسی قسم کا (...) انہ ہو آئرلینڈ کو کامیابی قتل و خون ز... نہیں ہوئی۔ والنیٹر کا کام ہے شراب خوری کا انسداد + + + اس کے معنی سواراج ہیں یہی ہماری

حکومت سے ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ جو چند ماہ باقی رہ گئے ہیں سوراج حاصل کرنے کے لئے ایک ایک منٹ کو ضروری سمجھ کر آرام نہ کرنا چاہئے میں دُعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ہماری تمہاری کوششوں کو بار آور کر دے ہم سے کچھ نہ ہو سکا۔ ہم کیا ہیں کیا فائدہ ہم لوگوں سے ہے جو کوئی کام ہم سے ہوگا۔

جو کچھ کہ ہوا، ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا کرم سے تیرے ہوگا

Shan Bahadur Khan S.I., C.I.D
Reporter U.P

(دستاویز ثبوت ۸)

## گواہ ۳

عبداللہ خاں ولد فتح خاں عمر تقریباً ۲۴ سال مذہب اسلام ذات شیخ۔ محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی۔ ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

میں گذشتہ ۱۱ جولائی کو شہداد پور میں موجود تھا۔ اس روز وہاں ملزم نے جلسہ میں تقریر کی تھی۔ انہوں نے اردو میں تقریر کی تھی۔ ان کی تقریر کا ترجمہ سندھی میں نہیں کیا گیا۔ میں اردو بخوبی جانتا ہوں۔ اور تقریروں کے نوٹ لیتا رہتا ہوں۔ میں نے ملزم کی تقریر کے نوٹ لیے تھے۔ میں یہ نوٹ مع صاف نقل بخط اردو پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۹و ۱۰) ملزم ۱ نے واقعی وہی کہا تھا جو

میں نے قلمبند کیا۔ اس جلسہ میں تقریباً پانسو آدمی موجود تھے جن میں سے بیشتر ہندو تھے ۔

(جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاقی۔
۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

(دستاویز ثبوت ۸۸)

Speech of Maulana Mohammad Ali at Shahdadpur on 11.7.21.

میرے ہندو مسلمان بھائیو۔ میں بڑا افسوس کرتا ہوں کہ مجھے سندھ میں آنے کا جو موقع ملا اس میں مطلب پورا نہ ہوا۔ میرا ارادہ تھا کہ ۱۴-۱۵ دن سندھ میں گھوموں گا۔ کراچی تو آدھا لنڈن ہے ارادہ تھا کہ تمام ضلعوں میں۔ گاؤں میں جہاں کھیت نظر آتے ہیں۔ میں وہاں اچھی طرح سے جاکر ایک ایک گاؤں میں جو میں نے کہنا ہے کہوں۔ سندہ کی زمین یہہ ہندو مسلمانوں کا جلسہ ہے۔ سندھ کی زمین میں ہر ایک مسلمان کو پوتر ہے۔ اس ملک میں جہاں ہمارے رسول کی پاک ہڈیاں ہیں اس سے یہ زمین ملتی ہے۔ جب ہم خورمہ۔ کھجور۔ ریگستان دیکھتے ہیں تو ہمکو وہ ملک یاد آتا ہے۔ یہ اسلام کا دروازہ تھا جب مسلمان آئے تو وہ اس طرح سے نہ آئے جیسے آج کی گورنمنٹ آئی۔ وہ جو گھر کا تھا وہ بھی یہاں لیکر آئے۔ انہوں نے ظلم کیا ایک کا روپیہ چھینا تو دوسرے کو دیا۔ یہاں کا پیسہ یہاں + + + + + آج کونسی چیز ہے جو ہندو مسلمان۔

سکھ۔ پارسی۔ جینی کو ملا رہی ہے جو بچھڑے ہوئے تھے۔ ہم اتنے بچھڑے ہوئے نہ تھے جیسے کہ انگریزی سکولوں کے ابجاسٹ (ابھیاس) میں بتایا گیا ہے اگر وہ ایسے ظالم ہوتے تو پھر کیسے ہندو اتنی تعداد میں رہ سکتے۔ ڈیڑھ سو برس انگریز رہے لیکن کتنا برس مسلمان رہے۔ آج تو انگریزوں کی انیا اتنے عرصہ میں برداشت نہیں ہوتی۔ پھر مسلمانوں کی انیا برداشت کیسے ہوئی۔ اس تمام لمبے عرصہ میں ہندوؤں کو بزدل سمجھا جاتا تھا لیکن اسی اجمیر ماروار اور دوسروں کو دیکھو وہاں کتنے سورما موجود ہیں۔ عورتوں کی بہادری کو دیکھو وہ کہتی تھیں کہ ہمکو پہلے مار کر جانا اگر تم نے میدان جنگ سے گھر واپس آنا ہے۔ دشمن بیشک سب کچھ ملک میں سے لے جائے لیکن ہندو پاک پوتر عورت پر ہاتھ نہ ڈالے۔ مسلمانوں کا راج وہ ظالم راج نہ تھا جیسے کہ آج کی گورنمنٹ جس نے بچوں کو گھٹنوں کے بل اور پیٹ کے بل چلایا۔ اس پاپی راج کی گولی باپ بیٹے دونوں کے سینوں میں لگی۔ آج کوئی قوم ایسی نہیں جو اس کی حکومت کو تباہ کرنے کی نہ سوچتی ہو۔ × × × × × × × ×

آج تم غلامی کے طوق کو گلے سے پھینکتے ہو۔ آج غیر اللہ کے جوئے کو اُتار کر پھینکنا چاہتے ہو تو جس طرح انہوں نے اس راج کو جمایا اسی طرح پر سوچ لو اگر تم سوراج کی بنیاد رکھنا چاہتے ہو تو ہندو مسلم کے اتحاد پر رکھ سکتے ہو۔

ہندو مسلمان کی لڑائی روکنے کے لیے یہ ایک گر ہے ہم ایسے
نہیں جو آسانی سے ڈریں۔ ہم خواہ مخواہ خوشامد نہیں کریں گے۔
پھر ماں بہن کی گالی کون پسند کرتا ہے۔ لیکن ہم نے بہت سوچا
ہم نے ہندوؤں کے برخلاف ضرور لکھتے تھے۔ خوب زور کا
مقابلہ تھا۔ اللہ کی طرف سے دل میں ایک بات آئی کہ اگر ہم انگریزوں
کے راج کو نکالنا چاہیں۔ جس سے دونوں تنگ آگئے ہیں تو
اس کے لیے ہندو مسلمان میں اتفاق کرنا ضروری ہے غلامی نہ ہندو
نہ مسلمان کی نہ انگریز کی صرف پرماتما کی اچھی۔ لیکن اگر کوئی ہو تو
ہندو کی اچھی۔ اگر ہمارے لیے Mark صاف نظر آئے
تو ہم سب دنیا سے لڑیں گے۔ لیکن ہندوؤں سے نہ لڑوں گا۔ اس
طرح سے میں سمجھا کہ خدا نے انسان کو اچھائی کے لئے پیدا کیا۔ اگر مجھے
ہندو مارے اور میں اپنے ہاتھ کو نہ اٹھاؤں تو ہندو شرمائے گا۔ مہاتما گاندھی
کا دل گئو ہتیا کے لئے بہت دکھتا ہے۔ ہمکو اُن کے ساتھ رہنے کا
اتفاق ہوا ہے جب لوگوں نے کہا کہ تم مسلمانوں سے میل کرتے ہو
یہ تو گئو ہتیا کرتے ہیں۔ ایسے بولا اگر کوئی مسلمان ہندوؤں کے دل
دکھانے کو گئو ہتیا کرے گا تو اُس بھائی کے آگے ہاتھ جوڑوں گا۔ سب جتن
کروں گا۔ پھر بھی اگر مسلمان نہ مانے گا تو میں اپنی گائے دوں گا کہ تم
اس کی ہتیا کرو۔ پھر کیا کوئی مسلمان ہتیا کرے گا۔ ہندو مسلم یونیٹی
Hindu Muslim Unity کے لئے
ضروری ہے کہ مسلمان پٹھان لے کہ ہندو ہمارے بھائی ہیں۔ دولہا دلہن
راضی تو کیا کریں گے۔ کلکٹر صاحب۔ قاضی صاحب یا مولوی پنڈت

جو گورنمنٹ کیطرح کے چھوڑے ہوئے ہیں × × × × خصوصاً پنجاب کی پولیس والے یہاں آکر
مارواڑی عورتوں کو برا کرتے ہیں۔ ارے بے غیرتو بے حیاؤ تم کب سمجھو گے کہ پنجاب کی مائیں بہنیں
سندھ کی ہیں۔ اور سندھ کی پنجاب کی ہیں پوری کوشش کیجاوے گی۔ پیر دنکو جمع کیا جاویگا
مسلمانوں کو ہندوؤں کے برخلاف کرنے کے لئے علیگڈھ کے کلکٹر صاحب مجھے دعوت
دیتے ہیں۔ اس علیگڈہ کالج سے جس کا میں ٹرسٹی ہوں وہ مجھے اور میرے بچوں کو
باہر نکلواتے ہیں اور دوسرے دن چار کی دعوت دیتے ہیں۔ وہاں لاکر کیا بولتا ہو
کہ اگر مسلمانوں کو سب کچھ مل جائے گا تو خلافت اور پنجاب کو بھول جائیں گے۔ ارے
کلکٹر صاحب جیسے آدمی مجھے اور مالوی جی کو دہوکہ دیتے ہیں۔ گاندھی جی کو ہدایت
دیجاتی ہے کہ Ali Brothers کو بھاڑ۔ ولایت کا Morning Post
اخبار اس کا اڈیٹر مجھکو بلاتا ہے چکنی چپڑی باتیں کرتا ہے۔
ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ تم نے ہندوں کے ساتھ کیسا اتفاق کر لیا ہے وہ اور
دوسرے انگریز یہ کہتے ہیں کہ اگر خلافت کے سوال کو ہندو چھوڑدیں تو ہم خود مانگیں
ہم دیں گے۔ مسلمانوں کی مسجد میں سور کا گوشت ڈالا جائے گا اور ہندوؤں کے مندر
میں گائے کا گوشت ڈالا جائے گا اور کہا جائے گا کہ مسلمانوں کا اور ہندوں کا کام
ہے۔ اسکو اون سرکار کہتے ہیں اس سرکار کے گوندسے کہتے ہیں کہ یہ
Satanic govt. نہیں ہے۔ ارے بھائی یہ تو شیطان سے
سے بری ہے الٹا اسکو (شیطان کو) بدنام کرنا ہے۔ قرآن شریف میں ہے کہ
یا اللہ شیطان سے بچا جو لوگوں کے دلوں میں وسواس ڈالے۔ ہندو مسلمان
ایک راستہ پر آتے ہیں۔ تو وہ افغان کا نام لیتے ہیں۔ گیا جی کے اندر کوشش
کیجاتی ہے کہ مسلمانوں کو اکسایا جائے۔ یہ کہکر کہ ہندو مرغی اور بکری کو نہیں
کھانے دیتے۔

کونسل کے اندر سپر دجی ہماری زمین کے بندے آج لاٹ صاحب کے بیٹھکر لاٹ صاحب ہو گئے اور اتنی تنخواہ ہے جو لائڈ جارج Liyod Gorge سے زیادہ ہے اسلئے کہ غلامی کی ۔پولیس کے بھائیوں کو اتنا ذلیل کیا جاتا ہے × × × × اپنے لئے اتنی کہ لائڈ جارج سے زیادہ ۔یہ اسلئے کہ ہم میں تم میں لڑائی ہے جب سے ہندو مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ ٹکٹ دیا آج تک وہ بات دونوں کے دلوں میں بیٹھی رہی ۳۵ برس کی کارروائی کانگریس نے کی ۔۱۰ برس کی مسلم لیگ کی کارروائی ہوئی کانگریس کی کارروائی یہ تھی کہ جب ہندوستانیوں کو تکلیف پہنچی تو کانگریس نے Resolution پاس کر دیا ۔جوش آیا تو بولڈ Indignant protest کرتے ہیں Protest کرتے ہیں سرکار سب کچھ ردی کی ٹوکری میں ڈالتی رہی ۔عربی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
آج کتنے لوا سلے ڈالے جاتے ہیں کسیکو ڈپٹی کلکٹر کسیکو انسپکٹری دیجاتی ہے زیادہ گورنریاں دیجاتی ہیں ۔چاہے وہ مختاری دی ہو چاہے لارڈ سنہا کی گورنری ہو ہم کبھی خوش نہ ہونگے جب ہم خود گورنر مقرر نہ کریں اگر ایسا ہوا تو ہم انگریزوں کو اسیطرح کان پکڑکر نکالیں گے جیسے انگریز ایک Deputy Collector کو نکالتے ہیں۔

کل ایک C. I. D کے بھائی جسکا نام پرتاب رائے ہے اسٹیشن پر آئے سکنڈ کی پانچوں سیٹیں Reserved, seat تھیں ایک پر بستر لگا تھا ۔ وہ وہاں اگر جم گئے وہ میرے سر پر سوار ہوا لیکن وہ جگہ تھی ایک گورے کی Reserved انسپکٹر صاحب کے نزدیک شہادت بگاڑنا اور بنانا دائیں ہاتھ کا کھیل ہے یہ سب جو شیطان حکومت نے سکھایا وہ لوگ جنکو گنگا جل رکھا جائے تو کبھی جھوٹی قسم نہیں کھاتے یہ لوگ جھوٹی

شہادت دلواتے ہیں اسمیں (یعنی Seat میں) لکھا ہوا تھا British rank اس نے پھاڑ ڈالا (یعنی انسپکٹر نے) گارڈ یہ بولا کہ تمہاری جگہ نہیں وہ بولا کہ اور جگہ نہیں۔ اس نے اسکو 1st Class میں جگہ دی جہاں کمشنر صاحب بیٹھتے ہیں وہ للچاتے تھے کہ تھوڑی دیر محمد علی کے ساتھ رہوں کہ اس محمد علی کو پکڑ لوں۔ ہمیں لائڈ جارج کو لکھا آیا جو مجھ سے کہتا تھا کہ میں نے انسپکٹر کو کیا کہنا اور پھر تمام ہمارے کو کہہ دیا حامد علی تو میرے دوست تھے اللہ کرے وہ اس گورنمنٹ کو چھوڑ دیں جو اس پاپی ناؤ میں بیٹھیگا۔ وہ ضرور ڈوبیگا۔

انسپکٹر صاحب نے یہ Cantonement Station پہ گورا ہی مع اپنی بندوق کے اور سارجنٹ کے آیا اور کہا کہ اپنا سامان اٹھالو ... C.I.D چہ کیست کہ پیش مردان بیاید۔ وہ گورا گندی گندی گالیاں دیتا تھا کہ مجھے افسوس ہوتا تھا کہ مہاتما گاندھی سے جو عہد لکھت کی وہ نہوتی تو میں اسکو مار مار کر کتا بنا دیتا لیکن خیال آیا کہ اس کے لیے لڑتا ہوں ایک C.I.D والے کے لئے پھر وہ وہاں سے گیا لوگ میرے پاس آئے گورے صاحب میری Seat پر آکر بیٹھ گئے میں نے انتظار کیا کہ انکو ٹھنڈا ہونے دو پھر میں بولا کہ اب مجھکو نماز پڑھنی ہے اب جگہ خالی کرو۔ رات بھر C.I.D کا خیال آتا تھا وہ سڑا سا گورا جسکو کبھی نوکری نہیں ملتی تو فوج میں بھرتی ہوتا ہے وہ ایسا گالیاں دیتا تھا کہ دل تڑپتا تھا وہ انسپکٹر صاحب شاید آج تک ہندوستانی بھائی کا گلا کاٹنے کے لئے سوچتے ہونگے اسکو پتہ لگ جاتا اگر تلی پھٹ جاتی اور معلوم ہوتا کہ مائی باپ ایسا سلوک کرتی ہے آپ نے اس

پڑتا ہے۔ قرآن کہتا ہے عربی و من یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ
جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ
عذابا عظیما۔ جو کسی نے مسلمان کو جان بوجھکر مارا اسکا انعام جہنم ہے
ہمیشہ ہمیشہ اسمیں رہیگا اللہ کا غضب ہے اور لعنت ہے اسپر اور
اسکے لئے عذاب عظیم ہے قرآن کریم میں کسی اور گناہ کی ایسی سزا نہیں
عذاب عظیم بھی ان پر۔ یہ ہندوستان کے مسلمان۔ سندھی مسلمان۔ یوپی
پنجاب کے مسلمان رجمنٹیں مسلمان بھائیوں کے گلے کاٹنے کے لئے جاتے ہیں
تمہاری سرکار کے پاس کونسا ایسا ہتھیار ہے اسکو سنا دے تم امان سمجھا
ہیں جاتے ہو بنی ہاشم کا خون تمہاری رگوں میں ہے وہ بنی ہاشم جس نے
ایک × × × × × × آج بھی کربلا کے میدان میں امام حسینؓ کی روح کو خون کرنے
کے لئے جاتے ہو کہ تمکو مربے (مربعہ) خانصاحب۔ خان بہادری ملیگی
بہادری سے تمہارا کیا واسطہ ہے۔ تمہاری بہادری یہ تھی کہ ہم ایک ہیں
خدانے پوچھا "الست بربکم" اسب نے کہا "قالو بلی" قران کریم ۱۳۰۰ سو
برس سے پوچھتا ہے کہ الیس اللہ باحکم الحاکمین اور تم ان حاکموں
کو پوجتے ہو تم لوگوں کی بیعت لیتے ہو۔ یہ بیعت کیا × × کہ چند مسلمان
کافروں کے پاس گئے صلحنامہ پر دستخط کرنے کے لئے۔ حضرت عثمانؓ انہیں
تھے دیر ہو گئی۔ مسلمانوں کے دل میں خیال ہوا کہ شاید مسلمانوں کے
ایلچی کو مار گیا اسوقت ایک ببول کے درخت کے نیچے تمہارے رسول
بیٹھے اور وہ بیعت انہوں نے لی تھی اللہ کی خوشنودی کی اور رسول کی
خوشنودی کی کہ تم خدا کی محبت اور میرے لئے بیعت کرو × × × اسوقت
خداوند کریم کیا کہتا ہے کہ وہ ہاتھ انسان کا نہ تھا وہ میرا تھا۔ جو تیرے ہاتھ کی

دشمن ہوں وہ جائز ہے ××× Palestine یا سیریا Syria
اور Mesopotamia میں ہندوستان کی فوج میں ½ فوج مسلمان تھی جب
انگریز اس ملک کو فتح کرنے لگا ہم نے پھل پایا ہندو بھائی پنجاب سے بھرتی
ہوئے پنڈت مدن موہن مالویا کو Sir Michael O'Dwyer
ڈانٹا کرتا تھا کہ تم نے کیا مدد دی پنجاب نے بہت مدد دی ایک قوم
ہمارے سکھ بھائیوں

## جو بولے سو نہال ست سری اکال

یہ بھول چوک میں آگئے سمجھے کہ سرکار کو گرو گوبند صاحب نانک صاحب
عزیز ہیں سرکار نے ان کے مندروں پر گرنتھ صاحب پر قبضہ کیا پنجاب
میں سب سے زیادہ فوج اور سب سے زیادہ حصہ سکھ کا تھا اللہ نے انکے
پاک پوتر استھان چونڈا اور بولا کہ جب وہاں گولی چلے گی تو معلوم
ہوگا کہ کسکو گولی لگی میانوال میں Bosworth Smith نے گاؤں کے
مردوں کو بلایا پھر Bosworth Smith وہاں گئے پنجاب کی
مسلمان عورتوں سے کہا کہ تم گھونگھٹ کرتی ہو تم کو ہم سے شرم آتی
ہے تم رات کو مردوں کے ساتھ سوتی تھیں تم نے انکو نہ کہا کہ سرکار
کے خلاف بغاوت کیوں کرتے ہو۔ اسوقت انکو ایسا نہ کہا۔ اچھا
ہمارا پولیس آئے گا تمہارا لہنگا اوٹھائے گا پولیس والوں تمہاری
پولیس پر کتنا گھمنڈ تھا اس Bosworth Smith کو جس نے
لہنگا اٹھوایا اب سمجھ لو کہ ہر ایک ہندوستانی بہن تمہاری بہن ہی ہمکو
بلایا جاتا ہے شملہ کے جال میں ہماری ایک مکھی گئی بھن بھناتی ہوئی نکلی
.... خدایا جب میں اس میانوالی کی عورتوں نے گھونگٹ کے کھولنے کو

بھلا دوں تو تمام ہندوستان کو غارت کر دے اور مجھے سب سے پہلے غارت
کر دے سب نے اپنا پورا انعام پایا آج جو تم اس غلامی کو روکتے
ہو تو کس طرح روک سکتے ہو شراب پیکر تم نماز پڑھنے نہ جاؤ تم غلامی
سے نکلنا چاہتے ہو ناں منظور لیکن کیسی ہمارے پولیس والے بھائی
بیٹھے ہیں اگر دیکھیں کہ ایک کرتہ پہنے ہوئے ہاریوں والا ہے وہ کہیں گے
جیل کا قیدی ہے پھر جیل میں بھیج دیں گے جیل والا جب جیل سے چھوٹتا ہے
(some portion left) ہمارے بھائی مختار کار ڈپٹی کلکٹر ہوں گے میں
تو ایک گالی کھاتا ہوں وہ کمشنر صاحب اور کلکٹر صاحب سے کتنی گالیاں
کھاتے ہیں حامد علی بھی کم نہیں کھاتا وہ Judicial Secretary اور
دوسروں کی گالی کھاتا ہے ہر روز جب یہ Civil Service میں
پاس ہوئے ان کے عزیزوں نے انکو مبارکباد دی کاش اگر کوئی ان سے
پوچھے کہ تم راضی ہو یا ہم میں Civil Service میں فیل ہوا میرا دل
اس دم کی بربادی اور تباہی پر کٹ جاتا ہے لیکن تو افیم کی چاٹ میں پڑ گیا
تمکو دو ہزار سے ہزار کی افیم چاٹ ملتی ہے اسکو تم چھوڑنے کے لئے تیار
نہیں ہو میرے پاس کچھ نہیں ہے میرا رزق خدا آپ کے ہاتھ سے
بھیجتا ہے میں جب سوتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ محمد علی تو نے اللہ تعالیٰ
کی ایک بات مانی کہ اسلام کی حرمت کی حامد علی تجھ نہیں ہوتا ہوگا کیونکہ
اس کے دل میں شک ہے × × × × ہمارے پاؤں کی بیڑیاں مانچسٹر کی
بیڑیاں ہیں۔ اس غلامی کی نشانی کو چھوڑو × × × × × ۶۰ کروڑ روپے
کا کپڑا اس سے آتا ہے جہاں ایک بنولا نہیں بویا جاتا سندھ کی
روئی اور مانچسٹر کا کپڑا تمہارے اوپر ہے وہ روئی پاؤں کا طوق

بنگ آتی ہے۔ چھوڑ دو فوراً جب تم نے چھوڑا تو سمجھ لو کہ انگلستان بیٹھ
جائے گا۔ پیٹ کی مار سب سے بری مار ہے۔ نپولین کہتا ہے کہ فوج
پیٹ کے بل چلتی ہے۔ ہمکو نہیں پیٹ کے بل چلانا ہے۔ مانچسٹر
میں لیکن ہمکو معلوم ہے کہ یہ لوگ اپنے پیٹ کے بل چلیں گے
جب ۰ کروڑ روپیہ ...... مانچسٹر جانا بند ہوگا اتنا ہی معلوم
ہو جاوے گا۔ ایک کروڑ روپیہ تو ہندوستان میں ہو گیا کیا کسی کو یقین
تھا۔ مگر مہاتما جی نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ضرور رہیگا ہندوستان کو
ان پر وشواش تھا۔ اور انکو ہندوستان پر وشواش تھا۔ اب تم ہی بتاؤ
کہ تم میں سے کتنے ایسے ہیں جو یقین کرتے ہیں مانچسٹر کا کپڑا بند ہوگا اپنی
ماں بہنوں کو ذلیل کرتا ہو مینا والی ہیں تب بے شک مانچسٹر کا کپڑا پہنو اگر
تم نے نفع اس باہر کے کپڑے کا لیا تو وہ ماں بہن کی خرچی ہے
ہماری ملیں ہیں وہ کپڑا غریبوں کو مبارک۔ اگر تم وہاں بھی نفع نہ لوگے
(مل والے) تو ہم جیسے مانچسٹر کو ماریں گے ویسے ہی تمہارا حال ہوگا
مل کا کپڑا ہم ایسے ہی چھوڑ سکتے ہیں جیسے کہ مانچسٹر کیا بمبئی سے لوٹنے کی نئی
Ridge Road خنکی کی کوٹھیوں والے۔ بنگلوں میں رہنے والے
پر رہنے والے۔ مالا بار پر رہنے والے۔ انکو زیادہ کریں گے۔ ہم نے
مل والوں کی ایک اسٹرائیک نہیں کرائی۔ اگر انہوں نے بھاؤ چڑھایا تو ایک
ایک مل میں جاؤں گا۔ اور اسٹرائیک کراؤں گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ مہاتما
پاگل ہے چرپا ہے جو ہمکو ایسا کپڑا پہنواتا ہے ان کو قوت ہے اس
Machinery ویش سے لالچ سے بے ایمانی سے جو انگلستان کی
یہاں لیکر آتی ہے ××× دوسروں کا خون چوسنا اگر مانچسٹر والوں کیلئے

براہے تو کیا بمبئی اور احمد آباد والوں کے لئے کیا نہیں سکتا خدا ج ہمارے اور تمہارے ہاتھ میں ہے ان چیزوں کا ایک علاج ہے کہ تمہارے دل میں گھن بیٹھی ہو غلامی کی۔ انگریزی افغان مسلمانوں کی مسئی کا مدعی۔ محمد علی۔ شوکت علی کی غلامی سے گھن رکھو جب تک نہ بیٹھ گئی تو تم کو نا مس کا ڈر نہیں ہو گا۔ دوسری چیز ہندو مسلمان سے میری کانگریس کی ممبری۔ چوتھی سودیشی کانگریس کی ممبری کے ساتھ تلک سوراج فنڈ۔ تلک ہمارا بڑا پولیٹکل گرو تھا وہ سورما بیر تھا۔ اس کے منہ پر آخری لفظ ہندوستان کا سوراج تھا میں تو چندہ اس وقت سمجھوں گا کہ فلاں آدمی امیر تھا وہ سوراج فنڈ میں دیکر غریب ہو گیا۔ نقصان کے لئے اور خسارہ کے لئے تم تیار رہتے ہو تم کیا نفع کے واسطے فقیر نہیں بن سکتے بمبئی میں چمن لال نے بہت دیا ہمارے شانے تھک گئے تھے جب ہم کو زیور اور روپیہ بمبئی میں ملا۔ ۸۱ لاکھ وہاں ہوا۔۔ یہ سوراج ہم جانتے ہیں کہ ہر ایک ہندو مسلم سکھ سب کا ہو۔ اگر پورا نہ ہو گا۔۔ آج تمہاری بہنوں کی عزت اور تمہاری عزت یہ کہتی ہے کہ پیسہ دو جیل کا کپڑا اتار دو جس وقت پہلی اگست ہو جو مہاتما تلک کا Anniversary دن ہے اس میں تم آزادی لو۔ سمرنا کے لئے میں تمہیں کیا بتاؤں۔ آج تمہارے نام کلنک کا ٹیکا لگا۔ کرما کا تیں کا لکھا نہ مٹے گا۔ ان بھائیوں (C.I.D.reporters) کا لکھا ہوا مٹ جائے گا۔ فرشتوں نے لکھ لیا کہ تم نے ترکوں کی ایک نسل کو برباد کیا یتیم بچے

آج بھی موجود نہیں تمہاری وہ بہنیں ہیں جو ترکوں کی ہوں یونانی پٹھوا انگریزوں کے ان پر مصیبت آئی ہے۔ اگر وہ بہنیں تمہاری بہنیں ہیں تو تم سب کچھ دو انکے لئے۔ تعداد حاضرین چار سو پانچ سو تھا

Abdul Aziz
I. C. I. D.

---

## گواہ ۴

(دستاویز ثبوت ۱۱)

محمود شاہ ولد نواب شاہ۔ عمر تقریباً ۴۴ سال مذہب اسلام۔ ذات سید۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ساکن تھار پارکر نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں نے انسپکٹر لخت حسنین کے اردو نوٹوں کا صحیح ترجمہ انگریزی میں کیا ہے۔ یہ نوٹ اس خطبہ کے تھے جو ملزم نے آل انڈیا خلافت کانفرنس میں بحیثیت صدر بیان کیا تھا (دستاویز ثبوت نمبر ۴ وہی نوٹ ہیں جن کا میں نے ترجمہ کیا ہے میں یہ ترجمہ پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۱۲ میں نے ملزم کی عیدگاہ میدان کی تقریر کا بھی انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جس کو لخت حسنین نے مرتب کیا تھا۔ (دستاویز ثبوت ۵ ا (وہی نوٹ ہیں جن کا میں نے ترجمہ کیا تھا۔ میں یہ ترجمہ پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۱۳) میں نے ملزم کی عیدگاہ میدان کی تقریر کے

ان نوٹوں کا یہی صحیح انگریزی ترجمہ کیا ہے جو شان بہادر نے تیار کئے تھے یعنی (دستاویز ثبوت ۲۸ کا) میں یہ ترجمہ بھی پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۲۹) میں نے (دستاویزات ثبوت ۱۰۹) کا یہی صحیح ترجمہ کیا ہی جو سب انسپکٹر عبد اللہ خان کے تیار کردہ ملزم کی تقریر کے نوٹ ہیں۔

(جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس - ایم - تلاتی -

۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

گواہ ۲۹ کے بیان کے بعد مجسٹریٹ اور مولانا محمد علی صاحب کے درمیان حسب ذیل سوالات وجوابات ہوئے:-

مجسٹریٹ۔ کیا آپ نے گذشتہ ۱۰ جولائی کو عیدگاہ کے میدان میں تقریر کی تھی۔

مولانا میں نے تقریر تو کی تھی لیکن مجھے میدان کا نام معلوم نہیں ہے۔

مجسٹریٹ - کیا مسٹر لخت حسنین کے نوٹوں میں وہی لکھا ہے جو آپ نے اپنی تقریر میں کہا تھا؟

مولانا - جبتک میں انکو پڑھ نہ لوں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں کہ یہ صحیح ہیں یا غلط؟

مجسٹریٹ آپ انکو پڑھ لیجیے میں وقت دیتا ہوں پڑھکر جواب دیجیے۔

مولانا - یہ نوٹ پچاس صفحوں میں ہیں۔ میں اسوقت ان کو پڑھکر کیسے جواب دے سکتا ہوں +

اس کے بعد مجسٹریٹ نے وکیل سرکار سے کہا چونکہ مسٹر محمد علی کو ان کے پڑھنے کے لئے وقت درکار ہے اس سے مناسب ہے کہ کارروائی بند کیجائے۔ وکیل سرکار نے اس رائے سے اتفاق کیا

اور مجسٹریٹ نے سررشتہ دار کو یہ ہدایت کرے کہ انسپکٹر لخت حسنین کے اردو نوٹ مسٹر محمد علی کے پاس جیلخانہ لیجائیں عدالت برخاست کردی۔ اور دوسرے روز ہفتہ کے ۱۰ ن گیارہ بجے سے مقدمہ شروع کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

عدالت برخاست ہوچکی تھی اور ملزمان جیل خانہ کے لئے عدالت کے کمرہ سے باہر جاچکے تھے کہ مولانا محمد علی صاحب کو واپس بلایا گیا اور گواہ سے شان بہادر کو بھی دوبارہ طلب کیا گیا۔ اس گواہ نے پہلی مرتبہ عیدگاہ کی تقریر عدالت میں پیش کرنے کی بجائے کانفرنس کی افتتاحی تقریر پیش کردی تھی۔ اس گواہ نے باقرار صالح بیان کیا کہ میں نے غلطی سے عیدگاہ کی تقریر کی بجائے کانفرنس مذکور کی افتتاحی تقریر داخل عدالت کردی ہے میں اب عیدگاہ کی تقریر پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ٹ (الف))

مولانا محمد علی صاحب نے فرمایا اس گواہ پر میں حلف دروغی میں مقدمہ چلا سکتا ہوں لیکن میں اپنے اس حق سے دست بردار ہوتا ہوں

مجسٹریٹ نے مولانا کا شکریہ ادا کرکے عدالت دوبارہ برخواست کردی اور ملزم لیڈران حسب معمول اللہ اکبر کے نعروں میں جیل خانہ روانہ ہوئے۔

# پانچویں دن کی کارروائی

پانچویں روز یکم اکتوبر کو صرف مولانا محمد علی صاحب کے عدالت میں تشریف لانے کی امید تھی۔ لیکن اس روز بھی تمام لیڈران عدالت میں تشریف لائے جس سے سب کو حیرت اور مسرت ہوئی۔ معلوم ہوا کہ حضرات کو مجسٹریٹ صاحب سے یہ امر نظرانداز ہوگیا تھا کہ ملزمین میں کچھ حضرات انگریزی سے ناواقف بھی ہیں۔ اس لئے انہوں نے محض انگریزی میں فرد قرارداد جرم سنا کر ایک قانونی لغزش کی تھی جس کی تلافی کے لئے آج پھر سب کو طلب کیا گیا تھا۔ آج اردو میں بھی فرد قرارداد جرم پڑھ کر سنائی گئی لیکن ابھی بہت سی سنگین قانونی لغزشیں باقی ہیں۔ جن کی کوئی تلافی نہیں کی گئی ہے اور نہ ان کی تلافی کی کوئی امید ہے۔

سماعت مقدمہ کی تاریخ کے اعتبار سے تو آج چھٹا روز ہے لیکن چونکہ جمعہ کو عدالت نہیں ہوئی اس لئے ہفتہ کو کارروائی کا پانچواں دن شمار کیا گیا ہے۔

---
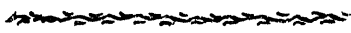
مجسٹریٹ :۔ مسٹر محمد علی: مقدمہ کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے مجھے ایک کام کرنا ہے۔ پرسوں صرف انگریزی میں فرد قرارداد جرم پڑھی گئی تھی۔ لیکن چونکہ کچھ ملزمین انگریزی نہیں جانتے تھے اس لئے آج پھر فرد قرارداد جرم اردو میں پڑھ کر سنائی جائیگی"۔

مولانا محمد علی :۔ آج میں نے اپنا بیان تیار کر لیا ہے۔ میں اس کو پڑھنے کے لئے آمادہ ہوں"۔

(کرم چند رام لال انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ نے اردو میں فرد قرارداد جرم پڑھ کر سنائی)

مجسٹریٹ :۔ فرد قرارداد جرم کی نقلیں دونوں زبانوں میں تیار ہیں۔ آپ کو جتنی کاپیاں چاہئیں میں دے سکتا ہوں"۔

مولانا محمد علی :۔ ہم کو سات کاپیاں چاہئیں۔ تین انگریزی تین اردو میں اور ایک سندھی میں"۔

مجسٹریٹ :۔ پیر غلام مجدد صاحب تو اردو جانتے ہیں"۔

اس کے بعد فرد قرارداد جرم لیڈران کے حوالہ کی گئی۔

مجسٹریٹ "کیا آپ اب اپنا بیان تحریری دیں گے؟"

مولانا محمد علی "چند منٹ ٹھیر جائیے میں آخری دو صفحہ درست کر رہا ہوں"

مجسٹریٹ "اچھی بات ہے"

مولانا محمد علی "میں اب آخری صفحہ درست کر رہا ہوں۔ ٹائپسٹ نے کچھ غلطیاں کی ہیں انکو ٹھیک کر رہا ہوں"

مجسٹریٹ "میں نے تو حتی الامکان آپ کی مدد کی"

مولانا محمد علی "ممنون!

یہ کہہ کر درست شدہ بیان تحریری عدالت میں داخل کر دیا۔

مجسٹریٹ "آپ کی اردو کی تحریر کی ایک نقل میرے پاس ہے اگر آپکو ضرورت ہو تو میں دے سکتا ہوں"

مولانا محمد علی "جی ہاں۔ شکریہ! مجھکو اپنے خطبہ صدارت کی بھی ایک نقل چاہئے"

اس کے بعد مولانا نے عدالت سے فرمایا کہ میں ڈیلی گزٹ مورخہ ۲۴ ستمبر کے ایک پیراگراف کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں جس کا مضمون حسب ذیل ہے (مولانا نے پڑھکر سنایا) "وکل مسٹر بی۔ سی۔ کنیڈی۔ آئی۔ سی۔ ایس جوڈیشل کمشنر سندھ۔ مسٹر ڈاسوزا سکرٹیری جوڈیشل کمشنر کے ساتھ دس بجکر ۴۵ منٹ پر خالق دینا ہال میں یہ دیکھنے کے لئے آئے کہ یہ ہال سشن کی پیروی کے لئے مناسب ہوگا۔ یا نہیں۔ وہاں ان کو وکیل سرکار مسٹر ٹی۔ جی الفنسٹن اور مسٹر پارس رام تولا رام بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ نائب وکیل سرکار ملے جنہوں نے ان کو ہال کے تمام انتظامات کا معائنہ کرایا۔ جوڈیشل کمشنر ہال کے انتظام سے مطمئن معلوم ہوئے اور کہا کہ سشن کی کارروائی بھی خالق دینا ہال ہی کی جائیگی۔ مقدمہ کی تاریخ بھی معین نہیں ہوئی۔ غالباً مقدمہ گیارہ یا سترہ اکتوبر کو ہوگا۔ جوڈیشل کمشنر خود مقدمہ کی سماعت

کریں گے۔" (یہ پڑھ کر مولانا محمد علی صاحب نے فرمایا):۔

"اس کو سشن سپرد کرنیکا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ اس سے انصاف کے چہرہ پر بدنما دھبہ لگ گیا ہے اور انصاف کی حقیقت آشکارا ہو گئی ہے۔ کیا اب بھی یہ باور کرنے کی ذرہ برابر گنجائش باقی ہے کہ انصاف کیا جائیگا۔ جبکہ انصاف کا اس طرح مضحکہ اڑایا گیا"

مجسٹریٹ "میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں۔

(اسوقت وکیل سرکار نے کچھ کہا جو کسی کی سمجھ میں نہیں آیا)

مجسٹریٹ "سوال یہ ہے کہ آیا جوڈیشل کمشنر اس جگہ یہ دیکھنے کے لئے آئے کہ یہ ہال سشن کے مقدمہ کے لئے مناسب ہوگا۔ جبکہ مقدمہ ابھی سشن سپرد نہیں کیا گیا ہے"!

مولانا محمد علی "اتنی کسر رہ گئی کہ انہوں نے بڑھئی کو نہ بلالیا جو ہمارے لئے پھانسی بھی تیار کر کے کھڑی کر دیتا"

ڈاکٹر کچلو "میں ڈیلی گزٹ کے طرز عمل پر سخت اعتراض کرتا ہوں۔ کیونکہ میرا جو بیان اس میں شائع ہوا ہے وہ بالکل غلط ہے"

مجسٹریٹ "ممکن ہے غلط ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں سراسر دروغ بیانی ہو۔ کوئی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ اخبارات میں بالکل صحیح حالات شائع ہوتے ہیں"

ڈاکٹر کچلو "کم از کم آپ رپورٹر سے یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آئندہ احتیاط سے کام لے اور صحیح نوٹ لکھے۔ ایک بات اور ہے جو کچھ کارروائی ابتک عدالت میں ہوئی ہے وہ سب قانون کے خلاف ہے اس کے علاوہ بہاں میں نے فرد قرارداد جرم پڑھی میں اسپر نہ بحث کرنی چاہتا ہوں اور نہ اپنی صفائی پیش کرنیکا خواہاں ہوں۔ لیکن میرے خیال میں چند بے ضابطگیاں ہو گئی ہیں۔ ان کے چہرہ سے نقاب اٹھا دینی ضروری ہے۔

(۱) وکیل سرکار کی تقریر ختم ہوتے ہی فرد قرارداد جرم جو پہلے ہی سے تیار تھی۔ دراید دی گئی۔

(۲) عدالت نے شہادت ختم ہونیسے پہلے ہی اس مقدمہ کو سشن سپرد کرنیکا فیصلہ کرلیا تھا

(۳) ملزمان سے صفائی پیش کرنے کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا گیا۔

(۴) مقدمہ ختم ہونے سے پہلے ہی سشن کے انتظامات شروع ہوگئے۔

ابتک جو کچھ ہوا محض ایک کھیل اور تماشہ تھا۔ قانون کی رو سے یہ سب کارروائی کالعدم ہوجاتی ہے۔ میرے خیال میں پورا مقدمہ از سر نو دوبارہ شروع کیا جائے۔ اگرچہ یہ معاملہ ذاتی ہے اور مجھکو صفائی پیش کرنے کی طرف مطلق میلان نہیں ہے۔ تاہم میں نے یہ ظاہر کردینا مناسب سمجھا ہے کہ یہ مقدمہ نہیں ہے بلکہ نمائشی کھیل۔ تماشہ یا سوانگ ہے۔

مجسٹریٹ "آپ سشن میں یہ سوالات کرسکتے ہیں"

وکیل سرکار "جو ڈویژنل کمشنر یہاں آئے ضرور تھے لیکن صرف یہ دیکھنے کے لئے کہ اگر مقدمہ سشن سپرد ہوا تو خالق دینا ہال سشن کی کارروائی کیلئے موزوں ہوگا یا نہیں؟"

مولانا محمد علی صاحب "میرے خیال میں خود جو ڈویژنل کمشنر صاحب کو حلف دیکر شہادت کیلئے کھڑا کیا جائے۔ وکیل سرکار کو ان کے دل کا حال معلوم نہیں ہوسکتا (اس کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے مجسٹریٹ سے کہا کہ میرا اعتراض لکھ لیا جاوے)

مجسٹریٹ آپ نے ایک روز یہ کہا تھا کہ وارنٹ میں دفعہ ۵۰۵ کی بجائے دفعہ ۱۰۵ درج تھی"

مولانا محمد علی صاحب "جناب دونو دفعات تھیں"

مجسٹریٹ "میں آپ کو اصل دکھاتا ہوں اس میں صرف دفعہ ۵۰۵ کا ذکر ہے"

مولانا محمد علی صاحب "کیا میں وارنٹ دیکھ سکتا ہوں جو مجھ پر اور میرے دوست شنکراچاریہ جی پر تعمیل کیا گیا تھا"

(مجسٹریٹ نے ایک کاپی وارنٹ کی پڑھنے کے لئے دی)

شنکراچاریہ جی "مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جو وارنٹ گرفتاری کے وقت مجھ کو دکھایا گیا تھا۔ اس میں دفعہ ۱۰۵ درج تھی بعد میں تحریف کرکے ۵۰۵ بنایا گیا ہے"

مجسٹریٹ "اس سے کچھ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا چونکہ آپ نے ایک روز اعتراض کیا تھا اسلئے میں نے آپکو وارنٹ دکھا دیا ہے"

مولانا محمد علی صاحب: "اگر وارنٹ میں تحریف کی گئی ہے تو بہت کچھ نتیجہ نکلتا ہے"

مجسٹریٹ "ایک بات اور رہ گئی ہے جو میں نے ابتک کسی ملزم سے دریافت نہیں کی۔ کیا آپ میں سے کوئی صاحب اپنی صفائی میں گواہ طلب کریں گے؟"

مولانا محمد علی صاحب "جی نہیں ہم میں سے کوئی صفائی کے گواہ طلب نہیں کریگا"

وکیل سرکار "ہر ملزم سے علیحدہ علیحدہ دریافت کیا جائے کہ اپنی صفائی کے لئے کوئی گواہ طلب کریں گے یا نہیں؟"

مجسٹریٹ "میں سب سے دریافت کر چکا ہوں"

مجسٹریٹ "کیا دستاویز ثبوت نمبر ۵ یعنی انسپکٹر لخت حسین کی رپورٹ میں صحیح صحیح وہی لکھا ہے جو آپ نے تقریر میں کہا تھا؟"

مولانا محمد علی صاحب "میرے خیال میں مجھ ہی سے ایسے سوالات دریافت کرنا جو میرے ہی خلاف شہادت ہوں ٹھیک نہیں ہے اور ایک تارک موالات سے نئے کسی ایسے امر کا اعتراف کرنا جو ویل اثبات جرم کو ضروری شہادت بہم پہنچانے کے فرض سے سبکدوش کردے مدرجہ کی موالات ہی تاہم جو کچھ میں نے کہا میں اس سے گریز کرنا نہیں چاہتا اور کہتا ہوں کہ میری تقریر کی رپورٹ بیشتر صحیح ہے۔ صرف چند باتیں اس میں رہ گئی ہیں جو مجھے اسوقت یاد نہیں۔ میں نے کہیں کہیں غلطیوں کی تصحیح کردی ہے لیکن یہ بہت کم اور غیر اہم ہے"

مجسٹریٹ "بس آپ کا بیان ختم ہوگیا"

مولانا محمد علی "جی نہیں۔ ابھی نہیں ہوا"

مجسٹریٹ "آپ کو ابھی کچھ اور کہنا ہے؟"

مولانا محمد علی صاحب "بہت کچھ کہنا ہے"

مجسٹریٹ :۔ "آپ کو گواہوں اور اس شہادت سے متعلق کچھ کہنا ہے جو آپ کے خلاف قلمبند کی گئی ہے"

اس کے جواب میں مولانا نے حسب ذیل تقریری بیان دیا :۔

## بیان تقریری رئیس الاحرار مولٰینا محمد علی صاحب

مجھے تعجب ہے کہ اس حکومت نے میرے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف مقدمہ چلایا ہے کیونکہ یہ حکومت ایک یادگار موقع پر خود ہی انکاری احکام نافذ کر چکی تھی۔ اگرچہ اس موقعہ پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہمارے ساتھ کچھ معاملہ کرنا چاہتی ہے جس کا اس نے اپنی طرف سے اعلان کر دیا ہے۔ لیکن ہم نے اس کو قبول کرنے سے انکار کیا تھا۔ اس گورنمنٹ کا اعلان یہ تھا کہ جبتک ہم میں سے کوئی لوگوں کو فساد برپا کرنے کے لئے نہ ابھاریگا۔ ہم پر مقدمہ نہ چلایا جائیگا۔ میں دیکھتا ہوں کہ کسی گواہ نے یہ شہادت نہیں دی کہ ہم نے کسی کو فساد برپا کرنے کے لئے ابھارا بلکہ سید لخت حسنین صاحب جو اس مقدمہ میں گواہ کی حیثیت سے سب سے بڑے اور نہایت اہم گواہ ہیں انہوں نے تو عیدگاہ کے جلسے کے متعلق یہاں تک بیان کیا ہے کہ وہاں کوئی جوش و اضطراب نہیں پیدا ہوا تھا۔ بلکہ حلفیہ یہ کہا ہے کہ خاصی گرمجوشی کا اظہار ہوا تھا جس کا کم از کم میں ضرور مستحق تھا۔ پھر بھی میں دیکھتا ہوں کہ گورنمنٹ بمبئی نے ہماری گرفتاری کے متعلق اپنے اعلان میں ایک دو لفظ فساد کی ترغیب کے متعلق داخل کر دیئے ہیں جس کا منشا غالباً وائسرائے کو خجالت سے محفوظ رکھنا ہے۔

مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات میں، پلیٹ فارم پر، اخبارات کے ذریعہ غرضیکہ ہر طرح سے اس امر کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اگر آج بھی اس کی ضرورت ہے تو میں یہاں بھی اعلان کرتا ہوں کہ جب سے گورنمنٹ نے مسلمانوں کے ساتھ غداری اور پنجاب کے ساتھ ناانصافی کی ہے ہم تارکین موالات کی زندگی کا مقصد یہی ہو گیا ہے کہ ہم موجودہ

نظام گورنمنٹ کے خلاف ایسی پُرامن بدخواہی پھیلاتیں جو یا تو اس گورنمنٹ کی اصلاح کر دے اور یا اس کا خاتمہ کر دے۔ اسی سبب سے میں نے اپنی عیدگاہ کی تقریر میں یہ کہا تھا کہ "تمہارے دلوں میں موجودہ طرز حکومت کی طرف سے۔ بدخواہی۔ حقارت اور نفرت ہونی چاہیئے۔ کیا یہاں کوئی وکیل ہے؟ بھائیو کسی کو دفعہ ۱۲۴ الف کے الفاظ یاد ہیں؟ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی لفظ اس دفعہ میں ہو تو مجھ کو بتادو۔ جو کچھ میں نے کہا وہ اور جو کچھ اس دفعہ میں ہے اور میں نے بیان نہیں کیا ہے وہ سب اس نظام حکومت کے خلاف آپ کے دلوں میں ہونا چاہیئے۔ مجھے انگریز سے نفرت نہیں ہے۔ مجھے اس سے بہت محبت ہے وہ مجھے بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اپنے ہی ملک میں۔ تو اپنے ملک میں اچھا اور میں اپنے ملک میں اچھا۔ بھائی بہت زیادہ ساتھ رہنے میں فساد کا اندیشہ ہے"

اسی تقریر میں میں نے عدم تشدد کے متعلق بہت کچھ بیان کیا تھا اور لوگوں کو یہ یقین دلایا تھا کہ جس طرح ہم نے بغیر کسی انگریزی قوت کے ہجوم کے سوراج کو ہاتھ سے کھویا ہے ہم اسی طرح بغیر قوت استعمال کئے سوراج حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہم کو تو اتنی قوت سے بھی کام لینے کی ضرورت نہیں جو انگریزوں نے ہمارے خلاف استعمال کی تھی۔ میں نے ہومیوپیتھک اصول کا حوالہ دیا تھا جس کا مقصد یہ ہے کہ جو مرض ہو اس کا اسی مرض سے علاج کیا جائے اور میں نے کہا تھا کہ ہندوستان کو بدیسی سوت اور کپڑے نے غلام بنایا ہے۔ لہذا اگر ہم اپنے کرگھے اور چرخے سنبھال لیں تو ہماری آزادی کے لئے یہی کافی ہیں۔ میں نے اپنے چرخے کو انگریزی مشین گن سے تشبیہ دی تھی اور فرق یہ بتایا تھا کہ اس کی مار صرف چند سو گز کی نہیں ہے بلکہ اگر اس کا گولہ کراچی سے چھوڑا جائے تو سات ہزار میل پر جا کر لنکا شائر کو برباد کر سکتا ہے۔ میں نے اس امر پر بہت زور دیا تھا کہ ہماری پستی جو حد درجہ بڑھ گئی ہے ہرگز آسانی سے اس طرح رفع نہ ہوگی کہ ہم محض پنجاب کے سپاہیوں سکھوں، مسلمانوں اور راجپوتوں کی سپہ گری پر اعتماد کر بیٹھیں یا فرضی افغانوں کو بلا کر سوراج

حاصل کرنی چاہئیں جن میں اور بھی مشکل کا سامنا ہوگا۔ میں نے کہا تھا کہ سوراج کا مقصد سرو نو راج (Serve no Raj) یعنی کسی حکومت کی تابعداری نہ کرنا بلکہ "سب کا راج" سب کو ملکر حکومت کرنا ہے۔ سب کی حکومت حاصل کرنیکا بہترین طریقہ یہ نہیں کہ چند نفوس انتہائی قربانی کر دیں۔ بلکہ سب کو مل کر تھوڑی تھوڑی قربانی کرنی چاہئے۔ آخر میں میں نے اپنی دلیل کو یہ کہہ کر ختم کیا تھا کہ بتیس کروڑ نفوس کے لئے ایک لاکھ آدمیوں کی حکومت کو بزور شمشیر تباہ کرنیکا خیال دل میں لانا بزدلی ہے ان تمام باتوں کے باوجود بھی ایک جھوٹا اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں مجھ پر لوگوں کو فساد برپا کرنے کی ترغیب دینے کا بہتان لگایا گیا ہے آخر اس کا ثبوت کیا ہے؟ عدم تشدد کے متعلق ہماری تلقین کا ثبوت تو ہر جگہ نمایاں ہے۔ یہی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب جن کے وارنٹ پر ہم کو گرفتار کیا گیا ہے یہاں صحیح سلامت کھڑے ہیں ان کا بال تک کسی نے نہیں چھوا۔ یہ کس کی تلقین کا اثر ہے؟

میں اپنے بیان میں یہ مضمون لکھوانے پر اس لئے مجبور ہوا ہوں کہ آج ہم نے خدا اور انسان دونوں سے عدم تشدد کا عہد کیا ہے اور میرے خیال میں جبتک ترک موالات بلا تشدد کا پورا پورا اطمینان نہ کرلیا جائے تشدد کا خواب بھی ہمارے لئے بیجا ہے (اس لئے نہیں کہ گورنمنٹ کو اطمینان دلانا مقصود ہے بلکہ خدا اور اپنے ضمیر کو مطمئن رکھنے کے لئے جس کی ہمکو بادشاہ کی طرح تابعداری کرنی چاہئے) اور چونکہ یہ امتحان ابھی پورا نہیں ہوا ہے اس لئے میں خدا کو اس بات کا شاہد بناتا ہوں (اگرچہ خدا آپ کے سامنے آکر گواہی دینے کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا) کہ میں نے کھڑے۔ بیٹھے۔ سوتے۔ جاگتے ہمیشہ عدم تشدد کی پابندی کی ہے اور لاکھوں کو تشدد کی راہ سے باز رکھا ہے۔

دیگر الزامات کے متعلق جن کا وارنٹ میں ذکر ہے مجھکو بہت کم کہنا ہے۔ دفعہ ۱۲۴ (الف) میں باغیانہ توہین کا ذکر ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ توہین کا ثبوت بہم پہونچانے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس شخص یا جس جماعت کی توہین کی جائے اس کی عزت اور وقعت کا یقین لوگوں کو دلایا جائے

جس کو صدمہ پہونچا ہو۔ سکریٹری آف سٹیٹ کی ذات سے متعلق تو میں کچھ نہیں کہتا صرف ان کے انڈر سکریٹری مسٹر ی-ایچ-ہو برٹس کا حوالہ دیتا ہوں اور خود سابقہ وزیر اعظم انگلستان کا قول سناتا ہوں کہ گورنمنٹ کے افسر اعلیٰ یعنی وزیر اعظم لائڈ جارج نے یونانیوں کو ترکوں کے وطن میں بھیج کر انگلستان و اتحادیوں کے ساتھ غداری کی ہے۔

اس سے قبل اسلامی مقامات مقدسہ پر حملہ کر کے ایک نہایت سنجیدہ عہد توڑا گیا ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ اب بھی مکاری سے جو جھوٹوں کا شیوہ ہے باز نہیں آئی ہے اور جس طرح اس کے جہازوں نے جدہ پر گولہ باری کی تھی جس کو حملہ اور دست درازی سے محفوظ رکھنے کا اس نے خاص طور پر عہد کیا تھا اسی طرح ابتک اس نے اعلانات اور پارلیمنٹ میں جوابات کی بھرمار کر رکھی ہے۔ ان اعلانات میں گورنمنٹ یہ ظاہر کر رہی ہے کہ جنرل الن بی فلسطین میں پیدل داخل ہوئے۔ جامع عمر کی حفاظت ہندوستان کے مسلمان سپاہی کر رہے ہیں اور مقدس عمارتوں کی کوئی بے حرمتی نہیں کی جاتی۔ اگرچہ اس قول پر ہی چند نہایت مقدس شیعہ علماء و بزرگان دین نے نکتہ چینی کی ہے۔ شہدائے پنجاب کے متعلق تو میں کیا کہوں۔ میری مفروضہ مغلوبیت اور اصول ترک موالات سے انحراف کے بعد پاینیر نے مجھکو یہ سمجھ کر کہ اب میرے لئے آئندہ ذلت کا درجہ یہی ہے۔ مجھکو کونسل میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی۔ میں نے عیدگاہ کی تقریر میں اس کا جواب دیا تھا اور اب بھی وہی کہتا ہوں جو میں نے اسوقت کہا تھا۔ کہ جو کونسل میں داخل ہوتا ہے اس کو پہلے امرتسر کی گلی میں پیٹ کے بل رینگنا پڑتا ہے اور باہر اس کے اعزازی گارڈ کا کام پنجاب کی وہ عورتیں دیتی ہیں جن کی بے حرمتی ایک مردود شخص نے کرنی چاہی تھی اور دھمکی یہ دی تھی کہ ہم اپنی وفادار پولیس سے تمہارے لہنگے اٹھوائیں گے

اگر اس گورنمنٹ کی کبھی کچھ عزت اور وقعت تھی بھی تو وہ مقامات مقدسہ و پنجاب میں ضائع ہو چکی۔ اور اب اس گورنمنٹ کو لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ذلیل کرنا میرے

شایان شان نہیں۔

برطانوی وزارت نے انگلستان میں اور ان کے گرگوں نے جن کو محض دھوکا دیکر کسی طرح مسلمانوں کو خاموش رکھنا مقصود ہے ہندوستان میں اور ڈوائر اور اوڈوائر دونوں نے پنجاب میں اپنا کام خوب کیا۔

مجھکو انصاف کی کوئی امید نہیں ہے جس گورنمنٹ نے خدا اور رسول کے ساتھ انصاف نہ کیا۔ ترکوں اور پنجابیوں کے ساتھ انصاف نہ کیا اُس سے انصاف طلب کرنا میرے لئے گناہ عظیم ہے اور اگر مجھکو اس سے کبھی انصاف کی امید بھی تھی تو اس کا بھی اسوقت خاتمہ ہوگیا۔ جبکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وزیگاپٹم نے جس کا کام قانون کی حفاظت کرنا ہے نقص امن کے خوف کا بہانہ کرکے والٹیر میں مجھکو گرفتار کیا اور یہ ظاہر کرکے کہ نقص امن کو روکنے کیلئے بجز میری گرفتاری کے کوئی دوسری صورت ہی ممکن نہ تھی۔ قانون سے ناجائز کام لیا حالانکہ میں نے ان مقامات میں بھی کبھی نقص امن نہیں کیا تھا جہاں مجھکو مہینوں قیام کرنیکا اتفاق ہوا اس تمام ناجائز طرز عمل کی غایت یہ تھی کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کے اہم کام کو پورا کیا جائے جن کے وارنٹ میں تاخیر ہونیکی وجہ سے میری گرفتاری ۱۴ ستمبر کو نہیں ہوسکی تھی اور میں اپنے مالابار کے غریب اور جوشیلے بھائیوں یعنی موپلاؤں کو ٹھنڈا کرنے اور سمجھانے کیلئے روانہ ہوگیا تھا جن سے چند خطائیں سرزد ہورہی تھیں۔

جب انہوں نے دفعات ۱۰۷ و ۱۰۸ تعزیرات ہند کے ماتحت چارہ جوئی موقوف کردی تو میں نے ان سے انکا حقیقی منشا دریافت کیا اسپر انہوں نے یہ کہکر شیطان کو بھی مات کیا کہ میرا منشا کوئی مزید کارروائی کرنیکا نہ تھا بلکہ مجھکو صرف کراچی سے وارنٹ وصول ہونیکا انتظار تھا۔

بس مجھکو یہی کہنا ہے اور اگر گورنمنٹ یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ وہ ہندوستان کیساتھ کوئی تعلق یا رشتہ کن شرائط پر قائم رکھ سکتی ہے تو میرا جواب یہ ہے کہ اپنے ذہن میں تغیر پیدا

کرے۔ جس کا ثبوت اس بات سے مل سکتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی مطالبات پورے کئے جائیں پنجاب کا الحاق کیا جائے اور ہندوستان میں ایسی حکومت قائم کی جائے جس کی بنا فقط احکام خداوندی کے احترام اور لوگوں کی مرضی پر ہو۔ اس طرز عمل سے گورنمنٹ کو کوئی مادی نقصان نہیں پہونچتا۔ لیکن اگر وہ اپنے موجودہ رویہ پر مصر رہی تو مجھے اس کا بھی وہی حشر معلوم ہوتا ہے۔ جو اس سے قبل اس سے بڑی بڑی بابل اور مصر جیسی عظیم الشان سلطنتوں کا ہو چکا ہے۔ جن کو خدا کی ہمسری کا دعوے کرنے پر نیست و نابود کرنے کے لئے ایک حقیر مچھر اور دریا کی موج کافی ہوئی

(دستخط) مولانا محمد علی۔ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاقی۔ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء

بیان ختم ہونے کے بعد وکیل سرکار نے کہا کہ اس مقدمہ میں مسٹر محمد علی نے اپنے عہد کا ذکر کیا ہے۔ جو اعلان وائسرائے نے ۳۰۔ مئی کو شائع کیا تھا اس میں لکھا ہے کہ جب تک ان کی تقریروں میں لوگوں کو فساد پر نہ ابھارا جائیگا۔ ان کے خلاف مقدمہ نہ چلایا جائیگا اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ گورنمنٹ نے ان کو لائسنس دیدیا تھا کہ جو چاہیں کہیں اُنپر کبھی مقدمہ نہ چلایا جائیگا۔

مولانا محمد علی: "میں اپنے زخم کی مرہم پٹی کرانے کے لئے باہر جانا چاہتا ہوں"

مجسٹریٹ: "ہاں! آپ جا سکتے ہیں"

ایک ڈاکٹر بھی مولانا کے زخم پر پٹی وغیرہ باندھنے کے لئے بھیجے گئے۔ اور چند منٹ کے بعد مرہم پٹی سے فارغ ہو کر مولانا محمد علی صاحب واپس تشریف لائے۔ تمام حاضرین تعظیماً کھڑے ہوئے۔

مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم پڑھ کر سنائی۔

# فرد قرار داد جرم

میں - ایس - ایم - تلاتی - مجسٹریٹ درجہ اول تم محمد علی رام پوری پر حسب ذیل جرم عائد کرتا ہوں کہ :-

تم نے دس جولائی ۱۹۲۱ء یا اس کے قریب کراچی میں عید گاہ کے میدان میں ایک کثیر مجمع کے سامنے تقریر کی جو دستاویز ثبوت نمبر ۵ میں رپورٹ کی گئی ہے - اس تقریر میں تم نے اُس گورنمنٹ کے خلاف جو برٹش انڈیا میں قانوناً قائم ہے بد خواہی پیدا کرنیکا اقدام کیا اور اس طرح تم نے جرم مستحق سزا زیر دفعہ ۱۲۴ الف، تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا جو قابل سماعت عدالت سشن کراچی ہے لہذا میں ہدایت کرتا ہوں کہ جرم مذکور کے متعلق عدالت مذکور میں تمہارے مقدمہ کی سماعت کی جائے -

(دستخط) ایس - ایم - تلاتی - یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء

فرد قرار داد جرم سن لینے کے بعد مولانا محمد علی صاحب نے کہا کہ اور تقریروں کے متعلق کیا ہوا - مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ ہمکو صرف عید گاہ کی تقریر سے سروکار ہے -

اس کے بعد عدالت برخواست ہوئی اور ملزمان حسب معمول اللہ اکبر کے پر جوش نعروں میں جیل کی سمت روانہ ہوئے -

---

# حکم سپردگی مقدمہ عدالت سشن

ملک معظم .......... بنام (مولانا محمد علی (صاحب) رام پوری

اس مقدمہ میں ملزم کے برخلاف اُس گورنمنٹ کے خلاف جو برٹش انڈیا میں قانوناً قائم ہے - بدخواہی پیدا کرنے کے اقدام کی بنا پر زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند استغاثہ دائر کیا

گیا ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ۱۰۔ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء کو ملزم نے کراچی میں عیدگاہ کے میدان میں ایک کثیر مجمع کے سامنے تقریر کی جس میں بہت سے حصے ایسے ہیں جن میں برٹش گورنمنٹ کے خلاف بدخواہی پیدا کی گئی ہے اس تقریر کے اختتام پر ملزم نے سامعین سے صاف طور سے کہا کہ "اس نظام حکومت کے خلاف تمہارے دل میں نفرت، حقارت اور بدخواہی ہونی چاہئے تقریر کا یہ حصہ حسب ذیل ہے :-

"لیکن مجھ کو یہ امید (انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کی امید) اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ آپ کے دلوں میں ہمت ہو۔ مردانگی ہو اور آزادی کی محبت ہو۔ اگر آپ کو غلامی پسند نہیں۔ اگر آپ غلامی سے بھاگتے ہیں۔ اگر آپ آزادی کے متمنی ہیں تو آپ کو ان کے راج سے اکتا جانا چاہئے ۔ اور آپ کے دلوں میں اس طرز حکومت کی طرف سے نفرت بددلی اور بدخواہی ہونی چاہئے۔ کیا یہاں کوئی وکیل ہے ؟ کیا کسی کو دفعہ ۱۲۴ الف کے الفاظ یاد ہیں ؟ اگر مجھ سے کوئی لفظ چھوٹ گیا ہو تو مجھ کو بتا دو دفعہ ۱۲۴ (الف) میں نفرت بددلی اور بدخواہی کا ذکر ہے اگر اس دفعہ میں کچھ اور بھی ہو تو وہ بھی اس گورنمنٹ کی طرف سے آپ کے دلوں میں ہونا چاہئے۔"

ملزم نے اردو میں تقریر کی تھی جس کو انسپکٹر لخت حسین اور سب انسپکٹر شان بہادر نے اردو مختصر نویسی میں لکھ لیا تھا۔ انہوں نے اپنی مختصر نویسی کی نقل بخط رواجی پیش کر دی ہے اور ان کا بیان ہے کہ انہوں نے واقعی وہی لکھا تھا جو ملزم نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔

ملزم نے اپنے اظہار میں تسلیم کیا ہے کہ ان کی تقریر کی رپورٹ بیشتر صحیح ہے صرف چند باتیں رہ گئی ہیں جو ان کو اسوقت یاد نہیں ہیں۔

ملزم کے تقریر کرنے کی کافی شہادت ضبط تحریر میں آ چکی ہے اور خود ملزم نے

انسپکٹر ملحت حسین کی پیش کردہ رپورٹ کو صحیح تسلیم کرتا ہے۔ یہ تقریر باغیانہ حصص سے لبریز ہے اور تقریر کا تمام ترمیلان اسی طرف ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے خلاف نفرت اور حقارت پھیلائی جائے اور بدخواہی پیدا کی جائے۔ تقریر کے اختتام پر ملزم نے صاف طور پر دفعہ ۱۲۴ الف، تعزیرات ہند کے الفاظ دہرائے اور سامعین سے کہا کہ ان کو برٹش راج سے اکتا جانا چاہئے اور ان کے دلوں میں اس نظام حکومت کی طرف سے نفرت۔ بددلی اور بدخواہی ہونی چاہئے۔

ملزم کے خلاف اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ انہوں نے جرم زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا۔ لہٰذا میں ان کو عدالت سشن کراچی کے سپرد کرتا ہوں تاکہ وہاں اس جرم کی بنا پر ان کے مقدمہ کی سماعت کی جائے۔

(دستخط) ایس۔ ایم۔ رتلاتی سٹی مجسٹریٹ کراچی۔ یکم اکتوبر ۱۹۲۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تتمہ
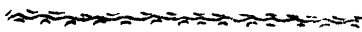
## ۲۱ راکتوبر کی کارروائی

۲۱ راکتوبر کو جمعہ کے روز عدالت ماتحت میں لیڈران کے مقدمہ کی سماعت دوبارہ شروع ہوئی۔ جس کی اطلاع ملزمان کو بالکل عین وقت پر دی گئی۔ مقدمہ سنٹرل جیل میں ہوا۔ وہی مسٹر تلاتی مجسٹریٹ اور مسٹر انفنٹن وکیل سرکار تھے جنہوں نے ابتک مقدمہ کی سماعت و پیروی کی تھی۔ چند کارکنان مرکزی خلافت کمیٹی اور ایک اخباری رپورٹر کو بھی جیل کے اندر جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ کارروائی مقدمہ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوئی۔ ملزمان کو اطلاع دی گئی کہ تمہارے خلاف چند مزید گواہوں کی شہادت قلمبند کی جائے گی۔ مولانا محمد علی صاحب نے عدالت کے اس رویہ کے متعلق حسب ذیل گفتگو کی:۔

(از ہمدم مورخہ ۲۵ راکتوبر ۱۹۲۱ء)

## مولانا محمد علی کا بیان

میں دیکھتا ہوں کہ جن گواہوں کی اب شہادت لیجانے والی ہے اُن میں مسٹر عبدالغنی اور مسٹر محمد احمد بھی ہیں جن کے طلب کئے جانے کے بارے میں وکیل اثبات جرم نے عدالت میں ۲۷ ستمبر کو درخواست کی تھی اور وہ بھی اُس وقت جب ہمارے مقدمہ میں تحقیقات ہو رہی تھی۔ درخواست یہ ہے۔

تاج بخلاف محمد علی و دیگر اشخاص تاج کی طرف سے اس کی درخواست کی جاتی ہو

کہ یہ باعزت عدالت مندرجۂ ذیل اشخاص کے نام سمن جاری کرنے پر مائل ہو (۱) مسٹر عبدالغنی سپرنٹنڈنٹ مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کے نام شہادت دینے کی غرض سے (۲) مسٹر محمد احمد پرنٹر مصطفائی پریس کمباد ار ا ۱۲ لین بمبئی کے نام بغرض دینے شہادت اور نیز پیش کرنے ریکارڈ کے جن سے یہ ظاہر ہو سکے کہ کتنی کاپیوں کے چھاپنے کا آرڈر دیا گیا اور جولائی اگست یا ستمبر ۱۹۲۱ء میں جمعیتہ العلمائے ہند کی کارروائیوں کے ساتھ متفقہ فتویٰ کی کتنی کاپیاں چھاپ کر حوالہ کی گئیں۔

(دستخط) الفنسٹن وکیل اثبات جرم برائے سندھ

اس درخواست پر جو کاغذ مسل نشان (۳۰ الف) ہے آپ نے مندرجۂ ذیل حکم "پاس کیا" میں اسے ضروری نہیں خیال کرتا ہوں کہ ان گواہوں کے لئے مقدمہ کو سیشن سپرد کرنے کی کارروائی کو ملتوی رکھا جائے۔ اگر یہ گواہ عدالت سیشن میں طلب کر لئے گئے تو اس سے مقصد حاصل ہو جائے گا۔

(دستخط) ایس۔ ایم طلعتی۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۱ء

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عدالت کو اب اپنی غلطی معلوم ہو گئی ہے۔ اور اب اُسے وہ بات معلوم ہو گئی ہے جس کا اُسے ۲۷ ستمبر کو علم نہ تھا یعنی یہ کہ عدالت سیشن میں ملزم کے خلاف جو شہادت پیش کی جائے اُسے پہلے اس عدالت کے سامنے پیش ہو لینا چاہیے۔ اگر ایسا ہے تو میں خیال کرتا ہوں کہ عدالت کو اس کا اقرار کر لینا چاہیے کہ ۲۷ ستمبر کے جس حکم کو میں نے ابھی پڑھا ہے اُس کی اب اصلاح کر دی گئی ہے۔ سب سے اہم ترین بات یہ ہے کہ ۲۷ ستمبر کو جو تحقیقات کا دوسرا دن تھا شہادت اثبات جرم کے قلمبند کیے جانے اور ملزمین کو جوابدہی یا بیان کے پیش کرنے کا موقع دئے جانے سے قبل عدالت نے اس کا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ

ملزمین کو سشن سپرد کر دے یہ ساری کارروائی کالعدم ہو گئی ہے ۲۹ ستمبر کو جوائنٹ
کمشنر کے خالق دینا ہال میں آنے کے متعلق ہم عدالت کی توجہ منعطف کرا چکے ہیں
یہ وہ شخص تھے جن کے سامنے سیشن میں ہمارا مقدمہ پیش ہونے والا تھا اور وہ
وہاں صرف یہ دیکھنے کی غرض سے آئے تھے کہ آیا خالق دینا ہال عدالت سیشن کے لئے
موزوں ہے یا نہیں نیز اس کے لئے وہاں ضروری انتظامات بھی کرنے آئے تھے
جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ہم لوگوں کو سیشن کے سپرد کرنے کا پہلے ہی تصفیہ کر لیا
گیا تھا۔ وکیل اثبات جرم نے بحیثیت ایک وکیل کے یہ کہا کہ اُن کا وہاں آنا محض اس وجہ
سے تھا کہ اگر ایسا واقع ہوا کہ مقدمہ سیشن سپرد کیا گیا تو اس کا انتظام کر لینا چاہیے۔
میں کہتا ہوں کہ اسٹیٹ بھی تیار ہے کہ اگر ایسا واقع ہوا کہ حبس دوام بعبور دریائے شور
کی سزا ہمیں دی گئی تو اُن کی ضرورت ہوگی۔ کیا درزی کو میرے بھائی کے جسم کا ناپ
لینے کا بھی حکم دیا گیا۔ اس لئے کہ جیل کے کپڑے اُن کے جسم پر ٹھیک نہ آتے تھے
میں یہ جتلانا چاہتا ہوں کہ انگلستان کے لارڈ چیف جسٹس کے وائسرائے ہو کر
آنے کے باوجود اور عدل و انصاف کے برتے جانے کے اُن اعلانات کے
باوجود جن کو انہوں نے بانگ دہل مشتہر کیا ہے اب بھی عدل و انصاف کے
برتنے کا سسٹم فریب اور دھوکہ پر مبنی ہے جیسا کہ وہ پہلے تھا اور جب ایک مرتبہ
ایماندار محب وطن کارکنان پبلک کے ایک گروہ پر مقدمہ چلائے جانے کی منظوری
ہندوستان میں دی جاتی ہے تو مجسٹریٹ اور جج یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کا منشا یہ ہے
کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے مجرم ثابت کیے جائیں اور گورنمنٹ کی حسب خواہش انہیں
سزا دی جائے [illegible] سیشن سپرد کئے جانے سے قبل نہ صرف جوڈیشل کمشنر
بلکہ [illegible] عدالت کا دماغ بھی اس خیال سے متاثر

بھرا ہوا تھا کہ ہمارے مقدمہ کی تحقیقات کے ابتدا ہی میں یعنی دوسرے دن وہ لے
تحریریں لے آئی کہ ہم لوگ سیشن کے سپرد کیے جانے والے ہیں اس سے تعصب کا
اظہار ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے کو محافظ قانون خیال کرتے ہیں اور جو سات
کارکنان پبلک کے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں عدالت میں
نیک نیتی وصفائی قلب کے ساتھ آنا چاہئے۔ اس عدالت نے اپنے انتہائی
تعصب کو پورے طور پر ثابت کر دیا ہے اور اپنے اُس طریق عمل سے کل کارروائیاں
کو کالعدم کر دیا ہے یہ ایک ایسی بات ہے جو ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیئے اور خصوصاً
انگلستان کے لارڈ چیف جسٹس کو اس سے ضرور مطلع ہونا چاہئے۔

## ڈاکٹر کچلو کے سوالات

مولانا محمد علی کے بیان کے بعد ڈاکٹر کچلو نے عدالت سے دریافت کیا کہ کیا اُن کے
مقدمہ کی مسل ہائی کورٹ بھیجدی گئی ہے۔ جس کے جواب میں مجسٹریٹ نے کہا کہ
کاغذات بھیجدیے گئے تھے اور اب بھی وہیں ہیں۔ ڈاکٹر کچلو نے پھر سوال کیا کہ کیا
وہ ان شہادتوں کو ہائیکورٹ کی ہدایات پر قلمبند کر رہے ہیں اس کے جواب میں
مجسٹریٹ نے کہا کہ وہ اپنی ذاتی تجویز سے ایسا کر رہے ہیں اس ابتدائی گفتگو کے
بعد مسٹر عبد الغنی سپرنٹنڈنٹ مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کی گواہی شروع ہوئی۔

---

دستاویز ثبوت نمبر (الف) ۱

(مسٹر) عبد الغنی عمر ۳۰ سال مذہب اسلام۔ ذات راجپوت۔ سپرنٹنڈنٹ
مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

دستاویز ثبوت نمبر ۱ اہم مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کے لٹریچر کا سٹاک رجسٹر ہے۔

مسٹر کیلی ڈپٹی کمشنر پولیس بمبئی سنٹرل خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی لینے کے لیے آئے تھے اور وہ یہ کتاب یعنی دستاویز ثبوت ۱۴۱ دفتر سے لے گئے تھے۔ اس رجسٹر میں جو کچھ لکھا ہے وہ لٹریچر ڈپارٹمنٹ کے کلرک کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے انہی کا یہ کام ہے کہ جتنی کتابیں دفتر میں وصول ہوں یا دفتر سے کہیں بھی جائیں ان کو اس رجسٹر میں درج کر دیں۔ دستاویز ثبوت ۱۴۲ (الف) اور (ب) و دیگر دستاویزات مشمولہ میں نے چھپنے کے لیے مصطفائی پریس میں بھیجی تھیں۔ ان میں متفقہ فتویٰ بھی درج ہے۔ ٹائٹل کے صفحہ پر جتنی کتابیں چھاپنے کا آڈر لکھا ہوا ہے اس پر میرے دستخط ہیں۔ میں نے یہ دستخط ۱۴ فروری ۱۹۲۱ء کو کیے تھے لیکن یہ کاغذات چھپنے کے لیے بعد میں بھیجے گئے میں نے پانچ ہزار کاپیاں چھپنے کا آرڈر دیا تھا لیکن مجھکو وصول دو ہزار ہی ہوئیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ کاپیاں مجھکو ماہ جولائی ۱۹۲۱ء میں وصول ہوئی تھیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کاپیاں کیا ہوئیں۔ یہ کاپیاں تقسیم کرنے کے لیے چھپوائی گئی تھیں اور میں نے لٹریچر ڈپارٹمنٹ کے کلرک کو دیدی تھیں۔ دستاویز ثبوت ۱۴۳ ایک کتاب کا صفحہ ہے جو ڈپٹی کمشنر پولیس نے پھاڑ لیا تھا۔ یہ صفحہ رجسٹر روئداد مرکزی خلافت کمیٹی کا معلوم ہوتا ہے۔ میں اس کتاب کو مرکزی خلافت کمیٹی کی روئداد کا رجسٹر سمجھتا تھا لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں جو ریزولیوشن لکھا ہوا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں مجھے معلوم ہے کہ مسٹر شوکت علی مرکزی خلافت کمیٹی کے سکرٹریوں میں سے ایک ہیں۔ ڈاکٹر کچلو بھی ایک سکرٹری ہیں۔ دستاویز ثبوت ۱۴۳ پر دیباچہ مسٹر کھتری نے لکھا تھا وہ بھی مرکزی خلافت کمیٹی کے آنریری سکرٹری ہیں۔ یہ بھی عام طور پر مجھکو معلوم ہے کہ مسٹر محمد علی بھی خلافت کمیٹی کے (دو سو ممبروں میں سے)

ایک ممبر ہیں۔

(جرح نہیں کی گئی)

(دستخط ایس۔ ایم۔ تلاتی

۲۱ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

نوٹ۔ مولانا محمد علی سے جس وقت اس گواہ پر جرح کرنے کے لئے استفسار کیا گیا تو مولانا نے بطور ظرافت گواہ کی مزاج پرسی کی۔

---
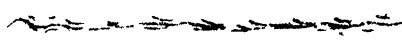
دستاویز ثبوت (۲الف) ۲

دوسرا گواہ

محمد اللہ احمد عمر تخمیناً ۳۵ سال مذہب اسلام۔ ذات شیخ۔ پبلشر (مصطفائی پریس) ساکن بمبئی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں نے دستاویز ثبوت (۴۳ الف) اور (ب) مع دیگر دستاویزات ... کے چھپائی کے لئے حاصل کئے۔ مجھکو یہ کاغذات ... روز ... مسٹر عبدالغنی نے اس آرڈر پر دستخط کیے تھے کیونکہ مسٹر عبدالغنی نے خود مجھکو دفتر میں بلاکر دستخط کرکے یہ آرڈر دیا تھا۔ میں نے دو ہزار کاپیاں ۲۱ر جولائی ۱۹۲۱ء کو چھاپ کر دیں جیسا کہ میری کتاب (دستاویز ثبوت ۴۳ الف) سے ظاہر ہے میں نے یہ کاپیاں مسٹر عبدالغنی کے حوالہ کی تھیں۔ میرے پاس یہ بتانے کے لیے کہ میں نے یہ کتابچہ کب چھاپیں سوائے اس کتاب یعنی رجسٹر حوالگی کتب مطبوعہ کے کوئی دوسری کتاب نہیں ہے۔

(جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۲۱ء

جس کے لئے ہر دو ڈسٹرکٹ مجسٹریتان ذمہ دار ہیں اور اس کے مستحق ہیں کہ اس جرم میں ماخوذ کیے جائیں۔

مجسٹریٹ نے یہ کہکر کہ آپ یہ اعتراض عدالت سشن میں پیش کر سکتے ہیں دوسرے روز کے لئے اپنا اجلاس ملتوی کر دیا۔
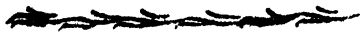
# ۲۲ راکتوبر کی کارروائی

دوسرے روز ۲۲ راکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء کو دو بجکر پچاس منٹ پر سنٹرل جیل میں مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی +

## تیسرا گواہ

دستاویز ثبوت عدالت ۱۴

بسرمل ولد جارمل عمر تقریباً ۲۸ سال۔ مذہب ہندو۔ ذات عامل۔ کلرک دفتر کمشنر۔ ساکن کراچی نے باقرار صالح بیان کیا کہ:۔

میں گذشتہ جولائی میں آل انڈیا خلافت کانفرنس میں شریک تہا۔ انگریزی میں جو تقریریں ہوئیں انکو میں نے مختصر نویسی کے اصول پر لکھا۔ میں نے ۹ رجولائی کو ملزم ملا کی تقریر مختصر نویسی میں قلمبند کی راہی جگہ حسب ذیل گفتگو ہوئی جو اخبار سے ترجمہ کر کے درج کی جاتی ہے:۔

مولنا محمد علی۔ کیا میں عدالت سے یہ دریافت کرسکتا ہوں کہ وکیل سرکار نے اس گواہ کی طلبی کی درخواست کب دی تھی ؟

مجسٹریٹ۔ پرسوں +

سری شنکر اچاریا جی۔ اس کا نام ابتدا سے گواہوں کی فہرست میں موجود ہے پھر اسکو ابتک کیوں نہ طلب کیا گیا +

(بقیہ از ہمدم مورخہ ۲۷ راکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء)

اس موقعہ پر مولانا محمد علی نے عدالت سے سوال کیا کہ جب کارروائیاں اس حد کو پہونچ گئی ہیں اور ملزم کا مقدمہ سشن سپرد کیا جاچکا ہے تو اب اس گواہ کی شہادت

کیوں لی جا رہی ہے۔ یہ گواہ شری شنکر اچاریہ جی کی تقریر کے متعلق شہادت دے
رہا ہے۔ کیا یہ عجیب و غریب بات نہیں ہے کہ ایک سربرآوردہ ہندو گرو ایک
ایسے جرم میں ماخوذ کیا گیا ہے جس کے ماتحت اسکو حبس دوام بعبور دریائے شور
کی سزا دی جا سکتی ہے اور پھر بھی [illegible] گواہ نے ایک لفظ بھی اس کی
تقریر کے متعلق نہیں کہا ہے ممکن ہے وہ گورنمنٹ کے اس طرز عمل پر نعرہ ہائے
مسرت بلند کرتے رہے ہوں گے [illegible] کہ وہ اس کل عرصہ میں خدا ملک معظم کو زندہ
وسلامت رکھے کے نعرے لگاتے رہے ہوں [illegible] ممکن ہے کہ انھوں نے کوئی ایسی تقریر
کی ہو جو ریزولیشن کے بالکل ہی خلاف ہو اس وقت تک ایک لفظ بھی ایسا ریکارڈ
میں نہیں آیا ہے جو اس امکان کی [illegible] کی تردید کرنے والا ہو اور کچھ بڑی
لطف یہ ہے کہ وہ سپیشن پر [illegible] مولانا محمد علی نے سوال کیا کہ قانون
ضابطہ فوجداری کی ایک خاص دفعہ [illegible] عدالت سے ان کی شہادت لینا
کیوں ضروری خیال کیا اس لیے کہ [illegible] کا حوالہ دیا گیا ہے عدالت نے
وکیل اثبات جرم سے مولانا محمد علی کے ان خیالات کی جن میں وہ مبتلا ہیں توضیح
وتشریح کرنے کو کہا۔ وکیل اثبات جرم کی طرف سے اس کی جو وضاحت کی گئی ایسا
یہ بیان کیا گیا کہ مولانا یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ گورنمنٹ
شری شنکر اچاریہ جی کو رہا کرنا چاہتی ہے اور جو کچھ انھوں نے کہا ہے اسے وہ
اس وقت تک قلمبند کرنا نہیں چاہتی [illegible] ان کی طرف سے کسی سرگرمی کا
اظہار نہ کیا جاسکے۔ مجسٹریٹ نے مولانا محمد علی کے سوال کو بطور ایک اعتراض کے
قلمبند کرنا چاہا تھا لیکن مولانا نے [illegible] سے اختلاف کیا اس لیے کہ انھوں نے
عدالت کی کارروائیوں میں کوئی [illegible] سوائے اس کے کہ انھوں نے

عدالت کی کارروائیوں میں کوئی حصہ نہیں لیا ہے سوائے اس کے کہ انھوں نے گواہوں کی شہادتوں کے بموجب مقدمہ کو سمجھنے کی ضرور کوشش کی ہے اور اپنا ایک بیان بھی داخل کیا ہے انکا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی کارروائی سے جو عدالت کی طرف سے کی جارہی ہو۔ کوئی اختلاف کریں۔ وہ صرف ایک ایسی غیر معمولی کارروائی کے کیے جانے کے اسباب و وجوہ جاننا چاہتے ہیں اور صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ملزم کو سشن سپرد کرنے کے بعد اس گواہ کی شہادت کیوں لی جارہی ہے۔ مولانا محمد علی کے مندرجہ بالا بیان کے بعد عدالت سے مندرجہ ذیل نوٹ قلمبند کر لیا۔ ملزم کا بیان ہے کہ اصل استغاثہ میں اس گواہ کا ذکر کیا تھا لیکن اس کی شہادت ملزم کو سیشن سپرد کرنے سے پہلے نہیں لی گئی اور اب یہ گواہ مقدمہ کی کارروائی کے اس حد تک پہونچ چکنے کے بعد شہادت کے لیے پیش کیا گیا ہے اور عدالت کا یہ طرز عمل تشریح و توضیح کا محتاج ہے۔ وکیل اثبات جرم کا بیان ہے کہ وہ اسے پورے طور پر سمجھتا ہے ملزم ملا نے سیشن سپرد کیے جانے کی کارروائی میں بیان کیا تھا کہ اس نے رزولیوشن کے اس پوائنٹ کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ جو فوج سے متعلق تھا اور اس لئے وہ وکیل اثبات جرم اس تقریر کو پیش کر رہا ہے جو ملزم نے اس رزولیوشن کے متعلق کی تھی اور وہ یہ محض عدالت سیشن اور ملزم کے مفاد کے لئے کر رہا ہے تاکہ ملزم اگر چاہے تو اپنی اس تقریر کے اسباب و علل بیان کر سکے اور عدالت اُس تقریر کو دیکھنے کے بعد اس کے اثرات کا اندازہ کر سکے۔

(بقیہ بیان گواہ بسلسلہ) یہ تقریر ریزولیوشن ۶ پر کی گئی تھی۔ میں اپنے مختصر نویسی کے نوٹ لایا ہوں (دستاویز ثبوت ۔الف ۱) میں نے اپنے نوٹ انگریزی خط مروجہ میں نقل کر لیے ہیں، یہ نقل میں پیش کرتا ہوں (دستاویز ثبوت ۔الف ۲)

ملزم نے واقعی وہی کہا تھا جو میں نے لکھا ہے۔

(جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلانی۔
۲۲/اکتوبر سنہ ۲۱ء

(دستاویز ثبوت (الف ۶))

تقریر ونکٹ ارمن بھارتی کرشنا تیرتھ جی (یعنی جناب جگت گورو سری شنکر آچاریہ جی)

جو

صوفے نے آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقدہ کراچی میں تحت ریزولیوشن ۶ کی

اور

رپورٹر سی آئی ڈی کی رپورٹ انگریزی سے ترجمہ کیگئی

جو ریزولیوشن آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور جس پر تقریر کرنے کی مجھے عزت ومسرت حاصل ہوئی ہے وہ نہ صرف سیاسی بلکہ روحانی نقطہ خیال سے بھی نہایت اہم ہے۔ میں دنیا کے تمام معاملات کو خواہ وہ سیاسی ہوں یا زندگی کے کسی دوسرے شعبہ سے تعلق رکھنے والے۔ اسی نقطہ نظر سے دیکھتا اور روحانی حیثیت ہی سے سمجھتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میں اس ریزولیوشن پر روحانی نقطہ نظر ہی سے تقریر کروں گا۔ جس کی ہمہ گیر وسعت میں سیاست بھی داخل ہے۔ نیز میں ہندو مذہب کے عقیدہ کی بھی توضیح کروں گا۔ اور بتلاؤنگا کہ مسئلہ خلافت ہندو دھرم کی رو سے بھی کس قدر اہم ہے۔ اولاً میں اپنے مذہبی مفاد اور غرض کے لحاظ سے صرف اس قدر ظاہر کیے دیتا ہوں کہ جہاتتہ آج ایک

مذہب کے مقامات مقدسہ کی بےحرمتی کر سکتا ہے۔ کیا اطمینان کیا جا سکتا
ہے کہ کل دوسرے مذاہب پر ہاتھ صاف کرنے سے دریغ کرے گا (یہیہ ہی)
اگر ہندو مسلمانوں کے ساتھ ملکر اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑے ہونگے۔ تو
جو فیصلہ آج اسلام کی قسمت کا ہونے والا ہے وہی حشر کل ہندو دھرم کا ہوگا۔
ہر چند کہ اس خودغرضانہ نقطہ خیال سے ہی ہندوؤں کو تحریک خلافت کے ساتھ
کامل دلچسپی و ہمدردی ہونی چاہئے۔ لیکن قطع نظر اس کے میں یہ بتلانا چاہتا
ہوں کہ مسئلہ خلافت کا تعلق ہندو دھرم کے ساتھ کس قدر ہے۔ اور ہمارے
مذہب میں اس مسئلہ کی اہمیت کس درجہ ہے +

مسٹر نائیڈو نے آج ایک مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوؤں کے
دلوں میں مکہ کی وہی عظمت ہونی چاہئے۔ جو کاشی یا رامیشور کی ہے۔ اُنکا یہ بیان
صرف ہمدردانہ جذبات کا اظہار ہی نہ تہا۔ بلکہ ان الفاظ کے تحت میں واقعیت
اور معنے بہی ہیں۔ میں اس موقعہ پر اپنی کامل اور عظیم الشان مذہبی ذمہ داری
کو محسوس کرتے ہوئے شاستروں کی رو سے اس بیان کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔
قدیم شاستروں اور دیگر کتب مقدسہ میں ہمکو صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ
ہندوؤں کے لئے کاشی کی مثل مکہ بہی متبرک مقام ہے۔ نیز ان کتب میں دنیا کی
آخری تباہی کے اسباب و وجوہ کا ذکر کرتے ہوئے نشاندہی کی گئی ہے کہ جب دنیا
لامذہب اور کثرت معاصی کے باعث تباہ کردنی و برباد شدنی ہو جاوے گی۔ تو
صفحہ ہستی پر مقام امن دو ہونگے۔ مکہ و کاشی۔ سری کرشن (خدا) اسوقت مومنوں
کی حمایت و مدد کے لئے نزول فرمائیں گے۔ جنکا سیدھا قدم مکہ میں ہوگا اور بایاں
پیر کاشی میں۔ ہمارے مقدس کتابوں میں یہ پیشین گوئی موجود ہے۔ کہ تباہی عالم
کے وقت دارالامن صرف یہی دو مقام ہونگے۔ مکہ و کاشی۔ اور ہر قسم کی

مصیبت و عذاب اور شر سے نجات صرف انھیں مقامات میں ملے گی۔ ہندو دھرم کی جائے پناہ کاشی۔ اور مومنین کے لئے دارالامن مکہ ہوگا +

آدی شنکراچاریہ جی (جن کی روحانی جانشینی کا فخر اور عزت مجھے حاصل ہے) کی سوانح میں مذکور ہے کہ اُنھوں نے باوصف صدہا مشکلات کے سدراہ ہونے اور اہل ملک کے ہاتھوں بے شمار مصائب و تکالیف سہنے کے بھی زیارت مکہ کی دیرینہ تمنا کو پورا کیا۔ اور بعید از شمار ہر قسم کی رکاوٹوں کے ہوتے ہوئے بھی اس (عقیدتمندانہ) آرزوئے زیارت کی تکمیل کی۔ لہذا اگر آج میں مکہ کو کاشی کی طرح مقدس اور ہندؤں کے لئے مکہ کو مثل کاشی متبرک نہ سمجھوں تو مجھے اس جانشینی کا کوئی استحقاق نہ میں اس منصب جلیل پر فائز ہونے کے لایق۔ لہذا ہر وہ ہندو جو اپنے دھرم کی مقدس کتابوں پر عقیدہ رکھتا ہے۔ اسکی نظر میں مسئلہ خلافت کی اہمیت اب کسی بیان و تشریح کی محتاج نہ ہوگی۔

اسوقت خلافت کی حالت کیا ہے؟

ہم کو معلوم ہے کہ حکومت برطانیہ کی وجہ سے خلافت زندہ نہیں ہے۔ ہمکو معلوم ہے کہ خلافت کے بہت سے دشمنوں میں سب سے زائد دغاباز دشمن انگریزی گورنمنٹ ہے۔ خلافت کے متعلق پوری ذمہ داری لائڈ جارج پر انکی تلون طبعی پر اور انکے بدی کی جانب میلان پر ہے۔ اور اسکی ذمہ داری انکی ان حرکات پر عائد ہوتی ہے۔ جو مثل اس نٹ کے اُنسے سرزد ہوتی رہتی ہیں جو دو بانسوں کے درمیان رسہ پر چلنے کے وقت مجسمہ حرکت ہو جاتا ہے۔ انھیں مضطربانہ حرکات اور تزلزل کے باعث انکو سکون حاصل ہوا نہ ان پر اعتماد کرکے کوئی دوسرا مطمئن ہوسکا +

ہمکو معلوم ہے کہ حکومت عثمانیہ کو اسقدر لاچار و بے بس کر دیا گیا ہے کہ وہ مسئلہ خلافت

کی امداد نہیں کر سکتی اس لئے جبکہ وہاں کے حالات و واقعات کی بنا پر بہت سے
مسلمان مصائب میں مبتلا ہیں تو اس ملک کے ہندو مسلمانوں اور تمام دنیا
کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ تا حصول فتح اس کشمکش اور جد و جہد کو جاری رکھیں
میرا خطاب اون لوگوں سے نہیں ہے جنکے اغراض وابستہ ہیں اور جن کو
محض وقتی و سیاسی مقصد کا حصول مدنظر ہے کیونکہ ان لوگوں کا دماغ محدود
ہے یہ لوگ زیادہ عرصہ تک ہمارا ساتھ نہیں دے سکتے۔ بلکہ میرا روئے سخن
اُن لوگوں کی جانب ہے جن کے دلوں میں ایمان ہے جن کی مساعی میں دوام
و استمرار ہے ان لوگوں کو جد و جہد کی دوامی کی بنا پر فتح کا یقین کر لینا چاہئے اور
اسی یقین کی کوشش میں جد و جہد کو آخری منزل تک پہنچا دینا چاہئے۔ ایک
ایسی جماعت بھی ہم میں موجود ہے جو اپنے معیار اخلاق کی پستی اور تنگ
نظری کے باعث ہم سے کہتی ہے کہ ترکوں کی خلافت زمانہ حال کی تازہ
اختراع ہے۔ اس لئے کہ خلافت کے آغاز اور دور اول میں کوئی حکمراں
ترک نظر نہیں آتا اور خلافت کی ابتدائی تاریخ ترک حکمرانوں سے خالی ہے
یہ تاریخی جد و جہد جس قدر دلچسپ ہے اوسی قدر سبق آموز بھی ہے۔ اگر یہ تحقیق
ورق گردانی شائبہ نفاق سے پاک اور اخلاص و انصاف پر مبنی ہوتی تو قابل
تحسین ہوتی۔ لیکن یہ تلاش و جستجو صرف مسئلہ خلافت اور دولت عظمیٰ عثمانیہ
کے وقار و اہمیت کو کم کرنے اور اپنی لوٹ کھسوٹ پر نہ صرف پردہ ڈالنے بلکہ
معیار و انصاف پر پورا اُتارنے کے لئے جو انکشافات کی جا رہی ہے اگر معیار حکمرانی ابتدا سے
حکومت ہی قرار دی جائے۔ تو اب ہم سب سے پہلے اسی نقطہ خیال سے تاریخ
انگلستان کی چھان بین کریں گے آپ کو معلوم ہے کہ انگلستان کی سرزمین کا
کچھ حصہ تو فاتح ولیم کے زمانہ میں انگریزوں کے قبضہ میں آیا اور کچھ ہنریوں

کی لوٹ مار کے بعد انکے تصرف میں آیا۔ اگر آج لائڈ جارج کی زبانی انگلستان دوسروں کے ساتھ قدیم تاریخ کی بنا پر فیصلہ کرنے کا خواہشمند ہے تو بتقاضائے انصاف اولاً خود انگلستان کو اس اصول کی ایک مثال قایم کر دینا چاہیے اور نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان تک کو خالی کر کے۔ سیکسنی ہالینڈ۔ ڈنمارک اور ناروے میں جا بسنا چاہیے۔ اسوقت البتہ ہم اس بات کا یقین کر سکتے ہیں کہ بیشک مسئلہ خلافت کی ابتدا زمانہ حال ہی میں ہوئی ہے۔

اس قسم کی غلط منطق سے ہم دھوکہ میں نہیں آسکتے۔ ہندو دھرم کے ساتھ خلافت کا گہرا تعلق دیکھتے ہوئے یہ مسئلہ نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ اگر ہم آج خلافت کو لٹیروں سے برباد ہونے دیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو لوٹ مار کرنے اور ڈاکہ زنی پر قایم رہنے کی ترغیب اور جرأت دلا رہے ہیں اور ساتھ ہی ہم انکو یہ بھی یقین دلا رہے ہیں کہ اس قسم کی ڈاکہ زنی کی پاداش میں انکو کوئی سزا نہ ملیگی۔ ہمکو اس حالت سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہیے۔

جو گورنمنٹ اس وقت اس طوفان اور ظلم و تعدی کا مقابلہ کر سکتی ہے وہ صرف ایک انگورہ گورنمنٹ ہے۔ ہم بھی اپنی غلامی کی زنجیریں توڑنے اور آزادی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور چونکہ اسوقت انگورہ گورنمنٹ ہی ایک ایسی گورنمنٹ ہے جو خلافت کی حفاظت کے لئے مادی اور دیگر اقسام کی طاقت رکھتی ہے اور ہم لوگوں کو بھی مسئلہ خلافت سے کامل ہمدردی ہے اس لئے ہمارے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم انگورہ گورنمنٹ کیساتھ اظہار ہمدردی کریں اور اس کے مصائب و مشکلات اور ضروریات کا احساس کر کے اسکو فتح و کامیاب بنانے کے لیے جو کچھ ہمارے امکان میں ہے کر گذریں۔ موجودہ حالت میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلا یہ فیصلہ کریں کہ ہمارا

طرز عمل کیا ہوگا۔ گورنمنٹ کو فہمائش کی تمام تدابیر بیکار ثابت ہو چکی ہیں لیکن پنجاب کے مظالم اور خلافت کی تباہی کی تلافی کے متعلق ہنوز روز اول ہے۔ اب ہمارے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور خلافت کی حفاظت اور پنجاب کے مظالم کی تلافی حاصل کرنے کے لیے حتی الامکان تا خیر نہ کریں۔ لہذا دنیا کے سامنے [illegible] کا اعلان کرتے ہیں کہ اگر بہت جلد خلافت کے متعلق تصفیہ نہ کیا گیا اور حسب منشاء [illegible] نے انگو[illegible]۔ گورنمنٹ کے خلاف اعلان جنگ کر کے اپنے [illegible] تو ہم ہندوستان میں جمہوریت کا اعلان کر دینے پر مجبور ہوں گے۔ [illegible] ہمارے لئے چارہ کار ہوگا۔ جس سوراج کے حصول کے لئے ہم جد و جہد کر رہے ہیں اسکا ہمکو علی الفور تصفیہ کر لینا ہوگا۔ ناگپور میں اس امر کا فیصلہ نہیں کیا گیا کہ سوراج انگریزی حکومت کا جزو رہکر حاصل کیا جائے گا یا اس سلطنت سے علحدہ ہوکر۔ اس امر کو عمداً معلق چھوڑا گیا ہے . . . . . . لیکن جبکہ اس [illegible] میں خودداری کی زندگی ناممکن ہوگئی۔ اور ہمارے مذہبی جذبات پامال ہونے لگے۔ تو اب ہمکو نہایت زور سے اعلان کر دینا چاہیے کہ بس اس کی یہ انتہا ہے۔ اور سوراج کے یہ حدود ہیں۔ لیکن باوجود انعقاد سوراج کی کوشش کے ہمارے دماغوں میں تشدد کا خیال تک نہیں ہے۔ ہم بلا تشدد استعمال کئے ہوئے سوراج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمکو تشدد برتے بغیر جمہوریہ قایم کرنی ہے اور ظاہر ہے کہ اس راہ میں ہمکو صدہا مشکلات برداشت کرنی پڑیں گی ہمکو ہندوستان کے تمام جیل خانہ بھرنے ہونگے یہاں تک کہ ان میں گنجایش باقی نہ رہے۔ یہی ہماری آزادی کا باعث ہوگا۔ جب یہ وقت آجائے گا تو ہم کو سوراج حاصل کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ ہمکو اوس اندرونی نفاق و اتفاقی

اور حسد کو اپنے دلوں سے دور کر دینا چاہئے جو ہمارے سوراج کی تباہی کا سبب ہوا تھا۔ اور جب یہ دور ہو جاویں گے۔ تو اسی وقت سوراج ہمارے ہاتھ میں ہوگا۔ چونکہ مصائب کا آخری نتیجہ سوراج ہے اس لئے سوراج یقینی ہے۔ ہم کو مصیبت سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ ہم کو ہندوں کی مقدس کتاب پران سے مثال لینی چاہئے۔

سری کرشن جی نے بھگوت گیتا میں بیان کیا ہے کہ دیوتاؤں نے مقدس امرت حاصل کرنے کے لئے۔ سمندر کو کھنگال ڈالا۔ ابتداء میں بڑے قیمتی قیمتی پتھر اور ہیرے نکلے۔ یہاں تک کہ خود دیوی لکشمی نکل آئیں۔ لیکن دیو پھر بھی اپنا مقصد نہ ہوسکے۔ جس کی جستجو میں وہ لگے ہوئے تھے۔ ہندوستان میں بھی ہمارے لیے بعینہ یہی مرحلہ درپیش ہے۔ اس لئے ہم کو اس مثال سے سبق لینا اور اسپر عمل کرنا چاہئے۔

آجکل سیاسیات کے سمندر میں سخت تلاطم بپا ہے۔ اس سیاسی سمندر سے ہم سوراج کی امرت نکال سکتے ہیں۔ کسی قسم کی رعایتوں اور وعدوں کے لالچ میں نہ آکر اور کسی قسم کے جبر و تشدد سے ہراساں ہو کر ہم کو کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ہم ہندوستان کے سیاسی سمندر سے سوراج کی امرت نکال لیں۔ یہی میرا پیغام ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اسکو اپنے دل میں جگہ دیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے سفارش کرتا ہوں کہ آپ باتفاق اس ریزولیوشن کو منظور کریں۔ میں محض سیاسی نقطہ نظر ہی سے نہیں بلکہ ہندو دھرم کے نقطہ خیال سے بھی اس ریزولیوشن کی منظوری کی سفارش کرتا ہوں۔

## چوتھا گواہ

ڈبلیو شنکر عمر تقریباً ۴۵ سال۔ مذہب پروٹسٹنٹ عیسائی۔ منصب جیلر والیٹر جیل نے باقرار صالح بیان کیا کہ:-

ملزم ملے میرے جیل میں ۱۴ ستمبر ۱۹۲۱ء کو دن کے دو بجکر چالیس منٹ پر لائے گئے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی آئی ڈی۔ اور ریلوے پولیس ملزم کو جیل میں لائے ملزم موٹر میں آئے اور انکے پیچھے انکے ملازم اور انسپکٹر عبد الکریم کے ساتھ ایک موٹر میں انکا سامان لایا گیا۔ انسپکٹر نے مجھے کہا کہ جب تک میں اس سامان کی تلاشی کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم نہ لے آؤں اسکو حفاظت سے رکھنا کیونکہ مجھکو اس میں باغیانہ کاغذات پائے جانے کا شبہ ہے۔ میں نے اس سامان کو اپنے دفتر میں رکھوا کر دفتر کے دروازہ پر قفل لگا دیا۔ دوسرے روز انسپکٹر ہمارے سپرنٹنڈنٹ کے نام ایک خط لائے اور سپرنٹنڈنٹ نے مجھے کہا کہ ملزم ملے کے سامان کی تلاشی لیکر کاغذات پر قبضہ کر لیا جائے۔ میں نے ملزم ملے کو بلایا اور ان کے سامنے انکا چمڑے کا بکس کھلوایا۔ مجھکو اس میں بہت سے کاغذات ملے میں نے ان کاغذات کو علیحدہ اکٹھا کرکے انکی فہرست تیار کی۔ میں نے انگریزی میں لکھے ہوئے کاغذات ڈپٹی جیلر کو پڑھکر سنائے اور ان سے دریافت کیا کہ فہرست میں کیا لکھا جائے۔ خود ملزم ملے نے مجھے بتایا کہ وہ کاغذات کس قسم کے تھے اور کس بارے میں تھے۔ فہرست میں کل پچاس کاغذات درج تھے اور ملزم ملے نے میری موجودگی میں اس فہرست پر دستخط کیے تھے۔ دستاویز ثبوت ۸۳ ہی وہ فہرست ہے جو میں نے تیار کی تھی اور جسکا میں اسوقت ذکر کر رہا ہوں میں نے تمام کاغذات اور فہرست کیش سیف (Cash Safe) میں بند کر دئے۔ یہ کاغذات ۱۷ تاریخ کی صبح تک میرے سیف میں رہے۔ اس روز صبح کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جیل میں آئے اور یہ کاغذات

ان کے سامنے پیش کیے گئے۔ ملزم ملا کو بھی بلا کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان سے دریافت کیا کہ یہ تمہارے ہی کاغذات ہیں اور انہوں نے کہا۔ ہاں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ملزم ملا سے کہا کہ یہ کاغذات ضبط کیے گئے ملزم ملا نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے کہا کہ چند کاغذات بیگم صاحبہ محمد علی کو بھیجدیے جائیں۔ ان کاغذات کو ایک اخبار میں لپیٹ کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس پر مہر لگائی۔ دستاویز ثبوت ۵ وہی لفافہ معلوم ہوتا ہے اور اس پر ویسی ہی مہر ہے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لگائی تھی۔ یہ بنڈل انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ کے حوالہ کر دیا گیا۔

(جرح نہیں کی گئی)

(دستخط) ایس۔ ایم۔ تلاتی۔

۲۲ ر اکتوبر ۲۱ء

---

مجسٹریٹ نے اس گواہ کی شہادت پر کچھ شک کیا جس پر مولٰنا محمد علی نے فرمایا کہ گواہ عبد الکریم کی شہادت بھی ناقابل تسلیم ہے کیونکہ اس نے یہ کہکر کہ میرے سامان کی ریلوے سٹیشن پر تلاشی لی گئی نہایت ہی شرمناک جھوٹ بولا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وزیگاپٹم نے مجھسے کبھی کچھ دریافت نہیں کیا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قدر کمینہ جھوٹ کیوں بولا جا رہا ہے جبکہ اس سے اثبات جرم میں بھی کوئی مدد نہیں ملتی۔

---

گواہ مذکور کی شہادت ختم ہو جانے کے بعد مولٰنا محمد علی صاحب نے عدالت کی اجازت سے حسب ذیل بیان دیا۔

(از ہمدم مورخہ ۲۷ ر اکتوبر ۲۱ء)

# مولانا محمد علی کا بیان

ہم نے بحیثیت حامیانِ ترکِ موالات کے استغاثہ کے گواہ پر کوئی جرح
نہیں کی ہے۔ اور نہ ہم عدالت کی کسی کارروائی میں کوئی حصہ لینا چاہتے ہیں سوائے
اس کے کہ ہم نے یہ معلوم کرنے کی ضرور کوشش کی ہے کہ ہمارے خلاف کیا شہادت
پیش کی جارہی ہے اور ہم نے اپنی پوزیشن کے متعلق ضروری بیانات دیے ہیں۔ یہی وجہ
ہے کہ میں نے یہ ثابت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی جسے میں نہایت خوبی کے ساتھ
کرسکتا تھا کہ مدراس کے سی۔ آئی۔ ڈی۔ انسپکٹر عبدالکریم جنھوں نے اس عدالت
کے سامنے شہادت دی ہے انھوں نے بکسوں میں سے ایک بکس کا غذات کے متعلق نہایت ہی
افسوسناک جھوٹ بولا ہے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میری ہی درخواست کا یہ نتیجہ تھا
کہ میرے کپڑے اور بچھونے میرے بعد جیل خانہ بھیجے گئے تھے اور کسی وارنٹ تلاشی
کے ماتحت ان کی کوئی تلاشی کسی وقت میری موجودگی میں کسی پولیس افسر یا مجسٹریٹ
نے نہیں لی تھی اور نہ ان پر کبھی کوئی قبضہ کسی ایسے قانون کے ماتحت جس کا مجھ سے
ذکر کیا گیا ہو نہیں کیا گیا تھا۔ مسٹر شنکر جیلر سے جب میں نے اپنے کپڑوں اور بستر کے
متعلق دریافت کیا تھا تو جہاں تک مجھے یاد ہے انھوں نے یہی کہا تھا کہ میرا ملازم
انھیں جیل خانہ میں لے آیا ہے اور جن کپڑوں کو میں چاہوں ان میں سے نکال
سکتا ہوں البتہ بچھونا میری کوٹھری میں بھیج دیا گیا تھا۔ کپڑوں کا بکس جیلر کے
دفتر میں تھا اس لیے کہ کوٹھری میں کافی گنجایش نہ تھی۔ جیلر نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا
کہ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ بکس میں جتنے کاغذات ہیں ان سب کی ایک فہرست
بنا ڈالی جائے۔ میں نے جیلر کو اس فہرست کے مرتب کرنے میں مدد دی لیکن جب
میں دوسرے روز گرفتار کر کے کراچی بھیجا جارہا تھا تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یہ چاہتے
تھے کہ وہ کاغذات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کے پاس بھیجدیں چنانچہ میں نے

اُن سے وہی کہا جو میں نے جیلر سے اس روز جب فہرست طیار کی گئی تھی کہا تھا اور وہ یہ تھا کہ بعض کاغذات بہت زیادہ ضروری اور اہم ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ انھیں اپنی بیوی کے پاس بھیجدوں اس لیے کہ ان میں خلافت کی ان رسیدوں کے جنھیں میں نے فروخت کیا تھا۔ حسابات تھے اور اس کے علاوہ دیگر حساب کے کاغذات تھے اُسپر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ تم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کی وساطت سے وہ کاغذات کراچی بیوی کے پاس بھجوا سکتے ہو۔ اُن کے اس جواب پر میں نے اُن سے دریافت کیا کہ کس قانون کے ماتحت وہ مجھے میری ذاتی چیز کے استعمال سے روک سکتے ہیں اس کے جواب میں گو انھوں نے کوشش بہت کی لیکن کوئی قانونی دفعہ نہ پیش کر سکے اور مسٹر کننگھم ڈسٹرکٹ انسپکٹر جنرل پولیس نے یہ کہا کہ ایک گرفتار شدہ شخص کے کاغذات پر پولیس قبضہ کر سکتی ہے۔ مسٹر کننگھم کا یہ جواب سنکر میں نے انھیں بتایا کہ جب میں گرفتار کیا گیا ہوں اس وقت یہ کاغذات میرے پاس نہ تھے اور یہ اس بکس میں تھے جو میرے پاس میری ہی درخواست پر جو میں نے اپنے کپڑوں اور بچھونوں کے متعلق کی تھی بھیجا گیا تھا۔ اگر میں اپنے ہر اُس سامان کو جس کی مجھے ضرورت نہیں ہے اپنی بیوی کے پاس بھیج سکتا ہوں تو میں اپنے ان کاغذات کو بھی جن کی مجھے ضرورت نہیں ہے ضرور بھیج سکتا ہوں اس کے جواب میں مجسٹریٹ یا پولیس افسر کسی نے بھی یہ نہ کہا کہ وارنٹ تلاشی جاری کیا گیا ہے۔ مجسٹریٹ نے خود ان کاغذات کی تلاشی لیکر ان پر قبضہ کر لیا ہے۔ کاغذات پر قبضہ کرنے یا ان کی تلاشی لینے کا کل قصہ ... گزشت ہے اگر یہ سمجھا جائے کہ میں ان کاغذات کو پولیس یا مجسٹریٹ کی نگاہ بد سے محفوظ رکھنے کے خواہشمند رہتے تھا تو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ کاغذات میرے لیے ذرہ برابر اہمیت نہیں رکھتے ہیں اور میں نے اس عدالت میں ان کاغذات کا حوالہ تین وجوہ سے

دیا اولاً یہ کہ میرا یہ جاننا چاہتا تھا کہ کس قانون کے ماتحت میری چیز مجھ سے چھینی جارہی ہے۔ ثانیاً یہ کہ میں چاہتا تھا کہ میری بیوی کے پاس حساب کے کاغذات اور خلافت کی وہ رسیدیں جو اس وقت تک فروخت نہیں ہوئی ہیں پہونچ جائیں ثالثاً یہ کہ میں گوکگ رزولیوشن کے الفاظ اپنے بیان میں حوالہ دینے کے لیے معلوم کرنا چاہتا تھا جیسا کہ میں نے کارروائیوں کے آغاز میں عدالت سے کہہ دیا تھا اور میں یہ نہیں جانتا تھا کہ گوکگ رزولیوشن کے کاغذات اس مقدمہ میں شامل مسل کیے جائیں گے اور اتنی ذری سی بات کے لیے اس قدر گواہوں کو طلب کیا جائے گا اور وہ بھی ایسے قابل نفرت طریقہ پر جبکہ میں خود اپنے کو داخل کرنے پر طیار تھا جیسا کہ میں نے اس وقت کیا جب مجھ سے عدالت نے ان کاغذات کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے صاف طور پر اسکا اقرار کرلیا کہ یہ میرے کاغذات ہیں اور یہ میرے سامان میں تھے اور ان میں سے ایک کا جزاور دوسرے کا کل میرے ہی دست وقلم کا لکھا ہوا تھا اور دونوں کا مسودہ میرا ہی طیار کیا ہوا تھا ان گواہوں کی شہادتوں کے باوجود میں اب بھی یہ خیال کرتا ہوں کہ میں اسکا مستحق ہوں کہ میرے یہ کل کاغذات واپس کردیے جائیں اور اگر یہ مجھے واپس نہ کیے گئے تو میں یہ خیال کرونگا کہ دونوں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈکیتی کے مجرم ہیں۔

اس موقعہ پر وکیل اثبات جرم نے مولانا شوکت علی کی اس تقریر کی رپورٹ پیش کی۔ جو مولانا نے آسام کی کانفرنس میں کی تھی۔ اور جسے وکیل سرکار اس مقدمہ میں شامل مسل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن چونکہ شہادت دینے اور اپنی تقریر کے نوٹس پیش کرنے کے لئے آسام سی۔ آئی۔ ڈی کے انسپکٹر سندر ناتھ سین وقت پر نہ پہونچے تھے اس لئے وہ ایسا نہ کرسکے تھے۔ مولانا محمد علی نے یہ سوال کیا۔ کہ

تقریر کی نقل اونھیں کیوں دیجارہی ہے۔ جس کے جواب میں وکیل اثبات جرم نے کہا کہ وہ محض اخلاقاً ایسا کر رہے ہیں۔ اور اوس کی ایک نقل عدالت کے سامنے بھی پیش کی گئی ہے۔ اس پر مولانا محمد علی نے یہ جواب دیا۔ کہ قیدیوں کے ساتھ اخلاق کا برتنا بہرصورت مستحسن ہے۔ لیکن عدالت کو یقیناً ایسے اخلاق کی ضرورت نہیں ہے۔ جبکہ ایسے کاغذات کی نقول اوس کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ جن کے ثابت کرنے میں وکیل اثبات جرم کو ناکامی ہوئی ہے۔ مولانا محمد علی کے اس خیال سے عدالت نے بھی اتفاق کیا۔ اور اوس نے اس تقریر کی نقل کو شامل مسل کرنے سے انکار کر دیا۔ مولانا شوکت علی نے بھی یہ کہا۔ کہ وہ وکیل اثبات جرم اور گورنمنٹ کے ممنون ہونگے۔ اگر اون کی تقریروں کی نقول اونھیں اخلاقاً مفت دیجائیں گی۔

آخر میں مولانا محمد علی کھڑے ہوئے اور اونہوں نے مندرجہ ذیل بیان دیا۔

"چونکہ اس عدالت کی کارروائیاں آخری طور پر ختم ہوگئی ہیں اس لیے اپنے طرز عمل کی ذاتی طور پر وضاحت کرتے ہوئے میں اپنے اور اپنے ساتھی ملزمین کی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا منشاء آپ کی دل آزاری نہ تھا۔ ہمیں اس عدالت سے بہت سی شکایتیں ہیں لیکن ہم آپ کی ذات پر کوئی حملہ کرنا نہ چاہتے تھے اور حقیقتہً بحیثیت ایک ہندوستانی کے ہم پر یہ فرض تھا کہ ہم آپ کے ساتھ پورے اخلاق سے پیش آئیں اور پورا لحاظ و خیال کریں میں نے جو کچھ بھی کہا ہے اس سے اگر آپ نے اپنی ذاتی حیثیت میں کوئی رنج و ملال لیا ہے تو میرا خیال ہے کہ ایک ہندوستانی کی حیثیت سے آپ اپنے قلب میں اسکے لیے جگہ نہ نکال سکیں گے۔

ڈاکٹر کچلو نے اس موقعہ پر وکیل اثبات جرم کو مخاطب کر کے کہا کہ مسٹر پبلک پراسیکیوٹر! وکیل اثبات جرم! آپ سے بھی یہی گذارش ہے۔ وکیل اثبات جرم

نے سر تسلیم خم کر کے اسکو شکریہ قبول کیا اور مسٹر ... کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نہایت پُر اثر الفاظ میں جواب دیا کہ نہیں ہمیں تو کسی بات کا افسوس نہیں البتہ ہے بعد میں بہر حال آپ کے ان اخلاق و مہربانی آمیز الفاظ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عدالت کی کارروائی ۴ بجے سہ پہر کو ختم ہو گئی۔

---

ترجمہ اقتباس از رپورٹ تقریر مولنا شوکت علی صاحب بموقعہ سرما دیلی کانفرنس منعقدہ کریم گنج بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۲۱ء جسکو انسپکٹر سرندر ناتھ حسین سی۔ آئی۔ ڈی۔ آسام نے انگریزی زبان میں مرتب کیا اور جسکو وکیل سرکار نے عدالت کراچی میں ۲۲ اکتوبر کو داخل کیا۔

"مولنا شوکت علی صاحب بندے ماترم اور اللہ اکبر کے پُرزور نعروں میں کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔ مولنا نے فرمایا کہ کاش آج میں بنگالی زبان بول سکتا۔ انہوں نے اُردو میں تقریر کی۔ مولنا نے ہندوؤں کی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا جو وہ ایسے آڑے وقت میں اسلام کے ساتھ کر رہے ہیں اور فرمایا کہ جب ہندوؤں نے اول اول کانفرنس شروع کیں تو مسلمان انپر ہنستے تھے لیکن اب ہم ہندوؤں نے اس مصیبت کے وقت میں مسلمانوں کا ساتھ دیا ہے۔ مہاتما گاندھی۔ بپن چندر پال اور دیگر ہندو لیڈران کو مسئلہ خلافت کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے۔ اس مسئلہ کو کامیاب بنانے کی جد و جہد کو قایم رکھنے کے لیے ہندو مسلم اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ احکام نبی کی رو سے یہ بات طے ہو چکی ہے کہ مقامات مقدسہ۔ جزیرۃ العرب جیسی

فلسطین۔ حجاز۔ عراق عرب۔ شام وغیرہ شامل ہیں یہ سب خلیفہ کے زیر اقتدار رہنے چاہئیں۔ ہمارے پاس اسلامی ممالک کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لئے پوری طاقت ہونی چاہئے ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے کہ وہ اسلام اور خلیفہ کی حفاظت میں اپنے تمام ذرائع صرف کر دے اور اگر ضرورت پڑے تو جان تک قربان کر دے۔ مسلمان اس وقت تک وفادار نہیں رہ سکتے جب تک کہ خلیفہ محفوظ اور آزاد نہ ہوں۔ وائسرائے سے بھی صاف صاف یہی کہدیا گیا تھا۔

اگر خلافت کے ساتھ کسی قسم کی تعدی کی گئی تو مسلمان برطانیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں گے اگر خلافت کا وہی اقتدار قایم نہ کیا گیا جو جنگ سے پہلے تھا تو ہر مسلمان کو خواہ وہ فوج میں ملازم ہو یا پولیس میں وفادار نہیں رہنا چاہئے ابھی جانیں قربان کرنے کا وقت نہیں آیا ہے لیکن خلافت پر روپیہ قربان کرنیکا وقت آن پہنچا ہے۔ میرا بھائی محمد علی اور دیگر لیڈران گورنمنٹ برطانیہ کو آگاہ کرنے کے لئے گئے ہیں کہ اگر خلافت کی حفاظت نہ کی گئی اور دوران جنگ میں جو وعدے کیے گئے تھے انکو پورا نہ کیا گیا تو مسلمان گورنمنٹ کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں گے اور سمجھیں گے کہ انہوں نے ان جھوٹے وعدوں کی بنا پر ترکوں کے خلاف لڑکر اور مسلمانوں کا خون بہا کر نہایت سخت غلطی کی۔